لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم اٰیٰتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتب والحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث وآثار

اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم ومعارف کا گنج گرانمایہ

المختارات الرضویۃ من الاحادیث النبویۃ والآثار المرویۃ

المعروف بہ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

جلد سوم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

ناشر

شبیر برادرز

40 اردو بازار لاہور فون 7246006

نام کتاب	•=•=•=	المختارات الرضوية من الاحاديث النبوية والآثار المروية
عرفی نام	•=•=•=	جامع الاحادیث
افادات	•=•=•=	امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز
تصحیح و نظر ثانی	•=•=•=	بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ مبارک پوری
ترتیب و تخریج	•=•=•=	مولانا محمد حنیف رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف
پروف ریڈنگ	•=•=•=	مولانا عبدالسلام رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف
باہتمام	•=•=•=	شبیر برادرز اُردو بازار لاہور (پاکستان)
سن اشاعت اوّل	•=•=•=	۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء
سن اشاعت ثانی	•=•=•=	۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء
قیمت	•=•=•=	روپے

ملنے کے پتے

☆ **ادارہ پیغام القرآن** 40 اُردو بازار لاہور

☆ **احمد بک کارپوریشن** اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

☆ **مکتبہ غوثیہ ہول سیل پرانی** سبزی منڈی کراچی

☆ **ضیاء القرآن پبلی کیشنز** لاہور ، کراچی

☆ **مکتبہ رضویہ** آرام باغ روڈ کراچی

ابواب

اجمالی فہرست

ا۔موت

(۱)مردوں کو لا الہٰ الا اللہ کی تلقین کرو

۱۰۱۷۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَقِّنُوا مَوْتَا کُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ سکھاؤ۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جو نزع میں ہے وہ مجازاً مردہ ہے اور اسے کلمۂ اسلام سکھانے کی حاجت کہ بحول اللہ تعالیٰ خاتمہ اسی پاک کلمہ پر ہو اور شیطان لعین کے بھلانے میں نہ آئے۔ اور جو دفن ہو چکا حقیقۃً مردہ ہے اور اسے بھی کلمۂ پاک سکھانے کی حاجت، بعون اللہ تعالیٰ جواب یاد ہو جائے اور شیطان رجیم کے بہکانے میں نہ آئے۔ اور بیشک اذان میں یہی کلمہ لا الہ الا اللہ تین جگہ موجود ہے بلکہ اسکے تمام کلمات جواب نکیرین بتاتے ہیں۔ انکے سوال تین ہیں۔ من ربك ، تیرا رب کون؟ مادینك ، تیرا دین کیا ہے؟ ما کنت تقول فی هذا الرجل ، تو ان مرد یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باب میں کیا اعتقاد رکھتا تھا؟ اب اذان کی ابتداء میں ، الله اکبر ، الله اکبر ، الله اکبر ،الله اکبر اشهد ان لا اله الا الله ، اشهد ان لا اله الا الله ،اور

۱۰۱۷۔ الصحیح لمسلم ، كتاب الجنائز ، ۳۰۰/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء تلقین المریض عند الموت ، ۱۱۷/۱
السنن لابی داؤد كتاب الجنائز باب فی التلقین ، ۴۴۴/۲
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی تلقین المیت ، ۱۰۵/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۳۸۳/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۳/۱۰
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۲۳/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۱/۵
کنز العمال للمتقی، ۴۲۱۶۰، ۹۸/۹ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۳۱۰/۳
المسند للعقیلی، ۷۳/۳ ☆ کامل لابن عدی، ۲۷۷/۵
الدر المنثور للسیوطی، ۲۹۸/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲۵/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۴۸/۲ ☆

آخر میں" الله اکبر ، الله اکبر "سوال من ربک، کا جواب سکھائیں گے۔ان کے سننے سے یاد آئے گا کہ میرا رب اللہ ہے۔ اور اشهد ان محمد رسول الله ، اشهد ان محمد رسول الله ، سوال " ما کنت تقول فی هذا الرجل "کا جواب تعلیم کریں گے کہ میں انہیں اللہ کا رسول جانتا تھا۔ اور حی علی الصلاۃ ، حی علی الفلاح ، جواب" ما دینك "کی طرف اشارہ کریں گے کہ میرا دین وہ تھا جس میں نماز رکن وستون ہے کہ " الصلوٰۃ عماد الدین " تو بعد دفن اذان دینا اس ارشاد کی تعمیل ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث صحیح متواتر مذکور میں فرمایا۔　　فتاوی رضویہ ٢/٦٦٩

(٢) رزق مکمل ہونے سے پہلے موت نہیں آتی

١٠١٨۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِی رُوْعِی اَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰی تَسْتَکْمِلَ رِزْقَهَا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک روح القدس نے میرے باطن میں وحی کی کہ کوئی جاندار نہ مرے گا جب تک اپنا رزق پورا نہ کرے۔　　الکوکبۃ الشہابیہ ٢٢

(٣) موت سے مسلمان کے گناہ مٹتے ہیں

١٠١٩۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْمَوْتُ کَفَّارَةٌ لِکُلِّ مُسْلِمٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موت کفارۂ گناہ ہے ہر سنی مسلمان کیلئے۔ اہلاک الوہابیین ١٩

١٠١٨۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٨/١٥٩ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ١/١٢٨
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٦/٥٣٤ ☆

١٠١٩۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٥٥٣ ☆ اتحاف السادہ للزبیدی، ١/٢٢٧
کنز العمال للمتقی، ٤٢١٢٢، ١٥/٥٤٨ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ١/٣٢٧
تاریخ اصفهان لابی نعیم، ٢/٢٣١ ☆

(۴) جمعہ کی رات اور دن میں انتقال کی فضیلت

۱۰۲۰۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ مَاتَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَوْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أُجِيْرَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَجَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ عَلَيْهِ طَابِعُ الشُّهَدَآءِ۔ جدالممتار ۱/۴۰۸

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کی رات یا دن میں انتقال کر جائے اسکو عذاب قبر سے محفوظ کر دیا جاتا ہے اور وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس پر شہداء کی مہر لگی ہوگی ۔۱۲م

(۵) روح قبض ہونے کے بعد کیا کیا جائے؟

۱۰۲۱۔ **عن** أم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قال: دخل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی ابی سلمة و قد شق بصره فاغمضه ثم قال: اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهٖ فَقَالَ: لَا تَدْعُوْ عَلٰی أَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ، فَاِنَّ الْمَلَآئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَاتَقُوْلُوْنَ، ثم قال: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَةَ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِيِّيْنَ وَ اخْلُفْهُ فِیْ عُقْبَةِ الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَ لَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَ افْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَ نَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ پر حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپکی آنکھیں کھلی ہیں تو

۱۰۲۰۔ المصنف لعبد الرزاق، ۵۵۹۵، ۳/۲۶۹ ☆ کشف لاخفاء للعجلونی، ۲/۳۱۸
المسند للربیع بن حبیب، ۳/۱۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۷۶
کنز العمال للمتقی، ۲۱۰۸۳، ۷/۷۱۹ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳/۱۵۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۳/۲۱۷، ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۳۱۹
جامع مسانید ابی حنیفه، ۱/۱۵۷ ☆ المسند لابی حنیفة، ۵۸

۱۰۲۱۔ الصحیح لمسلم، الجنائز، ۱/۳۰۰ ☆
السنن لابی داؤد، باب تغمیض المیت، ۲/۲۴۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۲۹۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۳۸۴
کنز العمال للمتقی، ۴۲۱۷۲، ۱۵/۵۶۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۵۷۲،
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۱۰۳ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۱۰۵

آپ نے انکو اپنے دست مبارک سے بند فرمادیا اور ارشاد فرمایا: جب روح قبض ہوجاتی ہے تو نگاہ پیچھے پیچھے اسے دیکھتی جاتی ہے۔ یہ سن کر اہل خانہ چیخ کر آواز سے رونے لگے۔ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی طرف سے بھلائی کے علاوہ بین کرنے میں کوئی دوسرا کلمہ نہ نکالو کہ ملائکہ تمہاری باتوں پر آمین کہتے ہیں۔ پھر دعا کی: اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت فرما۔ ہدایت یافتہ لوگوں میں انکا درجہ بلند فرما۔ باقی ماندہ لوگوں میں کسی کو انکا جانشین بنا۔ اے رب العالمین! انکی اور ہماری مغفرت فرما اور انکی قبر کو کشادہ اور منور فرما۔

فتاوی رضویہ ۱۹/۴

(٦) نابالغ بچوں کے مرنے پر اجر

۱۰۲۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ لَهُ ثَلٰثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ اِيَّاهُمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغی میں مریں گے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اس رحمت کی زیادت سے جو ان بچوں پر کریگا۔

۱۰۲۳۔ **عن** عتبة بن عبد السلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ لَهُ ثَلٰثَةٌ مِنْ وُلْدٍ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا تَلَقَّوْهُ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ دَخَلَ۔

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغ مریں گے وہ جنت کے آٹھوں دروازہ سے اسکا استقبال کریں گے کہ جس سے چاہے داخل ہو۔

۱۰۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما قیل فی الاولاد المسلمین، ۱۸۴/۱
السنن للترمذی، باب ما جاء فی ثواب من قدم ولدا، ۱۲۶/۱
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی ثواب من اصیب بولده، ۱۱۶/۱
کنز العمال للمتقی، ٦٥٦٠، ۲۸۲/۳ ☆ التمهید لابن عبد البر ۱۸٦/۷
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۷٤/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤٩٥/۲
۱۰۲۳۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی ثواب من اصیب بولده، ۱۱٦/۱

۱۰۲۴۔ **عن** معاذبن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلٰثَةٌ مِنْ وُلْدٍ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا تَلَقَّوْهُ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ دَخَلَ ، فقالو : یا رسول اللہ ! او اثنان ، قالْ : اَوَ اِثْنَانِ ، قالوا : او واحد ، قال : اَوْ وَاحِدٌ ، ثم قال : وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهٖ اِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ اُمَّهٗ بِسُرَرِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ اِذَا احْتَسَبَتْهُ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغ مریں گے وہ جنت کے آٹھوں دروازوں سے اسکا استقبال کریں گے کہ جس سے چاہے داخل ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! یا دو، فرمایا: یا دو، عرض کیا: یا ایک، فرمایا: یا ایک، پھر فرمایا: قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کچا بچہ جو گر جاتا ہے اگر ثواب الٰہی کی امید میں اسکی ماں صبر کرے تو وہ اپنی نال سے اپنی ماں کو جنت میں کھینچ لے جائے گا۔

۱۰۲۵۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَلَآئِكَتِهٖ: قَبَضْتُمْ وَلَدَعَبْدِی فَيَقُوْلُوْنَ : نَعَمْ ، فَيَقُوْلُ : قَبَضْتُمْ ثَمْرَةَ فُؤَادِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ : نَعَمْ ، فَيَقُوْلُ : مَاذَا قَالَ عَبْدِی؟ فَيَقُوْلُوْنَ:حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ ، فَيَقُوْلُ : اِبْنُوا لِعَبْدِی بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ سَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان کا بچہ مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی۔ عرض کرتے ہیں: ہاں۔ فرمایا: تم نے اسکے دل کا پھل توڑلیا؟ عرض کرتے ہیں: ہاں، فرماتا ہے: پھر میرے بندے نے کیا کہا،؟ عرض کرتے ہیں: تیرا شکر کیا اور " انا للہ و انا الیہ راجعون " پڑھا۔ فرماتا ہے میرے بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اسکا نام حمد کا مکان رکھو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۱/۹

۱۰۲۴۔ المسند لاحمدبن حنبل، ۵۱۰/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹۹/۲۰

۱۰۲۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴۱۵/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۹/۱

(۷) جو جس حال میں مریگا اسی پر اٹھیگا

۱۰۲۶ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَاتَ عَلیٰ شَیْءٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ ـ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جس حال میں مریگا اللہ تعالیٰ اسے اسی حال میں اٹھائے گا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

افسوس ان مسلمانوں پر جو مسلمانوں کی مخالفت میں ہندوؤں کا ساتھ دیں اور انکی جماعت بڑھاویں، انکا نفع چاہیں، مسلمانوں کو نقصان پہونچائیں خصوصا وہ بھی ایسی بات میں جسکی بنا مذہبی کام پر ہو ان لوگوں کو توبہ کرنا چاہیئے ورنہ اندیشہ کریں کہ اسی حالت میں موت آگئی تو حشر بھی ہندوؤں کے ساتھ ہوگا۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۳۱/۹
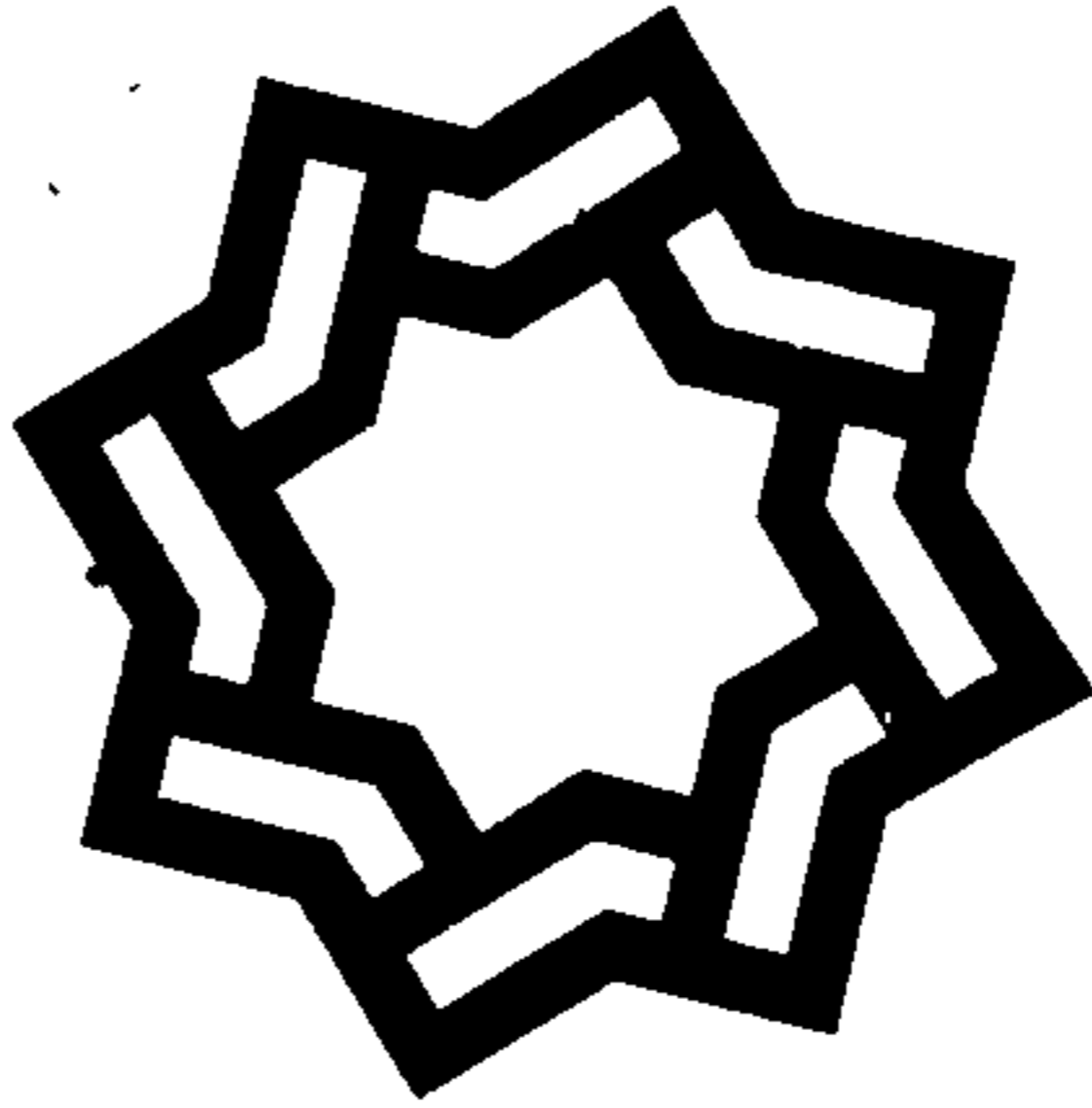
۱۰۲۶ ـ المسند لاحمدبن حنبل، ۳۱۴/۳ ☆ المستدرك للحاكم، ۳۱۳/٤
التفسير للبغوى، ٦٤/٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٢٧٢١، ١٥/٦٨١
السلسلة الصحيحة للالبانى، ۲۸۳ ☆ الفقيه و المتفقه للخطيب، ۲۹/۱

۲۔ تجہیز وتکفین وتدفین

(۱) غسل وکفن

۱۰۲۷۔ **عن** أم عطیة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : لما دخل علینا النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و نحن نغتسل ابنته فقال : اغسلنها ثلثلا و خمسا او اکثر من ذلك ان رأیتن ذلك بماء وسدرو اجعلن فی الآخرة کافوراأو شیئامن کافور فاذا فرغتن فاذنني، فلما فرغنا آذنا ہ فالقی علینا حقوہ فقال : إشعِرنَّها إیَّاہُ ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب ہم آپ کی صاحبزادی (حضرت زینب یا حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو غسل دے رہے تھے۔ سرکار نے فرمایا: انکو تین یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا۔ خواہ صاف پانی سے یا بیری کے پتوں کو جوش دیکر اور بعد میں کافور لگانا۔ پھر جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتانا۔ جب ہم فارغ ہوئے تو ہم نے بتایا۔ سرکار نے ہمیں تہبند عطا فرمایا کہ انکے بدن سے متصل رکھنا۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۰

(۲) کفن میں لکھ کر رکھنے کی دعا

۱۰۲۸۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ کَتَبَ هٰذِہِ الدُّعَاءَ وَجَعَلَهٗ بَیْنَ صدرِ المیّتِ و کفنِهٖ فِی رُقعةٍ لَمْ یَنَلْهُ عَذَابُ الْقَبرِ وَلَا یَرٰی مُنْکَرًا و نَکِیرًا وَهُو هذا " لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَکْبَرُ ، لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَلا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ"۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۲۸

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے یہ دعا لکھی اور ایک کپڑے

۱۰۲۷۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز، ۱/۳۰۴
الجامع الصحیح للبخاری، باب نقض مشر المرأة ، ۱/۱۶۸

۱۰۲۸۔ السلسلة الضعیفة للالبانی، ۴۱۶ ☆ نوادر الاصول لحکیم للترمذی،

پر لپیٹ کر میت کے سینہ پر رکھی تو اسکو نہ عذاب قبر ہو اور نہ منکر نکیر کو دیکھے۔ وہ دعا یہ ہے" لا اله الا الله والله اكبر ، لا اله الا الله وحده لا شريك له ، لا اله الاالله له الملك وله الحمد ، لا اله الاالله ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم ۔" ۱۲م

(۳) جنازہ میں جلدی کرو

۱۰۲۹۔ **عن** حصين بن دحدح الانصارى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: عَجِّلُوا فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِىْ لِجِيْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَس بَيْن ظَهْرَانَىْ اَهْلِهٖ ۔

حضرت حصین بن دحدح انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جلدی کرو کہ مسلمان مردے کو روکنا نہ چاہئے۔

۱۰۳۰۔ **عن** عبدالله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا مَاتَ اَحَدُكُم فَلَا تَحْبِسُوْهُ وَاَسْرِعُوْا بِهٖ اِلىٰ قَبْرِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی مرے تو اسے نہ روکو اور جلدی دفن کو لے جاؤ۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا علماء فرماتے ہیں: کہ اگر روز جمعہ پیش از جمعہ جنازہ تیار ہو گیا تو جماعت کثیرہ کے انتظار میں دیر نہ کریں ۔ پہلے ہی دفن کردیں ۔ اس مسئلہ کا بہت لحاظ رکھنا چاہئے کہ آج کل عوام میں اسکے خلاف رائج ہے۔ جنہیں کچھ سمجھ ہے وہ تو اسی جماعت کثیرہ کے انتظار میں روکے رکھتے ہیں۔ اور نرے جہال نے اپنے جی سے اور باتیں تراشی ہیں کوئی کہتا ہے کہ میت بھی جمعہ کی نماز میں شریک ہو جائے۔ کوئی کہتا ہے نماز کے بعد دفن کریں گے تو میت کو ہمیشہ جمعہ ملتا رہیگا۔ یہ سب بے اصل اور خلاف مقصد شرع ہیں۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰

۱۰۲۹۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الجنائز ، باب تعجیل الجنازۃ ، ۲/۴۵۰

۱۰۳۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۴۴۴ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱/۳۷۰
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۴۴
کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۹۰، ۱۵/۸۵۲ ☆

(۴) اچھا کفن دو اور میت کا دین جلد ادا کرو

۱۰۳۱۔ **عن** أم المؤمنين أم سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَحْسِنُوا الْكَفَنَ وَلَا تُوذُوْا مَوْتَا كُمْ بِعَوِيْلٍ ، ولا تَاخِيْرِ وَصِيَّةٍ وَلَا بِقَطِيْعَةٍ ، وَعَجِّلُوا قَضَاءَ دَيْنِهٖ وَاعْزِلُوْا عَنْ جِيْرَانِ السُّوْءِ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا کفن دو، اور اپنی میت کو چلا کر رونے، یا اسکی وصیت میں دیر لگانے، یا قطع رحم کرنے سے ایذا نہ پہونچاؤ۔ اور اسکا قرض جلد ادا کرو، اور برے ہمسائے سے الگ رکھو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی قبور کفار واہل بدعت وفسق کے پاس دفن نہ کرو۔

فتاوی رضویہ، ۴/۲۶۱

(۵) میت کے کنگھی کرنا ممنوع ہے

۱۰۳۲۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها انها سئلت عن الميت يسرح رأسه فقالت : علامَ تنصون ميتكم ۔　فتاوی رضویہ ۱۰/۱۷۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ سے میت کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا کنگھی کی جا سکتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: کس لئے اپنی میت کو تکلیف پہونچاؤ گے۔ ۱۲م

۱۰۳۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها انها رأت امراة يكدون رأسها بمشط فقالت : علام تنصون ميتكم۔

فتاوی رضویہ، ۱۰/۱۷۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے دیکھا

۱۰۳۱۔ المسند الفردوس للديلمى، ۳۱۸
۱۰۳۲۔ كتاب الآثار للمحمد، باب الجنائز و غسل الميت ، ٤٦
۱۰۳۳۔ المصنف لعبد الرزاق، باب شعر الميت و اطفاره، ٣/٤٣٧

کہ ایک عورت کے جنازہ کو لنگھی کی جارہی ہے تو آپ نے فرمایا: کس لئے اپنی مت کو تکلیف پہونچارہے ہو۔۱۲م

(۶) جنازہ کے ساتھ کیا پڑھے

۱۰۳٤ـ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: لم یکن یسمع من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو یمشی خلف الجنازة الا قول "لا اله الا الله"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی کسی جنازہ کے پیچھے چلتے تو لا الہ الا اللہ پڑھتے۔ فتاوی رضویہ ۴/۵

(۷) میت کو قبر میں اتارے تو کیا پڑھے

۱۰۳۵ـ **عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال: حضرت مع بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فی جنازة فلما وضعها فی اللحد قال: بسم الله و فی سبیل الله وعلی ملة رسول الله، فلما اخذ فی تسویة اللبن علی اللحد قال: اللهم اجرها من الشیطان ومن عذاب القبر، اللهم جاف الارض عن جنبها وصعد روحها ولقها منك رضوانا، قالت: یا ابن عمر، أ شئ سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ام قلته برأیك؟ قال: إنی إذا لقادر علی القول بل شئ سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر ہوا۔ جب آپ نے اسکو قبر میں رکھا تو "بسم الله وفی سبیل الله وعلی ملة رسول الله" پڑھا۔ جب اینٹیں دی جانے لگیں تو آپ نے دعا کی: اے اللہ! اسکو شیطان سے محفوظ رکھ اور عذاب قبر سے۔ اے اللہ زمین کو اسکے دونوں پہلوؤں سے کشادہ فرما۔ اسکی روح بلند فرما اور اسکو اپنی شرف لقاء سے مشرف فرما اس حال میں کہ تو اس سے راضی ہو۔ میں نے کہا: اے ابن عمر! کیا اس سلسلہ میں تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے یا خود اپنی رائے سے یہ دعائیہ کلمات کہہ رہے ہو؟ آپ نے فرمایا:

۱۰۳٤ـ [illegible]

۱۰۳۵ـ [illegible]

بلاشبہ میں اس طرح کی دعا پر قادر ہوں۔لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔

فتاوی رضویہ ۲/۶۷۰

(۸) میت قبر میں رکھ کر دعا کرنا

۱۰۳۶۔ **عن** عمر و بن مرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کانوا یستحبون اذا وضع المیت فی اللحد ان یقولوا: اللھم اعذه من الشیطان الرجیم ۔

حضرت عمرو بن مرہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ یا تابعین عظام مستحب جانتے تھے کہ جب میت کو لحد میں رکھا جائے تو دعا کریں: الٰہی ! اسے شیطان رجیم سے پناہ دے۔

۱۰۳۷۔ **عن** خیثمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کانوا یستحبون اذا وضعوا المیت ان یقولوا: بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملة رسول اللہ ، اللھم اجره من عذاب القبر و عذاب النار ومن شر الشیطان الرجیم ۔

حضرت خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام یا تابعین عظام مستحب جانتے تھے کہ جب میت کودفن کریں تو یوں کہیں: اللہ کے نام سے اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملت پر، الٰہی اسے عذاب قبر وعذاب دوزخ اور شیطان ملعون کے شر سے پناہ بخش۔

فتاوی رضویہ ۲/۶۷۰

(۹) جنازہ کے ساتھ آگ نہ لے جاؤ

۱۰۳۸۔ **عن** عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنه انه قال قال لابنه وهو فی سیاق الموت ! اذاانامت فلا تصاحبنی نائحة ولا نارا ۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۴۱

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے موت سے کچھ قبل فرمایا؛ جب میں مر جاؤں تو میرے جنازہ کے ساتھ نہ کوئی رونے والی جائے اور نہ آگ۔۱۲م

۱۰۳۶۔ نوادر الاصول لحکیم للترمذی، الفصل التاسع الاربعون، ۳۲۳
۱۰۳۷۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ما قالوا اذا وضع المیت فی قبره، ۳/۳۲۹
۱۰۳۸۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان ، ۱/

(۱۰) جنازے میں عورتیں شریک نہ ہوں

۱۰۳۹۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ رأی نسوۃ فی جنازۃ فقال: ارجعن مأزورات غیر ماجورات، فکن لتفتن الاحیاء وتوذین الاموات۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جنازہ میں کچھ عورتیں دیکھیں تو ارشاد فرمایا: پلٹ جاؤ، گناہ سے بوجھل ثواب سے اوجھل۔ تم زندوں کو فتنوں میں ڈالتی ہو اور مردوں کو اذیت دیتی ہو۔　فتاوی رضویہ ۴/۲۶۰

(۱۱) معظم دینی وبزرگوں کے کپڑوں سے کفن دینا بہتر ہے

۱۰۴۰۔ **عن** سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان امرأۃ جائت الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ببردۃ منسوجۃ فیہا حاشیتان، تدرون ما البردۃ؟ قالوا: الشملۃ، قال: نعم، قالت: نسجتہا بیدی فجئت لاکسوکہا فاخذہا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محتاجا الیہا فخرج الینا وانہا ازارہ فحسنہا فلان فقال: اکسنیہا ما احسنہا، فقال القوم: ما احسنت لبسہا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محتاجا الیہا ثم سألتہ وعلمت انہ لا یرد، قال: انی واللہ ما سألتہ لا لبسہ وانما سألتہ لتکون کفنی، قال سہل، فکانت کفنہ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بی بی نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک تہبند اپنے ہاتھ سے نہایت خوبصورت بن کر پیش کیا۔ سرکار کو اس وقت ضرورت تھی قبول فرمالیا۔ اس تہبند کو باندھ کر ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے کہ اتنے میں ایک صحابی (حضرت عبدالرحمن بن عوف یا حضرت سعد بن ابی وقاص) نے تعریف کرتے ہوئے اسکو طلب کرلیا۔ حضور اجود الاجودین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطا فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے انہیں ملامت کی کہ اس وقت اس ازار شریف کے سوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اور تہبند نہ تھا اور آپ جانتے ہیں کہ حضور اکرم الاکرماء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی سائل کو رد نہیں فرماتے۔ پھر آپ

۱۰۳۹۔ السنن لسعید بن منصور،　شرح الصدور،　۲۷۸

۱۰۴۰۔ الجامع الصحیح للبخاری،　باب من استعد الکفن الخ،　۱/۱۷۰

نے کیوں مانگ لیا؟ انہوں نے کہا: واللہ میں نے استعمال کو نہ لیا بلکہ اس لئے کہ اس میں کفن دیا جاوں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکی اس نیت پر انکار نہ فرمایا۔ آخر اسی میں کفن دیئے گئے۔

(۱۲) حضور نے حضرت علی کی والدہ کو اپنی قمیص میں کفن دیا

۱۰۴۱۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: لما ماتت فاطمۃ ام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما خلع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قمیصہ والبسھا ایاہ واضطجع فی قبرھا فلما سوی علیھا التراب قال بعضھم: یا رسول اللہ! رأیناك صنعت شیئا لم تصنعه باجد، قال: اِنِّي اَلْبَسْتُهَا قَمِيْصِي لِتُلْبَسَ مِنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ فَاضْطَجَعْتُ مَعَهَا فِي قَبْرِهَا لِاُخَفِّفَ عَنْهَا مِنْ ضُغْطَةِ الْقَبْرِ اِنَّهَا كَانَتْ أَحْسَنَ خَلْقِ اللّٰهِ صَنَعًا اِلَيَّ بَعْدَ أَبِي طَالِبٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا تو حضور نے اپنی قمیص مبارک انکے کفن کے لئے عطا فرمائی اور قبر میں اترے۔ جب مٹی برابر کی جا چکی تو بعض صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نے آج آپ سے ایسا کام دیکھا جو آپ نے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا۔ ارشاد فرمایا: میں نے اپنی قمیص کفن میں اس لئے عنایت کی تا کہ یہ جنت کا لباس پہنیں پھر انکی قبر میں اترا، تا کہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہیں کہ یہ ابوطالب کے بعد مجھ پر مخلوق خدا میں سب سے زیادہ احسان کرنے والی تھیں۔

(۱۳) عبداللہ بن اُبی منافق کے کفن کے لئے حضور نے قمیص دی

۱۰۴۲۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال: ان عبداللہ بن ابی لماتوفی جاء ابنه الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال: اعطنی قمیصك اکفنه فیه وصل علیه واستغفر له فاعطاہ قمیصه فقال: آذننی اصل علیه فاذنه فلما اراد ان یصلی علیه جذبه عمر فقال: الیس اللہ نهاك ان تصلی علی المنا فقین فقال:

۱۰۴۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹/۲۵۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۲۴

۱۰۴۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الکفن فی القمیص الذی الخ، ۱/۱۶۹

انا بین خیر تین۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین جب مرا تو اسکے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا مجھے اپنی قمیص مبارک عطا فرمائیں کہ میں اپنے والد کو اس میں کفن دوں اور آپ اسکی نماز جنازہ پڑھیں اور مغفرت کی دعا کریں۔ چنانچہ حضور نے قمیص مبارک عطا فرمائی اور فرمایا: مجھے اطلاع دینا میں نماز جنازہ پڑھونگا۔ لہذا اطلاع آنے پر حضور نے جانے کا ارادہ فرمایا۔ حضرت عمر نے روکا کہ آپ اس منافق پر کیسے نماز پڑھیں گے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرمادیا ہے۔ سرکار نے فرمایا: مجھے پڑھنے نہ پڑھنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

۲۰۴۳۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه قال : اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عبدالله بن ابی بعد ما دفن فاخرجه فنفث فیه من ریقه والبسه قمیصه۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کے یہاں اس وقت تشریف لائے جب کہ وہ دفن کیا جاچکا تھا۔ آپنے اسکو نکلوایا اور اپنا لعاب دہن اس پر ڈالکر قمیص مقدس بھی عطا کی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ بدلہ اسکا تھا کہ روز بدر جب سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما گرفتار آئے برہنہ تھے۔ بوجہ طویل قامت کسی کا کرتہ ٹھیک نہ آتا تھا۔ اس مردک نے انہیں اپنا قمیص دیا تھا۔ حضور عزیز غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ چاہا کہ منافق کا کوئی احسان حضور کے اہل بیت کرام پر بے معاوضہ رہ جائے۔ لہذا آپنے دو قمیصیں مبارک اسکے کفن میں عطا فرمائے۔ نیز مرتے وقت وہ ریا کار نفاق شعار خود عرض کر گیا تھا کہ حضور مجھے اپنی قمیص مبارک میں کفن دیں۔ پھر اسکے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درخواست کی۔ اور ہمارے کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کا داب قدیم ہے کہ کسی کا سوال رد نہیں فرماتے۔ پھر حکمت الہی

۲۰۴۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الکفن فی القمیص الخ، ۱/۱۶۹

اس عطائے بے مثال میں یہ ہوئی کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ شان رحمت دیکھ کر کہ اپنے کتنے بڑے دشمن کو کیسا نوازا ہے۔ ہزار آدمی قوم ابن ابی سے مشرف بہ اسلام ہوئے کہ واقعی یہ حلم ورحمت وعفو ومغفرت نبی برحق کے سوا دوسرے سے متصور نہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ اجمعین وبارك وسلم۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۰

(۱۴) بعد دفن دعا پڑھو

۱۰۴۴۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقف علی القبر بعدما سوی علیه فیقول: اَللّٰھُمَّ! نَزَلَ بِكَ صَاحِبُنَا وَخَلَفَ الدُّنْیَا خَلْفَ ظَھْرِہٖ، اَللّٰھُمَّ! ثَبِّتْ عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ نُطْقَهٗ وَلَا تَبْتَلِهٗ فِی قَبْرِہٖ بِمَا لَا طَاقَةَ لَهٗ بِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ جب مردہ دفن ہوکر قبر درست ہوجاتی تو آپ قبر پر کھڑے ہوکر دعا کرتے۔ الٰہی! ہمارا ساتھی تیرا مہمان ہوا اور دنیا اپنے پس پشت چھوڑ آیا۔ الٰہی! سوال کے وقت اسکی زبان درست رکھ۔ اور قبر میں اس پر وہ بلا نہ ڈال جسکی اسے طاقت نہ ہو۔

(۱۵) بعد دفن استغفار کرو

۱۰۴۵۔ **عن** أمیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیه قال: اِسْتَغْفِرُوْا لِأَخِیْكُمْ وَاسْئَلُوْا لَهٗ بِالتَّثْبِیْتِ فَاِنَّهُ الْآنَ یُسْئَلُ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دفن سے فارغ ہوتے قبر پر وقوف فرماتے اور ارشاد کرتے: اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور اسکے لئے جواب نکیرین میں ثابت قدم رہنے کی دعا مانگو کہ اب اس

۴۴

۱۰۴۴۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱/۲۹۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴/۸۲
۱۰۴۵۔ السنن لابی داؤد، کتاب الجنائز، باب الاستغفار عند القبر للمیت الخ، ۲/۴۵۹
المستدرك للحاکم، کتاب الجنائز، ۱/۳۷۰
الجامع الصغیر للسیوطی ۲/۴۱۹

سے سوال ہوگا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان حدیثوں سے ثابت کہ دفن کے بعد دعا سنت ہے۔ امام محمد بن علی حکیم ترمذی قدس سرہ الشریف دعا بعد دفن کی حکمت میں فرماتے ہیں: نماز جنازہ با جماعت مسلمین ایک لشکر تھا کہ آستانہ شاہی پر میت کی شفاعت اور عذر خواہی کے لئے حاضر ہوا اور اب قبر پر کھڑے ہوکر دعا، یہ اس لشکر کی مدد ہے کہ یہ وقت میت کی مشغولی کا ہے کہ اس نئی جگہ کا ہول اور نکیرین کا سوال پیش آنے والا ہے۔ اور میں گمان نہیں کرتا کہ یہاں استحباب دعا کا، عالم میں کوئی عالم منکر ہو۔ امام آجری فرماتے ہیں: مستحب ہے کہ دفن کے بعد کچھ دیر کھڑے رہیں اور میت کے لئے دعا کریں۔

اسی طرح اذکار امام نووی و جوہرۂ نیرہ و در مختار و فتاوی عالمگیری وغیرہا اسفار میں ہے۔ طرفہ یہ کہ امام ثانی منکرین یعنی مولوی اسحاق صاحب دہلوی نے مأۃ مسائل میں اسی سوال کے جواب میں کہ بعد دفن قبر پر اذان کیسی ہے۔

فتح القدیر و بحر الرائق و نہر الفائق و فتاوی عالمگیریہ سے نقل کیا کہ قبر کے پاس کھڑے ہو کر دعا سنت سے ثابت ہے اور براہ بزرگی اثنانہ جانا کہ اذان خود دعا بلکہ بہترین دعا سے ہے کہ وہ ذکر الہی ہے اور ہر ذکر الہی دعا تو وہ بھی اسی سنت ثابتہ کی ایک فرد ہوئی پھر سنیت مطلق سے کراہت فرد پر استدلال عجب تماشا ہے۔ مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں۔

کل دعاء ذکر و کل ذکر دعاء۔

ہر دعا ذکر ہے اور ہر ذکر دعا ہے۔

۱۰۴۶۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب دعاؤں سے افضل دعا الحمد للہ ہے۔

۱۰۴۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان دعوۃ المسلم مستجابۃ، ۱۷۴/۲

۱۰۴۷۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سفر فجعل الناس یجھرون بالتکبیر فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَيُّهَا النَّاسُ ! أَرْبِعُوا عَلىٰ أَنْفُسِكُمْ ، اِنَّكُمْ لَيْس تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ، اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَهُ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَهُوَ مَعَكُمْ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ لوگوں نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا شروع کیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو۔ تم کسی بہرے یا غائب سے دعا نہیں کرتے سمیع وبصیر سے دعا کرتے ہو۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور خاص کلمہ اللہ اکبر کو دعا فرمایا۔ تو اذان کے بھی ایک دعا اور فرد مسنون ہونے میں کیا شک رہا۔

فتاوی رضویہ ۲/۲

(۱۶) مردہ غسل دینے والے کو پہچانتا ہے

۱۰۴۸۔ **عن** عمر و بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ما من میت یموت الا و ھو یعلم ما یکون فی اھلہ بعدہ و انھم یغسلونہ ویکفنونہ وانہ لینظر الیھم ۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردہ جانتا ہے کہ اسکے بعد اسکے گھر والوں میں کیا ہورہا ہے۔ لوگ اسے نہلاتے ہیں کفناتے ہیں اور وہ انہیں دیکھتا جاتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۵۷

۱۰۴۹۔ **عن** مجاھد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا مات المیت فملك قابض نفسہ، فما من شئ الا وھو یراہ عند غسلہ و عند حملہ حتی یوصلہ الی قبرہ ۔

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب مردہ مرتا ہے ایک فرشتہ اسکی روح ہاتھ میں لئے رہتا ہے۔ نہلاتے اٹھاتے وقت جو کچھ ہوتا ہے سب کچھ دیکھتا جاتا

۱۰۴۷۔ الصحیح لمسلم ، باب خفض الصوت بالذکر، ۲/۳۴۶
۱۰۴۸۔ شرح الصدور للسیوطی، ۳۹
۱۰۴۹۔ شرح الصدور للسیوطی باب معرفۃ المیت ، ۳۹

ہے یہاں تک کہ فرشتہ اسے قبر تک پہونچا دیتا ہے۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۷

۱۰۵۰۔ **عن** عمر و بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ما من میت یموت الا روحہ فی ید ملك ینظر الی جسدہ کیف یغسلہ و کیف یکفن و کیف یمشی بہ و یقال لہ وھو علی سریرہ اسمع ثناء الناس علیك۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردے کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی جاتی ہے کہ کیونکر غسل دیتے ہیں کس طرح کفن پہناتے ہیں کیسے لیکر چلتے ہیں۔ اور وہ جنازے پر ہوتا ہے کہ فرشتہ اس سے کہتا ہے سن تیرے حق میں بھلا یا برا کیا کہتے ہیں۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۷

۱۰۵۱۔ **عن** بکر بن عبداللہ المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بلغنی انہ ما من میت یموت الا روحہ فی ید ملك الموت فھم یغسلونہ ویکفنونہ وھو یری ما یصنع اھلہ فلم یقدر علی الکلام لینھا ھم عن الرنۃ و العویل۔

حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حدیث پہونچی کہ جو شخص مرتا ہے اسکی روح ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ لوگ اسے غسل وکفن دیتے ہیں اور وہ دیکھتا ہے کہ اسکے گھر والے کیا کرتے ہیں وہ ان سے بول نہیں سکتا کہ انہیں شور وفریاد سے منع کرے۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۷

۱۰۵۲۔ **عن** سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان المیت لیعرف کل شئ حتی انہ لینا شد باللہ غاسلہ الا خففت علی قال: ویقال لہ وھو سریرہ اسمع ثناء الناس علیك۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۷

حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مردہ ہر چیز کو پہچانتا ہے یہاں تک کہ اپنے نہلانے والے کو خدا کی قسم دیتا ہے کہ آسانی سے نہلانا اور یہ بھی فرمایا: اس سے جنازہ پر کہا جاتا ہے کہ سن لوگ تیرے بارے میں کیا کیا کہتے ہیں

۱۰۵۰۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۳/ ۳۴۹

۱۰۵۱۔ شرح الصدور للسیوطی باب معرفۃ المیت ، ۳۹

۱۰۵۲۔ شرح الصدور للسیوطی باب معرفۃ المیت ، ۴۰

۱۰۵۳۔ **عن** عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : الروح بیدالملك یمشی به مع الجنازة یقول له اسمع ما یقال لك الحدیث ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اسے جنازہ کے ساتھ لے کر چلتا اور کہتا ہے سن تیرے حق میں کیا کہا جاتا ہے۔

۱۰۵٤۔ **عن** اِبن أبی نجیح رضی اله تعالیٰ عنه قال : ما من میت یموت الا روحه فی ید ملك ینظر الی جسده کیف یغسل و کیف یکفن و کیف یمشی به الی قبره ۔

حضرت ابن ابی نجیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو مردہ مرتا ہے اسکی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی ہے۔ کیونکر نہلایا جاتا ہے۔ کیونکر کفن پہنایا جاتا ہے۔اور کیونکر قبر کی طرف لے کر چلتے ہیں۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

۱۰۵۵۔ **عن** ابی عبداللہ بکرالمزنی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : حدثت ان المیت لیستبشر بتعجیله الی المقابر ۔

حضرت ابوعبداللہ بکر مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ دفن میں جلدی کرنے سے مردہ خوش ہوتا ہے۔

جعلنا اللہ بمنه و کرمه من المسرورین المستبشرین برحمته المریحین بالموت بجوده ۔ آمین ،آمین۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

(۱۷) نیک لوگوں کے قرب میں دفن کرو

۱۰۵٦۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۰۵۳۔ شرح الصدور للسیوطی ، باب معرفة المیت ، ٤٠

۱۰۵٤۔ شرح الصدور للسیوطی ، باب معرفة المیت ، ٤٠

۱۰۵۵۔ شرح الصدور للسیوطی ، باب معرفة المیت ، ٤٠

۱۰۵٦۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ٣٥٤/٦ ☆ کشف الخفاء للعجلونی ، ٧٤/١

المجروحین لابن حبان ، ٢٩١/١ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی ، ٥٦٣

کنز العمال للمتقی ، ٤٢٣٧١ ☆

علیه وسلم : اِدفِنوا موتاکم وسط قوم صالحین ، فانّ المیت یتاذی بجار السوء کما یتاذی الحیّ بجار السوء۔
فتاوی رضویہ ۴/۱۰۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو۔ کیونکہ مردہ اپنے بدکار پڑوسی سے ویسی ہی تکلیف محسوس کرتا ہے جیسی زندہ اپنے برے پڑوسی سے۔۱۲م

(۱۸) انسان اپنی مٹی کی جگہ دفن ہوتا ہے

۱۰۵۷۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ما من مولود الّا وفی سرّته من تربته التی خلق منها حتی یدفن فیها وانا وابو بکر وعمر خلقنا من تربة واحدة فیها ندفن۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بچہ کی ناف میں اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے وہ بنایا گیا یہاں تک کہ اسی میں دفن کیا جائے۔ اور میں اور ابوبکر وعمر ایک مٹی سے بنے۔ اسی میں دفن ہونگے۔

۱۰۵۸۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :..............................

....

....

....

....

....

....

....

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۰۵۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۶۷۳، ۱۱/۵۶۵ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱/۱۹۳

۱۰۵۸۔ نوادر الاصول للحکیم الترمذی، یہ کتاب نہیں مل سکی لہذا متن نقل نہیں کیا جاسکا۔۱۲م

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتہ جو رحم زن پر موکل ہے جب نطفہ رحم میں قرار پاتا ہے اسے رحم سے لیکر اپنی ہتھیلی پر رکھ کر عرض کرتا ہے: اے رب میرے! بنے گا یا نہیں؟ اگر فرماتا ہے: نہیں، تو اس میں روح نہیں پڑتی اور خون ہو کر رحم سے نکل جاتا ہے۔ اور اگر فرماتا ہے: ہاں، تو عرض کرتا ہے: اے میرے رب! اسکا رزق کیا ہے؟ زمین میں کہاں کہاں چلے گا؟ کیا عمر ہے؟ کیا کام کریگا؟ ارشاد ہوتا ہے: لوح محفوظ میں دیکھ کہ اس میں نطفہ کا سب حال پائیگا۔ پھر فرشتہ وہاں کی مٹی لاتا ہے جہاں اسے دفن ہونا ہے۔ اسے نطفہ میں ملا کر گوندھتا ہے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان کہ ''زمین ہی سے ہم نے تمہیں بنایا اور اسی میں پھر ہم تمہیں لے جائینگے۔

فتاوی افریقہ، ص۔۱۰۰

۱۰۵۹۔ **عن** عطاء الخراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان الملك ينطلق فيأ خذ من تراب المكان الذی يد فنُ فيه فيذره على النطفة فيخلق من التراب و من النطفة و ذلك قوله تعالیٰ: منها خلقنا كم وفيها نعيد كم الآية ـ

حضرت عطاء خراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرشتہ جا کر اسکے مدفن کی مٹی لا کر اس نطفہ پر چھڑکتا ہے۔ تو آدمی اس مٹی اور اس بوند سے بنتا ہے۔ اور یہ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد کہ: ''ہم نے تمہیں زمین ہی سے بنایا اور اسی میں پھر تمہیں لے جائینگے۔

فتاوی افریقہ ص ۱۰۰

(۱۹) حضرت فاطمہ کا وصال اور کفن دفن میں جلدی

۱۰۶۰۔ **عن** عبداللہ بن محمد بن عقيل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنها لما حضرتها الوفاة امرت عليا كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم فوضع لها غسلا فاغتسلت و تطهرت ودعت ثياب اكفانها فلبستها ومست من الحنوط ثم امرت عليا ان لا تكشف اذا قضت وان تدرج كما هی فی ثيا بها، قال: فقلت له: هل علمت احدا فعل ذلك ؟ قال: نعم، كثير بن عباس، وكتب فی اطراف اكفانه، شهد كثير بن عباس، ان لا اله الا اللہ ـ

حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل بن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

۸

۱۰۵۹۔ الترغیب و الترھب للمنذری،

۱۰۶۰۔ المصنف لعبد الرزاق، کتاب الجنائز، ۴۱۱/۳

سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انتقال کے قریب امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے اپنے غسل کے لئے پانی رکھوایا پھر نہائیں اور کفن منگا کر پہنا اور حنوط کی خوشبو لگائی، پھر حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو وصیت فرمائی کہ میرے انتقال کے بعد کوئی مجھے نہ کھولے اور اسی کفن میں دفنا دی جائیں۔ میں نے پوچھا کسی اور نے بھی ایسا کیا ہے؟ کہا: ہاں، حضرت کثیر بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔ اور انہوں نے اپنے کفن کے کناروں پر لکھا تھا کثیر بن عباس گواہی دیتا ہے، لا اله الا الله۔
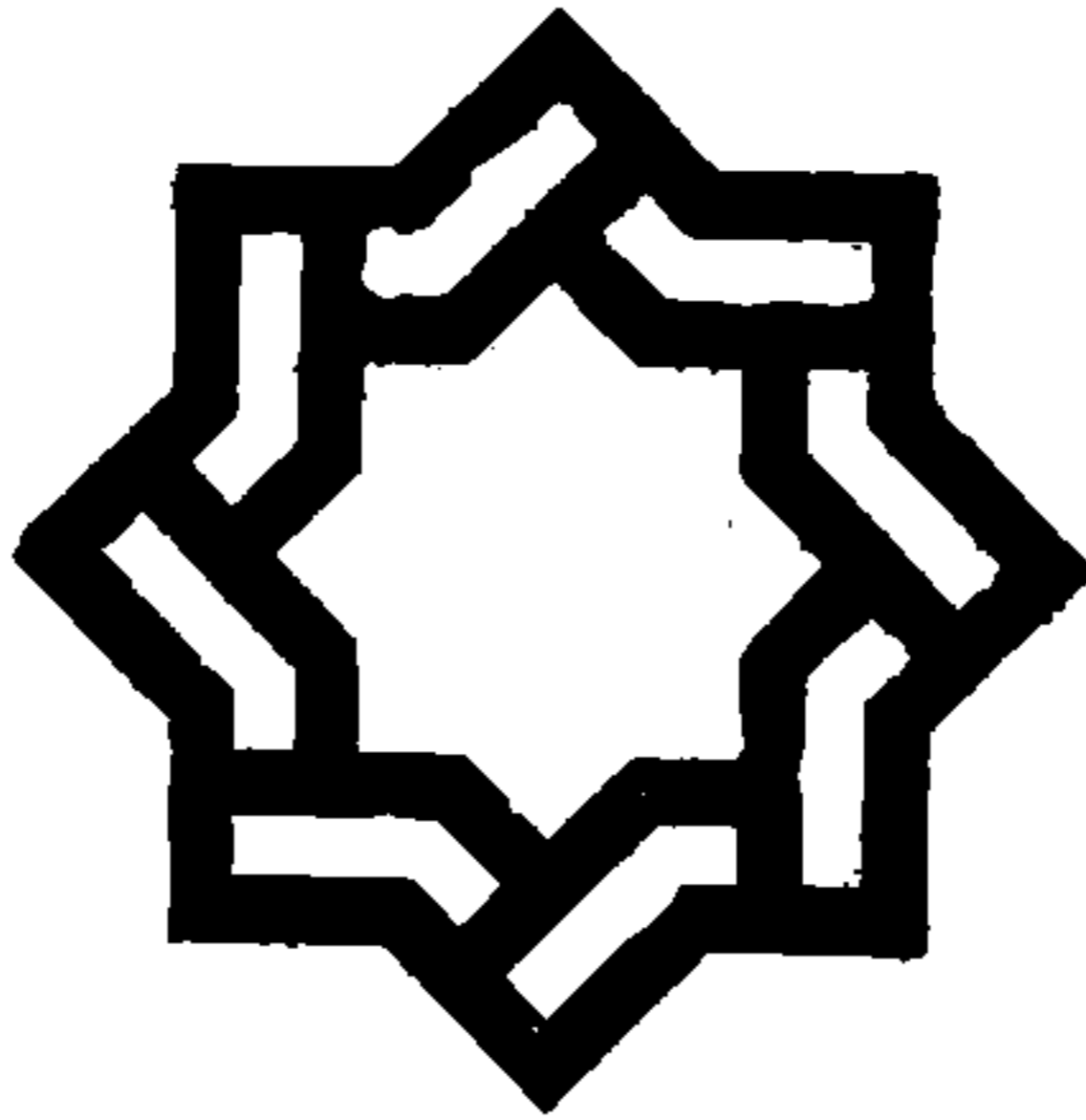
فتاویٰ رضویہ ۴/ ۱۲۸

۳۔نماز جنازہ

(۱)ہر مسلمان کی نماز جنازہ پڑھو

۱۰۶۱۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اَلصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ مَاتَ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ۔
فتاوی رضویہ ۴/۱۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہر مسلمان کی نماز جنازہ تم پر واجب ہے خواہ نکوکار ہو یا بدکار اگر چہ اس نے گناہ کبیرہ ہی کیوں نہ کیے ہوں۔۱۲م

(۲)مومن کی نماز جنازہ پڑھنا باعث مغفرت ہے

۱۰۶۲۔ عن أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَوَّلُ تُحْفَةِ الْمُؤْمِنِ أَنْ يُّغْفَرَ لِمَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مومن کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ اس کی نماز جنازہ پڑھنے والے کو بخش دیا جاتا ہے۔۱۲م

(۳)مومن کی نماز جنازہ پڑھنے پر ثواب عظیم

۱۰۶۳۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ، قيل : وما قيراطان ، قال : مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ أَصْغَرُهَا أُحُدٌ۔

۱۰۶۱۔ السنن لابی داؤد ، باب فی الغزو مع ائمة الجور ، ۲/۳٤۳
السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۲۱ ☆ السنن للدارقطنی، ۲/۵٦
العلل المتناهية لابن الجوزی، ۱/۲۵،
۱۰۶۲۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۲۷ ☆ العلل المتناهية لابن الجوزی، ۱/۳۸۲
۱۰۶۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من انتظر حتی یدفن ، ۱/۱۷۷
الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز، ۱/۳۰۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز ہونے تک جنازہ میں حاضر رہے اسکے لئے ایک دانگ ثواب ہے، اور ن تک حاضر رہے تو دو دانگ، عرض کیا گیا: دو قیراط کتنے ہوتے ہیں، فرمایا: جیسے دو بڑے پہاڑوں میں کا چھوٹا کوہ احد کے برابر۔

۱۰۶۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ لیه وسلم : مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ فَلَهٗ قِیْرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهٗ قِیْرَاطَانِ ، قال : ئل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن القیراط فقال : مِثْلَ اُحُدٍ ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جنازہ کی نماز پڑھی اسے ایک دانگ ثواب ہے۔ اور جو دفن تک اضر رہا اسے دو دانگ، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دانگ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: احد پہاڑ کے برابر۔

۱۰۶۰ـ**عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال :قال سول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ غَسَلَ مَیِّتًا وَکَفَّنَهٗ وَحَنَّطَهٗ وَحَمَلَهٗ

۱۰۶۔ الجامع للترمذی، ما جاء فی فضل الصلوۃ علی الجنازۃ ، ۱۲٤/۱
السنن لابی داؤد ، فضل الصلوۃ علی الجنازہ ، ٤٥۱/۲
السنن لابن ماجه ، ما جاء فی ثواب من صلی علی جنازۃ ، ۱۱۱/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۰٤/۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٤٥٥/۳
کنز العمال للمتقی، ٤۲۳٥۹، ٥۹٦/۱٥ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۱۳٥/٤
السنن الکبری للبیهقی، ٤۱۲/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۳٤۱/٤
۱۰٦٤۔ الصحیح لمسلم کتاب الجنائز ، ۳۰۷/۱
السنن لابن ماجه ، باب فی ثواب من صلی علی جنازۃ ، ۱۱۲/۱
السنن الکبری للبیهقی، ٤۱۳/۳ ☆ المصنف لعبدالرزاق، ٦۲٦۸، ٤٤۹/۳
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳٤۲/٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۷٥/۷
اتحاف السادۃ للزبیدی، ٤٥٥/۳ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۰٥/۲
الکنی و الاسماء للدولابی، ٥٦/۲ ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۰٥۷
التاریخ الکبیر للبخاری، ۲۷۳/۲ ☆
۱۰٦٥۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی غسل المیت ، ۱۰٦/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۳۹/٤ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ٤/۲
العلل المتناهیة لابن الجوزی، ٤۱٤/۲ ☆

وَصَلّٰی عَلَیْهِ وَلَمْ یُفْشِ عَلَیْهِ مَارَاٰی خَرَجَ مِنْ خَطِیْئَتِهٖ مِثْلَ یَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّہٗ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی میت کو نہلائے، کفن پہنائے، خوشبو لگائے، جنازہ اٹھائے، نماز پڑھے، اور جو ناقص بات نظر آئے اسے چھپائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

۱۰۶۶۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ اَتْبَعَ جَنَازَةً حَتّٰی یُقْضٰی دَفْنُهَا كُتِبَتْ لَهٗ ثَلٰثَةُ قِیْرَاطٍ، اَلْقِیْرَاطُ مِنْهَا اَعْظَمُ مِنْ جَبَلِ اُحُدٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی جنازہ کے ساتھ رہے یہاں تک کہ دفن ہو چکے اسکے لئے تین قیراط اجر لکھا جائے۔ ہر قیراط کوہ احد سے بڑا۔

۱۰۶۷۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَلَهٗ قِیْرَاطٌ، وَمَنِ انْتَظَرَهَا حَتّٰی یُقْضٰی قَضَاءُ هَا اَوْتُدْفَنَ فَلَهٗ قِیْرَاطَانِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز جنازہ پڑھی اسے ایک قیراط ثواب اور جس نے دفن تک انتظار کیا اسے دو قیراط۔　　فتاوی رضویہ ۴/۵۱

(۴) نماز جنازہ صرف ایک بار جائز ہے

۱۰۶۸۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی

۱۰۶۶۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۹/۱۱۷ ☆ مجمع البحرین، ۴۱۳۹

۱۰۶۷۔ مسند البزار، ۵/۲۰۹ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۳/۱۳

۱۰۶۸۔ المسند لابی داؤد، باب اذا صلی باب اذا فی جماعۃ ثم ادرک لعید، ۱/۸۶

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۸۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۹

السنن الکبری للبیہقی، ۲/۳۰۳ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۲/۵۵

التمہید لابن عبدالبر، ۴/۲۴۴ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۱۵۷

حلیہ الاولیاء لابی نعیم، ۸/۳۸۵ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۳/۴۳۱

الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُصَلُّوا صَلٰوةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی نماز ایک دن میں دوبارہ نہ پڑھو۔

۱۰۶۹ ۔ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال : لا يصلى بعد صلاة مثلها۔ فتاوی رضویہ،۴/ ۴۸

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: کسی نماز کے بعد اس کے مثل نماز نہ پڑھی جائے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے متعلق امام محمد نے فرمایا: یہ مرفوع ہے۔ یہ حدیثیں بھی نماز جنازہ کی نفی تکرار پر صریح دال ہیں۔ حدیث ثانی تو عام مطلق ہے اور اول میں 'فی یوم' کی قید اس نظر سے کہ مثلا ظہر کی نمازوں کی تکرار سے تو آپ ہی مکرر ہوگی۔ کل کی ظہر اور آج کی کہ ان کا سبب وقت ہے جب وقت دوبارہ آیا دوبارہ آئی۔ مگر ایک ہی سبب یعنی ایک ہی وقت میں مکرر نہ ہوگی ۔نماز جنازہ کا سبب مسلم میت ہے۔ جب میت متکرر ہو نماز متکرر ہوگی۔ مگر ایک ہی میت پر متکرر نہیں ہوسکتی۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۴۸

دوسری بات یہ کہ اگر نماز جنازہ میں تکرار کی اجازت دیتے ہیں تو لوگ تسویف وکسل کی گھاٹی میں پڑینگے۔ کہیں گے جلدی کیا ہے، اگر ایک نماز ہوچکی ہم دوبارہ پڑھ لیں گے، اس تقدیر پر اگر لوگوں کا انتظار کیا جائے تو جنازہ کو دیر ہوتی ہے۔ اور جلدی کیجئے تو جماعت ہلکی رہتی ہے اور دونوں باتیں مقصود شرع کے خلاف۔ لاجرم مصلحت شرعیہ اسی کی مقتضی ہوئی کہ تکرار کی اجازت نہ دیں۔ جب لوگ جانیں گے کہ اگر نماز ہوچکی تو پھر نہ ملے گی اور ایسے افضال عظیمہ ہاتھ سے نکل جائینگے تو خواہی نخواہی جلدی کرتے حاضر آئیں گے۔ اور میت کے فائدے اور اپنے بھلے کے لئے جلد جمع ہو جائینگے اور شرع مطہر کے دونوں مقصد باحسن وجوہ رنگ ظہور پائینگے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۵۱

تیسرے شہر کی میت پر صلاۃ کا ذکر جسکو بعض لوگ نماز غائبانہ سے تعبیر کرتے ہے

۱۰۶۹ ۔ نصب الراية للزيلعي، ۲/ ۵۵ ☆

صرف تین واقعوں میں روایت کیا جاتا ہے۔واقعہ نجاشی،واقعہ معاویہ لیثی،واقعہ امرائے موتہ،
ان میں اول ودوم بلکہ سوم کا بھی جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے حاضر تھا۔
تو نماز غائب پر نہ ہوئی بلکہ حاضر پر۔اور دوم وسوم کی سند صحیح نہیں۔اور سوم صلاۃ بمعنی نماز
صریح نہیں۔انکی تفصیل بعونہ تعالیٰ ابھی آتی ہے۔

عام طور پر ترک اور صرف دوایک بار وقوع خود ہی بتارہا ہے کہ کوئی خصوصیت خاصہ
تھی جسکا حکم عام نہیں ہوسکتا،حکم عام وہی عدم جواز ہے جسکی بناپر عام احتراز ہے۔

☆ واقعہ اولیٰ

حضرت نجاشی سے متعلق ہے جسکی تفصیل احادیث میں اس طرح ہے۔

۱۰۷۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم نعی لهم النجاشی صاحب الحبشة فی اليوم الذی مات فيه وقال:اِسۡتَغۡفِرُوۡا لِاَخِيۡكُمۡ ، وصفّ بهم فی المصلی فصلی عليه و كبر عليهم اربعا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے شاہ حبشہ حضرت نجاشی کے انتقال کی خبر اسی دن سنائی جس دن انکا وصال ہوا۔فرمایا:
اپنے دینی بھائی کے لئے مغفرت کی دعا کرو۔پھر حضور نے عیدگاہ میں صف بندی فرمائی اور
نماز جنازہ پڑھتے ہوئے چار تکبیریں کہیں۔۱۲م

۱۰۷۱۔ **عن** جابر بن عبدالله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهما ان نبی الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم صلی علی النجاشی فصففنا وراء د فكنت فی الصف

۱۰۷۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب موت النجاشی، ۵۴۸/۱
الصحیح لمسلم، كتاب الجنائز، ۳۰۹/۱
السنن للنسائی، عدد التكبير على الجنازة ۲۱۷/۱
التمهيد لابن عبدالبر، ۳۲۴/۶

۱۰۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب موت النجاشی، ۵۴۷/۱
الصحیح لمسلم، كتاب الجنائز، ۳۰۹/۱
التمهيد لابن عبد البر، ۳۲۵/۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۳۸/۳
المصنف لابن ابی شيبة، ۱۵۴/۱۴ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۲۳۵/۵
جمع الجوامع للسيوطی، ۶۱۳۴ ☆

الثانی او الثالث۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی شاہ حبشہ حضرت اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نماز پڑھی تو ہم نے آپ کے پیچھے صفیں قائم کیں میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

(۵) حضور کا غائبانہ نماز پڑھنا آپکی خصوصیات سے ہے

۱۰۷۲۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن الصحابۃ جمیعا رضی اللہ تعالیٰ عنہم قالوا: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : ان اخاکم النجاشی تو فی فقو موا صلوا علیہ ، فقام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صفوا خلفہ فکبر اربعا وھم لا یظنون الا ان جنازۃ بین یدیہ ۔

حضرت عمران بن حصین ودیگر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تمہارا بھائی نجاشی انتقال کرگیا ہے اٹھو اس پر نماز پڑھو۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ صحابہ نے پیچھے صفیں باندھیں۔ حضور نے چار تکبیریں کہیں، صحابہ کو یہ ہی ظن تھا کہ انکا جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہے۔

۱۰۷۳۔ **عن** عمران بن حصین وعن الصحابۃ جمیعا رضی اللہ تعالیٰ عنہم قالوا ، الی ان قال : فصلینا خلفہ ونحن لا نری الا ان الجنازۃ قدامنا۔

حضرت عمران بن حصین ودیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیث مذکور مروی ہے یہاں تک کہ حضرت عمران نے فرمایا: ہم نے حضور کے پیچھے نماز پڑھی اورہم یہ ہی اعتقاد کرتے تھے کہ جنازہ ہمارے آگے موجود ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ دونوں روایات صحیح عاضد قوی ہیں اس حدیث مرسل اصولی کی کہ امام واحدی نے اسباب نزول قرآن میں نقل فرمائی۔

۱۰۷۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۴۴۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۳۹
کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۳۲، ۱۲/۱۵۰ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۵/۲۳۵
۱۰۷۳۔ الصحیح لابی عوانۃ ، ☆

۱۰۷٤۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کشف للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن سریرالنجاشی حتی رأه و صلی علیه۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے نجاشی کا جنازہ ظاہر کردیا گیا تھا۔ حضور نے اسے دیکھا اور اسپر نماز پڑھی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال دارالکفر میں ہوا۔ وہاں ان پر نماز نہ ہوئی تھی لہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں پڑھی۔ اسی لئے امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں اس حدیث کے لئے یہ باب وضع کیا کہ " الصلوة علی المسلم یموت فی بلا د الشرك "۔

۱۰۷۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نعی للناس النجاشی فی الیوم الذی مات فیه و خرج بهم الی المصلی فصف بهم و کبرا ربع تکبیرات۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو نجاشی کے انتقال کی خبر اسی دن دی جس دن انتقال ہوا صحابہ کرام کو لیکر مصلی پر تشریف لائے اور صحابہ کی صفیں قائم فرما کر چار تکبیریں کہیں۔

اب بھی خصوصیت نجاشی ماننے سے چارہ نہ ہوگا۔ جبکہ اور موتیں بھی ایسی ہوئیں اور نماز غائب کسی پر نہ پڑھی گئی۔ نیز بعض کو انکے اسلام میں شبہ تھا یہاں تک کہ بعض نے کہا: حبشہ کے ایک کافر پر نماز پڑھی گئی۔ لہذا اس نماز سے مقصود انکی اشاعت اسلام تھی۔

۱۰۷٦۔ **عن** حذیفة بن اسید رضی الله تعالی عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بلغه موت النجاشی فقال: لا صحابه : ان اخاکم النجاشی قدمات ،فمن اردا ان یصلی علیه فلیصل علیه ، فتوجه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

۱۰۷٤۔ اسباب نزول قرآن للواحدی، ☆ شرح الزراقانی علی المواهب ، ۸۷/۸

۱۰۷۵۔ السنن لابی داؤد ، باب الصلوة علی المسلم ، الخ، ٤۵۷/۲

۱۰۷٦۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۵۰/٤

نحوالحبشة فكبر عليه اربعا۔

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاہ نجاشی حضرت اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ کے انتقال کی خبر ملی تو صحابہ کرام سے فرمایا: تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہوگیا تو جوان پر نماز پڑھنا چاہے پڑھے۔ پھر حضور نے حبشہ کی جانب متوجہ ہوکر چار تکبیریں کہیں۔

☆ واقعہ ثانیہ حضرت معاویہ لیثی سے متعلق ہے کہ معاویہ بن معاویہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ طیبہ میں انتقال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر نماز پڑھی۔

۱۰۷۷۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله عنه قال : ان جبرئيل عليه السلام اتی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فقال مات معاوية فی المدينة اتحب ان اطوی لك الارض فتصلی عليه قال : نعم، فضرب بجنا حيه علی الارض فرفع له سريره فصلی عليه وخلفه صفان من الملائكة كل صف سبعون الف ملك۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام، نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! معاویہ مزنی نے مدینہ میں انتقال کیا۔ تو کیا حضور چاہتے ہیں کہ میں حضور کے لئے زمین لپیٹ دوں تاکہ حضوران پر نماز پڑھیں، فرمایا: ہاں، جبرئیل نے اپنا پر زمین پر مارا۔ جنازہ حضور کے سامنے آگیا اس وقت حضور نے ان پر نماز پڑھی۔ اور فرشتوں کی دو صفیں حضور کے پیچھے تھیں، ہر صف میں ستر ہزار فرشتے تھے۔

۱۰۷۸۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان جبرئيل عليه السلام أتی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فقال : مات معاوية فی المدينة وقال: أتحب أن أطوی لك الأرض فتصلی عليه ،قال: نعم ، فوضع جناحه الا يمن علی الجبال فتواضعت وو ضع جناحه الايسرعلی الا رضين فتوا ضعت حتی نظرنا الی مكة والمدينة فصلی عليه رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم

۱۰۷۷۔ المعجم الكبير للطبرانی، ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۵۱/۴
۳۸/۳

۱۰۷۸۔ مجمع الزوائد للهثمی،

و جبرئیل والملائکة ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! معاویہ بن معاویہ نے مدینہ میں انتقال کیا۔ تو کیا حضور چاہتے ہیں کہ میں حضور کے لئے زمین لپیٹ دوں تا کہ حضور ان پر نماز پڑھیں۔ فرمایا: ہاں، حضرت جبرئیل نے اپنا داہنا پر پہاڑوں پر رکھا وہ جھک گئے۔ بایاں زمینوں پر رکھا وہ پست ہو گئیں یہاں تک کہ مکہ مدینہ ہم کو نظر آنے لگے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جبرئیل و ملائکہ نے ان پر نماز پڑھی۔

ان دونوں حدیثوں کی مکمل سند اس طرح ہے۔

نوح بن عمر السکسکی ثنا بقیة بن الولید عن محمد زیاد الا لهانی عن ابی امامة رضی الله تعالیٰ عنه المجم الاوسط ،

اخبرنا ابو الحسن احمد بن عمر بدمشق ثنا نوح عمر بن حری ثنا بقیة ثنا محمد بن عن ابی امامة رضی الله تعالیٰ عنه ۔ابو احمد حاکم ۔

۱۰۷۹۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال :ان جبرئیل علیه السلام اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : مات معاویة فی المدینة وقال : اتحب ان اطوی بك الارض فتصلی علیه قال : نعم ، فضرب بجنا حیه الارض فلم تبق شجرة ولا اکمة الا تضعضعت ورفع له سریره حتی نظر الیه فصلی الیه۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا: مدینہ میں معاویہ کا انتقال ہو گیا ۔کیا حضور ان پر نماز جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: ہاں، پس جبرئیل نے زمین پر اپنا پر مارا۔ کوئی پیڑ یا ٹیلہ نہ رہا جو پست نہ ہو گیا ہو، اور ان کا جنازہ حضور کے سامنے بلند کیا گیا۔ یہاں تک کہ پیش نظر اقدس ہو گیا۔ اس وقت حضور نے ان پر نماز پڑھی۔

۱۰۸۰۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان جبرئیل علیه السلام اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : یا رسول الله ! هل لك ان تصلی علیه فا قبض

۱۰۷۹۔ باب الصلوة علی المیت الغائب، ٤/٥١

۱۰۸۰۔ الاصابة فی تمیز الصحابة للعسقلانی، ٣/٤٣٧

لك الارض، قال : نعم، فصلی علیه ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ معاویہ پر نماز جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں تو میں آپ کے لئے زمین سمیٹ دوں۔فرمایا: ہاں حضرت جبرئل نے ایسا ہی کیا۔اس وقت حضور نے انپر نماز پڑھی۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اولاً۔ ان تمام احادیث کو ائمہ حدیث عقیل، ابن حبان، بیہقی، ابوعمروابن عبدالبر، ابن جوزی، نووی، ذہبی، اور ابن الہمام وغیرہم نے ضعیف بتایا۔پہلی دوحدیثوں کی سند بقیہ بن ولید مدلس ہے اوراس نے عنعنہ کیا۔یعنی محمد بن زیاد سے اپنا سننا نہ بیان کیا بلکہ کہا۔ابن زیاد سے روایت ہے۔معلوم نہیں راوی کون ہے۔به اعله المحقق فی الفتح ۔

ذہبی نے کہا: یہ حدیث منکر ہے۔نیز اسکی سند میں نوح بن عمر ہے۔

ابن حبان نے اسے اس حدیث کا چور بتایا۔یعنی ایک سخت ضعیف شخص اسے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا تھا۔اس نے اس سے چرا کر بقیہ کے سر باندھی۔

تیسری حدیث کی سند میں محبوب بن ہلال مزنی ہے۔

ذہبی نے کہا: یہ شخص مجہول ہےاور اسکی یہ حدیث منکر ہے۔

چوتھی حدیث کی سند میں علاء بن یزید ثقفی ہے۔

امام نووی نے خلاصہ میں فرمایا: اسکے ضعیف ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔

امام بخاری وابن عدی اور ابوحاتم نے کہا: وہ منکر الحدیث ہے۔

ابوحاتم ودار قطنی نے کہا: متروک الحدیث ہے۔

امام علی بن مدینی استاذ امام بخاری نے کہا: وہ حدیثیں دل سے گڑھتا تھا۔

ابن حبان نے کہا: یہ حدیث بھی اسکی گڑھی ہوئی ہے۔اس سے چرا کر ایک شامی نے بقیہ سے روایت کی۔

ابوالولید طیالسی نے کہا: علاء کذاب تھا۔

عقیلی نے کہا: علاء کے سوا جس جس نے یہ حدیث روایت کی سب علا ہی جیسے ہیں یا

اس سے بھی بدتر۔

ابوعمرو بن عبدالعزیز نے کہا: اس حدیث کی سب سندیں ضعیف ہیں۔ اور دربارۂ احکام اصلاً حجت نہیں۔ صحابہ میں کوئی شخص معاویہ بن معاویہ نام معلوم نہیں ابن حبان نے بھی یونہی فرمایا: کہ مجھے اس نام کے کوئی صاحب صحابہ میں یاد نہیں۔

ثانیاً۔ فرض کیجئے کہ یہ احادیث اپنے طرق سے ضعیف نہ رہیں۔ کما اختارہ الحافظ فی الفتح ۔ یا بالفرض غلط لذاتہ صحیح سہی۔ پھر اس میں کیا ہے۔ خود اسی میں تصریح ہے۔ کہ جنازہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر انور کردیا گیا تھا۔ تو نماز جنازہ حاضر پر ہوئی نہ کہ غائب پر۔ بلکہ طرز کلام مشیر ہے کہ نماز جنازہ پڑھنے کے لئے جنازہ سامنے ہونے کی حاجت سمجھی گئی۔ جبھی تو حضرت جبرئیل نے عرض کی: حضور نماز جنازہ پڑھنا چاہیں تو زمین لپیٹ دوں۔ تاکہ حضور نماز پڑھیں۔

وہابیہ کے امام شوکانی نے نیل الاوطار میں یہاں عجیب تماشا کیا۔

اولاً۔ استیعاب سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاویہ بن معاویہ لیثی پر نماز پڑھی۔ پھر کہا: استیعاب میں اس قصہ کا مثل معاویہ بن مقرن کے حق میں ابوامامہ سے روایت کیا۔

پھر کہا: نیز اسکا مثل انس سے ترجمہ معاویہ میں بھی معاویہ مزنی روایت کیا۔

اس میں یہ وہم دلانا ہے کہ گویا یہ تین صحابی جدا جدا ہیں جن پر نماز غائب مروی ہے۔ حالانکہ یہ محض جہل یا تجاہل ہے۔ وہ ایک ہی صحابی ہیں۔ معاویہ نام جنکے نسب ونسبت میں راویوں سے اضطراب واقع ہوا۔ کسی نے مزنی کہا کسی نے لیثی، کسی۔ نے معاویہ بن معاویہ، کسی نے معاویہ بن مقرن۔

ابوعمر نے معاویہ بن مقرن مزنی کو ترجیح دی کہ صحابہ میں معاویہ بن معاویہ کوئی معلوم نہیں۔

حافظ نے اصابہ میں معاویہ بن معاویہ مزنی کو ترجیح۔ اور لیثی کہنے کو علاء ثقفی کی خطا بتایا، اور معاویہ بن مقرن کو ایک صحابی مانا جن کے لئے یہ روایت نہیں۔

بہرحال صاحب قصہ شخص واحد ہیں اور شوکانی کا الہام تثلیث محض باطل۔

ابن الاثیر نے اسد الغابہ میں فرمایا؛ معاویہ بن معاویہ مزنی ہیں۔ انکو لیثی بھی کہا جاتا ہے اور معاویہ بن مقرن مزنی بھی۔ ابوعمرو نے کہا: یہی صواب سے نزدیک تر ہے۔ پھر حدیث انس کے طریق اول سے پہلے طور پر نام ذکر کیا۔ اور طریق دوم سے دوسرے طور پر، اور حدیث امامہ سے تیسرے طور پر۔

☆ واقعہ سوم یہ ہے

۱۰۸۱۔ **عن** عاصم بن عمر بن قتادة و عبدالله بن ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنهما قالا: لما التقی الناس بموته جلس رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی المنبر و کشف له مابینه وبین الشام فهو ینظر الی معرکتهم، فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَمَضٰى حَتّٰى اسْتُشْهِدَ، فصلی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ودعا له فقال: اِسْتَغْفِرُوْا لَهٗ وَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ يَسْعٰى، ثُمَّ أَخَذَ الرَّايَةَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَمَضٰى حَتّٰى اسْتُشْهِدَ، فصلی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ودعاله وقال: اِسْتَغْفِرُوْا لَهٗ وَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَهُوَ يَطِيْرُ فِيْهَا بِجَنَاحَيْنِ حَيْثُ شَآءَ۔

حضرت عاصم بن عمر اور حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب مقام موتہ میں لڑائی شروع ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے پردے اٹھادیئے کہ ملک شام اور وہ معرکہ حضور دیکھ رہے تھے۔ اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زید بن حارثہ نے نشان اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا۔ حضور نے انہیں اپنی صلوۃ اور دعا سے مشرف فرمایا: اور صحابہ کو ارشاد ہوا کہ اس کے لئے استغفار کرو۔ بیشک وہ دوڑتا ہوا جنت میں داخل ہوا۔ حضور نے پھر فرمایا: جعفر بن ابی طالب نے نشان اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا۔ حضور نے انکو اپنی صلوۃ ودعا سے مشرف فرمایا۔ اور صحابہ کو ارشاد ہوا کہ اسکے لئے استغفار کرو

۱۰۸۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الرجل ینعی الی اهل المیت بنفسه، ۱۶۶/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۱۳/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۵٤/۸
المستدرك للحاکم، ٤۲/۳ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۲۸٤/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۶۰/۶ ☆ التاریخ الصغیر للبخاری، ۲۲/۱

وہ جنت میں داخل ہوا اور اسمیں جہاں چاہے اپنے پروں سے اڑتا پھرتا ہے۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اولاً۔ یہ حدیث دونوں طریق سے مرسل ہے۔ عاصم بن عمر اوساط تابعین سے ہیں۔ قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی کے پوتے۔ اور یہ عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن حزم صغار تابعین سے ہیں۔ عمرو بن حزم صحابی کے پر پوتے۔

ثانیاً۔ خود واقدی کو محدثین کب مانتے ہیں یہاں تک کہ ذہبی نے انکے متروک ہونے پر اجماع کیا۔

یہ دونوں جواب الزامی ہیں ورنہ ہم حدیث مرسل کو قبول کرتے ہیں اور امام واقدی کو ثقہ مانتے ہیں۔

ثالثاً۔ عبداللہ بن ابی بکر سے راوی امام واقدی کے شیخ عبدالجبار بن عمارہ مجہول ہیں کما فی المیزان۔ تو یہ مرسل نامعتضد ہے۔

رابعاً۔ خود اسی حدیث میں صاف تصریح ہے کہ پردے اٹھا دیئے گئے تھے۔ معرکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر تھا۔

لیکن یہاں یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے کہ جنگ موتہ ملک شام میں بیت المقدس کے قریب ۸ھجری میں ہوئی۔ اور خانۂ کعبہ ۲ھجری میں قبلہ قرار پاچکا تھا۔ اور نماز جنازہ کے لئے صرف رؤیت کافی نہیں بلکہ جنازہ نمازی کے سامنے ہو۔

تو اسکا جواب یہ ہے کہ ہمارا مقصود 'رابعاً' سے غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے والوں کا رد ہے اور وہ اتنی ہی بات سے ہوگیا کہ حدیث میں یہ ہے کہ پردے اٹھا دیئے گئے تھے۔

خامساً۔ کیا دلیل ہے کہ یہاں صلاۃ بمعنی نماز معہود ہے بلکہ بمعنی درود ہے اور 'دعا لہ' عطف تفسیری نہیں بلکہ تعمیم بعد تخصیص ہے۔ اور سوق روایت اسی میں ظاہر کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس وقت منبر اطہر پر تشریف فرما ہونا مذکور اور منبر انور دیوار قبلہ کے پاس تھا اور معتاد یہی کہ منبر اطہر پر رو بحاضرین و پشت بقبلہ جلوس ہوا اور اس روایت میں نماز کے لئے منبر سے اترنے پھر تشریف لیجانے کا کہیں ذکر نہیں۔ نیز برحالت نجاشی اس میں نماز صحابہ بھی نہیں۔ نہ یہ کہ حضور نے ان کو نماز جنازہ کے لئے فرمایا۔ اگر یہ نماز تھی تو صحابہ کو

شریک نہ فرمانے کی کیا وجہ۔ نیز اس معرکہ میں تیسری شہادت حضرت عبداللہ بن رواحہ کی ہے ان پر صلاۃ کا ذکر نہیں۔ اگر نماز ہوتی تو ان پر بھی ہوتی۔

ہاں درود کی ان دو کے لئے تخصیص وجہ وجیہ رکھتی ہے اگر چہ وجہ کی ضرورت وحاجت بھی نہیں کہ وہ احکام عامہ سے نہیں۔ وجہ اس حدیث سے ظاہر ہوگی کہ جس میں ان صحابۂ کرام کا حضرت ابن رواحہ سے فرق ارشاد ہوا۔ اور وہ یہ کہ انکو جنت میں منہ پھیرے ہوئے پایا کہ معرکہ میں قدرے اعراض ہو کر اقبال ہوا تھا۔

اور سب سے زائد یہ کہ وہ شہدائے معرکہ ہیں۔ نماز غائب جائز ماننے والے شہید معرکہ پر نماز ہی نہیں مانتے۔ تو باجماع فریقین صلاۃ بمعنی دعا ہونا لازم۔ جس طرح خود امام نووی شافعی، امام قسطلانی شافعی اور امام سیوطی شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ نے صلاۃ علی قبور شہدائے احد میں ذکر فرمایا کہ یہاں صلاۃ بمعنی دعا ہونے پر اجماع ہے۔ کما اثر نا ہ فی النھی الحاجز، حالانکہ وہاں تو صلی علی اھل احد صلاتہ علی المیت، ہے یہاں تو اس قدر بھی نہیں۔

وہابیہ کے بعض جاہلان بے خرد مثل شوکانی صاحب نیل الاوطار ایسی جگہ اپنی اصول دانی یوں کھولتے ہیں۔ کہ صلاۃ بمعنی نماز حقیقت شرعیہ ہے اور بلا دلیل حقیقت سے عدول ناجائز۔

اقول: اولاً۔ ان مجتہد بننے والوں کو اتنی خبر نہیں کہ حقیقت شرعیہ صلاۃ بمعنی ارکان مخصوصہ ہے۔ یہ معنی نماز جنازہ میں کہاں، کہ اس میں رکوع ہے نہ سجود، نہ قرأت ہے نہ قعود، الثالث عندنا والبواقی اجماعاً۔ لہذا علماء تصریح فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ صلاۃ مطلقاً نہیں اور تحقیق یہ ہے کہ وہ دعائے مطلق اور صلاۃ مطلقہ میں برزخ ہے۔ کما اشار الیہ البخاری فی صحیحہ واطال فیہ۔

لاجرم امام محمود عینی نے تصریح فرمائی کہ نماز جنازہ پر اطلاق صلاۃ مجازا ہے۔ صحیح بخاری میں ہے۔ سما ھا صلاۃ لیس فیھا رکوع ولا سجود ۔ ۱۷۲/۱

عمدۃ القاری میں ہے۔

لکن التسمیۃ لیست بطریق حقیقۃ ولا بطریق الاشتراک ولکن بطریق المجاز

ثانیا۔ صلاۃ کے ساتھ جب علی فلاں مذکور ہوتو ہرگز اس سے حقیقت شرعیہ مراد نہیں ہوتی اور نہ ہوسکتی ہے۔

قال اللہ تبارک و تعالیٰ :

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

اللھم صل وسلم وبارك علیه وعلی آله کما تحب و ترضی ۔

وقال تعالیٰ :

صَلِّ عَلَیْهِمْ ، اِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ،

وقال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ۔

اللھم صل علی آل ابی اوفی ۔

کیااس کے یہ معنی ہیں کہ الٰہی ابی اوفی پرنماز پڑھ، یاان کا جنازہ پڑھ۔ کیاصلاۃ علیہ، شرع میں بمعنی درودنہیں، ولکن الوھا بیهة قو م لا یعقلون۔

فتاوی رضویہ ۴/۷۵

(۶)اہل قبلہ کی نماز جنازہ پڑھو

۱۰۸۲۔**عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: صَلُّوا عَلیٰ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے کلمہ طیبہ پڑھااسکی نماز جنازہ پڑھو۔

۱۰۸۳۔**عن** واثلة بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : صَلُّوا عَلیٰ كُلِّ مَيِّتٍ ۔

۱۰۸۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۳۴۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/۶۷
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳/۱۷۹ ☆ السنن للدارقطنی، ۲/۵۶
کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۶۴، ۱۵/۵۸۰ ☆ ارواء العلیل للالبانی، ۲/۳۰۵
تاریخ بغداد للخطیب، ۱۱/۲۹۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۴۲
العلل المتنھایة لابن الجوزی، ۱/۴۲۲ ☆ الدر المنتثرۃ للحلبی، ۱۰۴

۱۰۸۳۔ السنن لابن ماجه ، الصلوۃ علی اھل القبلة ، ۱/۱۱۱
کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۶۳، ۱۵/۵۸۰ ☆ ارواء العلیل للالبانی، ۲/۳۰۹

حضرت واثلہ اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مردے مسلمان کی نماز جنازہ پڑھو۔

(۷) نماز جنازہ کا طریقہ اور ابتداء

۱۰۸۴۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: آخر ما کبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الجنازۃ اربع تکبیرات ، و کبر عمر علی ابی بکر اربعا ، و کبر ابن عمر علی عمرا ربعا، و کبر الحسن بن علی علیٰ علی اربعا ، و کبر الحسین بن علی علیٰ الحسن بن علی اربعا، و کبر ت الملائکۃ علی آدم اربعا ، ولم تشرع فی الاسلام الا فی المدینۃ المنورۃ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخری حیات طیبہ میں جنازہ پر چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت فاروق اعظم نے حضرت سیدنا صدیق اکبر کے جنازہ پر چار تکبیریں پڑھیں، اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر نے فاروق اعظم پر چار، اور امام حسن مجتبیٰ نے حضرت علی پر چار، اور حضرت امام حسین نے امام حسن پر چار ، اور ملائکہ نے حضرت آدم پر چار تکبیریں پڑھیں ، اور نماز جنازہ اسلام میں مدینہ طیبہ میں شروع ہوئی۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا : واقدی کے قول کے مطابق حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہجرت کے ۹/ ماہ بعد ہوا۔ امام بغوی کہتے ہیں: ہجرت کے بعد سب سے قبل صحابہ میں وصال حضرت اسعد بن زرارہ کا ہوا۔ اور سب سے پہلے نماز جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ پر پڑھی۔ فتاوی رضویہ ۴۶۸/۲

(۸) حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا وصال

۱۰۸۵۔ **عن** حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنه ان ام المؤمنین خدیجۃ رضی اللہ تعالیٰ عنها توفیت سنۃ عشر من البعثۃ بعد خروج بنی ھا شم من الشعب

۱۰۸۴۔ المستدرک للحاکم ، التکبیر علی الجنائز اربعا ، ۳۸٦/۱

۱۰۸۵۔ الاصابۃ لابن حجر ، ترجمۃ خریجۃ ، ۲۸۳/٤

ودفنت بالحجون ونزل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی حفرتها ولم تکن شرعت الصلوۃ علی الجنائز ۔
فتاوی رضویه ۲/۴۶۸

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ کبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال دس نبوی میں ہوا جب آپ شعب ابی طالب سے باہر تشریف لائے۔اور حجوں میں دفن ہوئیں (جسکو جنۃ المعلی کہا جاتا ہے) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنفس نفیس آپ کی قبر انور میں اترے۔اس وقت نماز جنازہ شروع نہیں ہوئی تھی۔

(۹) نماز جنازہ میں تین صفیں بناؤ

۱۰۸۶۔ **عن** عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم صلی علی جنازۃ فکانوا سبعة فجعل الصف الاول ثلثه والثانی اثنین والثالث واحدا۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی۔صرف سات آدمی تھے۔تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی صف تین آدمیوں کی کی۔دوسری صف دو کی اور تیسری صف ایک شخص کی۔

(۱۰) تین صفوں کے ذریعہ نماز جنازہ باعث مغفرت ہے

۱۰۸۷۔ **عن** مالك بن هبیرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَلَّی عَلَیْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ غُفِرَلَهٗ ۔

حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی جنازہ پر تین صفوں نے نماز پڑھی اسکی مغفرت ہوگئی۔
فتاوی رضویه ۴/۷۸

۱۰۸۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۲/۳
۱۰۸۷۔ السنن لابی داؤد ، باب الصفوف علی الجنازة ۴۵۱/۲
الجامع للترمذی، باب کیف الصلوۃ علی المیت ، ۱۲۲/۱
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فیمن صلی علیه جماعه الخ، ۱۰۸/۱
المستدرك للحاکم ، کتاب الجنائز، ۳۶۲/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۷۹/۴ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۶۸۷

۱۰۸۸۔ **عن** مالك بن هبيره رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اُوْجَبَ ، قال : فكان مالك اذااستقل اهل الجنازة جزاهم ثلثة صفوف۔

حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: جس میت پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھ لیں اسکے لئے جنت واجب ہوگئی۔ تو حضرت مالک بن ہبیرہ جب جنازہ میں شریک لوگوں کی تعداد کم دیکھتے تو اسی حدیث کے پیش نظر لوگوں کو تین صفوں میں تقسیم فرمادیتے۔

۱۰۸۹۔ **عن** مرثد بن عبدالله اليزنى قال : كان مالك بن هبيرة اذا صلى على جنازة فتقالّ الناس عليها جزاهم ثلثة اجزاء ثم قال : قال رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ فَقَدْ اُوْجَبَ ۔

فتاوی رضویہ ۸۱/۴

حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب جنازہ کی نماز پڑھتے اور لوگ کم ہوتے تو انکو تین صفوں میں تقسیم فرمادیتے۔ پھر فرماتے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جس جنازہ پر تین صفوں نے نماز پڑھی اسکے لئے جنت واجب ہوگئی۔ ۱۲م

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر کہیئے چھ مقتدیوں کی اس ترتیب میں کوئی حکمت بھی ہے؟

اقول : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے افعال کی حکمتیں خوب جانتے ہیں۔ نظر ظاہر میں یہاں دو حکمتیں معلوم ہوتی ہیں۔

اولاً۔ جمع تام ہے، اور جمع تام گویا صف تام ہے لہذا ایک روایت میں تین عورتوں کو جمیع صفوف مابعد کی نماز کا قاطع بتایا۔

اور ظاہر الروایت میں بھی اسے اس درجہ قوی بتایا کہ ایک صف کو دوسری کا حائل نہ جانا۔ اور انکی محاذات میں آخر صفوف تک تین مردوں کی نماز پر حکم فساد فرمایا۔ اس

۱۰۸۸۔ السنن لابی داؤد، باب الصفوف علی الجنازۃ، ۴۵۱/۱

۱۰۸۹۔ الجامع للترمذی، باب کیف الصلوۃ علی المیت، ۱۲۲/۱

معنوی کثرت وقوت کی تحصیل کو صف اول میں تین شخص رکھے۔

ثانیاً۔ اس میں تعدیل فضل ہے کہ جمع میں برکت ہے۔ ایک سے دو میں زائد دو سے تین میں، اور صفوف جنازہ میں آخر بالآخر افضل ہے۔ پہلی سے دوسری افضل، دوسری سے تیسری افضل، تو اس ترتیب سے ہر صف کے لئے چار فضل حاصل ہو گئے۔ پہلی صف میں باعتبار صف ایک اور بلحاظ رجال تین۔ دوسری صف میں صف اور رجال دونوں کے اعتبار سے دو دو۔ تیسری میں باعتبار صف تین بلحاظ رجل ایک۔ واللہ ذو الفضل العظیم۔

فتاوی رضویہ ۴/۸۱

(۱۱) سو نمازیوں کے طفیل میت کی بخشش ہو جاتی ہے

۱۰۹۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ مِاۃٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ غُفِرَلَهٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس پر سو مسلمان نماز پڑھیں وہ بخشا جائیگا۔

۱۰۹۱۔ **عن** أم المؤمنين ميمونة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ مَیِّتٍ یُصَلّی عَلَیْهِ أُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ اِلَّا شُفِعُوْا فِیْهِ

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مردے پر مسلمانوں کا ایک گروہ نماز پڑھے انکی شفاعت اسکے حق میں قبول ہو۔

۱۰۹۰۔ السنن لابن ماجه، 　باب ما جاء فيمن صلی عليه جماعة، 　۱/۱۰۸
مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۱۰۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۵، ۱۵/۵۹۹
تاريخ اصفهان لابی نعيم، ۱/۳۶۰ ☆

۱۰۹۱۔ السنن للنسائی، 　فضل من صلی عليه مائة، 　۱/۲۱۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۴۰ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۴۹۶
کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۴، ۱۵/۵۹۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۳/۴۵۶
الترغيب والترهيب للمنذری، ۴/۳۴۴ ☆

۱۰۹۲۔ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ رَجُلٍ یُصَلِّی عَلَیْهِ مِاۃٌ اِلَّاغَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس مسلمان پر سو آدمی نماز پڑھیں اللہ عزوجل اسکی مغفرت فرمادے۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا شریعت مطہرہ نے صرف فرضیت کفایہ پر اکتفا نہ فرمایا بلکہ نماز جنازہ میں نمازیوں کے لئے عظیم واعظم افضال الہیہ کے وعدے دیئے کہ لوگ اگر نفع میت کے خیال سے جمع نہ ہونگے تو اپنے فائدے کے لئے دوڑیں گے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰

(۱۲) مومن کے جنازہ میں شریک لوگ بخشد یئے جاتے ہیں

۱۰۹۳۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّةِ اِسْتَحْیَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یُّعَذِّبَ مَنْ حَمَلَہٗ وَ مَنْ تَبِعَہٗ وَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب کوئی جنتی شخص انتقال کرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو حیا آتی ہے کہ وہ ان لوگوں کو عذاب دے جو اسکا جنازہ اپنے کاندھے پر رکھیں اور شریک ہوں اور جو نماز جنازہ پڑھیں ۔۱۲م

۱۰۹۴۔ عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اَوَّلَ مَا یُبَشَّرُ بِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْ یُّقَالَ لَهُمْ اَبْشِرُوْا وَلِیَّ اللّٰہِ بِرَضَاہُ وَالْجَنَّةِ، قَدِمْتَ خَیْرَ مَقْدَمٍ ، قَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لِمَنْ شَیَّعَكَ ، وَاسْتَجَابَ لِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَكَ ،

۱۰۹۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵۷/۳۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹۱/۲
مجمع الزوائد للھیثمی، ۳۶/۳ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳۴۳/۴
کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۳، ۵۹۹/۱۵ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۱۳/۵
۱۰۹۳۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۲۸۲/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۴۸، ۵۹۵/۱۵
۱۰۹۴۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۲۷۵/۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۵۵، ۵۹۶/۱۵

وَقَبِلَ مَنْ شَهِدَ لَكَ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین کو سب سے پہلی خوشخبری یہ سنائی جاتی ہے کہ تم اللہ کے ولی کو اسکی رضا اور جنت کی بشارت دو۔ تیرا آنا مبارک ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے جنازہ میں شرکت کرنے والوں کو بخش دیا۔ نماز جنازہ پڑھنے والوں کی دعا قبول فرمائی اور گواہی دینے والوں کی گواہی قبولیت سے سرفراز ہوئی۔

۱۰۹۵۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَوَّلُ تُحْفَةِ الْمُؤمِنِ أَنْ يُّغْفَرَ لِمَنْ صَلّى عَلَيْهِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ اسکی نماز جنازہ پڑھنے والے کو بخش دیا جاتا ہے۔ ۱۲م

۱۰۹۶۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَوَّلُ مَا يُتْحَفُ بِهِ الْمُؤمِنُ اِذَا دَخَلَ قَبْرَهٗ أَنْ يُّغْفَرَ لِمَنْ صَلّى عَلَيْهِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کو قبر میں داخل ہوتے ہی پہلا تحفہ یہ دیا جاتا ہے کہ اسکی نماز میں شرکت کرنے والے کو بخش دیا جاتا ہے۔ ۱۲م

۱۰۹۷۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ أَوَّلَ مَايُجَازِیٰ بِهِ الْمُؤمِنِيْنَ بَعْدَ مَوْتِهٖ اَنْ يُّغْفَرَ لِجَمِيْعِ مَنْ تَبِعَ جَنَازَتَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۰۹۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۶۷ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۳/۲۲۶

۱۰۹۶۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۵۳، ۱۵/۵۹۵ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۳۶۹

۱۰۹۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۳۶ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۳۰۸

العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱/۳۸۲ ☆ المسند للعقیلی، ۴/۲۰۴

الموضوعات لابن الجوزی، ۳/۲۲۶ ☆ تنزیه الشریعة لابن عراق، ۲/۳۷۰

الکامل لابن عدی، ۶/۲۸۴ ☆

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سب سے پہلے مومنین کو جو بدلہ دیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ان تمام لوگوں کی بخشش ہوجاتی ہے جوانکے جنازہ میں شریک رہے ہوں۔۱۲م

۱۰۹۸۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اَوَّلَ تُحْفَةِ الْمُؤْمِنِ اَنْ يُّغْفَرَ لِمَنْ خَرَجَ فِي جَنَازَتِه۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مومن کا سب سے پہلا تحفہ یہ ہے کہ ان تمام لوگوں کی مغفرت کردی جاتی ہے جواسکے جنازہ میں شریک رہے ہوں۔　　فتاوی رضویہ ۴۲/۴

(۱۳) چالیس نمازیوں کی دعا سے میت بخش دی جاتی ہے

۱۰۹۹۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَامِنْ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلىٰ جَنَازَتِه اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس مسلمان کے جنازہ پرچالیس مسلمان کھڑے ہوں اللہ تعالیٰ اسکے حق میں انکی شفاعت قبول فرمائیگا۔

(۱۴) سونمازیوں کے طفیل میت بخش دی جاتی ہے

۱۱۰۰۔ **عن** اُم المؤمومنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال

۱۰۹۸۔ الموضوعات لابن الجوزی، ۲۲۶/۳ ☆

۱۰۹۹۔ الصحیح لمسلم ، الجنائز، ۳۰۸/۱ ☆
السنن لابی داؤد ، باب فضل الصلوة علی الجنائز ، ۴۵۲/۲
السنن لابن ماجه ، باب فیمن صلی علیه جماعة ، ۱۰۸/۲
المسند لاحمد بن حبل، ۵۷/۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹۱/۲
کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۲، ۵۸۲/۱۵ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۴۳/۴
مشکل الآثار للطحاوی، ۱۰۶/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۸۱/۵
الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ۳۰۸/۱
السنن للنسائی، فصل من صلی مائة ، ۲۱۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۰/۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹۷/۲
کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۴، ۵۸۴/۱۵ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۴۴/۴
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۵۶/۲ ☆

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ماَ مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّی عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِاَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میت پر سو مسلمان نماز جنازہ میں شفیع ہونگے انکی شفاعت اسکے حق میں قبول ہوگی۔

۱۱۰۱۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : لَا يَمُوْتُ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيُصَلِّی عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوا اَنْ يَّكُوْنُوا مِاَةً فَيَشْفَعُوْا لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کی نماز جنازہ سو مسلمان پڑھیں اور وہ سب بارگاہ خداوند قدوس میں اسکی مغفرت کی دعا کریں تو اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت فرما دیتا ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۴۶

(۱۵) قبر پر نماز جنازہ پڑھنا

۱۱۰۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان امرأة سوداء كانت تقم اوشابا ففقد ها رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم فسأل عنها اوعنه فقالوا: مات ، قال : قال: اَفَلا كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِیْ ، قال : فكانهم صغروا امرها او امره فقال: دُلُّوْنِیْ عَلیٰ قَبْرِهَا فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ رنگ عورت مسجد نبوی میں جھاڑو لگاتی تھی یا ایک جوان تھا جو یہ کام انجام دیتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۱۱۰۱۔ الجامع للترمذی، باب كيف الصلوة على على الميت ، ۱۲۲/۱
السنن للنسائی، فضل من صلى عليه مائة ، ۲۱۸/۱
المصنف لابن ابی شيبة ، ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۰، ۵۸۱/۱۵
۱۱۰۲۔ الصحيح لمسلم ، كتاب الجنائز ، ۳۰۹/۱
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی الصلوة على القبر ، ۱۱۱/۱
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۱۶۵۹

ایک دن اسکونہ پایا تو پوچھا۔صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: انتقال ہو گیا فرمایا: تو تم لوگوں نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی؟ راوی کہتے ہیں شاید انہوں نے اس مرد یا عورت کو معمولی شخص سمجھا۔حضور نے فرمایا: چلو مجھے اسکی قبر بتاؤ صحابہ کرام نے نشاندہی کی۔ آپ نے اس قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔

(۱۶) مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں

۱۱۰۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : حَقُ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ ، رَدُّالسَّلَامِ ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاِتِّبَاعُ الْجَنَازَةِ ، وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۴۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا ،جنازہ میں شرکت کرنا، دعوت قبول کرنا، چھینک کا جواب دینا۔۱۲م

(۱۷) مسجد میں نماز جنازہ جائز نہیں

۱۱۰۴۔ **عن** صالح مولی التوأمه رضی الله تعالیٰ عنه عمن ادرك ابابكر وعمر رضی الله تعالیٰ عنهما انهم كانوا اذا تضا يق بهم المصلی انصرفوا ولم يصلوا علی الجنازة فی المسجد ۔

حضرت صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایسے شخص سے روایت کی جنہوں نے خلیفۂ اول سیدنا صدیق اکبر اور خلیفۂ دوم سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مبارک زمانہ پایا۔ ان حضرات کی عادت تھی کہ جب نماز جنازہ میں مصلی تنگی کرتا کہ اس میں

۱۱۰۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۲۷/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۴۰/۲
السنن الکبری للبیہقی، ۳۸۶/۳ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۲۵۷/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۴۷۷۰، ۲۸/۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۵۲/۶
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۵۲۴ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۱۴۵/۳
الاحکام النبویۃ للکحال، ۱۳۶/۱ ☆ تعلیق التعلیق لابن حجر، ۱۵۹
الاذکار النوویہ، ۲۴۰ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۱۹۱
المغنی للعراقی، ۱۹۱/۲ ☆
۱۱۰۴۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۸۲۲، ۷۰۹/۱۵

گنجائش نہ پاتے تو واپس جاتے اور نماز جنازہ مسجد میں نہ پڑھتے۔

(۱۸) نماز جنازہ کے لئے بوقت ضرورت تیمّم جائز ہے

۱۱۰۵۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما اذا فجئتك الجنازة وانت علی غیر وضو فتیمم وصل علیه۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب تمہارے سامنے اچانک جنازہ آجائے اور تم بے وضو ہو تو تیمّم کر کے نماز پڑھ لو۔

۱۱۰۶۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : اذا خفت ان تفوتك الجنازة وانت علی غیر وضوء فتیمم وصل۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب تمہیں نماز جنازہ کے فوت کا اندیشہ ہو اور وضو نہیں تو تیمّم کر کے پڑھ لو۔

۱۱۰۷۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما انه اتی الجنازة وهو علی غیر وضوء فتیمم وصلی علیها۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نکے پاس ایک جنازہ آیا اس وقت وضو نہ تھا۔ تیمّم کر کے نماز میں شریک ہو گئے۔

۱۱۰۸۔ **عن** ابراهیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :اذا فجئتك الجنازة ولست علی وضوء فان کان عندك ماء فتوضا وصل وان لم یکن عندك ماء فتیمم وصل۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تمہارے سامنے اچانک جنازہ آجائے اور وضو نہ ہو تو اگر تمہارے پاس پانی ہے تو وضو کر کے نماز پڑھو۔ اور اگر پانی نہیں تو تیمّم کر کے نماز پڑھلو ۱۲م

۱۱۰۵۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب ذکر الجنب و الحائض، ۵۲/۱

۱۱۰۶۔ المصنف لابن ابی شیبة، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۴۹۷/۲

۱۱۰۷۔ السنن للدار قطنی، باب الوضو و التیمم من آنیة الخ، ۷۴/۱

۱۱۰۸۔ المصنف لابن ابی شیبة، باب فی الرجل یخاف اذ الخ، ۴۹۸/۲

۱۱۰۹۔ **عن** عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا خفت ان تفوتك الجنازہ فتیمم وصل۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تجھے نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔۱۲م

۱۱۱۰۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: یتیمم اذا خشی الفوت۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نماز جنازہ کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو تیمم کرے۔۱۲م

۱۱۱۱۔ **عن** الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا خفت ان تفوتك الصلوۃ وانت علی غیر وضوء فتیمم۔

حضرت حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تجھے نماز فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو اور تو بے وضو ہے تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔۱۲م

۱۱۱۲۔ **عن** ابن شہاب الزہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا فئجبتك الجنازۃ وانت علی غیر وضوء فتیمم وصل۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تیرے سامنے اچانک جنازہ آئے اور تیرا وضو نہیں تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔۱۲م

۱۱۱۳۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : یتیمم ویصل۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز جنازہ کے لئے تیمم کرلے۔۱۲م

۱۱۰۹۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ، باب فی الرجل یخاف ان الخ ۴۹۸/۲

۱۱۱۰۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۴۹۸/۲

۱۱۱۱۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۴۹۸/۲

۱۱۱۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب ذکر الجنب و الحائض، الخ، ۵۲/۱

۱۱۱۳۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۴۹۸/۲

(۱۹) حضور کی نماز جنازہ کس طرح پڑھی گئی

۱۱۱٤۔ **عن** أمير المؤمنين علي المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : لما وضع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : لا يقوم عليه احد هو امامكم حيا وميتا فكان يد خل الناس رسلا رسلا فيصلون عليها صفا صفاليس لهم امام ويكبرون وعلى رضى الله تعالىٰ عنه قائم بحيال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته ، اللهم انا نشهد ان قد بلغ ما انزل اليه ونصح لأ مته وجاهد فى سبيل الله حتى اعزالله دينه وتمت كلمته ، اللهم فاجعلنا ممن تبع ما انزل اليه وثبتنا بعده واجمع بيننا وبينه فيقول الناس ، آمين ، حتى صلى عليه الرجال ثم النساء ثم الصبيان ۔

امیر المؤمنین حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غسل دیکر سریر منیر پر لٹایا تو حضرت علی نے خود فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کوئی امام بنکر نہ کھڑا ہو کہ وہ تمہارے امام ہیں، دنیوی زندگی میں بھی اور بعد وصال بھی ۔ پس لوگ گروہ در گروہ آتے اور پرے کے پرے حضور پر صلوۃ کرتے ۔ کوئی انکا امام نہ تھا ۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے عرض کرتے تھے ۔ سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ۔ الٰہی ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور نے پہونچا دیا جو کچھ انکی طرف اتارا گیا ۔ اور ہر بات میں اپنی امت کی بھلائی اور راہ خدا میں جہاد فرمایا ۔ یہاں تک کہ اللہ عز وجل نے اپنے دین کو غالب کیا اور اللہ کا فرمان پورا ہوا ۔ الٰہی تو ہم کو ان پر اتاری ہوئی کتاب کے پیرؤوں میں سے کر اور انکے بعد بھی انکے دین پر قائم رکھ اور روز قیامت ہمیں ان سے ملا ۔ مولی علی یہ دعا کرتے اور حاضرین آمین کہتے ۔ یہاں تک کہ ان پر پہلے مردوں پھر عورتوں پھر لڑکوں نے صلاۃ کی ۔

۱۱۱۵۔ **عن** محمد ابراهيم التيمى المدنى رضى الله تعالىٰ عنه قال ؛ لما كفن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ووضع على سريره دخل ابو بكر وعمر

۱۱۱٤۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، ذكر الصلوة على رسول الله ﷺ ، ۲/۲۲۲

۱۱۱۵۔ الطبقات الكبرى لابن سعد ، ذكر الصلوٰة على رسول الله ﷺ ، ۲/۲۲۱

فقالا : السلام عليك ايها النبى ورحمته وبركاته ومعها نفر من المهاجرين والانصار قد رما يسع البيت فسلموا كما سلم ابو بكر وعمر وهما فى الصف الاول حيال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،اللهم انا نشهد ان قد بلغ ما انزل اليه ونصح لا مته وجاهد فى سبيل الله حتى اعز الله دينه وتمت كلمته فاومن به وحده لا شريك له فا جعلنا يا الهنا ممن يتبيع القول الذى انزل معه واجمع ،بيننا وبينه ، حتى نعرفه وتعرفه بنا فانه كان بالمؤمنين رؤفا رحيما لا ينبغى باالا يمان بدلا ، ولا نشترى به ثمنا ابدا فيقول الناس ، آمين ، آمين ، ثم يخرجون ويد خل عليه آخرون حتى صلوا عليه الرجال ثم النساء ثم الصبيان ۔

حضرت محمد ابراہیم تیمی مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کفن دیکر سریر مبارک پر آرام دیا۔ سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حاضر ہو کر عرض کیا: سلام حضور پر اے نبی، اور اللہ کی مہر اور اسکی افزونیاں ،دونوں حضرات کیساتھ ایک گروہ مہاجرین وانصار کا تھا جس قدر اس حجرۂ پاک میں سما جاتا، ان سب نے یونہی سلام عرض کیا۔ اور صدیق وفاروق پہلی صف میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے یہ دعا کرتے تھے۔ الٰہی ہم گواہی دیتے ہیں کہ جو کچھ تو نے اپنے نبی پر اتارا حضور نے امت کو پہونچا دیا۔ اور امت کی خیر خواہی میں رہے اور راہ خدا میں جہاد فرمایا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو غلبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی باتیں پوری ہوئیں، میں ایک اللہ پر ایمان لاتا ہوں اسکا کوئی شریک نہیں ۔ اے معبود ہمارے ہمیں انکی کتاب کے پیروؤں میں کر جو انکے ساتھ اتری اور ہمیں ان سے ملا کہ ہم انہیں پہچانیں اور تو ہماری پہچان انہیں کرادے کہ وہ مسلمانوں پر مہربان رحم دل تھے۔ ہم نہ ایمان کسی چیز سے بدلنا چاہیں نہ اسکے عوض کچھ قیمت لینا۔ لوگ اس دعا پر آمین کہتے تھے۔ پھر باہر جاتے اور آتے یہاں تک کہ مردوں پھر عورتوں پھر بچوں نے حضور پر صلاۃ کی۔

۱۱۱۶۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا غَسَلْتُمُوْنِىْ وَكَفَنْتُمُوْنِىْ فَضَعُوْنِىْ عَلىٰ سَرِيْرِىْ ثُمَّ

۱۱۱۶۔ المستدرك للحاكم، ۶۰/۳
اتحاف السادة للزبيدى، ۲۹۰/۱۰

اُخْرُجُوا عَنِّی فَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّصَلِّی عَلَیَّ جِبْرَئِیْلُ ثُمَّ مِیْکَائِیْلُ ثُمَّ اِسْرَافِیْلُ ثُمَّ مَلَكُ الْمَوْتِ مَعَ جُنُوْدِهٖ مِنَ الْمَلٰٓئِکَةِ بِاَجْمَعِهِمْ ثُمَّ ادْخُلُوْا عَلَیَّ فَوْجًا بَعْدَ فَوْجٍ فَصَلُّوا عَلَیَّ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میرے غسل کفن مبارک سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے نعش مبارک پر رکھ کر باہر چلے جانا، سب سے پہلے جبرئیل مجھ پر صلاۃ کرینگے، پھر میکائیل، پھر اسرافیل، پھر ملک الموت اپنے سارے لشکروں کے ساتھ۔ پھر گروہ گروہ آ کر مجھ پر درود وسلام عرض کرتے جانا۔　　فتاوی رضویہ ۴/۴۱
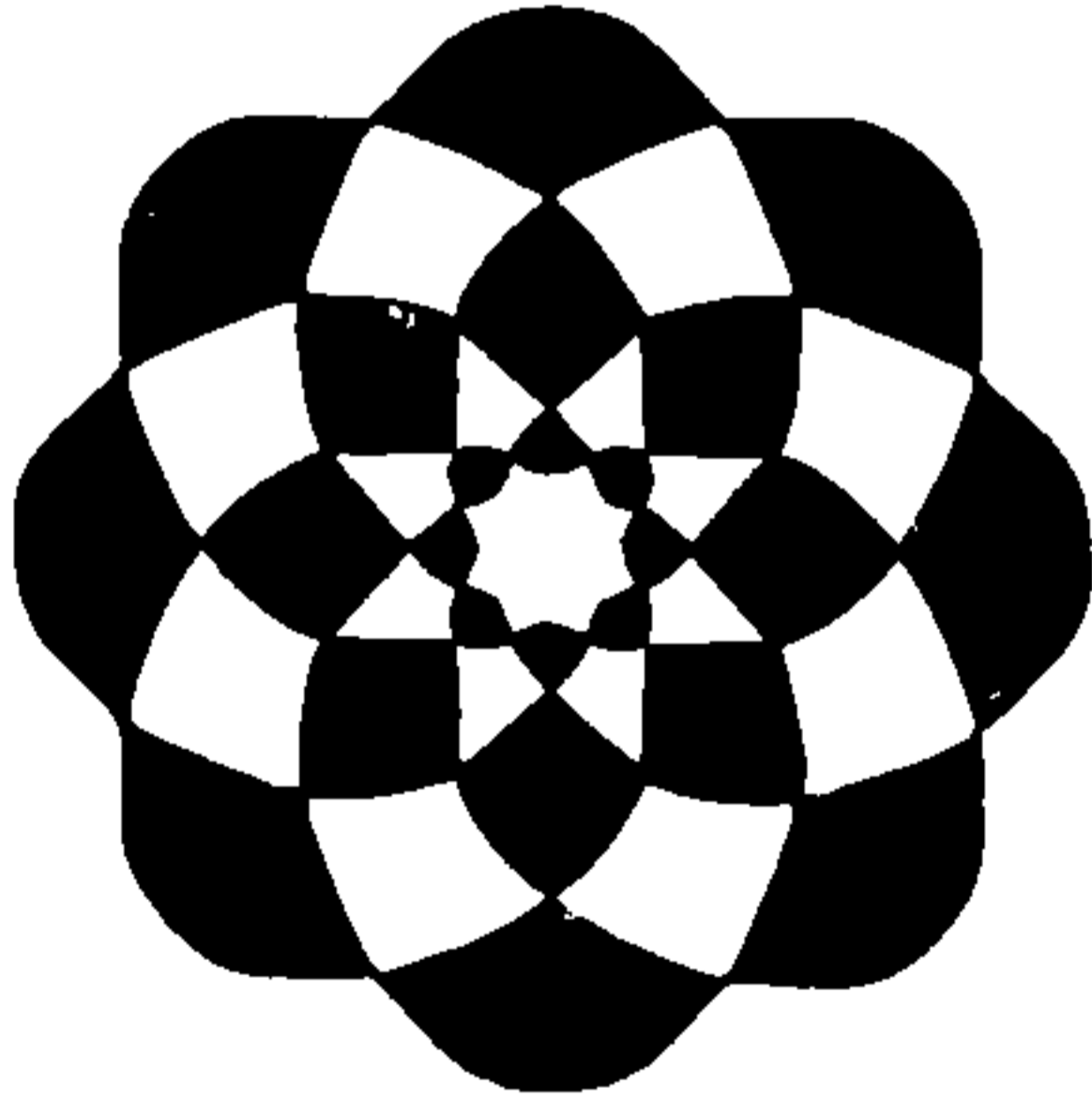
۴۔نماز جنازہ کی دعائیں

(۱)دعائے جنازہ

۱۱۱۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان النبی صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : اذا صلى على الجنازة قال : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے تو اس طرح دعا کرتے، الہی بخشدے ہمارے زندے اور مردے، اور حاضر اور غائب اور چھوٹے اور بڑے، اور مرد اور عورت، الہی تو جسے زندہ رکھے ہم میں سے اسے زندہ رکھ اسلام پر، اور جسے موت دے ہم میں سے اسے موت دے ایمان پر، الہی! ہمیں اس میت کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور ہمیں اس کے بعد فتنہ میں نہ ڈال۔ فتاوی رضویہ ۴/۸۹

(۲)نماز جنازہ کی دیگر مسنون دعائیں

۱۱۱۸۔ **عن** عوف بن مالك الأشجعی رضی الله تعالیٰ عنه يقول : صلى النبی

۱۱۱۷۔ الجامع للترمذی ، باب ما يقول فی الصلوة علی المتی ۱/۱۲۲
السنن لابی داؤد ، باب الدعاللميت، ۲/۴۵۷
السنن لابن ماجه ، ما جاء فی الدعا فی الصلوة ، ۱/۱۰۹
السنن للنسائی، كتاب الدعا ۱/۲۱۷
المستدرك للحاكم ، كتاب الجنائز، ۱/۳۵۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۳۶۸ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۳/۴۵۰
السنن الكبری للبيهقی، ۴/۳۸ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ، ۱/۴۲۴
السنة لابن ابی عاصم، ۳/۱۱۵ ☆ المسند لابی يعلى،
المصنف لابن عبد الرزاق، ۳/۴۸۶ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۲۳۰۰، ۱۵/۵۸۶
۱۱۱۸۔ الصحيح لمسلم، باب الدعا للميت ، ۱/۳۱۱
الجامع للترمذی، باب ما يقول فی الصلوة على الميت ۱/۱۲۲
السنن لابن ماجه ، باب فی الدعا فی الصلوة على الجنزه ، ۱/۱۰۹
السنن للنسائی، الدعاء ۱/۲۱۷ ☆
المصنف لابن ابی شيبة ، ۳/۲۹۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۲۳
البداية و النهاية لابن كثير، ۵/۹۳ ☆ كنزالعمال للمتقی، ۴۲۳۰۱، ۱۵/۵۸۷

صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی جنازة فحفظت من دعائه وهو يقول : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَ اعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ ، قال : تمنيت ان اكون انا ذلك الميت ۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی ۔ میں نے سرکار کی دعا کو یاد کرلیا، آپ خداوند قدوس سے یوں دعا کررہے تھے، الٰہی اس میت کو بخش دے اور اس پر رحم فرما، اور اسے ہر بلا سے بچا اور اسے معاف کر، اور اسے عزت کی مہمانی دے، اور اسکی قبر کشادہ فرما اور اسے دھودے پانی اور برف اور اولوں سے، اور اسے پاک کردے گناہوں سے جیسے تو نے پاک کیا سفید کپڑا میل سے، اور اسے بدل دے مکان بہتر اسکے مکان سے، اور بدل دے گھر والے بہتر اسکے گھر والوں سے، اور زوجہ بہتر عطا فرما اسکی زوجہ سے، اور اسے داخل فرما بہشت میں، اور اسے پناہ دے قبر کے عذاب اور قبر کے سوال اور دوزخ کے عذاب سے ۔ حضرت عوف فرماتے ہیں: یہ سنکر مجھے اس بات کی تمنا ہوئی کہ کاش میں اس میت کی جگہ ہوتا ۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۸۹

۱۱۱۹ ۔ **عن** عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : صلى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على جنازة فقال : اَللّٰهُمَّ! عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ، وَيَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ ، اَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَصْبَحْتَ غَنِيًّا عَنْ عَذَابِهٖ، تَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا ، اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهٖ وَاِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْ لَهٗ ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَتُضِلَّنَا بَعْدَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو یہ دعا پڑھی: الٰہی! یہ میت تیرا بندہ اور تیری باندی کا بچہ گواہی دیتا ہے کہ کوئی سچا معبود نہیں مگر اکیلا تو، تیرا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتا ہے کہ محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں ۔ یہ محتاج ہے تیری مہربانی کا اور تو بے نیاز ہے اسکے

۱۱۱۹ ۔ المستدرک للحاکم ، کتاب الجنائز ، ۱/ ۳۵۹

مجمع الزوائد للهيثمى ، ۳/ ۳۳ ☆ المطالب العالية لابن حجر ، ۷۶۳

عذاب سے۔ یہ اکیلا رہا دنیا اور دنیا کے لوگوں سے، اگر یہ ستھرا تھا تو اسے ستھرا فرمادے، اور اگر خطاوار تھا تو اسے بخشدے۔ الٰہی ہمیں محروم نہ کر اسکے ثواب سے اور گمراہ نہ کر اسکے بعد۔

فتاوی رضویہ ۴/۸۹

۱۱۲۰۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: دعا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی جنازة، اَللّٰهُمَّ! هٰذَا عَبۡدُكَ اِبۡنُ عَبۡدِكَ اِبۡنُ اَمَتِكَ مَا ضٍ فِیۡهِ حُکۡمُكَ، خَلَقۡتَهٗ وَلَمۡ یَكُ شَیۡئًا مَذۡکُوۡرًا، اُنۡزِلَ بِكَ وَاَنۡتَ خَیۡرُ مَنۡزُوۡلٍ بِهٖ، اَللّٰهُمَّ! لَقِّنۡهُ حُجَّتَهٗ وَاَلۡحِقۡهُ بِنَبِیِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ، وَ ثَبِّتۡهُ بِالۡقَوۡلِ الثَّابِتِ، فَاِنَّهٗ اِفۡتَقَرَ اِلَیۡكَ وَاسۡتَغۡنَیۡتَ عَنۡهُ، کَانَ یَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ، فَاغۡفِرۡ لَهٗ وَارۡحَمۡهُ، وَلَا تَحۡرِمۡنَا اَجۡرَهٗ وَلَا تَفۡتِنَّا بَعۡدَهٗ، اَللّٰهُمَّ! اِنۡ کَانَ زَاکِیًا فَزَکِّهٖ وَاِنۡ کَانَ خَاطِئًا فَاغۡفِرۡ لَهٗ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنازہ پر یہ دعا پڑھی، الٰہی! یہ تیرا بندہ تیرے بندے کا بیٹا تیری باندی کا بچہ ہے۔ نافذ اس میں حکم تیرا، تو نے اسے پیدا کیا اس حال میں کہ نہ تھا کوئی چیز جسکا نام تک کوئی لیتا۔ یہ تیرے یہاں اترا ہے اور تو بہتر ہے ان سب سے جنکے یہاں کوئی غریب الوطن اترے۔ الٰہی! اسے اسکی حجت سکھادے، اور اسے اسکے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملادے۔ اور اسے ٹھیک بات پر ثابت رکھ کہ یہ تیرا محتاج ہے اور تو اس سے غنی ہے۔ یہ گواہی دیتا تھا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے۔ پس اسے بخشدے اور اس پر رحم فرما۔ اور ہمیں اسکے ثواب سے محروم نہ کر اور اسکے بعد فتنے میں نہ ڈال۔ الٰہی! اگر یہ ستھرا تھا تو اسے ستھرا فرمادے اور اگر خطاکار تھا تو اسے بخش دے۔

فتاوی رضویہ ۴/۹۰

۱۱۲۱۔ **عن** یزید بن رکانة رضی الله تعالیٰ عنه قال: صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی جنازة فدعا له، اَللّٰهُمَّ! عَبۡدُكَ وَابۡنُ اَمَتِكَ اِحۡتَاجَ اِلٰی رَحۡمَتِكَ وَاَنۡتَ غَنِیٌّ عَنۡ عَذَابِهٖ، اِنۡ کَانَ مُحۡسِنًا فَزِدۡ فِیۡ اِحۡسَانِهٖ، وَاِنۡ کَانَ مُسِیۡئًا

۱۱۲۰۔ الجامع الکبیر للطبرانی، ۲/۱۸۷۰ ☆

۱۱۲۱۔ المستدرك للحاکم، کتاب الجنائز، ۱/۳۵۹

مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۳۳

فَتَجَاوَزْ عَنْهُ ۔

حضرت یزید بن رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور اسکے لئے اس طرح دعا کی۔ الٰہی! یہ تیرا بندہ ہے اور تیری باندی کا بیٹا ہے۔ تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اسکو عذاب دینے سے بے نیاز ہے، اگر یہ نکوکار ہے تو اسکی نیکیاں اور زیادہ فرما۔ اور اگر گنہگار ہے تو اسکو بخشدے۔۱۲م

۱۱۲۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی المیت فقال :أَللّٰهُمَّ اِعَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ ،كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي اِحْسَانِهٖ ، وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَاغْفِرْلَهٗ،وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھی۔ الٰہی! یہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہے، یہ گواہی دیتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اور تو اسکو ہم سے خوب جانتا ہے۔ اگر یہ نیک ہے تو اسکی نیکیاں اور زیادہ فرما، اور اگر یہ بد ہے تو اسکی مغفرت فرما۔ ہمیں اسکے ثواب سے محروم نہ کر اور اسکے بعد ہمیں کسی آزمائش میں مبتلا مت فرما۔۱۲م

۱۱۲۳۔ **عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه صلی الجنازة فقال: اللهم ! اصبح عبدك هذا قد تخلی عن الدنیا وترکها لا هلها وافتقر الیك واستغنیت عنه ، وقد کان یشهد أن لا اله الا الله وأن محمدا عبدك ورسولك صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، اللهم ! اغفرله وتجاوزه عنه والحقه بنبیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا

۱۱۲۲۔ المصنف لابن ابی شیبة ، بالقراة و الدعا فی الصلوة الخ ۴۸۷/۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۷۷/۸
۱۱۲۳۔ المسند لابی یعلی، المصنف لعبد الرزاق، ۴۸۷/۳

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنازہ میں اس طرح دعا کی۔الہی ! تیرے اس بندے نے دنیا سے چھٹکارا حاصل کرلیا اور دنیا کو دنیا والوں کے لئے چھوڑ دیا۔یہ تیرا محتاج ہے اور تو اس سے بے نیاز ہے۔یہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد تیرے بندے اور رسول ہیں۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،اے اللہ اسکی مغفرت فرما۔ اسکے گناہوں کو معاف فرما اور اسکو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جوار اقدس میں جگہ عطا فرما۔۱۲م

۱۱۲۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يصلی علی الجنازة ، اَللّٰهُمَّ ! اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا ، جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا ۔　　فتاویٰ رضویہ ۹۱/۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے سنا تو یہ دعا پڑھ رہے تھے۔الہی ! تو اسکا رب ہے۔تو نے اسے پیدا کیا۔تو نے اسے اسلام کی ہدایت دی،تو نے ہی اسکی روح قبض فرمائی اور تو ہی اسکے ظاہر و باطن کو خوب جانتا ہے،ہم اسکے سفارشی بنکر آئے ہیں اسکی مغفرت فرما۔۱۲م

۱۱۲۵۔ **عن** الحارث بن نوفل رضی الله تعالیٰ عنه : ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم علمهم الصلوة علی الميت ، اَللّٰهُمَّ ! اغْفِرْ لِاِخْوَانِنَا وَاَخَوَاتِنَا، وَ اَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا ،وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا ، اَللّٰهُمَّ ! هٰذَا عَبْدُكَ فُلَانُ بْنُ فُلَان ، وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا وَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ ۔

حضرت حارث بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو نماز جنازہ اس طرح سکھائی،الہی ہمارے بھائی اور بہنوں کی مغفرت فرما ہمارے درمیان صلح قائم رکھ،ہمارے دلوں کو ملا،الہی ! یہ تیرا بندہ فلاں بن فلاں ہے،ہم تو

۱۱۲۴۔ السنن لابی داؤد ، باب لدعاء للمیت، ۴۵۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۴۵/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴۲/۴
الاذکار النوویة ۱۴۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۰۲، ۵۸۷/۱۵
۱۱۲۵۔ مشکل الآثار للطحاوی، ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۸۴۴، ۷۱۴/۱۵

اسکے بارے میں بھلائی ہی جانتے ہیں اور تو بہتر جاننے والا ہے تو ہماری اور اسکی مغفرت فرما۔١٢م

١١٢٦۔ **عن** واثلة بن الأسقع رضی الله تعالیٰ عنه قال: صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی رجل من المسلمین فاسمعه یقول: اَللّٰهُمَّ! اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِی ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جَوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَأَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَ الْحَقِّ، فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ، اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِیْمُ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحابی کی نماز جنازہ پڑھی تو میں نے حضور سے یہ دعا سنی، الہی! فلاں بن فلاں تیرے ذمہ کرم اور جوار رحمت میں ہے، تو اسکو امتحان قبر اور عذاب جہنم سے محفوظ فرما۔ تو وعدہ پورا فرمانے والا اور حق فرمانے والا ہے۔ اسکی مغفرت فرما اور اس پر مہربانی فرما۔ بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔١٢م

١١٢٧۔ **عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال: حضرت مع بن عمر فی جنازة، فلما وضعها فی اللحد قال: بسم الله و فی سبیل الله و علی ملة رسول الله، فلما اخذ فی تسویة اللبن علی اللحد قال: اللهم! اجرها من الشیطان و من عذاب القبر، اللهم! جاف الارض عن جنبیها و صعدروحها و لقها منك رضوانا، قلت: یا ابن عمر! أشیٔ سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ام قلته برائك قال: اِنی اذا لقادر علی القول، بل شیٔ سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوا، جب آپ نے اسے قبر میں رکھا تو پڑھا بسم الله وفی سبیل الله وعلی ملة رسول الله، جب مٹی برابر کرنے لگے تو پڑھ رہے تھے الہی! اسکو شیطان کے شر سے محفوظ رکھ، اور عذاب قبر سے مامون فرما، الہی! زمین کو اسکے

١١٢٦۔ السنن لابن ماجه، باب الدعا فی الصلوة لعلی الجنازة ١٠٩/١
السنن لابی داؤد، باب الدعاء للمیت، ٤٥٧/٢

١١٢٧۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی ادخال المیت القبر، ١١٢/١

پہلوؤں سے دور رکھ، اسکی روح کو بلندیوں پر پہونچا، اپنی رضا سے سرفراز فرما، میں نے عرض کیا: اے ابن عمر! کیا آپ نے اس سلسلہ میں حضور سے کچھ سنا ہے یا خود اپنی رائے سے یہ سب کہہ رہے ہو؟ فرمایا: بلا شبہ میں اس طرح کی دعا پر قادر ہوں، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سب سنا ہے۔۱۲م

۱۱۲۸۔ **عن** إبراهيم الأشهل عن أبيه رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صلى على جنازة فقال: اَللّٰهُمَّ ! اغْفِرْ لِاَوَّلِنَا وَ آخِرِنَا وَحَيِّنَا وَمَيِّتِنَاوَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا ، اَللّٰهُمَّ ! لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ ۔　　فتاوی رضویہ ۹۱/۴

حضرت ابراہیم اشہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی تو یہ دعا کی، الٰہی! ہمارے اگلوں اور پچھلوں کی، زندوں مردوں کی، مردوں اور عورتوں کی، چھوٹوں اور بڑوں کی، حاضرین وغائبین کی مغفرت فرما۔ الٰہی! اسکے ثواب سے ہمیں محروم نہ کر اور اسکے بعد کسی آزمائش میں نہ ڈال۔۱۲م

۱۱۲۹۔ **عن** أبى حاصر رضى الله تعالىٰ عنه أنه صلى على جنازة فقال : الا اخبركم كيف كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى على الجنازه؟ كان يقول : اَللّٰهُمَّ ! اِنَّكَ خَلَقْتَنَا وَ نَحْنُ عِبَادُكَ، أَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَيْكَ مَعَادُنَا ۔

حضرت ابو حاصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ایک جنازہ کی نماز پڑھائی تو فرمایا: کیا میں تمہیں اس بات کی خبر نہ دوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جنازہ میں کس طرح دعا کرتے تھے۔ حضور دعا کرتے، الٰہی! بیشک تو نے ہمیں پیدا کیا اور ہم تیرے بندے ہیں اور تو ہمارا رب ہے اور تیری ہی طرف ہمیں پھرنا ہے۔

فتاوی رضویہ ۹۴/۴

۱۱۲۸۔ كنز العمال للمتقى، ۴۲۲۹۹، ۵۸۶/۱۵

۱۱۲۹۔ كنز العمال للمتقى، ۴۲۸۴۹، ۷۱۵/۱۵

۵۔زیارت قبور

(۱)ایک سال پرقبروں کی زیارت اورعرس

۱۱۳۰۔**عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان یأتی احدا كل عام فاذا بلغ الشعب سلم علی قبور الشهداء فقال : سَلَامٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد کے مزارات پر ہر سال تشریف لیجاتے ۔جب وادی کے پاس پہونچتے تو شہداء کو سلام کرتے تو فرماتے: کہ تم پر سلامتی ہوتمہارے صبر کے سبب اور تمہارا آخری گھر بہت اچھا ہے۔۱۲م

۱۱۳۱۔ **عن** محمد بن إبراهیم التیمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یأتی قبور الشهداء عند رأس الحول فیقول : سَلَامٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ قال : و كان أبو بكر و عمر و عثمان یفعلون ذلك ۔

حضرت محمد ابراہیم تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال شہدائے احد کی قبروں پر تشریف لاتے اور یوں فرماتے: تم پر سلامتی ہوتمہارے صبر کا بدلہ کیا ہی اچھا گھر ملا۔سیدنا صدیق اکبر، فاروق اعظم اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہ ہی طریقہ تھا۔ فتاوی رضویہ ۱۹۲/۴

(۲)بوسۂ قبر تعظیم روح کیلئے ہے

۱۱۳۲۔**عن** داؤد بن أبی صالح رضی الله تعالیٰ عنه قال : أقبل مروان یوما فوجد رجلا واضعا وجهه علی القبر ، فأخذ مروان برقبته ثم قال : هل تدری ما تصنع ،

۱۱۳۰۔ الدر المنثور للسیوطی، ۵۸/٤ ☆

۱۱۳۱۔ المصنف لعبد الرزاق ، ۵۷۳/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵۸/٤
التفسیر للقرطبی، ۳۱۲/۹ ☆ البدایة و النهایة لابن كثیر ، ٥٤/٤

۱۱۳۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤۲۲/٥ ☆ المستدرك للحاكم، ٥١٥/٤
المعجم الكبیر للطبرانی، ۱۸۹/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲٤٥/٥
كنز العمال للمتقی، ۱۵۹٦۸، ۳٤٤/٦ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی، ۳۷۳

فاقبل عليه فقال : نعم ، اني لم آت الحجر ، انما جئت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ولم آت الحجر سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، يقول: لَا تَبْكُوْا عَلَى الدِّيْنِ اِذَا وَلِيَهٗ اَهْلُهٗ وَ لٰكِنْ اَبْكُوْا عَلَى الدِّيْنِ اِذَا وَ لِيَهٗ غَيْرُ اَهْلِهٖ۔

حضرت داؤد بن ابی صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے اپنے زمانہ تسلط میں ایک صاحب کو دیکھا کہ قبر اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنا منہ رکھے ہوئے ہیں۔ مروان نے انکی گردن پکڑ کر کہا: جانتے ہو کیا کر رہے ہو؟ اس پر ان صاحب نے اسکی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ہاں، میں سنگ وگل کے پاس نہیں آیا ہوں۔ میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوا ہوں۔ میں اینٹ پتھر کے پاس نہیں آیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ دین پر نہ روؤ جب اسکا اہل اس پر والی ہو۔ ہاں اس وقت دین پر روؤ جبکہ نا اہل والی ہو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں۔

یہ صحابی سیدنا حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ تو تعظیم قبر و روح میں فرق نہ کرنا مروان کی جہالت تھی۔ اور اسی کے ترکہ سے وہابیہ کو پہونچی۔ اور تعظیم قبر سے جدا ہو کر تعظیم روح کی برکت لینا صحابہ کرام کی سنت ہے۔ اور اہل سنت کو ان کی میراث ملی۔ فللہ الحمد۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۶۱

(۳) زیارت قبر سے مردہ کا دل بہلتا ہے

۱۱۳۳۔ **عن** اُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا مِنْ رَجُلٍ يَزُوْرُ قَبْرَ اَخِيْهِ وَ يَجْلِسُ عِنْدَهٗ اِلَّا اسْتَانَسَ وَ رَدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى يَقُوْمَ۔ جد الممتار ۱/۴۰۵

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مرد اپنے بھائی کی قبر کی زیارت نہیں کرتا اور اسکے پاس نہیں بیٹھا مگر وہ صاحب قبر اس سے انس حاصل کرتا ہے اور اسکی باتوں کا جواب دیتا ہے جب تک وہ وہاں سے اٹھ کھڑا نہیں ہوتا۔ ۱۲م

۱۱۳۳۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/۳۶۵ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲/۳۰۲

(۴) اہل قبور کو سلام کرو وہ جواب دیتے ہیں

۱۱۳۴۔ **عن** أبی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال ابورزين يا رسول الله ! إن طريقى على الموتى فهل من كلام اتكلم به اذا مررت عليهم ؟ قال : قُلْ اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُؤمِنِيْنَ ، أَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَ نَحْنُ لَكُمْ تَبعٌ و اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالىٰ بِكُمْ لاَ حِقُوْنَ ، قال ابو رزين : يا رسول الله ! يسمعون ؟ قال : يَسْمَعُوْنَ وَ لٰكِنْ لاَّ يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يُّجِيْبُوْا۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابورزین رضی اللہ تعالیٰ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا راستہ مقابر پر ہے۔کوئی کلام ایسا ہے کہ جب ان پر گذروں کہا کروں ؟ فرمایا: یوں کہہ، سلام تم پر اے قبر والو! اہل ایمان اور اہل اسلام سے، تم ہمارے آگے ہو اور ہم تمہارے پیچھے اور ہم انشاءاللہ تم سے ملنے والے ہیں ابوزرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا مردے سنتے ہیں؟ فرمایا: سنتے ہیں لیکن جواب نہیں دیتے

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام جلال الدین سیوطی شرح الصدور میں فرماتے ہیں: ای جوابا یسمعه الحی و الا فهم یردون حیث لا یسمع یعنی حدیث کی مراد یہ ہے کہ مردے ایسا جواب نہیں دیتے جو زندے سن لیں ورنہ وہ ایسا جواب تو دیتے ہیں جو ہمارے سننے میں نہیں آتا۔نیز یہ معنی خود متعدد احادیث سے ثابت و واضح کہ ان میں تصریحا فرمایا: مردے جواب سلام دیتے ہیں۔اسکی نظیر وہ حدیث ہے کہ روح سب کچھ دیکھتی ہے مگر بول نہیں سکتی کہ شور و فریاد سے منع کرے۔اسکے معنی بھی وہی ہیں کہ اپنی بات احیاء کو سنا نہیں سکتے۔ورنہ صحیح حدیثوں میں اسکا کلام کرنا وارد۔

فقیر کہتا ہے: پھر یہ ہمارا نہ سننا بھی دائمی نہیں۔صدہا بندگان خدا نے اموات کا کلام و سلام سنا ہے۔جنکی بکثرت روایات خود شرح الصدور وغیرہ میں مذکور۔

۱۱۳۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : جلس رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على قبر مصعب بن عمير و رفقائه وقال: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ

۱۱۳۴۔ المسند للعیلی، ۱۹/۴ ☆

۱۱۳۵۔ الطبقات الکبری لابن سعد، ۸۵/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۱۹۱/۵

بِیَدِہٖ لَا یُسَلِّمُ عَلَیْہِ اَحَدٌ اِلَّا رَدُّوْا عَلَیْہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت مصعب بن عمیر اور انکے ساتھیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبور پر ٹھہرے اور فرمایا: قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت تک جوان پر سلام کرے گا جواب دیں گے۔

۱۱۳۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : جلس رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم علی قبر مصعب بن عمير و رفقائه و قال: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ ، بِيَدِہٖ لَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا رَدُّوْا عَلَيْهِ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت مصعب بن عمیر اوران کے ساتھیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبور پر ٹھہرے اور فرمایا: قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان۔ قیامت تک جوان پر سلام کریگا جواب دیں گے۔

۱۱۳۷۔ **عن** عبد الله بن فروة رضی الله تعالىٰ عنه قال : زار رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم شهداء احد فقال . اَللّٰهُمَّ ! اِنَّ عَبْدَكَ وَ نَبِيَّكَ يَشْهَدُ اَنَّ هٰؤُلَاءِ شُهَدَآءُ وَ اَنَّهٗ مَنْ زَارَهُمْ اَوْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَدُّوْا عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد کی زیارت کیلئے تشریف لے گئے اور عرض کی: الٰہی! تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہید ہیں اور قیامت تک جوانکی زیارت کو آئے گا اوران پر سلام کریگا یہ جواب دیں گے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عطاف بن خالد مخزومی کہتے ہیں: میری خالہ مجھ سے بیان کرتی تھیں: میں ایک بار زیارت قبور شہداء کو گئی۔ میرے ساتھ دو لڑکوں کے سوا کوئی نہ تھا جو میری سواری کا جانور تھامے تھے۔ میں نے مزارات پر سلام کیا جواب سنا آواز آئی۔ والله انا نعرفكم كما يعرف بعضنا بعضا۔ خدا کی قسم، ہم تم لوگوں کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو۔

۱۱۳۶۔ المستدرك للحاكم، ☆

۱۱۳۷۔ المستدرك للحاكم، ۳/ ۲۹ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۹۸۹۷، ۱۰/ ۳۸۲

جمع الجوامع للسيوطی، ۹۹۷۰ ☆ دلائل النبوة للبيهقی، ۳/ ۳۰۷

میرے بدن پر بال کھڑے ہو گئے اور میں واپس چلی آئی۔

امام بیہقی نے ہاشم بن عمری سے روایت کی کہ مجھے میرے باپ مدینہ طیبہ سے زیارت قبور احد کو لے گئے۔ جمعہ کا روز تھا، صبح ہو چکی تھی اور آفتاب نہ نکلا تھا۔ میں اپنے والد کے پیچھے تھا۔ جب مقابر کے پاس پہونچے۔ انہوں نے بلند آواز سے کہا: سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار، جواب آیا۔ وعلیك السلام یا ابا عبد الله! باپ نے میری طرف پھر کر دکھا اور کہا: اے میرے بیٹے! کیا تو نے جواب دیا؟ میں نے کہا: نہ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی داہنی طرف کر لیا اور، کلام مذکور کا اعادہ کیا۔ دوبارہ ویسا ہی جواب ملا۔ سہ بارہ کیا پھر وہی جواب ہوا۔ میرے باپ اللہ کے حضور سجدۂ شکر میں گر پڑے۔ ابن ابی الدنیا اور بیہقی دلائل میں انہیں عطاف مخزومی کی خالہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے قبر سیدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نماز پڑھی اس وقت جنگل بھر میں کسی آدمی کا نام ونشان نہ تھا بعد نماز مزار مطہر پر سلام کیا جواب آیا اور اسکے ساتھ یہ فرمایا: من یخرج من تحت القبر اعرفه کما اعرف ان الله خلقنی و کما اعرف اللیل و النهار۔

جو میری قبر کے نیچے سے گزرتا ہے میں اسے ایسا پہچانتا ہوں جیسے اس بات کو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کیا۔ اور جس طرح رات و دن کو پہچانتا ہوں۔

۱۱۳۸۔ **عن** محمدبن واسع رضی الله تعالیٰ عنه قال : بلغنی ان الموتی یعلمون بزوارهم یوم الجمعة و یوما قبله و یوما بعده۔

حضرت محمد بن واسع ثقہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ مردے اپنے زائروں کو جانتے ہیں جمعہ کے دن اور ایک دن اس سے قبل اور ایک دن بعد۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ بوجہ برکت جمعہ ان تین ایام میں انکے علم وادراک کو زیادہ وسعت دیتے ہیں جو معرفت وشناسائی ان دنوں میں ہوتی ہے اور دنوں سے بیش وفزوں ہے۔ نہ یہ کہ صرف یہ ہی تین دن علم وادراک کے ہوں۔ ابھی سن چکے کہ احادیث کثیرہ مطلق

۱۱۳۸۔ شعب الایمان للبیهقی، ۱۸/۷ ☆

ہیں جن میں بلاتخصیص ایام ان کا علم وادراک ثابت ہے۔　فتاوی رضویہ ٤/ ٢٦٤

(۵) قبر کی زیارت سے مردہ خوش ہوتا ہے

١١٣٩۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أُنْسُ مَا یَكُوْنُ لِلْمَیِّتِ فِی قَبْرِهٖ اِذَا زَارَهٗ مَنْ كَانَ یُحِبُّهٗ فِی دَارِ الدُّنْیَا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبر میں مردے کا زیادہ دل بہلنے کا وقت وہ ہوتا ہے جب اسکا کوئی پیارا زیارت کو آتا ہے۔

١١٤٠۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنه قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ رَجُلٍ یَزُوْرُ قَبْرَ أَخِیْهِ وَ یَجْلِسُ عَلَیْهِ اِلَّا اسْتَاْنَسَ وَ رَدَّ عَلَیْهِ حَتّٰی یَقُوْمَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی قبر کی زیارت کو جاتا ہے اور وہاں بیٹھتا ہے تو میت کا دل اس سے بہلتا ہے اور جب تک وہاں سے اٹھے مردہ جواب دیتا ہے۔

١١٤١۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال ابی و هو فی سیاق الموت : اذا انامت فلاتصاحبنی نائحة و لا نارا ،و اذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا ، ثم اقیموا حول قبری قدر ما ینحر -حزور و یقسم لحمها حتی استانس بکم و اعلم ما ذا راجع به رسل ربی۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے والدگرامی نے وقت نزع فرمایا: جب میرا انتقال ہوجائے تو میرے جنازہ کے ساتھ نہ کوئی نوحہ کرنے والی ہو اور نہ آگ، اور جب مجھے دفن کرچکو تو مجھ پر تھم تھم کر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا۔ پھر میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھہرے رہنا کہ ایک اونٹ ذبح کیا جائے اور اسکا گوشت تقسیم ہو یہاں تک کہ میں تم سے انس حاصل کروں اور جان لوں کہ اپنے رب کے رسولوں کو کیا جواب

١١٣٩۔ شرح الصدور للسیوطی، ☆ شفا السقام للسبکی،

١١٤٠۔ کتاب القبور لابن ابی الدنیا ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ١٠/ ٣٦٥

١١٤١۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز

دیتا ہوں۔　　فتاوی رضویہ ۴/۵۹

(۶) اہل قبور سنتے اور دیکھتے ہیں

۱۱۴۲۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كنت أدخل بيتي الذى فيه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و انى واضع ثوبى و أقول : اِنما هو زوجى و أبى ، فلما دفن عمر معهم فوالله ما دخلته الا.و انا مشدودة على ثيابى حياء من عمر۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس مکان جنت آستان میں جہاں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مزار پاک ہے یونہی بے لحاظ ستر و حجاب چلی جاتی اور جی میں کہتی: وہاں کون ہے۔ یہ ہی میرے شوہر اور میرے باپ، صلی اللہ تعالیٰ علی زوجها ثم ابيها ثم عليها و بارك و سلم، جب سے عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن ہوئے، خدا، کی قسم بغیر سراپا بدن چھپائے نہ گئی۔ عمر سے شرم کے باعث، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر ارباب مزارات کو کچھ نظر نہیں آتا تو اس شرم کے کیا معنی تھے۔ اور دفن فاروق اعظم سے پہلے اس لفظ کا کیا منشا تھا۔ کہ مکان میں میرے شوہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا میرے باپ ہی تو ہیں۔ غیر کون۔　　فتاوی رضویہ ۴/۲۵۸

۱۱۴۳۔ **عن** عقبة بن عامر رضى الله تعالىٰ عنه قال : ماابالى فى القبو ر قضيت حاجتى أم فى السوق بين ظهرانيه و الناس ينظرون ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سا جانتا ہوں قبرستان میں قضائے حاجت کو بیٹھوں یا بیچ بازار میں کہ لوگ دیکھتے جائیں۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۵۷

۱۱۴۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۲۰۲ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱/۱۵۴

۱۱۴۳۔ المصنف لابن ابی شیبة، ☆ المستدرك للحاكم،

(۷) قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت

۱۱۴۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم لعن زائرات القبور و المتخذین علیها المساجد و السرج ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے قبور کی زیارت کرنے والی عوتوں پر اور قبروں پر مسجد بنانے والے اور چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی۔۱۲م

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں وہ صورت مراد ہے کہ محض عبث بلا فائدہ قبور پر شمعیں روشن کریں ورنہ ممانعت نہیں۔ فائدہ کی متعدد مثالیں حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ پھر فتاوی بنرازیہ میں اس طرح مذکور ہیں۔

☆ وہاں کوئی مسجد ہو کہ نمازیوں کو بھی آرام ہوگا اور مسجد میں بھی روشنی ہوگی۔

☆ مقابر بر سرراہ ہوں کہ روشنی کرنے سے راہ گیروں کو فائدہ پہونچے گا اور اموات کو بھی کہ مسلمان مقابر مسلمین کو دیکھ کر سلام کریں گے۔ فاتحہ پڑھیں گے دعا کریں گے، ثواب پہونچائیں گے۔گزرنے والوں کی قوت زائد ہے تو اموات برکت لیں گے اور اگر اموات کی قوت زیادہ ہے تو گزرنے والے فیض حاصل کریں گے۔

☆ مقابر میں اگر کوئی بیٹھا ہو کہ زیارت یا ایصال ثواب، یا افادہ واستفاد کیلئے آیا ہے تو اسے روشنی سے آرام ملے گا قرآن عظیم دیکھ کر پڑھنا چاہے تو پڑھ سکے گا۔

☆ وہ تینوں منافع مزارات اولیاء کرام قدسنا الله تعالیٰ باسرارھم کو بروجہ اولی شامل تھے کہ مزارات مقدسہ کے پاس غالبًا مساجد ہوتی ہیں گزرگاہ بھی بہت جگہ ہے۔ اور حاضرین زائرین حواہ مجاورین سے تو نادراً خالی ہوتے ہیں۔مگر امام ممدوح صاحب فتادی بزازیہ نے ان پر اکتفاء نہ فرما کر خود مزارات کریمہ کیلئے بالتخصیص روشنی میں فائدہ جلیلہ کا افادہ فرما کر ارشاد فرمایا انکی ارواح طیبہ کی تعظیم کیلئے روشنی کی جائے۔

اقول: ظاہر ہے روشنی دلیل اعتناء ہے اور اعتناء دلیل تعظیم اور تعظیم اہل اللہ دلیل ایمان و

۱۱۴۴۔ السنن لابی داؤد، باب فی زیارۃ النساء القبور، ۲/۴۶۱

موجب رضائے رحمٰن عز جلالہ۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۴۵

۱۱۴۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : لَعَنَ اللّٰہُ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان عورتوں پر اللہ کی لعنت جو زیارت قبور کو جائیں۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکی سند ضعیف ہے اگرچہ امام ترمذی نے اسکی تحسین کی۔ اس میں ابوصالح باذام ہے۔ یہ تابعی ہیں امام بخاری نے انکی تضعیف کی۔ امام نسائی نے ان کو غیر ثقہ کہا۔ اور ابن معین کہتے ہیں: لیس به بأس ۔ فتاوی افریقہ ۸۱

(۸) عورتوں کا قبرستان جانا جائز نہیں

۱۱۴۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : بینما نحن نسیرمع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذ بصر بامراۃ لا نظن انہ عرفہا ، فلما توسط الطری وقف حتی انتہت الیہ فاذا فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ، قال لہا : مَا أَخرَجَكَ مِنْ بَيْتِكَ يَا فَاطِمَةُ ! قالت : اتیت اہل ہذا المیت فترحمت الیہم و عزیتہم بمیتہم ، قال: لَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدٰى : قالت : معاذ اللہ أن أکون بلغتہا و قد سمعتك تذکر فی ذلك ما تذکر ،فقال لہا: لَوْ بَلَغْتِهَا مَعَهُمْ مَا رأيتِ الْجَنَّةَ حَتّٰى جَدُّ أَبِيكَ ۔

۱۱۴۵۔ السنن لابن ماجہ ، باب النہی عن زیارۃ القبور، ۱/۱۱۴
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراہیۃ زیارۃ القبور للنساء ، ۱/۱۲۵
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۴۴۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۲۹
المستدرك للحاکم ، ۱/۵۳۰ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۲/۷۸
کنز العمال للمتقی ، ۴۵۰۴۹، ۱۶/۳۸۹ ☆ الکامل لابن عدی، ۵/۴۰
ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۲۳۲ ☆
۱۱۴۶۔ السنن للنسائی، باب النعی، ۱/۲۶۵ ☆
السنن لابی داؤد ، کتاب الجنائز باب التعزیۃ ، ۲/۴۴۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۱۶۹ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۴/۳۵۹
البدایۃ و النہایۃ لابن کثیر ، ۲/۲۸۰ ☆

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جارہے تھے کہ اچانک حضور نے ایک خاتون کو دیکھا، ہم نہیں سمجھ پائے کہ حضور نے انکو پہچان لیا ہے۔ حضور درمیان راستہ میں کھڑے ہوگئے۔ جب وہ قریب آئیں تو حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تھیں، فرمایا: اپنے گھر سے باہر کہاں گئی تھیں۔ عرض کی: یہ جوایک موت ہوگئی تھی میں انکے یہاں تعزیت ودعائے رحمت کرنے گئی تھی فرمایا: شاید تو انکے ساتھ قبرستان تک گئی۔ عرض کی: خدا کی پناہ کہ میں وہاں تک جاؤں حالانکہ حضور سے سن چکی ہوں جو کچھ اس بارے میں ارشاد ہوا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو ان کے ساتھ وہاں تک جاتی تو جنت نہ دیکھتی جب تک عبدالمطلب نہ دیکھیں۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ تو حدیث کا ارشاد ہے۔ اب ذرا عقائد اہل سنت پیش نظر رکھتے ہوئے نگاہ انصاف درکار۔ عورتوں کا قبرستان جانا غایت درجہ اگر ہے تو معصیت ہے۔ یہاں چار مقدمے ہیں۔

(۱) ہرگز کوئی معصیت مسلمان کو جنت سے محروم اور کافر کے برابر نہیں کرسکتی اہل سنت کے نزدیک مسلمان کا جنت میں جانا واجب شرعی ہے اگرچہ معاذ اللہ مؤاخذے کے بعد۔

(۲) کافر کا جنت میں جانا محال شرعی کہ ابدالآباد تک کبھی ممکن ہی نہیں۔

(۳) نصوص کو حتی الامکان ظاہر پر محمول کرنا واجب اور بے ضرورت تاویل ناجائز۔

(۴) عصمت نوع بشر میں خاصہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ و السلام ہے ان کے غیر سے اگرچہ کیسا ہی عظیم الدرجات ہو وقوع گناہ ممکن ومتصور۔

یہ چاروں باتیں عقائد اہل سنت میں ثابت ومقرر، اب اگر بحکم مقدمہ رابعہ مقابر تک بلوغ فرض کیجئے تو بحکم مقدمہ ثالثہ جزا کا ترتب واجب، اور اس تقدیر پر کہ حضرت عبدالمطلب کو معاذ اللہ غیر مسلم کہیئے بحکم مقدمتین اولین ونیز بحکم آیت کریمہ محال وباطل، تو واجب ہوا کہ حضرت عبدالمطلب مسلمان واہل جنت ہوں۔ اگر مثل صدیق وفاروق وعثمان وعلی وزہراء وصدیقہ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سابقین اولین میں نہ ہوں۔ اب معنی حدیث بلا تکلف وبے حاجت تاویل وتصرف عقائد اہل سنت سے مطابق ہیں۔ یعنی اے فاطمہ! اگر یہ امر تم سے

واقع ہوتا تو سابقین اولین کے ساتھ جنت میں جانا نہ ملتا بلکہ اس وقت جاتیں جبکہ عبد المطلب داخل بہشت ہوں گے۔ھکذا ینبغی التحقیق و اللہ تعالیٰ ولی التوفیق ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۵۸

(۹) قبر پر عورت کی حاضری اور جزع فزع سے ممانعت

١١٤٧۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : مر النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بِامرأة عند قبر وھی تبکی فقال لھا : اِتَّقِی اللّٰہَ وَ اصْبِرِیْ ۔

جد الممتار ۱/۴۰۴

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی ۔تو اس سے ارشاد فرمایا: اللہ سے ڈر اور صبر کر۔۱۲م

(۱۰) کافر کی قبر سے گزرو تو کیا کہو

١١٤٨۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقال : یا رسول اللہ ! ان ابی کان یصل الرحم و کان و کان فاین ھو ، قال : فِی النَّارِ ، قال فکانہ و جد من ذلك فقال : یا رسول اللہ ! فاین ابوك قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : حَیْثُ مَا مَرَرْتَ بِقَبْرِ مُشْرِكٍ فَبَشِّرْہُ بِالنَّارِ ، قال : فاسلم الاعرابی بعد و قال : لقد کلفنی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تعبا ما مررت بقبر کافر الا بشرتہ بالنار ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بولا: یا رسول اللہ! میرا باپ صلہ رحمی کرتا تھا اور

١١٤٧۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول الرجل اصبری ، ١٦٧/١
الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ٣٠٢/١
السنن الکبری للبیھقی ، ٦٥/٤ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ١٧٢٨
المسند لاحمد بن حنبل ، ١٤٣/٣ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ٤٠/٢
شرح السنۃ للبغوی ، ٤٤٧/٥ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ٢/٣
فتح الباری لابن کثیر ، ٨٠/١١ ☆
١١٤٨۔ السنن لابن ماجہ ، باب ما جاء فی زیارۃ قبور المشرکین ، ١١٤/١

ایسا ایسا تھا۔ تو اس کا انجام کیا ہے؟ فرمایا: دوزخ، اسے اس بات سے کچھ صدمہ لاحق ہوا تو بولا: آپ کے باپ کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا: سنو، جب تو کسی مشرک کی قبر سے گزرے تو اسے دوزخ کی بشارت سنا۔ اس کے بعد وہ اعرابی مسلمان ہو گیا اور کہنے لگا: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مجھے صدمہ پہونچایا تھا لیکن اب میں جس مشرک کی قبر سے گزرتا ہوں اسے دوزخ کی بشارت سناتا ہوں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر عاقل جانتا ہے کہ بشارت ومژدہ دینا بے سماع وفہم محال، اور صحابی مخاطب نے ارشاد اقدس کو معنی حقیقی پر محمول کیا۔ ولہذا عمر بھر اس پر عمل فرمایا۔ فتبصر۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۷۱
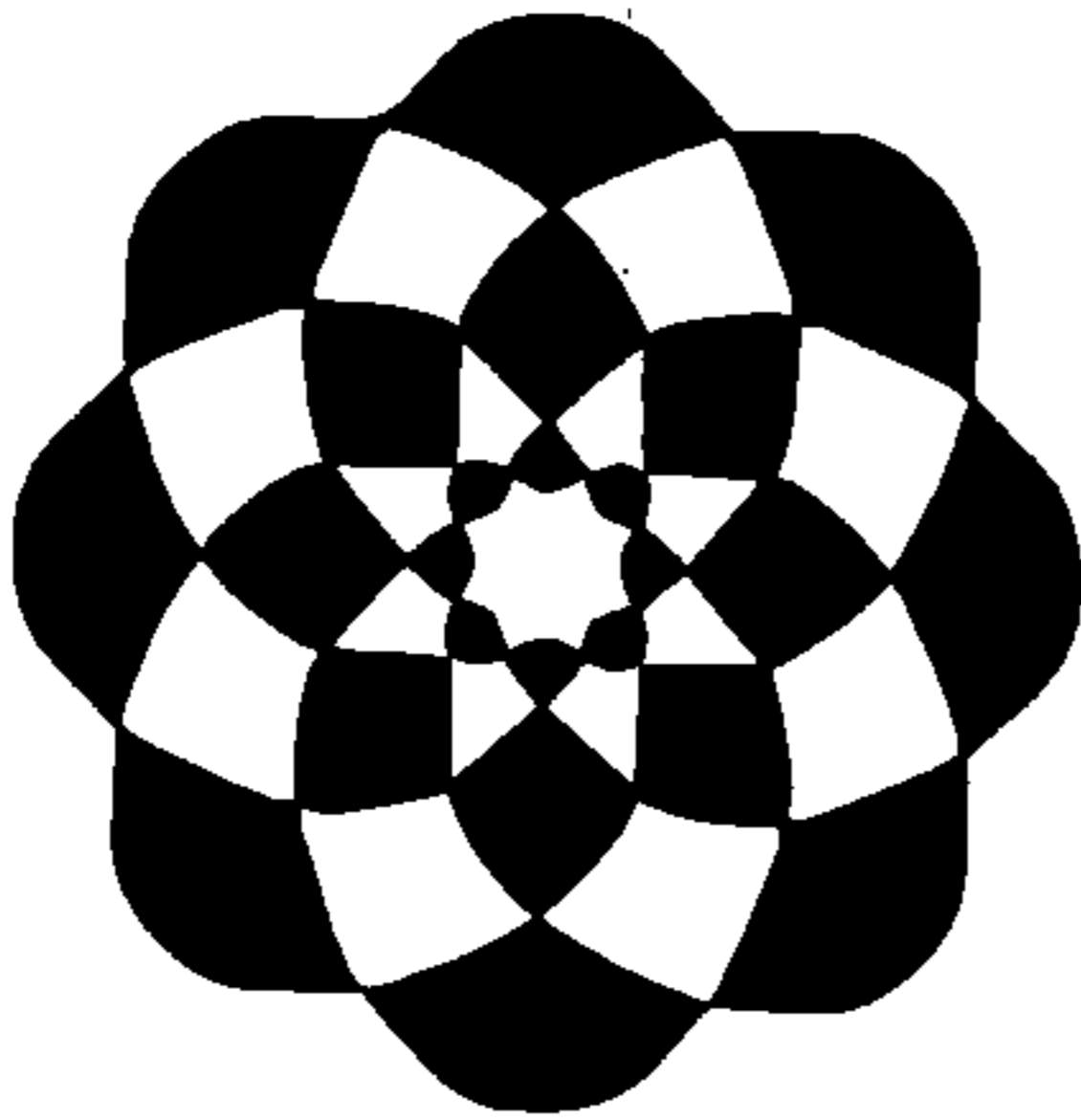
۶۔احترام مقابر

(۱) مسلم کی قبر پر ہرگز نہ چلو

۱۱٤۹۔**عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَأَنْ أَمْشِيَ عَلیٰ جَمْرَةٍ أَوْ سَيْفٍ أَوْ أَخْصِفَ نَعْلِي بِرِجْلِي أَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمْشِيَ عَلیٰ قَبْرِ مُسْلِمٍ ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے آگ کی چنگاری پر یا تلوار پر چلنا، یا میرا پاؤں جوتے میں سی دیا جانا زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر چلوں ۔۱۲م

۱۱۵۰۔**عن** أبی هريره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم:لَأَنْ أَطَأَ عَلیٰ جَمْرَةٍ حَتّٰی يَتَخَلَّصَ اِلیٰ جِلْدِی أَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ أَنْ اَطَأَ عَلیٰ قَبْرِ مُسْلِمٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے چنگاری پر پاؤں رکھنا یہاں تک کہ وہ جوتا توڑ کر کھال تک پہونچ جائے اس سے زیادہ پسند ہے کہ کسی مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھوں۔

فتاوی رضویہ ۶/۴۸۰

(۲) قبر پر ٹیک نہ لگاؤ

۱۱۵۱۔ **عن** عمرو بن حزم رضی الله تعالیٰ عنه قال : رانی رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم متكئا الی القبر فقال : لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ ۔

۱۱٤۹۔ السنن لابن ماجه ، باب النهی عن المشی علی القبر ، ۱۱۳/۱
الجامع الصغير للسيوطی، ٤٤۳/۲ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۳۷٤/٤
ارواء الغليل للالبانی ، ، ۱۰۲/۱ ☆
۱۱۵۰۔ الصحيح لمسلم كتاب الجنائز، ۳۱۲/۱ ☆
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی النهی عن المشی علی القبور ، ۱۱۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۱۱/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٤٤۲/۲
۱۱۵۱۔ كنز العمال للمتقی، ٤۲٦۰٦، ٦۵۷/۱۵ ☆

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر سے تکیہ لگائے دیکھا۔ فرمایا: مردے کو ایذا نہ دے۔

۱۱۵۲۔ **عن** عمارة بن حزم رضی الله تعالیٰ عنه قال : رانی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم علی القبر فقال : یا صَاحِبَ الْقَبْرِ! اِنْزِلْ مِنْ علی القبر ، لا تُوذِ صَاحِبَ الْقَبْرِ وَ لَا یُوْذِیْكَ ۔

حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر پر بیٹھے دیکھا تو فرمایا: اے قبر والے! قبر سے اتر، نہ تو صاحب قبر کو ایذا دے اور نہ وہ تجھے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۵۹

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن ابی دنیا ابو قلابہ بصری سے راوی، میں ملک شام سے بصرہ کو جاتا تھا رات کو خندق میں اترا، وضو کیا، دو رکعت نماز پڑھی، پھر ایک قبر پر سر رکھ کر سو گیا۔ جب جاگا تو صاحب قبر کو دیکھا کہ مجھ سے گلہ کرتا ہے اور کہتا ہے۔ اے شخص! تو نے رات بھر مجھے ایذا دی۔

امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اور ابن ابی الدنیا حضرت ابو عثمان نہدی سے وہ ابن مینا تابعی سے راوی، میں مقبرہ میں گیا دو رکعت پڑھ کر لیٹ رہا۔ خدا کی قسم! میں خوب جاگ رہا تھا کہ سنا کوئی شخص قبر میں سے کہتا ہے: اٹھ کہ تو نے مجھے اذیت دی۔ پھر کہا کہ تم عمل کرتے ہو اور ہم نہیں کرتے۔ خدا کی قسم! تیری طرح دو رکعتیں میں بھی پڑھ سکتا، مجھے تمام دنیا سے عزیز ہوتا۔

حافظ بن مندہ امام قاسم بن مخیمرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روای، اگر میں تپائی ہوئی بھال پر پاؤں رکھوں کہ میرے قدم سے پار ہو جائے تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ کسی قبر پر پاؤں رکھو، پھر فرمایا: ایک شخص نے قبر پر پاؤں رکھا، جاگتے میں سنا، اے شخص! الگ ہٹ مجھے ایذا نہ دے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۶۰

۱۱۵۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶۱/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۷۴/۴ ☆ المستدرك للحاكم، ۶۸۲/۳ ☆

۱۱۵۳۔**عن** ابی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَأنْ يَّجْلِسَ أحَدُكُمْ عَلىٰ جَمْرَةٍ فَتَحْرِقَ ثِيَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلىٰ جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ أنْ يَّجْلِسَ عَلىٰ قَبْرٍ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک آدمی کوآگ کی چنگاری پر بیٹھارہنا یہاں تک کہ وہ اس کے کپڑے جلاکر جلدتک توڑ جائے اس کے لئے بہتر ہےاس سے کہ قبر پر بیٹھے۔

اہلاک الوہابیین ۔ص ۱۳

۱۱۵٤۔**عن** بشير بن الخصاصية رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم رای رجلا يمشى بين القبور فى نعلين فقال : وَ يُحَكَ يَا صَاحِبُ السِّبْتَيَيْنِ ألْقِ سِبْتَيَيْكَ۔

حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کومقابر میں جوتاپہنے چلتے دیکھا ارشادفرمایا: ہائے کمبختی تیری، اے طائفی جوتے والے! پھینک اپنی جوتی۔

۱۱۵۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : لان اطأ على جمره احب الى من ان اطأ على قبر مسلم ۔

حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مجھے آگ پر پاؤں رکھنازیادہ پیاراہے مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھنے سے۔

اہلاک الوہابیین ص ۱۴

۱۱۵۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز، ۳۱۲/۱
السنن لابن ماجه، باب النهى عن المشى على القبور، ۱۱۳/۱
السنن لابی داؤد، كتاب الجنائز، باب فى كراهية القعود على القبر، ۴۶۰/۲
السنن للنسائی، التشديد فى الجلوس على القبور، ۲۸۷/۱
۱۱۵٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۳/۵ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۶۸۶۷، ۳۰۱/۱۳
السنن للنسائی، المشى بين القبور فى النعال، ۲۸۸/۱
۱۱۵۵۔ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۳۷۴/۴ ☆ الكامل لابن عدی، ۱۷۳/۲

(۴) قبر پر چلنے سے میت کو اذیت ہوتی ہے

۱۱۵۶۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اَلْمَيِّتُ يُؤْذِيْهِ فِي قَبْرِهٖ مَا يُؤْذِيْهِ فِي بَيْتِهٖ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کو جس بات سے گھر میں ایذا ہوتی ہے قبر میں بھی ایذا پاتا ہے۔

۱۱۵۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال :اذى المؤمن فى موته كاذاه فى حياته۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمان کو بعد موت ایذا دینی ایسی ہے جیسے زندگی میں اسے تکلیف پہونچانی۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۶۱

۱۱۵۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه سئل عن وضع القدم على القبر فقال : كما أكره أذى المؤمن فى حياته فانى أكره اذاه بعد موته ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قبر پر پاؤں رکھنے کا مسئلہ پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے جس طرح مسلمان زندہ کو ایذا ناپسند ہے یونہی مردہ کی۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان تمام صحیح حدیثوں اور انکے سوا اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ قبر پر بیٹھنا یا پاؤں رکھنا بلکہ صرف اس سے تکیہ لگانے سے میت کو ایذا ہوتی ہے۔ اور مردہ مسلمان کو ایذا ایسی ہے جیسے زندہ مسلمان کو ایذا دینا تو اس پر پانی بہانا کس قدر باعث ایذا ہوگا۔ جب زندہ مردہ اس میں برابر ہیں تو کیا کوئی شخص روا رکھے گا کہ پاخانہ کے بدرو کا پانی اس پر بہایا جائے۔ یا لوگ اس کے سینے اور منہ پر پیشاب کیا کریں۔ یا دھوبی ناپاک کپڑے دھو کر وہ پانی اس کے منہ پر اور

۱۱۵۶۔ مسند الفردوس للديلمى، ☆ اتحاف السادة للزبيدى ۱۰/۳۷۴.

۱۱۵۷۔ المصنف لابن ابى شيبة ، ☆

۱۱۵۸۔ السنن لسعيد بن منصور ، ☆

سر پر چھڑکا کرے۔ ہرگز کوئی مسلمان بلکہ کافر اسے اپنے لئے روا نہ رکھے گا۔ تو میت مسلمانوں کیلئے ایسی سخت ایذا کس دل سے روا رکھی جائے گی۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۱۰

۳۔ قبر پر قبہ بنانا جائز ہے

۱۱۵۹۔ لما مات الحسن بن الحسين بن علی رضی الله تعالیٰ عنهم ، ضربت اِمرأته القبة علی قبره سنة ثم رفعت فسمعوا صالحا يقول : الا هل وجدوا ما فقدوا فاجابه اخر بل يئسوا فانقلبوا۔　　فتاوی رضویہ ۵/۲۹۰

حضرت حسن مثنیٰ بن حضرت امام حسن ابن حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا جب وصال ہوا تو ان کی اہلیہ حضرت فاطمہ صغریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انکی قبر پر ایک قبہ تانا جو ایک سال تک باقی رہا۔ پھر اٹھالیا، تو کسی پکارنے والے کو سنا جو کہتا تھا کیا انہوں نے جو کھویا تھا وہ پالیا دوسرے نے جواب دیا نہیں بلکہ مایوس ہوکر لوٹ گئے۔

علمائے کرام فرماتے ہیں:۔ یہ قبہ احباب کے جمع ہونے اور ان کی قبر پر تلاوت قرآن و فاتحہ پڑھنے کیلئے تھا عبث و ناجائز نہ تھا کہ اہل بیت اطہار ایسا کام کبھی نہیں کرتے خصوصاً صحابہ کی موجودگی میں۔

اشعۃ اللمعات میں فرمایا کہ خود آپ کی بیوی ایک سال تک اس قبہ میں رہیں، ہوسکتا ہے اس قبہ کے دو حصے ہوں ایک میں آپ رہتی ہوں اور دوسرے حصہ میں احباب جمع ہوکر فاتحہ پڑھتے ہوں۔ اس حدیث سے دو مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ بزرگوں کے مزارات پر زائرین کی آسانی کیلئے گنبد، عمارت بنانا جائز ہے۔ دوسرے یہ کہ وہاں مجاوروں کا بیٹھنا درست ہے کہ یہ دونوں کام اہل بیت نبوت نے صحابہ کرام کی موجودگی میں کئے کسی نے منع نہ کیا، لہذا یہ دونوں عمل سنت صحابہ واہل بیت سے ثابت ہیں۔

(ماخوذ از مرآۃ المناجیح مصنفہ: حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمۃ)

یہ آواز ہاتف کی تھی جس میں بتایا گیا کہ کسی کی موت پر بہت غم کرنا چھوڑ کر جنگل میں بیٹھ جانا مردے کو واپس نہیں لے آتا۔ خیال رہے کہ یہ ندا ہم لوگوں کو سنانے کیلئے ہے نہ کہ اہل

۱۱۵۹۔ الجامع الصحيح للبخاری تعليقا۔　　باب ما يكره من اتخاذ المساجد،　　۱/۱۷۷

بیت نبوت پر عتاب کیلئے، انہوں نے کوئی ناجائز کام نہ کیا تھا، اسی لئے اس ندا میں ڈانٹ ڈپٹ یا ان کیلئے اس فعل پر حرام ہونے کا فتوی نہیں۔

یہ زمانہ صحابہ کرام کا اخیر تھا اور تابعین کا دور اوسط تھا، سال بھر تک امام حسن مثنی کے مزار پر قبہ رہا مگر کسی نے منع نہیں کیا۔ اور نہ کوئی ایسی روایت ملتی ہے کہ کسی صحابی یا تابعی نے اس پر اعتراض کیا ہو۔ اس سے ظاہر ہوا کہ غرض صحیح کیلئے مزارات پر قبے بننے جائز ہیں۔ یہی اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے۔ اور اسی پر جملہ اہل سنت کا عمل ہے۔

لا یرفع علیه بناء سے اسکی حرمت پر استدلال صحیح نہیں۔ اس لئے کہ اس سے مراد قبر پر ایسی عمارت بنانا ہے جیسے یہود و نصاری ستون نما سادگی بناتے ہیں۔ اس پر قرینہ یہ کہ علی کے حقیقی معنی استعلاء کے ہیں اور استعلاء اس وقت ہوگا جبکہ میت کے محاذی اوپر عمارت بنائیں۔ اور اگر ارد گرد بنائیں گے تو استعلاء نہ ہوگا۔ علاوہ ازیں بہت سے احکام زمانہ کے اختلاف سے بدل جاتے ہیں جیسے ارشاد ہے۔

ابنو المساجدو اتخذوها جما ۔

مسجدوں کو منڈی بناؤ۔ یعنی اس میں مینارے نہ بناؤ۔ مگر عہد تابعین ہی سے اس کے بر خلاف مساجد میں مینارے بننے لگے تھے۔ وجہ یہ ہوئی کہ عہد صحابہ تک شعائر دین کی عظمت شعائر دین کی وجہ سے دلوں میں بھر پور تھی۔ نیز عام مکانات بھی بہت معمولی اور سادے ہوتے تھے۔ جب فتوحات ہوئیں اور دولت کی کثرت ہوئی اور مکانات عالیشان بننے لگے۔ اب اگر مسجدیں اسی طرح منڈی اور معمولی حیثیت کی رہتیں تو عام نگاہوں میں ان کی وقعت نہ ہوتی۔ غیر ہنستے کہ مسلمانوں کی عبادت گاہ ایسی معمولی، تو مساجد کی عمارتیں عالیشان سے عالیشان بننے لگیں، مینارے، گنبد بننے لگے۔ اس سے مقصود شعائر دین کی دلوں میں عظمت بٹھانا ہے۔ اسی طرح عہد سابق میں ہر مسلمان مسلمان کی قبر کا احترام کرتا تھا۔ اور علماء صلحاء مشائخ کے مزارات کی ان کی شایان شان عظمت دلوں میں تھی۔ مگر اب جبکہ بصیرت باطنی کا فقدان ہے اور ظاہری شان و شوکت ہی عظمت کا نشان بن چکا ہے، علمائے کرام نے علماء و مشائخ کے مزارات پر قبے بنانے کی اجازت دے دی ہے، بلکہ اسے مستحسن بتایا ہے۔ علامہ فتنی مجمع بحار الانوار میں اور ملا علی قاری نے فرمایا۔ حتی کہ مولوی اعزاز علی مفتی دار العلوم دیو بند نے

بھی شرح نقایہ ملا علی کے حاشیہ میں بھی ذرا تغیر کے ساتھ لکھا ہے۔

قد اباح السلف البناء علی قبر المشائخ و العلماء المشھورین لیزوروھم الناس ولیستریحون بالجلوس فیہ ۔

مشائخ اور علماء مشہورین کے مزارات پر عمارات بنانے کو علماء سلف نے جائز بتایا تا کہ لوگ ان کی زیارت کریں اور اس میں بیٹھنے پر آرام پائیں۔

نیز اس میں بہت سے فوائد ہیں، زائرین باطمینان وحضور قلب تلاوت ذکر اذکار کریں گے۔ جس سے دونوں کو فائدہ ہوگا، بارش دھوپ سردی سے محفوظ رہیں گے، قبے سے لوگ پہچان جائیں کہ یہ کسی محبوب بارگاہ کا مزار ہے، تو حاضر ہوں گے اور فیض حاصل کریں گے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام متاخرین نے اس کے جواز کی تصریح کی ہے۔ حتی کہ علامہ علاء الدین حصکفی نے درمختار میں فرمایا۔

لا یرفع علیہ بناء و قیل لا باس بہ و ھو المختار ۔

قبر پر عمارت نہ بنائے، ایک قول یہ ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور یہی مختار ہے۔

اور علامہ محمد امین بن عابدین شامی نے ردالمحتار میں فرمایا۔

و فی الاحکام عن جامع الفتاوی و قیل لا یکرہ واذا کان المیت من المشائخ و العلماء و السادات ۔

احکام میں جامع فتاوی سے ہے کہ ایک قول یہ ہے قبر پر عمارت بنانا مکروہ نہیں جبکہ میت مشائخ اور علماء اور سادات سے ہو۔

طحطاوی علی المراقی میں درمختار کا قول نقل کر کے برقرار رکھا۔ یہ دلیل ہے کہ ان کا بھی مختار یہی ہے

(ماخوذ از نزہۃ القاری مصنفہ: حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ)

۷۔ مردوں سے حسن سلوک اور ایصال ثواب

(۱) مردوں کو بھلائی سے یاد کرو

۱۱۶۰۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا تَذْكُرُوا مَوْتَاكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَىٰ مَا قَدَّمُوْا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو بھلائی سے ہی یاد کرو کہ وہ اپنے اعمال کو پہونچ گئے۔

۱۱۶۱۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَىٰ مَا قَدَّمُوْا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کو برا مت کہو کہ وہ اپنے کئے کو پہونچ چکے ہیں۔

۱۱۶۲۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقه رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تَذْكُرُوا هَلْكَاكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ ، إِنْ يَّكُوْنُوا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَأْثَمُوْنَ، وَإِنْ يَّكُوْنُوا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَحَسْبُهُمْ مَا هُمْ فِيْهِ ۔

۱۱۶۰۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب ما ينهى من سب الاموات ، ۱۸۷/۱
السنن للنسائى، باب النهى عن ذكر الهلكى لا بخير ، ۲۱۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۸۰/۶ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۲۷۱۲، ۶۸۰/۱۵

۱۱۶۱۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما ينهى من سب الاموات ، ۱۸۷/۱
السنن للنسائى، باب النهى عن سب الاموات، ۲۱۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۸۰/۶ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۷۵/۴
المستدرك للحاكم ۳۸۵/۱ ☆ شرح السنة للبغوى، ۳۸۶/۵
اتحاف السادة للزبيدى، ۴۹۰/۷ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۷۱۴، ۶۸۰/۱۵
فتح البارى للعسقلانى، ۳۶۲/۱۱ ☆ الاذكار النوويه ۱۵۱
الجامع الصغير للسيوطى، ۵۷۹/۲ ☆

۱۱۶۲۔ اتحاف السادة للزبيدى، ۴۹۱/۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطى ۵۷۹/۲

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو یاد نہ کرومگر بھلائی کیساتھ۔کہ اگر وہ جنتی ہیں تو برا کہنے میں تم گنہگار ہوگے۔اور اگر دوزخی ہیں تو انہیں وہ عذاب ہی بہت ہے جس میں وہ ہیں

۱۱۶۳۔ **عن** المغیرة بن شعبة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَتُوْذُوا بِهِ الْاَحْیَآءَ ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کو برانہ کہو کہ اس کے باعث زندوں کوایذا دو۔

۱۱۶۴۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِذَا مَاتَ صَاحِبُکُمْ فَدَعُوْهُ وَ لَا تَقَعُوْا فِیْهِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارا ساتھی مرجائے تو اسکو معاف رکھو اور اس پر طعن نہ کرو۔ فتاوی رضویہ ۳۴/۴

(۲) قبرستان میں جا کر استغفار کرو

۱۱۶۵۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهاقالت : قال

۱۱۶۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ما ینهی عن سب الاموات ، ۱۸۷/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الشتم ، ۱۹/۲
السنن لابی داؤد ، کتاب الادب ، باب فی النهی عن سب الموتی ۶۷۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۰۰/۱ ☆ کنز العمال لمتقی، ۴۲۷۱۵، ۶۸۰/۱۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۹۰/۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷۶/۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۸۰/۲ ☆ المغنی للعراقی، ۱۱۷/۳
مسند الربیع بن حبیب ، ۱۹۸۷ ☆ الکامل لابن عدی، ۲۵۶/۴
۱۱۶۴۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الادب فی النهی عن سب الموتی، ۶۷۱/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۸/۱ ☆ اتحاف السادة لزبیدی، ۳۷۴/۱۰
المغنی للعراقی، ۳۷۷/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۷/۱
مسند لربیع بن حبیب ، ۱۳۱۲ ☆ الکامل لابن عدی، ۱۸۳/۵
تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ۳۴۶/۲ ☆ آداب الزفاف للالبانی، ۱۴۷
۱۱۶۵۔ السنن للنسائی، باب الامر بالاستغفار للمسلمین ، ۲۲۲/۱
المؤطا لمالک ، ۸۵ ☆ المستدرک للحاکم ، ۴۸۸/۱

رسول الله صلی الله تعالیٰ عله وسلم: اِنّی بُعِثْتُ اِلیٰ اَھٰا، الْبَقِیْعِ لِاُصَلِّیَ عَلَیْھِمْ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اہل بقیع کی طرف بھیجا گیا کہ میں ان پر صلوۃ یعنی دعاو استغفار کروں۔

۱۱۶۶۔ **عن** أم المؤمين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ جِبْرَئِیْلَ أَتَانِیْ فَاَمَرَنِیْ أَنْ آتِیَ الْبَقِیْعَ فَأَسْتَغْفِرَلَھُمْ قلت له : کیف اقول ، یا رسول الله! قال : قولی: اَلسَّلَامُ عَلیٰ اَھْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُؤمِنِیْنَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَ الْمُسْتَاخِرِیْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور مجھے حکم دیا کہ بقیع جا کر اہل بقیع کیلئے دعا مغفرت کروں۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کس طرح کہوں۔ حضور نے زیارت قبور کی دعا تعلیم فرمائی۔ السلام علی اهل الدار من المؤمنين و المسلمين و يرحم الله المستقدمين منا و المستاخرين و انا انشاء الله بکم لا حقون ۔

۱۱۶۷۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم خرج یوما فصلی علی اهل احد صلاته علی المیت۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک دن نکلے اور اہل احد پر جنازہ کی نماز کی طرح نماز پڑھی۔

۱۱۶۶۔ السنن للنسائی، الامر بالاستغفار للمسلمين، ۲۸۶/۱
الصحیح لمسلم، باب فی التسلیم علی اهل القبور، ۳۱۲/۱
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فیما یقال اذا دخل المقابر، ۱۱۱/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۰/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۹۲۸، ۶۰۶/۱۱

۱۱۶۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب احد یحبنا، ۵۸۵/۲
السنن للنسائی، باب الصلوة علی الشهداء، ۲۱۴/۱
السنن لابی داؤد، باب الصلوة علی القبر، ۴۵۹/۲

۱۱۶۸۔**عن** عقبه بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال :صلی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم علی قتلی احد بعد ثمانی سنین کالمودع للاحیاء و الاموات ۔
حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے شہدائے احد پر آٹھ سال بعد اس طرح صلوۃ ودعا کی جیسے سب کو رخصت فرما رہے ہوں۔ فتاوی رضویہ ۴/۰

(۳) میت کی ہڈیاں توڑنا زندہ کی طرح ہے

۱۱۶۹۔**عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اِنَّ کَسْرَ عَظْمِ الْمَیِّتِ کَکَسْرِہٖ حَیًا ۔
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ مسلمان کی ہڈی توڑنی ایسی ہے جیسے زندہ مسلمان کی ہڈی توڑنی۔ فتاوی رضویہ ۴/۳

(۴) مرنے کے بعد تین چیزوں کا ثواب ملتا ہے

۱۱۷۰۔**عن** أبی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّامِنْ ثَلٰثٍ ، صَدَقَةٌ جَارِیَةٌ ، أَوْ عِلْمٌ یُنْتَفَعُ بِهٖ ، أَوْ وَلَدٌ صَالِحٌ یَدْعُوْ لَهٗ ۔ فتاوی رضویہ ۶/۲۳۱
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

۱۱۶۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب غزوة احد، ۲/۵۷۸
۱۱۶۹۔ السنن لابی داؤد ، باب فی الحفار یجد العظم ، ۲/۴۵۸
السنن لابن ماجه ، باب فی النهی عن کسر عظم المیت ، ۱/۱۱۷
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۵۸ ☆ الجامع الصغیر لسیوطی، ۱/۱۴۱
المصنف لعبد الرزاق، ۳/۴۴۴ ☆ السنن للدار قطنی ۳/۱۸۸
جمع الجوامع للسیوطی، ۶۸۲۳ ☆ المؤطا لمالک ، ۸۳
۱۱۷۰۔ الصحیح لمسلم ، باب وصول ثواب الصدقة ، ۲/۴۱
السنن لابی داؤد ، باب فی الصدقه عندا لمیت ، ۲/۲۹۸
مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۹۵ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۳۷۲
السنن الکبری للبیهقی، ۶/۲۷۸ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱/۳۰۰
اتحاف السادة للزبیدی، ۱/۱۱۴ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۷/۴۴۰

نے ارشادفرمایا: انسان جب مرجاتا ہےتو اس کاعمل ختم ہوجاتا ہے۔مگر تین چیزیں باقی رہتی ہیں صدقہ جاریہ، علم نافع کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں، نیک اولاد جو والدین کیلئے دعا خیر کرے۔۱۲م

(۵)والدین کی طرف سے صدقہ دینے سے انکوثواب ملتا ہے

۱۱۷۱۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَا عَلیٰ أَحَدِكُمْ اِذَا أَرَادَ أَنْ يَّتَصَدَّقَ لِلّٰهِ صَدَقَةً تَطَوُّعًا أَنْ يَجْعَلَهَا عَنْ وَالِدَيْهِ اِذَا كَانَ مُسْلِمَيْنِ فَيَكُوْنُ لِوَالِدَيْهِ أَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُ أُجُوْرِهِمَا بَعْدَ أَنْ لَا يَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمَا شَيْئًا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی صدقہ نافلہ کاارادہ کرے تو اس کا کیاحرج ہے کہ وہ صدقہ اپنے ماں باپ کی نیت سے دے کہ انہیں اس کا ثواب پہونچے گا۔اور اسے ان دونوں کے اجروں کے برابر ملے گا۔اوران کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۰۰

۱۱۷۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِذَا تَصَدَّقَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَةٍ تَطَوُّعًا فَلْيَجْعَلْهَا عَنْ أَبَوَيْهِ فَيَكُوْنُ لَهُمَا أَجْرُهَا فَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهٖ شَیْءٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب کوئی صدقہ نافلہ دےتو اس میں والدین کی طرف سے نیت کرے کہ ان دونوں کواس کاثواب ملے گااوراسکے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۰۲

۱۱۷۱۔ كنز العمال للمتقی، ۴۵۱۶۱، ۳۸۰/۶ ☆ تاریخ دمشق لابن عساكر، ۲۱۶/۲
علل الحديث لابن ابی حاتم، ۶۴۵ ☆
۱۱۷۲۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۳۸/۳ ☆

(۶) بعد دفن قبر پر دعا کرنا سنت ہے

۱۱۷۳۔**عن** حصین بن وحوح الانصاریؓ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان طلحة بن البراء رضی اللہ تعالیٰ عنه مرض فاتاه النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم یعوده فی الشتاء فی بردو غیم ، فلما انصرف قال لاهله: لا اری طلحة الا قد حدث فیه الموت ، فاذ نونی به و عجلوا فلم یبلغ النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم نبی سالم بن عوف حتی توفی و جن علیه اللیل فکان فیما قال طلحة لما دخل اللیل اذا مت فادفنونی و الحقولی بربی عزوجل و لا تدعوا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم فإنی أخاف غلیه یهودا أن یصاب بسببی فأخبر النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم حین أصبح ، فجاء حتی وقف علی قبره فصف الناس معه ثم رفع یدیه فقال : اَللّٰهُمَّ ! اَلْقِ طَلْحَةَ وَ یَضْحَكُ اِلَیْكَ ۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۴

حضرت حصین بن وحوح انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ مریض ہوئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انکی عیادت کیلئے جاڑوں میں نہایت سردی اور بادل کے موسم میں تشریف لے گئے جب واپس تشریف لا رہے تھے تو ان کے گھر والوں سے ارشاد فرمایا: مجھے طلحہ میں موت کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ لہذا مجھے اطلاع دینا اور جلدی کرنا۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قبیلہ بنو سالم بن عوف تک پہونچے تھے کہ ان کا وصال ہوگیا۔رات کی تاریکی چھا چکی تھی۔لہذا وہی ہوا جو حضرت طلحہ نے کہا تھا۔کہ مجھے جلد دفن کر دینا اور میرے رب کے حضور پہونچا دینا۔حضور کو رات کو تکلیف نہ دینا کہ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کہیں میری وجہ سے یہودیوں کی طرف سے حضور کو کوئی تکلیف پہونچے۔جب صبح ہوئی تو حضور کو یہ واقعہ سنایا گیا۔حضور تشریف لائے اور قبر کے پاس کھڑے ہو کر صف بندی فرمائی پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔الٰہی! طلحہ سے تیری ملاقات اس حال میں ہو کہ طلحہ تیرے حضور ہنستے ہوئے حاضر ہوں۔۱۲م

۱۱۷۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۷/۳
کنز العمال للمتقی، ۳۳۳۷۸، ۶۹۷/۱۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۷۸۶
التمهید لابن عبد البر ، ۲۷٤۳/٦ ☆

۱۱۷٤۔ **عن** أمير المؤمنين عثمان بن عفان رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم اذا فرغ من دفن الميت و قف عليه فقال : اِسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ وَ اسْئَلُوْا لَهُ التَّثْبِيْتَ فَإِنَّهُ الْاٰنَ يُسْئَلُ ۔

حضرت امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ عادت کریمہ تھی کہ جب مردے کو دفن کر کے فارغ ہو جاتے تو کچھ دیر تشریف فرما رہتے اور ارشاد فرماتے: اپنے بھائی کیلئے دعائے مغفرت کرو اور اسکے لئے ثابت قدمی کی دعا کرو کہ اس سے اس وقت سوال ہونے والا ہے۔

(۷) ایصال ثواب

۱۱۷۵۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ مَرَّ عَلَى الْمَقَابِرِ وَ قَرَأَ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ" اِحْدٰى عَشَرَةَ مَرَّةً ، ثُمَّ وَهَبَ أَجْرَهَا لِلْأَمْوَاتِ أُعْطِيَ مِنَ الْأَجْرِ بِعَدَدِ الْأَمْوَاتِ ۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۹۴

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا قبرستان سے گزر ہوا اور اس نے گیارہ بار قل ہو اللہ شریف پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو ایصال کیا تو تمام مردوں کے برابر اس کو ثواب ملے گا۔۱۲م

(۸) بیر ام سعد برائے ایصال ثواب کھودا گیا

۱۱۷٦۔ **عن** سعد بن عبادة رضى الله تعالىٰ عنه انه قال: يا رسول الله ! ان ام سعد ماتت ، فاى الصدقة افضل؟ قال : اَلْمَاءُ ، قال : فحضر بيراً و قال : هذه لام سعد ۔

۱۱۷٤۔ السنن لابی داؤد ، باب الاستغفار عند القبر ، ۲/٤٥۹
المستدرك للحاكم ، ۱/۳۷۰ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ٤/٥٦
الجامع الصغير للسيوطى ، ۲/٤۱۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ۱/۳٥۲
كنز العمال للمتقى ، ۱۸٥۱٤ ، ۷/۱٥۸ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ٤/۳٤٥

۱۱۷٥۔ كنز العمال للمتقى ، ٤۲٥۹٦ ، ۱٥/٦٥٥ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ۱۰/۳۷۱

۱۱۷٦۔ السنن لابی داؤد ، كتاب الزكوة ، باب فى فضل سقى الماء ، ۱/۲۳٥
التفسير للقرطبى ، ۷/۲۱٥ ☆

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! ام سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انتقال ہو گیا تو کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: پانی، تو کنواں کھودا اور اس طرح کہا: یہ کنواں ام سعد کیلئے ہے۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قبل اس کے صدقہ محتاج کے ہاتھوں میں پہونچے ثواب اس کا میت کو پہونچانا جائز ہے۔اس حدیث سے صاف ظاہر ومتبادر کہ کنواں تیار ہو جانے پر یہ الفاظ کہے: هذه لام سعد اور جب تک وہ کنواں رہا بحکم'' هذه لام سعد '' سب کا ثواب مادر سعد کو پہونچا اور سب کا ایصال منظور تھا۔تو قبل تصرف بھی ایصال ثواب حاصل۔یہ احادیث کثیرہ سے ثابت ہے۔اب جو اسے ناجائز کہے حدیث کی مخالفت کرتا ہے۔طرفہ یہ کہ خود امام الطائفہ میاں اسماعیل دہلوی اپنی تقریر ذبیحہ، میں اس تقریر وہابیہ کو ذبح کر گئے۔لکھتے ہیں: اگر شخصے بزے درخانہ پرورش کند تا گوشت او خوب شود او را ذبح کردہ و پختہ فاتحہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواندہ بخوارانند خللے نیست۔

اگر کوئی شخص اپنے گھر بکرے کی پرورش کرے اور جب وہ خوب فربہ ہو جائے تو اس کو ذبح کر کے گوشت پکا کر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ دلائے اور لوگوں کو کھلائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

ان لوگوں سے پوچھا جائے کہ یہ فاتحہ خواندہ بخوارند کیسی، یہاں'' خوارند و فاتحہ خواند'' کہا ہوتا۔

بات یہ ہے کہ فاتحہ ایصال ثواب کا نام ہے اور مومن کے نیک عمل پر ایک ثواب اسکی نیت کرتے ہی حاصل ہو جاتا ہے۔اور عمل کئے پر دس ہو جاتا ہے جیسا کہ صحیح حدیثوں میں ارشاد ہوا۔بلکہ متعدد حدیثوں میں فرمایا: نية المؤمن خير من عمله ،مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔فاتحہ میں دو عمل نیک ہوتے ہیں۔قرأت قرآن، اطعام طعام۔

طریقہ مروجہ میں ثواب پہونچانے کی دعا اس وقت کرتے ہیں جبکہ کھانا دینے کی نیت کر لی اور کچھ قرآن عظیم پڑھ لیا تو کم سے کم گیارہ ثواب تو اس وقت مل چکے۔دس ثواب قرأت کے اور ایک نیت اطعام کا۔کیا انہیں میت کو نہیں پہونچا سکتے؟

رہا کھانا دینے کا ثواب وہ اگر چہ اس وقت موجود نہیں۔تو کیا ثواب پہونچانا شاید ڈاک یا پارسل میں کسی چیز کا بھیجنا سمجھا ہوگا۔کہ جب تک وہ شی موجود نہ ہو کیا بھیجی جائے۔ حالانکہ اس کا طریقہ صرف جناب باری میں دعا کرنا ہے کہ وہ ثواب میت کو پہونچ جائے۔خود امام الطائفہ صراط مستقیم میں لکھتا ہے۔

طریق رسانیدن آں دعا بجناب الٰہی است۔

کیا دعا کرنے کیلئے بھی اس شی کا موجود فی الحال ہونا ضروری ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۹۴
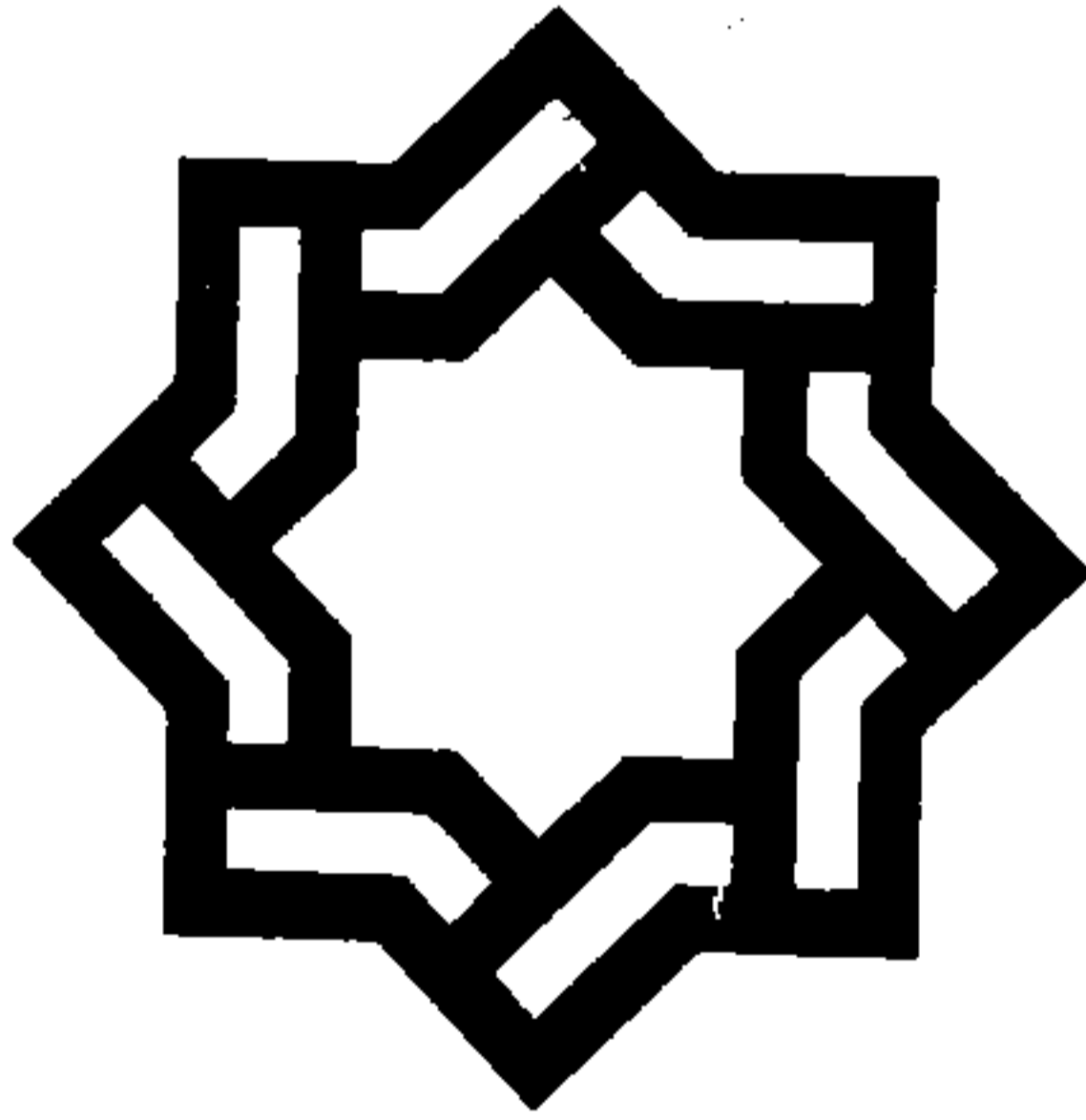
۸۔عالم برزخ کے احوال

ا۔عالم برزخ کی وسعت

۱۱۷۷۔**عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَا شَبَّهْتُ خُرُوْجَ الْمُؤْمِنِ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا مِثْلَ خُرُوْجِ الصَّبِیِّ مِنْ بَطَنِ اُمِّهٖ مِنْ ذٰلِكَ الْغَمِّ وَ الظُّلْمَةِ اِلیٰ رَوْحِ الدُّنْیَا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا سے مسلمان کا جانا ایسا ہے جیسے بچے کا ماں کے پیٹ سے نکلنا۔اس دم گھٹنے اور اندھیری کی جگہ سے اس فضائے وسیع دنیا میں آنا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی لئے علماء فرماتے ہیں: دنیا کو برزخ سے وہی نسبت ہے جو رحم مادر کو دنیا سے پھر برزخ کو آخرت سے ایسی نسبت ہے جو دنیا کو برزخ سے۔اب اس سے برزخ و دنیا کے علوم و ادراکات میں فرق سمجھ لیجئے۔وہی نسبت چاہیئے جو علم جنین کو علم اہل دنیا سے،واقعی روح طائر ہے اور بدن قفس اور علم پرواز،پنجرے میں پرند کی پرفشانی کتنی۔ہاں جب کھڑکی سے باہر آیا اس وقت اس کی جولانیاں قابل دید ہیں۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۴۵

(۲)مومن کی روح آزاد رہتی ہے

۱۱۷۸۔**عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان الدنیا جنة الکافر و سجن المؤمن ، وانما مثل المؤمن حین تخرج نفسه کمثل رجل کان فی السجن فاخرج منه فجعل یتقلب فی الارض و یفسح فیها ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: بیشک دنیا کافر کی بہشت اور مسلمان کا قید خانہ ہے جب مسلمان کی جان نکلتی ہے تو اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص زنداں میں تھا۔اب آزاد کر دیا گیا تو زمین میں گشت کرنے اور بافراغت چلنے پھرنے لگا۔

۱۱۷۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۸٤

۱۱۷۸۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء ان الدنیاسجن المومن الخ، ۲/۵٦

۲۱۷۹۔**عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اذا مات المؤمن یخلی سربه یسرح حیث شاء۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب مسلمان مرتا ہے اس کی راہ کھول دی جاتی ہے جہاں چاہے جائے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۳۲ ☆ فتاوی رضویہ ۹/ ۴۸

(۳) روحیں متعلقین سے ملاقات کرتی ہیں

۱۱۸۰۔ **عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان سلمان الفارسی و عبد الله بن سلام رضی الله تعالیٰ عنهما التقیا فقال احدهما لصاحب : ان لقیت ربك قبلی فاخبرنی ما ذا لقیت ، فقال : او تلقی الاحیاء الاموات؟ قال : نعم ، اما المؤمنون فإن أرواحهم فی الجنة و هی تذهب حیث شاءت۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی و عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما باہم ملے۔ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کرو تو مجھے خبر دینا کہ وہاں کیا پیش آیا۔کہا: کیا زندے اور مردے بھی ملتے ہیں؟ کہا: ہاں، مسلمانوں کی روحیں تو جنت میں ہوتی ہیں۔انہیں اختیار رہتا ہے جہاں چاہیں جائیں۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۳۲

(۴) مومن کی روح آزاد رہتی ہے اور کافر کی قید

۱۱۸۱۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان ارواح المؤمنین فی برزخ من الأرض تذهب حیث شاءت و نفس الکافر فی سجین۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مسلمانوں کی روحیں زمین کے برزخ میں ہیں۔جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔اور کافر کی روحیں سجین میں مقید ہیں۔

۱۱۸۲۔**عن** الإمام مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : بلغنی ان ارواح المؤمنین

۱۱۷۹۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ۱۴۴/۷

۱۱۸۰۔ کتاب الزهد لابن المبارك ، ۳۷۳/۱

۱۱۸۱۔ کتاب الزهد لابن المبارك ، ☆ ابن ابی الدنیا

۱۱۸۲۔ ابن ابی الدنیاء

مرسلة تذهب حيث شاء ت ۔　　فتاوی رضویہ ۴/۲۳۲

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ مومنوں کی روحیں آزاد ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں ۔

(۵) مردہ اپنے غسل دینے والے کو پہچانتا ہے

۱۱۸۳۔ **عن** بكربن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنه قال : بلغنى انه ما من ميت يموت الاوروحه فى يد ملك الموت فهم يغسلونه و يكفنونه و هو يرى ما يصنع اهله فلم يقدر على الكلام لينها هم عن الرنة و العويل ۔

حضرت بکر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ جو مرتا ہے اسکی روح ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتی ہے لوگ اسے غسل وکفن دیتے ہیں اور وہ دیکھتا ہے جو کچھ اس کے گھر والے کرتے ہیں ان سے بات نہیں کرسکتا کہ ان کو شور وفریاد سے منع کرے۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۱۴۲

۱۱۸۴۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنَّ الْمَيِّتَ يَعْرِفُ مَنْ يَّغْسِلُهٗ وَ يَحْمِلُهٗ وَ مَنْ يَكْفِنُهٗ وَ مَنْ يُّدْلِيْهٗ فِى حُفْرَتِهٖ ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ پہچانتا ہے اسے جو اس کو غسل دے، اور جو اٹھائے، اور جو کفن پہنائے، اور جو قبر میں اتارے۔

۱۱۸۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ اِلَّا وَهُوَ يَعْرِفُ غَاسِلَهٗ وَ يُنَاشِدُ حَامِلَهٗ اِنْ كَانَ بُشِّرَ بِرَوْحٍ وَّ رَيْحَانٍ وَ جَنَّةِ النَّعِيْمِ اَنْ يُّعَجِّلَهٗ، وَ اِنْ كَانَ بُشِّرَ بِنُزُلٍ مِّنْ حَمِيْمٍ وَ تَصْلِيَةِ جَحِيْمٍ اَنْ يَّحْبِسَهٗ ۔

۱۱۸۳۔ ابن ابى الدنياء

۱۱۸۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳ ☆ المعجم الاوسط للطبرانى، ۷/۲۵۷

۱۱۸۵۔ الدر المنثور للسيوطى، ۶/۱۶۷ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۱/۳۳۰

الجامع الصغير للسيوطى، ۱/۱۳۰ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مردہ اپنے نہلانے والے کو پہچانتا ہے اور اٹھانے والے کو قسمیں دیتا ہے۔ اگر اسے آسائش اور پھولوں اور آرام کے باغ کا مژدہ ملا تو قسم دیتا ہے مجھے جلد لے چل، اور اگر آب گرم کی مہمانی اور بھڑکتی آگ میں جانے کی خبر ملی ہے تو قسم دیتا ہے کہ مجھے روک رکھ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۵

۱۱۸۶۔ **عن** أمير المؤمنين عمر الفاروق رضي الله تعالیٰ عنه قا ل: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَا مِنْ مَيِّتٍ يُوْضَعُ عَلىٰ سَرِيْرِهٖ فَيُخَطِّیْ بِهٖ ثَلٰثَ خَطًا اِلَّاتَكَلَّمَ بِكَلَامٍ يَسْمَعُهُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ ، اَلْجِنَّ وَ الْاِنْسَ ، يَقُوْلُ : يَا اِخْوَتَاهُ وَ يَا حَمَلَةَ نَعْشَاهُ ! لَا تَغُرَّنَّكُمُ الدُّنْيَا كَمَا غَرَّتْنِیْ وَ تَلْعَبَنَّ بِكُمْ كَمَا لَعِبَتْ بِیْ ، خَلَفْتُ مَا تَرَكْتُ لِوَرَثَتِیْ وَ الدَّيَّانُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُخَاصِمُنِیْ وَ يُحَاسِبُنِیْ وَ اَنْتُمْ تَشِيْعُوْنِیْ وَ تَدَعُوْنِیْ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مردے کو جنازہ پر رکھ کر تین قدم لے چلتے ہیں تو وہ ایک کلام کرتا ہے جسے سب سنتے ہیں جنہیں خدا چاہے جن و انس کے سوا۔ کہتا ہے: اے بھائیو، اے نعش اٹھانے والو! تمہیں دنیا فریب نہ دے، جیسا مجھے دیا۔ اور تم سے نہ کھیلے جیسا مجھ سے کھیلی۔ اپنا ترکہ تو میں وارثوں کیلئے چھوڑ چلا۔ اور بدلا دینے والا قیامت میں مجھ سے جھگڑے گا اور حساب لے گا۔ تم میرے ساتھ چل رہے ہو اور اکیلا چھوڑ آ ؤ گے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۶

(۶) مردہ قبرستان لیجانے والوں سے کلام کرتا ہے

۱۱۸۷۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَ احْتَمَلَتِ الرِّجَالُ عَلىٰ اَعْنَاقِهِمْ ، فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ : قَدِّمُوْنِیْ ، وَ اِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ ، قَالَتْ : يَا وَيْلَهَا اَيْنَ

۱۱۸۶۔ كنز العمال للمتقی، ۲۳۵۷، ۱۵/ ۵۹۶ ☆ تاريخ جرجان للسهمی، ۱۷۸

۱۱۸۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب قول الميت قدمونی، ۱/ ۱۷۶

المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۴۳۴ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۴/ ۲۱

تَلْهَبُوْنَ بِهَا ، سَمِعَ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَ لَوْ سَمِعَهُ لَصَعِقَ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور مرد اسے اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہیں۔ اگر نیک ہوتا ہے کہتا ہے: مجھے آگے بڑھاؤ، اور اگر بد ہوتا ہے تو کہتا ہے: ہائے خرابی اس کی کہاں لیجاتے ہو۔ ہر شی اسکی آواز سنتی ہے مگر آدمی۔ کہ وہ سنے تو بے ہوش ہو جائے

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر چہ اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول ہوں گے جب تک کہ اس میں محذور نہ ہو۔ لہذا ہم اس کلام جنازہ کو یوں بھی کلام حقیقی پر محمول کرتے ہیں۔ مگر بحمد اللہ تعالیٰ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پچھلے لفظوں سے نص کو مفسر فرما دیا کہ ہر شی اسکی آواز سنتی ہے۔ اب کسی طرح مجال تاویل وتشکیک باقی نہ رہی۔ وللہ الحمد۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۵

(۷) مومن کو وقت انتقال ہی بشارت دے دی جاتی ہے

۱۱۸۸۔عن أبی هريره رضی الله تعالیٰ عنه قال : لا يقبض المؤمن حتی يری البشری ، فاذا قبض نادیٰ ، فليس فی الدار دابة صغيرة و لا كبيرة الا هی تسمع صوته الا الثقلين : الجن و الإنس تعجلوا به الی أرحم الراحمين ، فاذا وضع علی سريره قال : ما أبطأ ما تمشون ، فاذا أدخل فی لحده أقعد فأری مقعده من الجنة و ما أعد الله له ، و ملی قبره من روح و ريحان و مسك قال : فيقول : يا رب ! قدمنی ، قال : فيقالُ : لم يأن لك ، إن لك إخوة و أخوات لما يلحقون ، ولكن نم قرير العين ، قال أبو هريره رضی الله تعالیٰ عنه : فو الذی نفسی بيده! مانا م نائم شاب طاعم ناعم و لا فتاة فی الدنيا نومة بأقصر و لا أحلی من نومته حتی يرفع راسه الی البشری يوم القيامة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمان کی روح نہیں نکلتی جب تک بشارت نہ دیکھ لے۔ جب نکل چکتی ہے تو ایسی آواز میں ندا کرتی ہے جسے جن وانس کے سوا گھر کا ہر چھوٹا بڑا جانور سنتا ہے۔ کہتی ہے مجھے لے چلو ارحم الراحمین کی طرف۔ پھر جب جنازہ پر

۱۱۸۸۔ المصنف لابن ابی شيبة ، كلام ابی هريره رضی الله تعالیٰ عنه ، ۷/ ۱٤۲

رکھتے ہیں کہتی ہے کتنی دیر لگا رہے ہو چلنے میں۔ جب قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو اسکو اٹھا کر جنت میں اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔ اس وقت اسکی قبر آسائش کی چیزوں۔ پھولوں اور خوشبو سے بھر جاتی ہے۔ وہ کہتا ہے۔ اے رب کریم! مجھے وہاں تک پہونچا۔ فرمایا جاتا ہے ابھی تیرے لئے وہ وقت نہیں آیا کیونکہ ابھی تیرے عزیز واقارب نہیں آپہونچے ہیں۔ تو آرام سے سو جا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، دنیا میں اتنی میٹھی نیند آسودہ جوان مرد یا عورت کو نہیں آئی ہوگی جتنی اسکو آتی ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن اسی بشارت میں اسکی آنکھ کھلے گی۔ ۱۲م

(۸) مردہ سب کو دیکھتا اور آواز دیتا ہے

۱۱۸۹۔ **عن** أم الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : ان المیت اذا وضع علی سریرہ فانہ ینادی : یا أھلاہ : و یا جیراناہ و یا حملة سریراہ : لا تغرنکم الدنیا کما غرتنی ۔

حضرت ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بیشک مردہ جب چارپائی پر رکھا جاتا ہے۔ پکارتا ہے اے گھر والو، اے ہمسایو، اے جنازہ اٹھانے والو! دیکھو دنیا تمہیں دھوکہ نہ دے جیسا مجھے دیا۔

۱۱۹۰۔ **عن** مجاھد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا مات المیت فملك قابض نفسہ ، فما من شیٔ الا وھو یراہ عند غسلہ وعند حملہ حتی یوصلہ الی قبرہ ۔

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب مردہ مرتا ہے تو ایک فرشتہ اسکی روح ہاتھ میں لئے رہتا ہے۔ نہلاتے اٹھاتے وقت جو کچھ ہوتا ہے سب کچھ دیکھتا جاتا ہے یہاں تک کہ فرشتہ اسے قبر تک پہونچا دیتا ہے۔

۱۱۹۱۔ **عن** عمر بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ما من میت یموت الا وھو یعلم ما یکون فی اھلہ بعدہ ، و انھم یغسلونہ و یکفنون و انہ لینظر الیھم ۔

۱۱۸۹۔ کتاب الزھد لاحمد

۱۱۹۰۔ ابن ابی الدنیاء

۱۱۹۱۔ ابن ابی الدنیاء

حضرت عمر بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردہ جانتا ہے کہ اس کے بعد اسکے گھر والوں میں کیا ہو رہا ہے۔ لوگ اسے نہلاتے ہیں، کفناتے ہیں اور وہ انہیں دیکھتا جاتا ہے۔

۱۱۹۲۔ **عن** عمرو بن دينار رضى الله تعالىٰ عنه قال :ما من ميت يموت الاوروحه في يد ملك ينظر الى جسده كيف يغسل و كيف يمشى به ، و يقال له و هو على سريره أسمع ثناء الناس عليك ـ

حضرت عمر بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردہ کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی جاتی ہے۔ کیونکر غسل دیتے ہیں کس طرح کفن پہناتے ہیں۔ کیسے لیکر چلتے ہیں۔ اور وہ جنازہ پر ہوتا ہے کہ فرشتہ اس سے کہتا جاتا ہے، سن تیرے حق میں بھلا برا کیا کہتے ہیں۔

۱۱۹۳۔ **عن** سفيان رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان الميت ليعرف كل شئ حتى انه ليناشد بالله غاسله الاخففت على ، قال و يقال له و هو على سريره اسمع ثناء الناس عليك ـ

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مردہ ہر چیز کو پہچانتا ہے یہاں تک کہ اپنے نہلانے والے کو، خدا کی قسم دیتا ہے کہ آسانی سے نہلانا۔ اور یہ بھی فرمایا: اس سے جنازہ پر کہا جاتا ہے: سن، تیرے بارے میں لوگ کیا کہتے ہیں۔

۱۱۹٤۔ **عن** عبد الرحمن بن أبى ليلى رضى الله تعالى عنه قال : الروح بيد ملك يمشى به مع الجنازة يقول له أسمع ، ما يقال لك ـ

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اسے جنازہ کے ساتھ لیکر چلتا ہے اور اس سے کہتا ہے سن، تیرے حق میں کیا کیا کہا جاتا ہے۔

۱۱۹۲۔ حلية الاولياء لابى نعيم ، ۳٤۹/۲

۱۱۹۳۔ ابن ابى الدنيا

۱۱۹٤۔ ابن ابى الدنيا

۱۱۹۵۔ **عن** ابن أبی نجیح رضی الله تعالی عنه قال: مامن میت یموت الاروحة فی ید ملك ینظر الی جسده کیف یغسل و کیف یکفن و کیف یمشی به الی قبره۔

حضرت ابن ابی نجیح رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جو مردہ مرتا ہے اس کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی ہے۔ کیونکر نہلایا جاتا ہے۔ کیونکر کفن پہنایا جاتا ہے۔ کیونکر قبر کی طرف لیکر چلتے ہیں۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

۱۱۹۶۔ **عن** أبی عبد الله بکر المزنی رضی الله تعالی عنه حدثت ان المیت یستبشر تبعجیله الی المقابر ۔

حضرت ابوعبداللہ بکر مزنی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ دفن میں جلدی کرنے سے مردہ خوش ہوتا ہے۔

جلعنا الله تعالیٰ بمنه و کرمه من المسرور ین المستبشرین برحمته المسریحین بالموت بجوده ، آمین ، بجاه النبی الکریم الرؤف الرحیم علیه و علی آله و صحبه و اولیآء امته افضل الصلوٰة و التسلیم ۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

(۸) مومن مردہ قبر کے پاس سے گزرنے والے کو پہچانتا ہے

۱۱۹۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُرُّ بِقَبْرِ أَخِيهِ الْمُؤمِنِ كَانَ يَعْرِفُهُ فِي الدُّنْيَا فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِلَّاعَرَفَهُ وَ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی قبر پر گزرتا ہے اور سلام کرتا ہے۔ اگر وہ اسے دنیا میں پہچانتا تھا تو اب بھی پہچانتا اور سلام کا جواب دیتا ہے۔

۱۱۹۵۔

۱۱۹۶۔

۱۱۹۷۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابو محمد عبد الحق کہ اجلہ علمائے حدیث سے ہیں اس حدیث کی تصحیح کرتے ہیں۔ کما فی شرح الصدور۔ اسی طرح امام ابو عمر و علامہ سید سمہودی نے اسکی تصحیح فرمائی۔ کما فی جامع البرکات و جذب القلوب، امام سبکی نے شفاء السقام میں بھی اسی طرح ذکر فرمایا۔

۱۱۹۸۔ **عن** ابی هریره رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا مَرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرٍ يَعْرِفُهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَ عَرَفَهُ ، و اِذا مَرَّ بِقَبْرٍ لَا يَعْرِفُهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے دنیا میں شناسائی تھی اور اسے سلام کرتا ہے۔ میت سلام کا جواب دیتا ہے اور اسے پہچانتا ہے اور جب ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے جان پہچان نہ تھی اور سلام کرتا ہے تو میت اسے سلام کا جواب دیتا ہے۔

(۹) مردہ دفن کے بعد جانے والوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے

۱۱۹۹۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ قَبْرَهُ اَنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذا تفرَّقُوا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور لوگ دفن کر کے پلٹتے ہیں بیشک وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

۱۲۰۰۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی

۱۱۹۸۔ اتحا السادة للزبيدی، ۱۰/۳٦٥

۱۱۹۹۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الميهت يسمع خنق النعال، ۱/۱۷۸
الصحيح لمسلم، كتاب صفت الجنة و النار، ۲/۳۸٦
السنن لابی داؤد، كتاب الجنائز باب المشی بين القبور فی النعل، ۲/٤٦۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۲ ☆ التفسير للقرطبی، ۷/۳۷۷
الترغيب و الترهيب للمنذری، ٤/۳۷۱ ☆

۱۲۔ السنن لابی داؤد، كتاب الجنائز، باب المشی بين القبور فی النعل، ۲/٤٦۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۹۳ ☆ التفسير للبغوی، ٤/٤۲
الدر المنثور للسيوطی، ٤/۸۲ ☆ التفسير للقرطبی، ۷/۳۷۷

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنَّ الْمَیِّتَ یَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِھِمْ اِذَا وَ لَّوا مُدْبِرِیْنَ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ جوتیوں کی پہچل سنتا ہے جب لوگ اسے پیٹھ دیکر پھرتے ہیں۔

۱۲۰۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا دُفِنَ یَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِھِمْ اِذَا وَ لَّوا عَنْهُ مُصْرِفِیْنَ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ جب دفن ہوتا ہے اور لوگ واپس آتے ہیں وہ انکی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

۱۲۰۲۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : وَ الَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ ، اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا وُضِعَ قَبْرَہٗ اَنَّهٗ یَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِھِمْ حِیْنَ یُوَلُّوْنَ عَنْهُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: قسم اسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے کفشہائے مردم کی آواز سنتا ہے جب اس کے پاس سے پلٹتے ہیں۔

۱۲۰۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فَاِنَّهٗ یَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِکُمْ وَ نَفْضَ اَیْدِیْکُمْ اِذَا وَلَّیْتُمْ مُدْبِرِیْنَ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک وہ یقیناً تمہارے جوتوں کی آواز اور ہاتھ جھاڑنے

۱۲۰۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۷۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۷۹، ۱۵/۶۰۰
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۹۵۴، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۳۰
۱۲۰۲۔ المستدرک للحاکم ۱/۳۸۰ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۵۴۵
الدر المنثور للسیوطی، ۴/۸۰ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/۴۱۹
۱۲۰۳۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۳/۳۷۸ ☆

کی آواز سنتا ہے جب تم اس کی طرف سے پیٹھ پھیر کر چلتے ہو۔

۱۲۰۴۔ **عن** أبی هریره رضی الله تعالی عنه قال : شهدنا جنازة مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فلما فرغ من دفنها و انصرف الناس قال : اِنَّهُ الآنَ یَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ ۔　　فتاوی رضویہ ۴/۲۶۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک جنازہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب حاضر تھے۔ جب اس کے دفن سے فارغ ہوئے اور لوگ پلٹے حضور نے ارشاد فرمایا: اب وہ تمہاری جوتیوں کی آواز سن رہا ہے۔

(۱۰) مردے سنتے ہیں خواہ کافر ہوں

۱۲۰۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال : اطلع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی اهل القلیب فقال : وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا، فَقِیلَ لَهُ : اتدعو امواتا؟ فقال : مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ وَ لٰكِنْ لَا یُجِیبُوْنَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہ بدر پر تشریف لے گئے جس میں کفار کی لاشیں پڑی تھیں، پھر فرمایا: تم نے پایا جو تمہارے رب نے تمہیں سچا وعدہ دیا تھا۔ یعنی عذاب، کسی نے عرض کی: حضور مردوں کو پکارتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: تم کچھ ان سے زیادہ سننے والے نہیں پر وہ جواب نہیں دیتے۔

۱۲۰۶۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه قال : ان

۱۲۰۴۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۴۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/۴۱۳
الدر المنثور للسیوطی، ۴/۸۰ ☆

۱۲۰۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۸۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۵/۱۵۷
التفسیر لابن کثیر، ۳/۴۱۳ ☆ التفسیر للقرطبی، ۷/۲۴۲

۱۲۰۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قتل ابی جهل، ۱/۵۶۷
الصحیح لمسلم، باب عرض مقعدار المیت من الجنة و النار، ۲/۵۶۷
السنن للنسائی، باب ارواح المومنین، ۱/۲۲۵

۱۲۰۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۷ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۴/۳۷۹
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۱۹۸ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/۱۱۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/۹۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱/۳۸۰
کنز العمال للمتقی، ۲۹۸۶۷، ۱۰/۳۷۵ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۳/۲۹۲
السنة لابن ابی عاصم، ۲/۴۲۷ ☆ الاسماء و الصفات للبیهقی، ۱۶۸

رسول الله كان يرينا مصارع أهل بدر ، الى أن قال ، فانطلق رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حتىٰ أتى اليهم فقال : يَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ! يَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ! هَلْ وَجَدْتُم مَاوَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ حَقًّا ، فَاِنِّي قَدْوَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللّٰهُ حَقًّا ، قال عمر : يارسول الله صلى الله عليك و سلم اكيف تكلم اجسادالاارواح فيها؟ قال : مَا أَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَّرُدُّوْا عَلَيَّ شَيْئًا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں کفار بدر کی قتل گاہیں دکھاتے تھے کہ یہاں فلاں کافر قتل ہوگا اور یہاں فلاں ۔ جہاں جہاں حضور نے بتایا تھا وہیں وہیں انکی لاشیں گریں۔ پھر بحکم حضور وہ جیفے ایک کنویں میں بھر دئے گئے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے اور نام بنام ان کفار لئام کو انکا اور انکے باپ کا نام لیکر پکارا اور فرمایا تم نے بھی پایا جو سچا وعدہ خدا ورسول نے تمہیں دیا تھا۔ میں نے تو پالیا جو حق وعدہ مجھ سے اللہ تعالیٰ نے کیا تھا۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! علیک الصلوۃ والسلام حضور ان جسموں سے کیوں کلام فرمارہے ہیں جن میں روحیں نہیں ۔ فرمایا: جو میں کہہ رہا ہوں اسے کچھ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے ۔ مگر انہیں یہ طاقت نہیں کہ مجھے لوٹ کر جواب دیں۔

۱۲۰۷۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ ! مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ وَ لٰكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُوْنَ اَنْ يُّجِيْبُوْا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! میں جو فرمارہا ہوں اس کے سننے میں تم اور وہ برابر ہو مگر وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔

۱۲۰۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى

۱۲۰۷۔ الصحيح لمسلم ، باب عرض مقعد الميت ، ۳۸۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶/۱ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱۵۷/۵
دلائل النبوة للبيهقى، ۴۸/۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۲۳/۵
كنز العمال للمتقى، ۲۹۸۷۴، ۳۷۶/۱۰ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۳۰۲/۷۔
۱۲۰۸۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۹۷/۷ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۳۰۳/۷

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لَیَسْمَعُوْنَ کَمَا تَسْمَعُوْنَ وَ لٰکِنْ لَّا یُجِیْبُوْنَ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جیسا تم سنتے ہو ویسا ہی وہ بھی سنتے ہیں مگر جواب نہیں دیتے۔

(۱۱) حضور نے قبر کی آواز سنی

۱۲۰۹۔ **عن** عبید من مرزوق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کانت امرأۃ تقم المسجد فما تت ، فلم یعلم بها النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فمر علی قبرها فقال ۔ مَا هٰذَا الْقَبْرُ ، قالوا: ام محجن ، قال: أَلَّتِی کَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ ، قالو: نعم فصف الناس فصلی علیها ثم قال : أَیُّ الْعَمَلِ وَ جَدْتِ أَفْضَلَ؟ قالوا: یا رسول اللہ ! تسمع؟قال : مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهَا ، فذکر انها اجابت ان اقم الد سجد ۔

حضرت عبید بن مرزوق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بی بی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں ان کا انتقال ہوگیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی نے خبر نہ دی۔ حضور ان کی قبر پر گزرے۔ دریافت فرمایا؟ یہ قبر کیسی ہے۔ لوگوں نے عرض کی: ام محجن کی، فرمایا وہی جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی، عرض کی: ہاں، حضور نے صف باندھ کر نماز پڑھائی۔ پھر ان بی بی کی طرف خطاب کر کے فرمایا: تو نے کون سے عمل کو افضل پایا؟ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا وہ سنتی ہے؟ فرمایا: کچھ تم اس سے زیادہ نہیں سنتے۔ پھر فرمایا: اس نے جواب دیا کہ میں مسجد میں جھاڑو دیتی تھی۔　فتاوی رضویہ ۴/۲۶۹

(۱۲) حضرت فاروق اعظم نے اہل قبور کی آواز سنی

۱۲۱۰۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه انه مر بالبقیع فقال : السلام علیکم یا أهل القبور ، أخبار ما عندنا اِن نساء کم قد تزوجن و دیارکم قد سکنت و أموالکم قد فرقت فأجابه هاتف ، یا عمر ابن الخطاب ! أخبار ما عندنا أن ما قدمنا فقد وجدنا ہ و ما أنفقنا فقدر بحناہ وما خلفناہ فقد خسرنا ہ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک

۱۲۰۹۔ المسند لإحمد بن حنبل ، ۳/۴۴۴ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۶/۲۶۷

۱۲۱۰۔ کتاب القبور لابن ابی الدنیا

مرتبہ بقیع پر گزرے اہل قبور پر سلام کرکے فرمایا: ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ تمہاری عورتوں سے نکاح کرلئے۔ تمہارے گھروں میں اورلوگ بس گئے۔ تمہارے مال تقسیم ہوگئے۔ اس پر کسی نے جواب دیا: اے عمر بن الخطاب! ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ ہم نے جو اعمال کئے تھے یہاں پائے اور جو راہ خدا میں دیا تھا اس کا نفع اٹھایا۔ اور جو پیچھے چھوڑا وہ ٹوٹے میں گیا۔

(۱۳) حضرت مولیٰ علی نے اہل قبور کی آواز سنی

۱۲۱۱۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : دخلنا مقابر المدینۃ مع علی بن أبی طالب فنادی : یا أھل القبور ! السلام علیکم و رحمۃ اللہ ، تخبرونا بأخبارکم ، تریدون أن تخبرکم قال : سمعت صوتاً و علیك السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ ، یا أمیر المؤمنین !اخبرنا عما کان بعدنا فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، اما أزواجکم فقد تزوجن ، و أما أموالکم فقد اقتسمت و الأولاد فقد حشروا فی زمرۃ الیتامی ، و البناء الذی شیہ تم فقد سکن أعدائکم فھذہ أخبارکم من ما عندنا ، فما عندکم ؟ فأجابہ میت قد تخرقت الأکفان و انتثرت الشعور ، و تقعطت الجلوذ ، و سالت الأحد اق علی الخدود و سالت المناخیر بالقیح و الصدید ، و ما قدمناہ ربحناہ ، وما خلفنا خسرناہ ، و نحن مر تھنون بالأعما ل ۔

حضرت سعید بن میسّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم رکاب مقابر مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے۔ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اہل قبور پر سلام کرکے فرمایا: تم ہمیں اپنی خبریں بتاؤگے یا یہ چاہتے ہو کہ ہم تمہیں خبریں دیں؟ حضرت سعید بن میسب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آواز سنی، کسی نے حضرت مولیٰ علی کو سلام کا جواب دیکر عرض کی: یا امیر المؤمنین! آپ بتائیے۔ ہمارے بعد کیا گزری، امیر المؤمنین نے فرمایا: تمہاری عورتوں نے تو نکاح کرلئے تمہارے مال بٹ گئے۔ اولاد یتیموں کے گروہ میں اٹھی۔ اور وہ تعمیر جس کا تم نے استحکام کیا تھا اس میں تمہارے دشمن بسے۔ ہمارے پاس کی خبریں تو یہ ہیں۔ اب تمہارے پاس کیا چیز ہے؟ ایک مردنے عرض کی: کفن پھٹ گئے۔ بال جھڑ پڑے۔ کھالوں کے پرزے پرزے ہوگئے آنکھوں کے ڈھیلے بہہ کر گالوں تک آئے۔ نتھنوں سے پیپ اور گندہ پانی جاری ہے۔ اور جو آگے بھیجا تھا اس کا نفع ملا۔

۱۲۱۱۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ☆ تاریخ نیشابور لاحمد

اور جو پیچھے چھوڑا تھا اس کا خسارہ ہوا۔ اور اپنے اعمال میں محبوس ہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عہد معدلت فاروقی میں ایک جوان عابد تھا۔ امیر المؤمنین اس سے بہت خوش تھے۔ دن بھر مسجد میں رہتا۔ بعد عشاء باپ کے پاس جاتا راہ میں ایک عورت کا مکان تھا۔ اس پر عاشق ہوگئی۔ ہمیشہ اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتی۔ جوان نظر نہ فرماتا۔ ایک شب قدم نے لغزش کی۔ ساتھ ہولیا۔ دروازہ تک گیا۔ جب اندر جانا چاہا خدا یاد آیا۔ اور بے ساختہ یہ آیت کریمہ زبان سے نکلی۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّہُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا ہُمْ مُبْصِرُوْنَ ۔

ڈر والوں کو جب کوئی جھپٹ شیطان کی پہونچتی ہے خدا کو یاد کرتے ہیں۔ اسی وقت آنکھ کھل جاتی ہے۔

آیت کریمہ پڑھتے ہی غش کھا کر گرا۔ عورت نے اپنی کنیز کے ساتھ اٹھا کر اس کے دروازہ پر ڈال دیا۔ باپ منتظر تھا۔ آنے میں دیر ہوئی دیکھنے نکلا۔ دروازے پر بے ہوش پڑا پایا۔ گھر والوں کو بلا کر اندر اٹھوایا۔ رات گئے ہوش آیا۔ باپ نے حال پوچھا۔ کہا خیر ہے۔ کہا بتادے۔ ناچار قصہ کہا۔ باپ بولا: جان پدر وہ آیت کونسی ہے؟ جوان نے پھر پڑھی۔ پڑھتے ہی غش آیا۔ جنبش دی۔ مردہ پایا۔ رات ہی میں نہلا کفنا کر دفن کر دیا صبح کو امیر المؤمنین نے خبر پائی۔ باپ سے تعزیت اور خبر نہ دینے کی شکایت فرمائی۔ عرض کی: امیر المؤمنین رات تھی۔ پھر امیر المؤمنین ہمراہیوں کو لیکر قبر پر تشریف لے گئے۔ جوان کا نام لیکر فرمایا: اے فلاں! جو اپنے رب کے پاس کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں۔ جوان نے قبر میں سے آواز دی: اے عمر! مجھے میرے رب نے یہ دولت عظمیٰ جنت میں دو بار عطا فرمائی۔ نسأل اللہ الجنۃ، لہ الفضل و المنۃ و صلی اللہ تعالیٰ علی نبی الانس و الجنۃ و آلہ و صحبہ و اصحاب السنۃ و آمین، آمین، آمین۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۷۲

(۱۴) بے گناہ کے جسم کو مٹی نہیں کھاتی

۱۲۱۲۔ **عن** قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بلغنی ان الارض لا تسلط

علی جسد الذی لم یعمل خطیئۃ ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ زمین بے گناہ کے جسم کو نہیں کھاتی ۔۱۲م
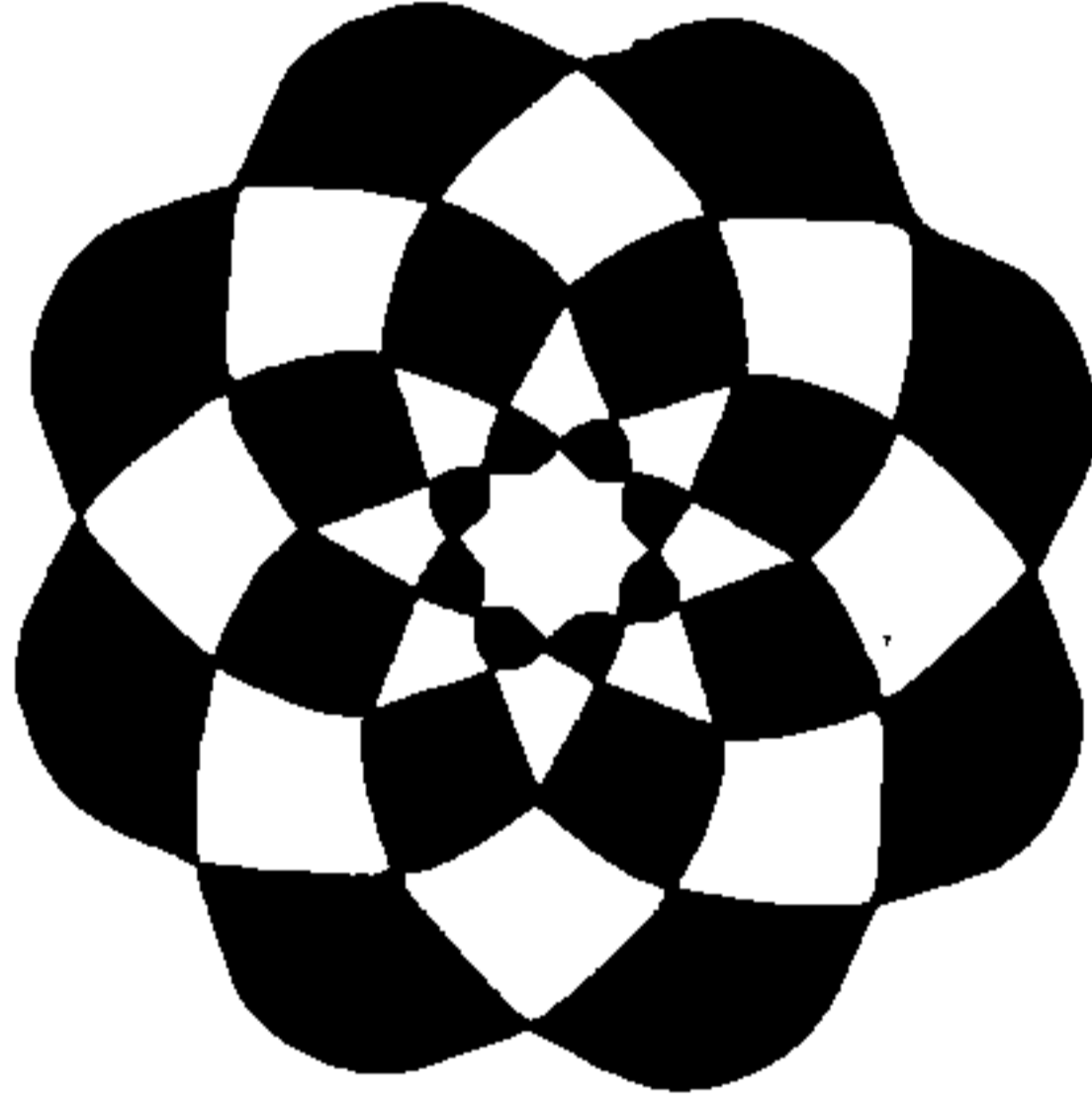
۹۔ سوگ اور نوحہ

(۱) غم اور آنسو پر عذاب نہیں

۱۲۱۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلَا تَسْمَعُوْنَ : إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَ بِحُزْنِ الْقَلْبِ ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَ أَشَارَ إِلٰى لِسَانِهِ أَوْ يَرْحَمُ ، وَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سنتے نہیں ہو، بیشک اللہ تعالیٰ نہ آنسوؤں سے رونے پر عذاب کرے نہ دل کے غم پر۔ اور زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ہاں اس پر عذاب فرماتا ہے۔ یا رحم فرمائے۔ اور بیشک مردے پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے اس پر نوحہ کرنے سے۔

(۲) رونے سے مردہ کو تکلیف ہوتی

۱۲۱۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زندوں کے رونے سے مردہ پر عذاب ہوتا ہے۔

۱۲۱۵۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال

۱۲۱۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب البکاء عند المریض ، ۱/۱۷٤
الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ۱/۳۰۱
السنن لابن ماجہ ، باب ما جاء فی المیت یعذب بما یخ علیہ ، ۱/۱۱۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۲٦ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ٤/٦۹
شرح السنۃ للبغوی، ٥/٤۲۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲٤۲۹، ۱۵/٦۱۱

۱۲۱٤۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ۱/۳۰۳
المصنف لابن ابی شیبۃ ، ۳/٦۵ ☆

۱۲۱۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ یعذب المیت ، ۱/۱۷۲
المصنف لابن ابی شیبۃ ، ۳/٦۵ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ٤/۳٤۹

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ الْحَيِّ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زندوں کے رونے سے مردے پر عذاب ہوتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۶۲

۱۲۱۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول : اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذِّبُ بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے فرماتے سنا: گھر والوں کے رونے سے مردہ کو عذاب ہوتا ہے۔

۱۲۱۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال :كنا مع امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه حتى اذا كنا بالبيداء اذا هو برجل نازل فى ظل شجرة فقال لى : انطلق فاعلم من ذلك ، فانطلقت فاذا هو صهيب ، فرجعت اليه فقلت : اِنك أمرتنى أن أعلم لك من ذاك و انه صهيب فقال : مروه فليحق بنا فقلت : اِن معه اهله ، قال : و أن كان معه أهله فلما بلغنا المدينة لم يلبث أمير المؤمنين أن اصيب فجاء صهيب فقال : وا أخاه واصاحباه ! فقال عمر : ألم تعلم أو لم تسمع أن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : اِن الميت ليعذب ببعض ببكاء أهله عليه ، فاتيت عائشة رضى الله تعالىٰ عنها فذكرت لها قول عمر فقالت : لا و الله ! ما قاله رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اِن الميت يعذب ببكاء أحد و لكن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : اِنَّ الْكَافِرَ لَيَزِيْدُهُ اللّٰهُ

۱۲۱۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی كراهية البكاء على الميت ، ۱/۱۱۹
الصحيح لمسلم ، كتاب الجنائز ، ۱/۳۰۳
فتح البارى للعسقلانى، ۷/۳۰۱ ☆ البداية و النهاية لابن كثير ، ۳/۲۹۳
المصنف لعبد الرزاق ،۶۶۷۵، ۳/۵۵۴ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۳/۱۶
جمع الجوامع للسيوطى، ۵۹۴۹ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ۲/۱۳۹
شرح السنة للبغوى ، ۵/۴۴۰ ☆ الكامل لابن عدى، ۲/۸
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۴/۳۴۹ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۲/۳۳۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۴۷ ☆

۱۲۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ۱/۴۷ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۳/۱۴۸
تغليق التعليق لابن حجر ، ۴۷۶ ☆ الطب النبوى للذهبى، ۱۴۶

عَزَّوَجَلَّ بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ عَذَابًا ، وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَاَضْحَكَ وَ اَبْكٰی ، وَ لَا تَزِرُ وَ ازِرَةٌ وِ زْرَ اُخْرٰی ۔ و قالت انكم لتحدثونی عن غیر كا ذبین و لا مكذبین ولا لكن السمع یخطی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں تھے ۔ جب ہمارا قیام مقام بیداء میں ہوا تو دیکھا کہ ایک شخص قریب درخت کے سایہ میں قیام پذیر ہیں ۔ مجھ سے امیر المؤمنین نے فرمایا: جاؤ پتہ کرو یہ کون ہے؟ میں وہاں پہونچا تو دیکھا وہ تو حضرت صہیب رومی ہیں ۔ میں نے واپس آکر عرض کیا: فرمایا: ان سے جا کر کہنا سفر میں ہمارے ساتھ رہنا جب مدینہ طیبہ پہونچے تو چند دن بعد ہی حضرت امیر المؤمنین پر حملہ ہوا حضرت صہیب نے آکر آہ و فغاں کی ۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: اے صہیب ! کیا تمہیں معلوم نہیں ، کیا تم نے نہیں سنا؟ حضور کا فرمان اقدس ہے میت کو اس کے بعض احباب کے رونے پر عذاب ہوتا ہے ۔ یہ سن کر میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت عمر کا قول نقل کیا ۔ فرمایا ۔ نہیں قسم خدا کی ! حضور نے ایسا نہیں فرمایا: کسی کے نوحے سے میت کو عذاب نہیں ہوتا ۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو یوں فرمایا تھا: کافر کو اسکے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے زیادہ عذاب دیا جاتا ہے ۔ اور بیشک اللہ ہی ہنسانے اور رلانے والا ہے ۔ کسی پر کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں ۔ ام المؤمنین نے پھر فرمایا: سنو تم نے جن سے یہ حدیث سنی وہ جھوٹے نہیں لیکن ان سے سننے میں غلطی ہوئی ۔

۱۲۱۸ ۔ **عن** عمران بن الحصین رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَآءِ الْحَيِّ ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کو زندوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے ۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک جماعت ائمہ کے نزدیک اس کے معنی یہی ہیں کہ زندوں کے چلانے سے مردے

۱۲۱۸ ۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ۶۵/۳

کوصدمہ ہوتا ہے۔امام اجل سیوطی نے شرح الصدور میں اس معنی کو ایک حدیث مرفوع سے مؤید کرکے فرمایا: امام ابن جریر کا یہی قول ہے اور اسی کو ایک گروہ ائمہ نے اختیار فرمایا۔
فتاوی رضویہ ۴/۲۶۲

۱۲۱۹۔ **عن** أبی الربیع رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنت مع ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنه فی جنازة فسمع صوت انسان یصیح فبعث الیه فاسکته ، فقلت : لم اسکته ؟ یاأبا عبد الرحمن ! قال : انه یتأذی به المیت حتی یدخل فی قبره ۔
حضرت ابو ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک جنازہ میں تھا۔کسی کے چلانے کی آواز آئی۔آدمی بھیج کر اسے خاموش کرایا۔میں نے عرض کی: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ نے اسے کیوں چپایا؟ فرمایا: اس سے مردے کو ایذا ہوتی ہے یہاں تک کہ قبر میں جائے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۶۱

(۳) مرثیہ ناجائز ہے

۱۲۲۰۔ **عن** عبد الله بن أبی أوفی رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن المراثی ۔
حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرثیوں سے منع فرمایا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کتب شہادت جو آج کل رائج ہیں اکثر حکایات موضوعہ وروایات باطلہ پر مشتمل ہیں یونہی مرثیے۔ایسی چیزوں کا پڑھنا سننا سب گناہ وحرام ہے۔ایسے ہی ذکر شہادت کو امام حجۃ الاسلام وغیرہ علمائے کرام منع فرماتے ہیں۔کما ذکرہ الامام ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقة ۔

۱۲۱۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۱۳۵
۱۲۲۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/۳۵۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۶۰
المستدرك للحاکم ، ۱/۳۶۰ ☆ الکامل لابن عدی، ۱/۲۱۲
المسند للحمیدی، ۷۱۹ ☆

ہاں، اگر صحیح روایات بیان کی جائیں اور کوئی کلمہ کسی نبی یا ملک یا اہل بیت یا صحابی کی توہین شان کا مبالغہ مدح وغیرہ میں مذکور نہ ہو نہ وہاں بین، یا نوحہ، یا سینہ کوبی یا گریبان دری یا ماتم یا تصنع یا تجدید غم وغیرہ ممنوعات شرعیہ ہوں تو ذکر شریف فضائل و مناقب حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بلاشبہ موجب ثواب و نزول رحمت ہے۔عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة، لہذا امام ابن حجر مکی بعد بیان مذکور فرماتے ہیں:

ما ذکر من حرمة روایة قتل الحسین و ما بعده لا ینافی ما ذکرته فی هذا الکتاب، لان هذا البیان الحق الذی یجب اعتقاد ه من جلالة الصحابة و براء تهم من کل نقص بخلاف ما یفعله الوعاظ و الجهلة فانهم یأتون بالاخبار الکاذبة و الموضوعة و نحوها ولا یبینون المحامل و الحق الذی یجب اعتقاده و الله سبحانه و تعالی اعلم۔　　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۸۸

(۴) نوحہ جائز نہیں

۱۲۲۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِثْنَتَانِ فِی النَّاسِ هُمَا بِهِمْ کُفْرٌ۔ اَلطَّعْنُ فِی النَّسَبِ، وَ النِّیَاحَةُ عَلَی الْمَیِّتِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں دو باتیں کفر ہیں کسی کے نسب پر طعنہ کرنا۔ اور میت پر نوحہ۔

۱۲۲۲۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: صَوْتَانِ مَلْعُوْنَانِ فِی الدُّنْیَا وَ الآخِرَةِ، مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ، وَرَنَّةٌ عِنْدَ مُصِیْبَةٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۱۲۲۱۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/۵۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۹۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۹۹
السنن الکبریٰ للبیهقی، ۴/۶۳ ☆ المسند لابی عوانة ۱/۲۶
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۸/۳۰۶ ☆ السنة لابن ابی عاصم، ۲/۴۶۲
۱۲۲۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۱۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴/۳۵۰
کنز العمال للمتقی، ۰۶۶۱، ۱۵/۲۱۹ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۴۲۸

ارشادفرمایا: دوآوازوں پر دنیاوآخرت میں لعنت ہے۔نعمت کے وقت باجا۔اور مصیبت کے وقت چلانا۔

۱۲۲۳۔ **عن** أبی مالك الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ عَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَ دِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ ۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چلاکر رونے والی جب اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن کھڑی کی جائے گی یوں کہ اس کے بدن پر گندھک کا کرتا ہوگا اور کھجلی کا دوپٹہ۔

۱۲۲۴۔ **عن** عن أبی مالك الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا قَطَعَ اللّٰهُ لَهَا ثِيَابًا مِنْ قِطْرَانٍ وَ دِرْعًا مِنْ لَهَبِ النَّارِ ۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چلاکر رونے والی جب اپنی موت سے قبل توبہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے گندھک کے کپڑے پہنائے گا اوپر سے دوزخ کی لپٹ کا دوپٹہ اڑھائے گا۔

۱۲۲۵۔ **عن** أبی هريره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ هٰذِهِ النَّوَائِحَ يُجْعَلْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَفَّيْنِ فِي جَهَنَّمَ ، صَفٌّ عَلٰی يَمِيْنِهِمْ وَصَفٌّ عَنْ يَسَارِهِمْ ، فَيَنْبَحْنَ عَلٰی أَهْلِ النَّارِ كَمَا تَنْبَحُ الْكِلَابُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۲۲۳۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ۳۰۳/۱
السنن لابن ماجه ، باب فی النهی عن الناحة ۱۱٤/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳٤۲/٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ٥٥٦/۲
الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۳٥۱/٤ ☆ تنزیة الشریعة لابن عراق ، ۹۲/٤
مشکوة المصابیح للتبریزی ، ۱۷۲۱ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی ، ۱۹٥۲
المصنف لابن ابی شیبة ، ۲۹۰/۳ ☆
۱۲۲٤۔ السنن لابن ماجه ، باب فی النهی عن النیاحة ، ۱۱٤/۱
۱۲۲٥۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱٤/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۳٥۱/٤
میزان الاعتدال ، ۳٤٤۹ ☆ لسان المیزان لابن حجر ، ۲۹۷/۳

وسلم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: یہ نوحہ کرنے والیاں قیامت کے دن جہنم میں دو صفیں کی جائیں گی دوزخیوں کے داہنے اور بائیں۔ وہاں ایسے بھونکیں گی جیسے کتیاں بھونکتی ہیں۔

۱۲۲٦۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَنَا بَرِیءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَ سَلَقَ وَ خَرَقَ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں بے زار ہوں اس شخص سے جو بھدرا کرے، اور چلا کر روئے۔ اور گریبان چاک کرے۔

(۵) اہل میت کے یہاں کھانے کیلئے جمع ہونا سوگ ہے

۱۲۲۷۔ **عن** جریر بن عبد الله البجلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنا نری الاجتماع الی اهل المیت و صنعة الطعام من النیاحة ۔

حضرت جریر عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اہل میت کے یہاں کھانے کیلئے جمع ہونے کو سوگ جانتے تھے۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۱۳۸

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکی حرمت پر متواتر حدیثیں ناطق۔

احکام شریعت ۴/۳۱۴

۱۲۲٦۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما ینهی عن الحلق عند المصیبة ، ۱۷۳/۱
الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان ، ۷۰/۱
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی النهی عن ضرب الخدود الخ، ۱۱۵/۱
السنن للنسائی، کتاب الجنائز، باب الحلق ، ۲۰٦/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ٦۱/۱ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۷۲٦
کنز العمال للمتقی، ٤۲٤۲۱، ۱۵/ ٦۰۹ ☆ منحة المعبود للساعاتی، ۷٤۹
۱۲۲۷۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی النهی عن الاجتماع ، ۱۱۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۰٤/۲

۱۰۔اذان قبر

(۱)اذان قبر کا ثبوت

۱۲۲۸۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : لما دفن سعد بن معاذ رضی الله تعالیٰ عنه و سوی علیه ، سبح النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و سبح الناس معه طویلا ، ثم کبر و کبر الناس ، ثم قالوا : یا رسول الله ! لم سبحت ثم کبرت ؟ قال: لَقَدْ تَضَایَقَ عَلیٰ هٰذَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ قَبْرَهٗ حَتّٰی فَرَّجَ اللّٰهُ تعالیٰ عَنْهُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ دفن ہو چکے اور قبر درست کر دی گئی فرماتے ہیں۔تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیر تک سبحان اللہ سبحان اللہ فرماتے رہے اور صحابہ کرام بھی حضور کے ساتھ کہتے رہے۔پھر حضور اللہ اکبر،اللہ اکبر فرماتے رہے اور صحابہ بھی حضور کے ساتھ کہتے رہے پھر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی: یارسول اللہ!حضور اول تسبیح پھر تکبیر کیوں فرماتے رہے۔ارشاد فرمایا: اس نیک مرد پر اسکی قبر تنگ ہوگئی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہ تکلیف اس سے دور کی اور قبر کشادہ فرمادی۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میت پر آسانی کیلئے بعد دفن کے قبر پر الله اکبر ، الله اکبر، بار بار فرمایا ہے۔اور یہی کلمۂ مبارکہ اذان میں چھ بار ہے۔تو عین سنت ہوا غایت یہ کہ اذان میں اس کے ساتھ اور کلمات طیبات زائد ہیں سو انکی زیادت نہ معاذ اللہ کچھ مضر،نہ اس امر مسنون کے منافی ، بلکہ زیادۃ مفید ومؤید مقصود ہے کہ رحمت الٰہی اتارنے کیلئے ذکر خدا کرنا۔دیکھو! یہ بعینہ وہ مسلک نفیس ہے جو در بارۂ تلبیہ اجلہ صحابہ کرام مثل حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم ،حضرت عبد اللہ بن عمر،حضرت عبد اللہ بن

۱۲۲۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۳۷۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۶/۱۰
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/ ۴۲۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۴۶
مشکوۃ المصابیح للتبریزی ، ۱۳۵ ، ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳/۱۶۶
البدایة و النهایة لابن کثیر ، ۴/۱۲۸ ☆

مسعود، حضرت امام حسن مجتبی وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو ملحوظ ہوا۔اور ہمارے ائمہ کرام نے اختیار فرمایا۔ہدایہ میں ہے۔

ان کلمات میں کمی نہ کی جائے کہ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہیں ۔تو ان سے گھٹائے نہیں ۔اور اگر بڑھائے گئے تو جائز ہے کہ مقصود اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور اپنی بندگی کا اظہار کرنا۔تو اور کلمے زیادہ کرنے سے ممانعت نہیں۔

فقیر غفرلہ القدیر نے اپنے رسالہ صفائح اللجین فی کون التصافح بکفی الیدین

وغیرہا رسائل میں اس مطلب کی قدرے تفصیل کی۔

فتاوی رضویہ ۲/ ٦٦٨

نیز بالاتفاق سنت اور حدیثوں سے ثابت اور فقہ میں مثبت کہ میت کے پاس حالت نزع میں کلمہ طیبہ " لا اله الا الله " کہتے رہیں کہ اسے سن کر یاد ہو۔اب جو نزع میں ہے وہ مجازاً مردہ ہے اور اسے کلمۂ اسلام کے سکھانے کی حاجت، کہ بحول اللہ تعالیٰ خاتمہ اسی پاک کلمہ پر ہو۔اور شیطان لعین کے بھلانے میں نہ آئے۔اور جو دفن ہو چکا حقیقۃً مردہ ہے۔اسے بھی کلمہ پاک سکھانے کی حاجت کہ بعون اللہ تعالی جواب یاد ہو جائے اور شیطان رجیم کے بہکانے میں نہ آئے۔اور بیشک اذان میں یہی کلمہ طیبہ " لا اله الا الله " تین جگہ موجود ہے۔ بلکہ اس کے تمام کلمات جواب نکیرین بتاتے ہیں۔ان کے سوال تین ہیں۔

من ربك ؟　　تیرا رب کون؟

ما دينك ؟　　تیرا دین کیا؟

ما كنت تقول فى هذا الرجل ؟ تو ان مرد (یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا تھا؟

اب اذان کی ابتداء میں، الله اكبر ، الله اكبر، الله اكبر ، الله اكبر، اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اور آخر میں الله اكبر الله اكبر، لا اله الله ،سوال، من ربك کا جواب سکھائیں گے۔ان کے سننے سے یاد آئے گا کہ میرا رب اللہ ہے۔اور اشهد ان محمد رسول الله اشهد ان محمد رسول الله سوال ما كنت تقول فى هذا الرجل ،

کا جواب تعلیم کریں گے ۔کہ میں انہیں اللہ کا رسول جانتا تھا۔اور حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح ، جواب ما دینک کی طرف اشارہ کریں گے کہ میرا دین وہ تھا جس میں نماز رکن و ستون ہے۔

تو بعد دفن اذان دینے میں اس ارشاد کی تعمیل ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث صحیح متواتر۔ لقنو موتا کم لا الہ الا اللہ میں فرمایا۔

نیز وارد ہے کہ جب بندہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور سوال نکیرین ہوتا ہے۔،شیطان رجیم (کہ اللہ عزوجل صدقہ اپنے محبوب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا ہر مسلمان مرد وزن کو حیات وممات میں اس کے شر سے محفوظ رکھے) وہاں بھی خلل انداز ہوتا ہے ور جواب میں بہکاتا ہے و العیاذ بوجہ العزیز الکریم و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

امام ترمذی حکیم محمد بن علی نوادر الاصول میں امام اجل سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کرتے ہیں۔

جب مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے۔شیطان اس پر ظاہر ہوتا ہے اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے۔یعنی میں تیرا رب ہوں اس لئے حکم آیا کہ میت کیلئے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا کریں۔

فتاوی رضویہ قدیم ۲/۶۶۶

فتاوی رضویہ جدید ۵/۶۵۵
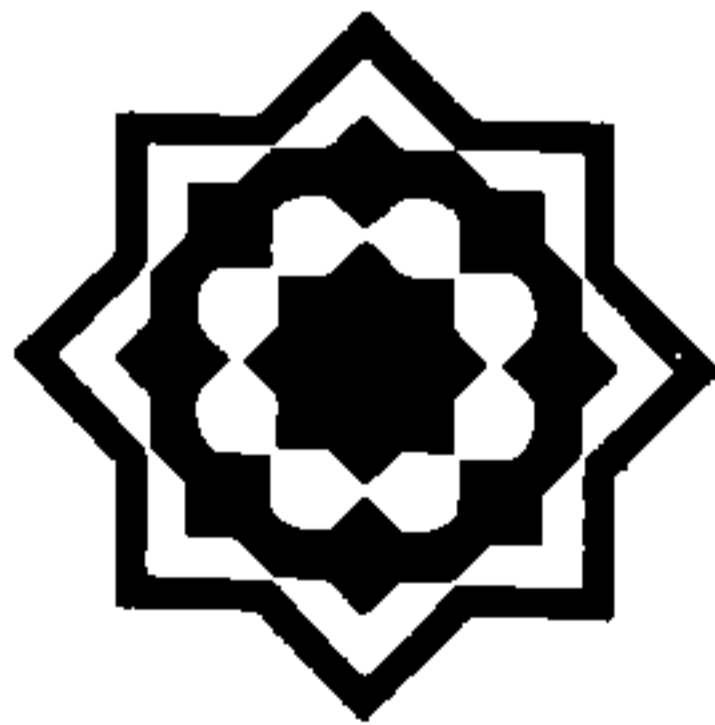
١١۔ كفن وغيره ميں تبركات

(١) تبركات كا استعمال

١٢٢٩۔ **عن** طلق بن على رضى الله تعالىٰ عنه قال: خرجنا وفدا الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فبايعناه و صلينا معه و أخبرناه ، إن بأرضنابيعة لنا فاستوهبناه من فضل طهوره فدعا بماء فتوضأ و تمضمض ثم صبه فى أداوة ، و أمرنا فقال ، أُخرُجُوا ، فإذَا أتَيتُم أرضَكُم فَاكسِرُوا بِيْعَتَكُم وَ انضِحُوا مَكَانَهَا بِهٰذَا المَاءِ وَ اتَّخِذُوهَا مَسجِدًا، قلنا: ان البلدبعيد و الحر شديد و الماء ينشف ، فقال : مُدُّوهُ مِنَ المَاءِ فَإنَّهُ لَا يَزِيدُهُ إلَّا طِيبًا۔

حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک وفد کی شکل میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ کو بتایا کہ ہماری زمین میں کچھ کلیسا ہیں۔ حضور ہمیں غسالۂ وضوعطا فرمادیں۔ حضور نے پانی منگا کر وضوفرمایا اور اس میں کلی ڈالی پھر ان کے برتن میں کردیا اور ارشاد فرمایا: جب اپنے شہر میں پہونچو اپنا گرجا توڑ و اور اس زمین پر پانی چھڑکو اور وہاں مسجد بناؤ انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے عرض کی: شہر دور ہے اور گرمی سخت ہے۔ وہاں تک جاتے جاتے پانی خشک ہوجائے گا فرمایا: اس میں اور پانی ملاتے جانا کہ پاکیزگی ہی بڑھے گی۔　　استمداد ص ١١٩

(٢) حضور کی مبارک چھڑی کفن میں رکھی گئی

١٢٣٠۔ **عن** محمد بن سير ين رضى الله تعالىٰ عنه عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه انه كان عنده عصية لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فمات ، فدفنت معه بين جنبيه و بين قميصه۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ

١٢٢٩۔ السنن للنسائى، 　　باب اتخاذ البيع مسجدا ، 　　١١٤/١
المعجم الكبير للطبرانى، 　　٣٩٩/٨
١٢٣٠۔ السنن الكبرى للبيهقى، ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر ،

عنہ کے پاس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک چھڑی مبارک تھی وہ ان کے سینہ پر قمیص کے نیچے ان کے ساتھ دفن کی گئی۔

(۳) حضور کے موئے مبارک منہ میں رکھے گئے

۱۲۳۱۔ **عن** ثابت البنانی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال لی انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه: هذه شیعرة من شعر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: فضعها تحت لسانی قال: فوضعتها تحت لسانه فدفن وهی تحت لسانه۔

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا: یہ موئے مبارک سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ میں نے رکھ دیا وہ یونہی دفن کئے گئے کہ موئے مبارک ان کی زبان کے نیچے تھا۔

(۴) حضور کا بچا ہوا مشک حضرت علی نے کفن میں لگوایا

۱۲۳۲۔ **عن** أبی وائل رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان عند علی کرم الله تعالی وجهه الکریم مسك فأوصی أن یحنط به و قال هو الفضل حنوط رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس مشک تھا۔ وصیت فرمائی کہ میرے حنوط میں یہ مشک استعمال کی جائے۔ اور فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حنوط کا بچا ہوا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت یہ وصیت فرمائی کہ میں صحبت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرف یاب ہوا۔ ایک دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاجت کیلئے تشریف لے گئے۔ میں لوٹا لیکر ہمراہ رکاب سعادت مآب اقدس ہوا۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے جوڑے سے کرتا کہ بدن اقدس کے متصل تھا مجھے

۱۲۳۱۔ الاصابة لابن حجر، ۲۷۶/۱ ☆

۱۲۳۲۔ المستدرك للحاكم، ۵۱۵/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۵۶۹/۳

انعام فرمایا۔وہ کرتا میں نے آج کیلئے چھپا رکھا تھا۔اور ایک روز حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناخن وموئے مبارک تراشے۔وہ میں نے لیکر اس دن کیلئے اٹھا رکھے۔جب میں مرجاؤں تو قمیص سراپا تقدیس کو میرے کفن کے نیچے بدن سے متصل رکھ دینا اور موئے مبارک اور ناخن ہائے مقدسہ کو میرے منہ میں اور آنکھوں اور پیشانی وغیرہ مواضع سجود پر رکھ دینا۔

فتاوی ۴/۱۳۱

ظاہر ہے کہ جیسے نقوش کتابت آیات واحادیث کی تعظیم فرض ہے یونہی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رداوقمیص خصوصاً ناخن وموئے مبارک کی کہ اجزائے جسم اکرم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی کل جزء جزء وشعرۃ شعرۃ منہ وبارک وسلم ہیں۔تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا ان طریقوں سے تبرک کرنا اور حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے جائز ومقرر رکھنا بلکہ بہ نفس نفیس یہ فعل فرمانا جواز ما نحن فیه (کفن پر آیات کلام اللہ واحادیث لکھنے) کیلئے دلیل واضح ہے۔اور کتابت قرآن عظیم کی تعظیم زیادہ ماننا بھی ہرگز مفید تفرقہ نہیں ہوسکتا۔کہ جب علت منع تنجیس ہے تو وہ جس طرح کتابت فرقان کیلئے ممنوع ومحظور، یونہی لباس واجزائے جسم اقدس کیلئے قطعاً ناجائز ومحذور، پھر صحاح حدیث سے اس کا جواز بلکہ ندب ثابت ہونا دلالۃ النص اس کے جواز کی دلیل کافی ہے۔واللہ الحمد۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۲
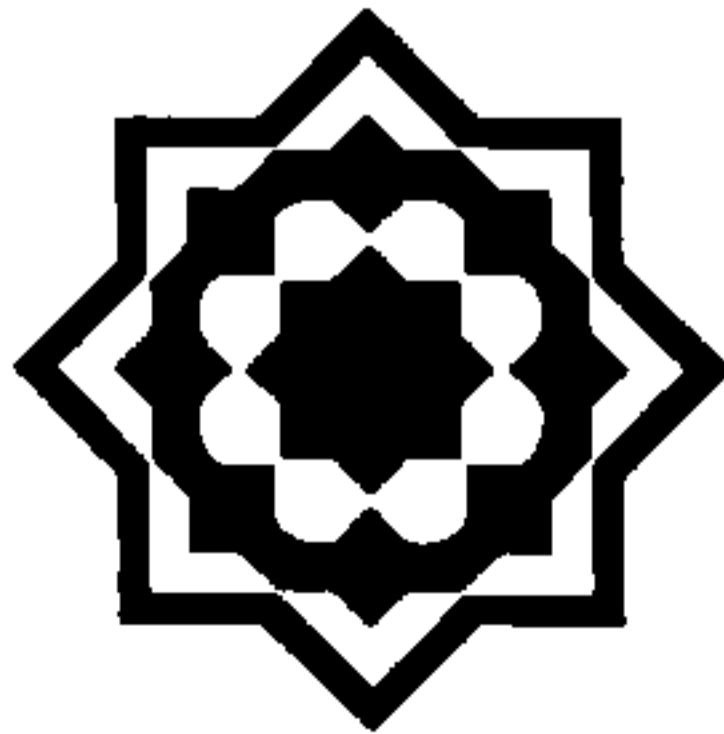
۱۲۔ شہید کون؟

(۱) شہیدوں کی قسمیں

۱۲۳۳۔ **عن** سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ شَہِیْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِہٖ فَھُوَ شَہِیْدٌ ، وَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِیْنِہٖ فَھُوَ شَہِیْدٌ، وَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَھْلِہٖ فَھُوَ شَہِیْدٌ ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا مال بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔ جو اپنی جان بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔ جو اپنا دین بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔ جو اپنے گھر والوں کو بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۱۳۶

۱۲۳۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قتل دون مالہ ، ۱/۳۳۷
الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان ، ۱/۸۱
السنن لابی داؤد ، السنۃ باب فی قتال الصرص، ۲/۶۵۸
السنن لابن ماجہ ، باب ما یری فیہ الشہادۃ ، ۲/۲۰۶
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۷۹ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۳/۲۶۵
المستدرک للحاکم ، ۳/۶۳۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۱۱۵
فتح الباری للعسقلانی، ۵/۱۲۳ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۶/۲۴۴
شرح السنۃ للبغوی، ، ۱/۲۴۸ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۲/۳۳۹
کنز العمال للمتقی، ۱۱۱۸۰، ۴/۴۱۶ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۴/۳۴۹
التفسیر للقرطبی، ۳/۴۲۰ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳/۱۶۴
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۳۵۱۲، ☆ المطالب العالیۃ لابن حجر ، ۱۸۵۴
تاریخ بغداد للخطیب ، ۲/۳۲۹ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۱/۴۱۹
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۳/۳۵۳ ☆ تاریخ اصفہان لابی نعیم، ۲/۶۲
البدایۃ و النہایۃ لابن کثیر ۸/۸۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی ، ۲/۳۷۱
الکامل لابن عدی، ، ۴/۳۴۷ ☆ المسند للشافعی، ۲۰۱
المسند لابی عوانہ ، ۱/۴۴ ☆

۱۲۳۴۔ عن ابی هریره رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اَلشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ ، اَلْمَطْعُوْنُ وَ الْمَبْطُوْنُ وَ الْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَ الشَّهِيْدُ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۱۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید پانچ ہیں۔ طاعون زدہ، جو پیٹ کی بیماری میں مرا، ڈوب کر مرا، جس پر دیوار وغیرہ گری اور مرا، اور جو جہاد میں شہید ہوا۔

۱۲۳۵۔ عن جابر بن عتیك رضی الله تعالی عنه قال : انه مرض فاتاه النبی صلی الله تعالی علیه وسلم یعوده فقال قائل من اهله : انا کنا لنرجو ان تکون و فاته قتل شهادة فی سبیل الله ، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ شُهَدَآءَ اُمَّتِی اِذًا لَقَلِيْلٌ ، اَلْقَتْلُ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهَادَةٌ ، وَ الْمَطْعُوْنُ شَهَادَةٌ ، وَ الْمَرْأَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهَادَةٌ يَعْنِی الْحَامِلَ، وَ الْغَرَقُ وَ الْحَرَقُ وَ الْمَجْنُوْبُ يَعْنِی ذَاتَ الْجَنْبِ شَهَادَةٌ ۔

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب میں مریض ہوا تو

۱۲۳۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الشهادة سبع سوی القتل ، ۱/۳۹۷
الصحیح لمسلم ، باب بیان الشهداء ، ۲/۱۴۲
الجامع للترمذی، باب ما جا فی الشهداء من هم، ۱/۱۲۶
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۳۳۵ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۵۴۶
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۱۴۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۳۳۲
تجرید التمهید لابن عبدالبر ، ۱۶۶ ☆ المؤطا لمالك ، ۱۳۱
فتح الباری لابن حجر، ۲/۱۳۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ، ۱۱۱۸۴، ۴/۴۱۷

۱۲۳۵۔ الصحیح لمسلم ، باب بیان الشهداء ۲/۱۴۲
السنن لابن ماجه ، باب ما یرجی فیه الشهادة ، ۱/۲۰۶
السنن لابی داؤد ، کتاب الجنائز ، باب فی فضل من مات بالطاعون ، ۲/۴۴۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/۲۰۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۲۰۹
مجمع الزوائد للهیتمی، ۲/۳۱۷ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴/۸۶
المصنف لابن ابی شیبة ، ۵/۳۳۲ ☆ الطبقات لابن سعد ، ۳/۸۱
المصنف لعبد الرزاق، ۶۶۹۵، ۳/۵۶۲ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۷/۲۱۸
کنز العمال للمتقی، ۱۱۱۹۰، ۴/۴۱۸

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عیادت کو تشریف لائے۔گھر والوں میں سے کسی نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارا تو یہ خیال تھا کہ یہ شہید ہو کر مریں گے آپ نے فرمایا: اس صورت میں تو میری امت کے شہداء بہت کم ہو جائیں گے۔سنو، جہاد میں قتل ہونا بھی شہادت، طاعون سے مرنا بھی شہادت، عورت کا زچگی کی حالت میں مرنا بھی شہادت، ڈوب کر مرنا بھی شہادت پسلی کے مرض سے مرنا بھی شہادت ہے۔
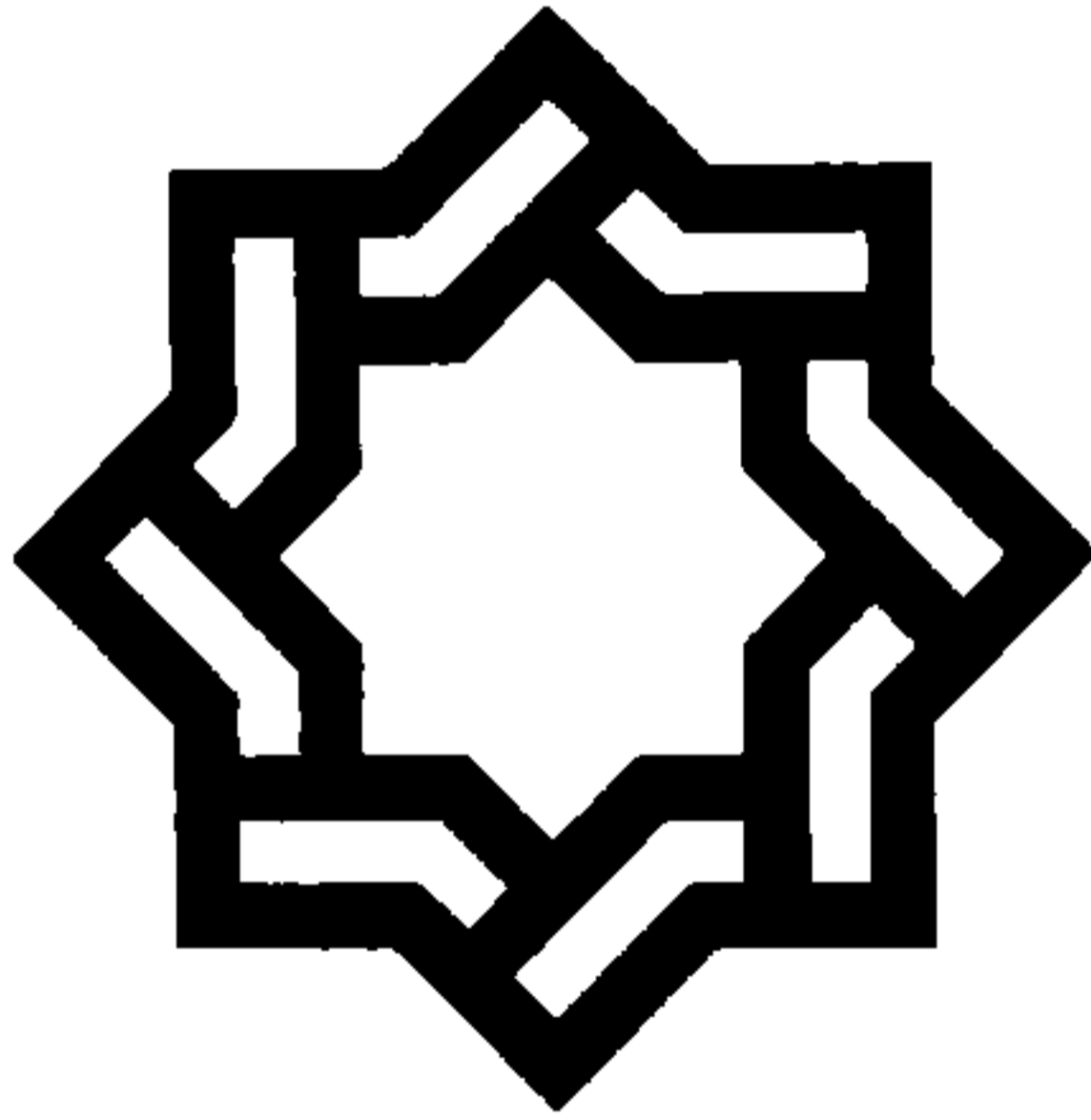
۱۴۔ شہید کی فضیلت

(۱) فضیلت شہید

۱۲۳۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اَلشَّهِيْدُ يَشْفَعُ فِي سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید کی شفاعت اس کے ستر اقارب کے بارے میں قبول ہوگی۔

اراءۃ الادب ص۴۲

۱۲۳۷۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اَلشَّهِيْدُ يُغْفَرُلَهٗ فِي أَوَّلِ دُفْعَةٍ مِنْ دَمِهٖ وَ يَتَزَوَّجُ حُوْرَانِ وَ يَشْفَعُ فِي سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید کے بدن سے پہلی بار جو خون نکلتا ہے اسکے ساتھ ہی اس کی مغفرت فرمادی جاتی ہے اور روح نکلتے ہی دو حوریں اس کی خدمت میں آجاتی ہیں۔ اور اپنے گھر والوں سے ستر اشخاص کی شفاعت کا اسے اختیار دیا جاتا ہے۔

۱۲۳۸۔ **عن** عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اِنَّ لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سَبْعَ خِصَالٍ ، أَنْ يُغْفَرَلَهٗ فِي أَوَّلِ دُفْعَةٍ مِنْ دَمِهٖ ، وَ يُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَ يُحَلّٰى حُلَّةَ الْإِيْمَانِ ، وَ يُزَوَّجُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ ، و يُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، و يَأْمَنُ مِن يَوْمِ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ ، وَ يُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةُ مِنْهُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا ، وَ يُزَوَّجُ اِثْنَتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ

۱۲۳۶۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الجهاد، باب فی الشهید یشفع ، ۳٤۱/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۱٦/۲ ☆ الدر المنثور لسیوطی، ۱۰۰/۲
الصحیح لابن حبان ، ۱٦۱۲ ، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰۵/۲
۱۲۳۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۹۳/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۱۰۱، ۳۹۸/٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰۵/۲ ☆
۱۲۳۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۱/٤ ☆ السنن لابن ماجه ، ۲۰٦/۲

الْحُوْرِ الْعِیْنِ ، وَیَشْفَعُ فِی سَبْعِیْنَ اِنْسَانًا مِنْ اَقَارِبِہٖ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے یہاں شہید کیلئے سات کرامتیں ہیں پہلی بار اس کے بدن سے خون نکلتے ہی اس کی بخشش فرمادی جاتی ہے، جنت میں وہ اپنا ٹھکانا دیکھ لیتا ہے اور ایمان کے زیور سے اسے آراستہ کر دیا جاتا ہے، حوروں سے اس کی شادی کر دی جاتی ہے، عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے، قیامت کی ہولناکی سے مامون رکھا جاتا ہے، اس کے سر پر یاقوت کا تاج عزت رکھا جاتا ہے جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا ہے، بہتر حوروں سے شادی کر دی جاتی ہے، اس کے اقرباء سے ستر شخصوں کے حق میں اسے شفیع بنایا جائے گا۔

اراءۃ الادب ص ۴۳

۱۲۳۹۔ **عن** عبد الله عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم قال : یُغْفَرُ لِلشَّهِیْدِ کُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّیْنَ ۔

جد الممتار ۲/۱۷۲

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرض کے علاوہ شہید کے تمام گناہ محو کر دیئے جاتے ہیں۔۱۲م

۱۲۴۰۔ **عن** أبی اُمامة رضی الله تعالیٰ عنه قال :۔ قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : یُغْفَرُ لِشَهِیْدِ الْبَرِّ الذُّنُوْبُ کُلُّهَا اِلَّا الدَّیْنَ ، وَ یُغْفَرُ لِشَهِیْدِ الْبَحْرِ الذُّنُوْبُ کُلُّهَا وَ الدَّیْنُ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خشکی میں شہید ہوا اس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں مگر حقوق عباد، اور جو

۱۲۳۹۔ الصحیح لمسلم ، باب من قتل فی سبیل الله کفرت خطایاه الا الدین ، ۱۳۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۲۰/۲ ☆ المستدرك للحاکم ۱۱۹/۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۱۱/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۱۱۰، ۳۹۹/۴
شرح السنة للبغوی، ۳۰۰/۸ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۹۱۲
التفسیر لابن کثیر ، ۲۹۲/۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۹۸/۲
۱۲۴۰۔ السنن لابن ماجه ، باب فضل غزو البحر، ۲۰۴/۱
ارواء الغلیل للالبانی، ۱۷/۵ ☆ التفسیر للقرطبی، ۷۴/۲

دریا میں شہادت پائے اس کے تمام گناہ اور حقوق عباد سب معاف ہو جاتے ہیں۔

۱۲۴۱۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: قَتْلُ الصَّبْرِ لَا يَمُرُّ بِذَنْبٍ إِلَّا مَحَاهُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قتل صبر کسی گناہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ اسے مٹا دیتا ہے۔

۱۲۴۲۔ **عن** أبی هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: قَتْلُ الرَّجُلِ صَبْرًا كَفَّارَةٌ لِمَا قَبْلَهٗ مِنَ الذُّنُوْبِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشافرمایا: آدمی کا بروجہ صبر مارا جانا تمام گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۵۱/۹

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شہید صبر یعنی وہ سنی المذہب صحیح العقیدہ مسلمان جسے ظالم نے گرفتار کر کے بحالت بیکسی و مجبوری قتل کیا، سولی دی، پھانسی دی، کہ یہ بوجہ اسیری قتال و مدافعت پر قادر نہ تھا، بخلاف شہید جہاد کہ مارتا مرتا ہے۔ اس کی بیکسی و بیدست و پائی زیادہ باعث رحمت الٰہی ہوتی ہے۔ کہ حق اللہ وحق العبد کچھ نہیں رہتا، ان شاء اللہ تعالیٰ یہ احادیث مطلق ہیں اور مخصص مفقود، ہم نے سنی المذہب کی تخصیص اس لئے کی کہ حدیث میں ہے۔

۱۲۴۳۔ **عن** أنس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَوْ أَنَّ صَاحِبَ الْبِدْعَةِ مُكَذِّبًا بِالْقَدَرِ قُتِلَ مَظْلُوْمًا صَابِرًا مُحْتَسِبًا

۱۲۴۱۔ مجمع الزوائد للهيثمي، ۲۶۶/۶ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۸۹/۵، ۱۳۳۷۰
التفسير لابن كثير، ۸۱/۳ ☆ زاد المسير لابن الجوزى، ۳۳۶/۲
تاريخ اصفهان لابی نعيم، ۱۹۱/۲ ☆ الاسرار المرفوعه للقارى، ۳۰۴
كشف الخفاء للعجلونی، ۲۵۸/۲ ☆ الدر المنتثرة للسيوطى، ۱۳۸
۱۲۴۲۔ مجمع الزوائد للهيثمي، ۲۶۶/۶ ☆ كنز العمال لمتقى، ۱۳۳۶۹، ۳۹۱/۵
الكامل لابن عدى، ۶۹/٤ ☆
۱۲۴۳۔ العلل المتناهية لابن الجوزى، ۱٤۰/۱ ☆ تنزية الشريعة لابن عراق، ۳۲۰/۱
تذكرة الموضوعات للفتنى، ۱۶ ☆

بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ فِی شَیْءٍ مِنْ أَمْرِہٖ حَتّٰی یُدْخِلَہٗ جَھَنَّمَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگرکوئی بدمذہب تقدیر ہر خیر وشر کا منکر خاص حجر اسود اور مقام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے درمیان محض مظلوم وصابر مارا جائے اور وہ اپنے اس قتل میں ثواب الٰہی ملنے کی نیت بھی رکھے تاہم اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کرے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۵۱

(۲) شہید کی روح جسم مثالی میں رکھی جاتی ہے

۱۲۴۴۔ **عن** حبان بن ابی حیلة التابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :۔ بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال : إِنَّ الشَّھِیْدَ إِذَا اسْتُشْھِدَ أَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی جَسَدًا کَأَحْسَنِ جَسَدٍ ثُمَّ یُقَالُ لِرُوْحِہٖ : اُدْخُلِی فِیْہِ : فَیَنْظُرُ إِلٰی جَسَدِہِ الْأَوَّلِ مَا یُفْعَلُ بِہٖ وَ یَتَکَلَّمُ فَیَظُنُّ أَنَّھُمْ یَسْمَعُوْنَ کَلاَمَھُمْ وَ یَنْظُرُ إِلَیْھِمْ فَیَظُنُّ أَنَّھُمْ یَرَوْنَہٗ حَتّٰی یَأْتِیَہٗ أَزْوَاجُہٗ یَعْنِی مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ فَیَذْھَبْنَ بِہٖ ۔

حضرت حبان بن ابی حیلہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حدیث پہونچی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا شہید کیلئے ایک جسم نہایت خوبصورت یعنی اجسام مثالیہ سے اترتا ہے اوراس کی روح کو کہتے ہیں کہ اس میں داخل ہو۔ پس وہ اپنے پہلے بدن کو دیکھتا ہے کہ لوگ اس کے ساتھ کیا کرتے ہیں اور کلام کرتا ہے اوراپنے ذہن میں سمجھتا ہے کہ لوگ اس کی باتیں سن رہے ہیں اور خود جوانہیں دیکھتا ہے تو یہ گمان کرتا ہے کہ لوگ بھی اسے دیکھ رہے ہیں یہاں تک کہ حورعین سے اس کی بیبیاں آکر اسے لیجاتی ہیں۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۵۶

(۳) شہدائے احد کی تدفین اوران کی فضیلت

۱۲۴۵۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :۔ کان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لیجمع بین الرجلین من قتلی احد فی ثوب واحد ثم یقول: أَیُّھُمْ

۱۲۳۴۔ شرح الصدور للسیوطی،　۱۰۳　☆

۱۲۴۵۔ الجامع الصحیح للبخاری،　باب الصلوة علی الشھید،　۱/۱۷۹

أَكْثَرُ آخِذًا لِلْقُرْآنِ ؟ فاذا اشير له الى احدهما قدمه فى اللحد و قال : أَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلآءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، و امر بدفنهم فى د مائهم و لم يغسلوا و لم يصل عليهم ـ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد میں سے دو کو ایک کپڑے میں کفن دیتے پھر فرماتے بتاؤ ان میں سے کون قرآن کریم زیادہ جانتا ہے؟ ان میں سے ایک کے بارے میں بتایا جاتا تو قبر میں انہیں کو آگے رکھتے۔ پھر حضور فرماتے میں قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں اور ان کے دفن کا حکم فرماتے نہ تو کسی کو غسل دیا گیا اور نہ نماز پڑھی گئی۔ ۱۲م　　فتاوی رضویہ ۴/۴۶

(۴) فاروق اعظم کا جسم اطہر ایک مدت کے بعد صحیح وسلامت تھا

۱۲۴۶ـ **عن** هشام بن عروة عن ابيه رضى الله تعالىٰ عنهما قال : لما سقط عليهم الحائط فى زمان الوليد بن عبد الملك اخذوا فى بنائه فبدت لهم قدم ففزعوا و ظنوا انها قدم النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فما و جدوا احدا يعلم ذلك حتى قال لهم عروة ، لا و الله ، ما هى قدم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ، ما هى الاقدم عمر ـ

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ ولید بن عبدالملک کے زمانہ میں جب دیوار منہدم ہوئی تو اس کی تعمیر شروع ہوئی اسی درمیان ایک قدم ظاہر ہوا۔ سب لوگ گھبرا گئے اور یہ سمجھے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قدم مبارک

۱۲۴۵ـ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى ترك الصلوة على الشهيد ، ۱/۱۲۳
السنن لابى داؤد ، كتاب الجنائز ، باب فى الشهيد يغسل ، ۲/۴۴۸
السنن للنسائى، باب دفن الجماعة فى القبر الواحد ، ۱/۲۲۰
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فى الصلوٰة على الشهداء ۱/۱۱۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۲۰ ☆ السنن الكبرىٰ للبيهقى، ۴/۱۰
شرح السنة للبغوى، ۵/۳۶۴ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ۳/۳۲۵
دلائل النبوة للبيهقى، ۳/۲۹۵ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱/۱۱۳
كنز العمال للمتقى، ۱۱۷۳۷، ۴/۵۹۵ ☆ البداية و النهاية لابن كثير ، ۴/۴۱
ارواء الغليل للالبانى، ۳/۱۶۳ ☆
التاريخ الكبير للبخارى، ۵/۳۱۳ ☆

۱۲۴۶ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما جاء فى قبر النبى ﷺ ، ۱/۱۸۶

ہے، کوئی ایسا نہ ملا جو یہ بتا تا کہ یہ کس کا قدم ہے یہاں تک کہ حضرت عروہ نے کہا، قسم بخدا! یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قدم مبارک نہیں بلکہ یہ سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم ہے۔۱۲م
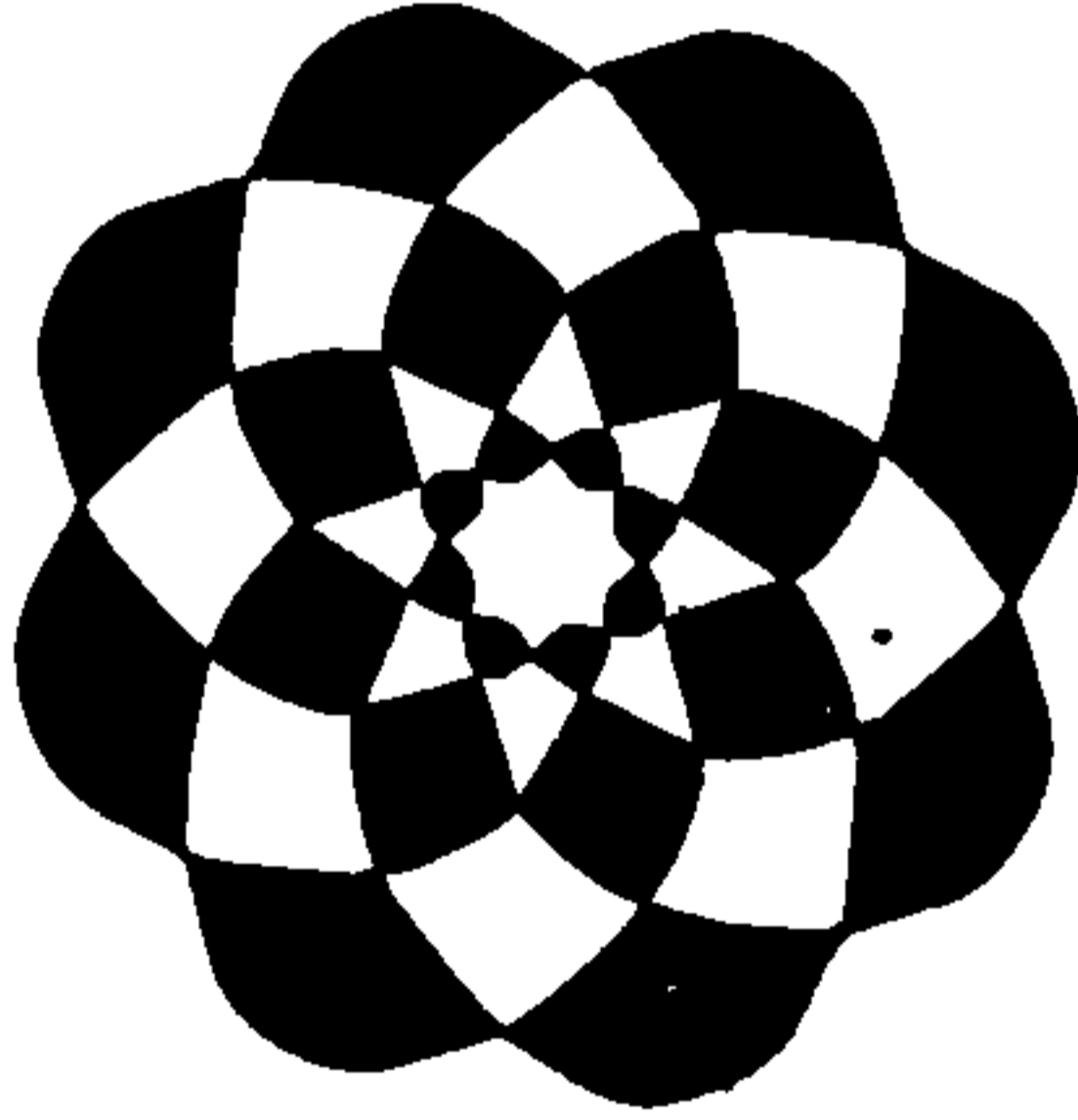
۱۴۔ طاعون

(۱) طاعون میں مرنے والا شہید ہے

۱۲۴۷۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : انها سألت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن الطاعون ، فاخبرنى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أَنَّهٗ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلىٰ مَنْ يَّشَاءُ فَجَعَلَهٗ رَحْمَةً لِلْمُؤمِنِيْنَ ،فَلَيْسَ مِنْ رَجُلٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِى بَيْتِهٖ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهٗ لَا يُصِيْبُهٗ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيْدِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: طاعون ایک عذاب تھا کہ اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے بھیجتا ہے اوراس امت کیلئے اسے رحمت کردیا ہے تو جو شخص زمانۂ طاعون میں اپنے گھر میں صبر کئے طلب ثواب کیلئے اس اعتقاد کے ساتھ ٹھہرے کہ اسے وہی پہونچے گا جو خدا نے لکھ دیا ہے اس کیلئے شہید کا ثواب ہے۔

(۲) طاعون مومن کیلئے شہادت ہے

۱۲۴۸۔ عن أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: طاعون ہر مسلمان کیلئے شہادت ہے۔

۱۲۴۷۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب ما يذكر فى الطاعون ، ۸۵۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵۱/۶

۱۲۴۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الشهادة سبع سوى القترل ، ۳۹۷/۱
الصحيح لمسلم ، باب بيان الشهداء ، ۱۴۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۱۰/۱۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۳۳۵/۲
فتح البارى للعسقلانى، ۱۸۰/۱۰ ☆ شرح السنة للبغوى، ۲۵۲/۵
مشكوة المصابيح للتبريزى، ۱۵۴۵ ، ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۸۴۳۳ ، ۷۷/۱۰
التاريخ الكبير للبخارى، ۳۹۲/۶ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۳۳۴/۲

۱۲۴۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنْ مَاتَ فِی الطَّاعُوْن فَهُوَ شَهِیْدٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا طاعون میں مرنے والا شہید ہے۔

۱۲۵۰۔ **عن** صفوان بن اُمیة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِاُمَّتِیْ ۔

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: طاعون میری امت کیلئے شہادت ہے۔

۱۲۵۱۔ **عن** ربیع بن ایاس الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ ۔

حضرت ربیع بن ایاس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: طاعون شہادت ہے۔

۱۲۵۲۔ **عن** جابر بن عتیك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اَلْمَطْعُوْنُ شَهِیْدٌ۔

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس مسلمان کو طاعون ہو وہ شہید مرا۔

۱۲۵۳۔ **عن** اِبن مسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله

۱۲۴۹۔ الصحیح لمسلم، باب بیان الشهداء، ۱۴۳/۲

۱۲۵۰۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۵۲/۶ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۳۴/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۳۷، ۷۷/۱۰ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲۸۵/۳

۱۲۵۱۔ مجمع الزوائد لهیثمی، ۳۱۷/۲ ☆ باب الشهادة سبع سوی القتل، ۳۹۷/۱۰

۱۲۵۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الشهادة سبع سوی القتل، ۱۹۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل ۵۲۲/۲ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۶۶۹۵، ۵۶۲/۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۰۱/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۲۲۱، ۳۳/۴
التفسیر للقرطبی، ۲۳۵/۳ ☆ الطبقات لابن سعد، ۳۰۱/۳

۱۲۵۳۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۹۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۳۴
کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۳۷، ۷۷/۱۰ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲۸۵/۳

تعالی علیه وسلم : اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِاُمَّتِی وَ رَحْمَةٌ لَّهُمْ وَ رِجْسٌ عَلَی الْكَافِرِیْنَ ۔

حضرت ابن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون میری امت کیلئے شہادت ورحمت ہے اور کافروں پر عذاب ۔

۱۲۰۴ ـ **عن** أبی بردة الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : دعا رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ، اَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْ فَنَاءَ اُمَّتِی قَتْلًافِی سَبِیْلِكَ بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ ۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: الٰہی ! میری امت کو اپنی راہ میں شہادت نصیب کر دشمنوں کے نیزوں اور طاعون سے۔

۱۲۰۵ ـ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْ فَنَاءَ اُمَّتِی بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: الٰہی ! میری امت کو دشمنوں کے نیزوں اور طاعون سے وفات نصیب کر۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۳۱۸/۹

۱۲۰۶ ـ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تَفْنٰی اُمَّتِی اِلَّا بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ،غَدَّةٌ كَغَدَّةِ الْاِبِلِ الْمُقِیْمِ فِیْهَا كَالشَّهِیْدِ وَا لْفَارُّ مِنْهَا كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا خاتمہ دشمن کے نیزوں اور طاعون سے ہی ہوگا،

۱۲۰٤ ـ جمع الجوامع للسیوطی ، ۹۸۸۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸٤۳۹، ۷۸/۱۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۳۸/٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۸۲/۱۰
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۳۷ ☆

۱۲۰۵ ـ کنز العمال للمتقی، ۲۸٤٤۸، ۸۰/۱۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹٦۸۱
التمهید لابن عبد البر، ۳۷۲/۸ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۳۸٤

۱۲۰٦ ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۳۳/٦ ☆ جمع الجوامع للهیثمی، ۳۱٤/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۸٤۵۰، ۸۰/۱۰ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۳۸
الدر المنثور للسیوطی، ۳۱۲/۱ ☆ ارواء الغلیل للالبانی ، ۷۲/٦

یہ اونٹ کی سی گلٹی ہے جو اس میں ٹھہرا رہا وہ شہید کے مانند ہے اور جو اس سے بھاگ جائے وہ ایسا ہو جیسا کفار کو پیٹھ دیکر جہاد سے بھاگنے والا۔

۱۲۵۷۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: اَلطَّاعُوْنُ وَخَزُ أَعْدَآئِکُمْ مِنَ الْجِنِّ وَ هُوَ لَکُمْ شَهَادَةٌ۔

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون تمہارے دشمن جنوں کا چوکا ہے اور وہ تمہارے لئے شہادت ہے۔

۱۲۵۸۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال:۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: فَنَاءُ أُمَّتِی بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ وَخَزُ أَعْدَآئِکُمْ مِنَ الْجِنِّ وَ فِی کُلٍّ شَهَادَةٍ۔

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا خاتمہ جہاد اور طاعون سے ہے کہ تمہارے دشمن جنوں کا چوکا ہے۔ اور دونوں شہادت ہے۔

۱۲۵۹۔ **عن** معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال:۔ قال رسول صلی اللہ تعالی علیه وسلم: إِنَّ الطَّاعُوْنَ رَحْمَةٌ لَّکُمْ وَ دَعْوَةُ نَبِیِّکُمْ وَمَوْتُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَهُوَ شَهَادَةٌ فَیَسْتَشْهِدُ اللّٰهُ بِهٖ أَنْفُسَکُمْ وَ ذَرَارِیَّکُمْ یُزَکِّی بِهٖ أَعْمَالَکُمْ۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک طاعون تمہارے رب کی رحمت اور تمہارے نبی کی دعا اور اگلے نیکوں کی موت ہے اور وہ شہادت ہے۔ تو اللہ تعالی طاعون سے تمہیں اور تمہارے بچوں کو شہادت دیگا اور اس

۱۲۵۷۔ المستدرک للحاکم، ۵۰/۱ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۵۲/۲ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی، ۸۶ ☆

۱۲۵۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۳/۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۱۱/۲ ☆ المتهید لابن عبد البر، ۱۳۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۹۲/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۱۷۳، ۴۱۵/۴ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۳۶/۲ ☆ تاریخ الکبیر للبخاری، ۲۱۲/۴ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲۳۴/۳

۱۲۵۹۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۴۵، ۷۹/۱۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۶۸۴

کے سبب تمہارے اعمال ستھرے کرے گا۔ فتاوی رضویہ دوم ۹/ ۳۱۹

(۳) طاعون سے بھاگنا حرام ہے۔

۱۲۶۰۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : إِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهَا ، وَ إِذَا وَقَعَ وَ أَنْتُمْ بِأَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی مقام کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون ہے تو نہ جاؤ اور جب تم طاعون زدہ بستی میں ہو تو وہاں سے راہ فرار اختیار نہ کرو۔۱۲م

۱۲۶۱۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال :۔ قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ كَالْفَارِّ عَنِ الزَّحْفِ ، وَمَنْ صَبَرَ فِيْهِ كَانَ لَهٗ أَجْرُ شَهِيْدٍ ۔ فتاوی رضویہ حصہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں کفار کو پیٹھ دیکر بھاگنے والا۔اور جو اس میں صبر کئے بیٹھا ہے اس کیلئے شہید کا ثواب ہے۔

۱۲۶۲۔ **عن** عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنهما انه

۱۲۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مایذکر فی الطاعون ، ۸۵۳/۲
الصحیح لمسلم ، باب الطاعون و الیرة و الهانه ۲۲۹/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۳۸، ۷۸/۱۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹/۱
۱۲۶۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة الفرار من الطاعون ، ۱۲۶/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۹۱/۶ ☆ الکامل لابن عدی، ۱۱۳/۵
الدر المنثور للسیوطی، ۳۱۲/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۴۲، ۷۹/۱۰
التفسیر للقرطبی، ۲۳۵/۴ ☆
۱۲۶۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یذکر فی الطاعون ، ۸۵۳/۲
الصحیح لمسلم ، باب الطاون و الطیرة الکهانة ، ۲۲۸/۲
شرح السنة للبغوی، ۲۵۴/۵ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۵۴۱۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۹۱/۶ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۷۸/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۲۹/۲ ☆

سمعه يسأل اسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما ماذا سمعت من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الطاعون ، قال : رجز ارسل على بنى اسرائيل او على من كان قبلكم فاذا سمعتم به بارض فلا وتقدموا عليه ، و اذا وقع بارض و انتم بها فلا تخرجوا فرارا منه ۔

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد کو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ سوال کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں کیا سنا ہے؟ بولے حضور نے فرمایا: یہ عذاب تھا جو بنی اسرائیل اوران سے پہلے لوگوں کی طرف آیا۔تو جب تم کسی جگہ کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون پھیلا ہوا ہے تو نہ جاؤ، اور جب تم ایسی زمین میں ہو کہ جہاں طاعون پھیلا ہوا ہے تو وہاں سے نہ بھاگو۔۱۲م

۱۲٦۳۔ **عن** عبد الرحمن بن غنم رضى الله تعالىٰ عنه قال : وقع الطاعون بالشام فقال عمر و بن العاص رضى الله تعالىٰ عنه :۔ ان هذا الطاعون رجس ففروا منه الأودية و الشعاب فبلغ ذلك شر حبيل بن حسنة رضى الله تعالىٰ عنه فغضب وقال ۔ كذب عمر و بن العاص فقد صحبت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و عمرو ، و أضل من جمل أهله اِن هذا الطاعون دعوة نبيكم ورحمة ربكم ووفاة الصالحين قبلكم ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ملک شام میں طاعون پھیلا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ عذاب ہے، لہذا اس سے بھاگ کر وادیوں اور گھاٹیوں میں چھپ جاؤ۔ یہ خبر حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہونچی تو غضبناک ہوگئے اور بولے: حضرت عمرو بن عاص نے غلط کہا۔ میں اور وہ یعنی عمرو بن عاص حضور کے ساتھ تھے جبکہ ان کی اہلیہ کا اونٹ گم ہوگیا تھا فرمایا: یہ طاعون تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا اور تمہارے رب کی رحمت اور تم سے پہلے نیک لوگوں کے وصال کا ذریعہ ہے۔۱۲م

۱۲٦۳۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۹٦/٤

۱۲٦٤ـ **عن** عبد الرحمن بن غنم رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه حین احس بالطاعون فرق فرقا شدیدا فقال : یا ایها الناس ! تبددوا فی هذالشعاب و تفرقوا ، فانه قد نزّل بکم امر من الله تعالی ، لا اراه الا رجزا و الطوفان ، قال شرحبیل بن حسنة رضی الله تعالیٰ عنه : قد صاحبنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و أنت أضل من حمار اهلك ، قال عمر وصدقت ، قال معاذ لعمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما ، کذبت لیس بالطوفان و لا بالرجزو لکنها رحمة ربکم ودعوة نبیکم و موت الصالحین قبلکم ، فاجتمعوا له و لا تفرقوا علیه ، فقال عمر و صدق ـ

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طاعون محسوس کیا تو لوگوں کو بہت خوف دلایا اور فرمایا: اے لوگو! ان گھاٹیوں میں منتشر ہو جاؤ! یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے اوپر ایک بلا ہے۔ کیونکہ میں تو اس کو ایک عذاب اور طوفان ہی سمجھ رہا ہوں۔ حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر فرمایا: میں اور آپ حضور کے ساتھ تھے اس وقت جبکہ آپ کی اہلیہ کا گدھا بھاگ گیا تھا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم نے سچ کہا: حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمرو بن عاص سے کہا: آپ نے غلط کہا: نہ یہ طوفان ہے اور نہ عذاب بلکہ یہ تو تمہارے رب کی رحمت اور تمہارے نبی کی دعا ہے اور تم سے پہلے نیک لوگوں کی وفات کا سبب ہے۔ حضرت عمرو بن عاص نے فرمایا: معاذ نے سچ کہا۔ ۱۲م

۱۲٦٥ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ کَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَ الصَّابِرُ فِیْهِ کَالصَّابِرِ فِی الزَّحْفِ ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں کفار کے سامنے سے بھاگنے والا۔ اور طاعون میں ٹھہرنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں صبر واستقلال کرنے والا۔

۱۲٦٤ـ تاریخ دمشق لابن عساکر، ٨٢/٦

۱۲٦٥ـ المسند لاحمد بن حنبل،

۱۲۶۶۔ **عن** زید بن اسلم عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه: ان الناس قد زعموا انی فررت من الطاعون و انا ابرأ الیك من ذلك ۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ گمان کرتے ہیں کہ میں طاعون سے بھاگا۔ الہی! میں اس تہمت سے بری ہوں۔

۱۲۶۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما اِن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه خرج الی الشام اذا کان بسرغ لقیه اُمر اء الأجناد أبو عبیدة بن الجراح و أصحابه فأخبروه أن الوباء قد وقع بالشام قال اِبن عباس : فقال عمر : ادع الی المهاجرین الأولین فدعاهم فاستشارهم و أخبرهم أن الوباء قد وقع بالشام فاختلفوا ، فقال بعضهم : قد خرجت لأمر و لا نری أن نرجع عنه ، و قال بعضهم معك بقیة الناس و اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و لا نری أن تقدمهم علی هذا الوباء فقال : ارتفعوا عنی ، ثم قال : اُدع لی الأنصار فدعوتهم فاستشارهم فسلکوا سبیل المهاجرین و اختلفوا کاختلافهم فقال : ارتفعو عنی ، ثم قال : ادع لی من کان ههنا من مشیخة قریش من مهاجرة الفتح فدعوتهم فلم یختلف منهم علیه رجلان فقالوا: نری أن ترجع بالناس و لا تقدمهم علی هذاا لوباء فنادی عمر فی الناس : اِنی مصبح علی ظهر فاصبحوا علیه ، قال أبو عبیدة بن الجراح رضی الله تعالیٰ عنه: أفرارا من قدر الله ، فقال عمر : لو غیرك قالها یا أبا عبیدة ! نعم ، نفر من قدر الله الی قدر الله ، أرأیت لو کان لك اِبل هبطت وادیاله عدونان ، اِحدهما خصبة و الاُخری جدبة ألیس اِن رعیت الخصبة رعتیها بقد ر الله ، و ان رعیت الجدبة رعیتها بقدر الله قال : فجاء عبد الرحمن بن عوف و کان متغیبا فی بعض حاجته فقال : اِن عندی فی هذا علما ،

۱۲۶۶۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۸۰/۲

۱۲۶۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یذکر فی الطاعون ، ۳۷۵/۲

شرح معانی الآثار للطحاوی، ۸۵۳/۲

سمعت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقول : اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِأَرْضٍ فَلَا تُقْدِمُوا عَلَیْهِ وَ اِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَّأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ ، قال : فحمد الله عمر ثم انصرف ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ملک شام کا سفر فرمایا: جب آپ مقام سرغ میں پہونچے تو آپ کو امراء لشکر یعنی حضرت ابوعبید بن جراح اور ان کے ساتھی ملے ۔انہوں نے بتایا کہ ملک شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے۔حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: امیر المؤمنین نے فرمایا: مہاجرین اولین کو میرے پاس بلالاؤ، چنانچہ انہیں بلایا گیا اور مشورہ کیا گیا سرزمین شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے۔اس سلسلہ میں اختلاف رونما ہوگیا۔بعض حضرات نے کہا ہم ایک کام کیلئے نکلے ہیں اور اسے انجام دیئے بغیر لوٹنا مناسب نہیں ۔اور دوسرے حضرات کی رائے یہ تھی کہ آپ کے ساتھ صحابہ کرام میں سے منتخب حضرات ہیں لہذا مناسب نہیں کہ اس وبا کی طرف پیش قدمی کی جائے ۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ پھر آپ نے انصار کو بلانے کو کہا تو میں ان حضرات کو بلا کر لایا۔چنانچہ آپ نے ان سے مشورہ کیا انہوں نے بھی مہاجرین کا طریقہ اختیار کیا اور آپس میں اختلاف واقع ہوگیا آپ نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ کر چلے جاؤ پھر آپ نے اکابر قریش کو بلایا جنہوں نے فتح مکہ کیلئے ہجرت کی تھی ۔ ان حضرات میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہیں کیا اور کہا ہماری رائے یہ ہے کہ لوگوں کو لوٹنے کا حکم دیا جائے اور اس بلا کی طرف پیش قدمی مناسب نہیں چنانچہ حضرت عمر فاروق اعظم نے منادی کروادی کہ کل صبح میں واپسی کیلئے سوار ہو جاؤنگا۔حضرت ابوعبیدہ نے کہا: کیا آپ خدا کی تقدیر سے فرار کر رہے ہیں؟ حضرت عمر نے فرمایا: کاش! یہ بات تمہارے سوا کوئی اور کہتا۔اے ابوعبیدہ! ہاں ہم اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے اللہ تعالیٰ کی تقدیر کی طرف فرار کر رہے ہیں۔غور تو کرو کہ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایسی وادی میں اترو جس کے دو میدان ہوں۔یعنی ایک سرسبز و شاداب۔ اور دوسرا سوکھا سڑا، کیا یہ حقیقت نہیں کہ تم سرسبز میدان میں چراؤ گے۔تو یہ چرانا تقدیر الٰہی سے ہے اور اگر خشک میدان میں چراؤ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہے۔۔راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف آگئے جو اپنی کسی ضرورت کے باعث وہاں موجود نہ تھے ۔انہوں

نے کہا: اس بارے میں میرے پاس ایک علم ہے یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم کسی علاقے کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون ہے تو نہ جاؤ، اور جب اس جگہ میں پھوٹ نکلے جہاں تم رہتے ہو تو وبا سے فرار کرتے ہوئے وہاں سے نہ نکلو۔ حضرت عمر نے یہ حدیث سن کر خدا کا شکر ادا کیا اور پھر لوٹ آئے۔ ۱۲ ام

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

طاعون سے فرار گناہ کبیرہ ہے جن حکمتوں کی بنا پر حکیم کریم رؤف رحیم علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیم نے طاعون سے فرار حرام فرمایا ان میں سے ایک حکمت یہ ہے کہ اگر تندرست بھاگ جائیں گے بیمار ضائع ہو جائیں گے۔ ان کا نہ کوئی تیماردار ہوگا نہ خبر گیراں۔ پھر جو مریں گے ان کی تجہیز و تکفین کون کرے گا جس طرح خود آج کل ہمارے شہر اور گرد و نواح کے ہنود میں مشہور ہو رہا ہے کہ اولاد کو ماں باپ، اور ماں باپ کو اولاد نے چھوڑ کر اپنا رستہ لیا، بڑوں بڑوں کی لاشیں مزدوروں نے ٹھیلے پر ڈال کر جہنم پہنچائیں۔ اگر شرع مطہر مسلمانوں کو بھی بھاگنے کا حکم دیتی تو معاذ اللہ یہی بے بسی بے کسی ان کے مریضوں میتوں کو بھی گھیرتی جسے شرع قطعاً حرام فرماتی ہے۔

ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں ہے

لا تخرجوا فرارا منه فانه فرار من القدر و لئلا يضيع المرضى لعدم من يتعهدهم والموتى لعدم من يجهز ۔

اسی طرح زرقانی شرح مؤطا میں ہے۔ اور امام عینی نے شرح بخاری میں بھی اسے نقل کر کے مقرر رکھا۔ ظاہر ہے کہ یہ علت جس طرح غیر شہر کو بھاگ جانے میں ہے یونہی بیرون شہر جا پڑنے بلکہ محلہ مریضاں چھوڑ کر محلہ صحیحاں میں جا بسنے میں بھی۔ تو حق یہ ہے کہ بہ نیت فرار مطلقاً نقل و حرکت حرام ہے۔ نیز یہ علت موجب ہے کہ نہ صرف طاعون بلکہ ہر وبا کا یہی حکم ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۶۲

۱۲۶۸۔ **عن** أبی عسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَتَانِي جِبْرَئِيلُ بِالْحُمّٰى وَ الطَّاعُوْنِ ، فَأَمْسَكْتُ الْحُمّٰى بِالْمَدِيْنَةِ

۱۲۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۱/۵

وَ اَرْسَلْتُ الطَّاعُوْنَ اِلَی الشَّامِ ، فَالطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِاُمَّتِی وَ رَحْمَةٌ لَهُم وَ رِجْسٌ عَلَی الْکَافِرِیْنَ ۔

حضرت ابو عسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بخار اور طاعون لیکر حاضر ہوئے ، میں نے بخار مدینہ طیبہ میں رہنے دیا اور طاعون ملک شام کو بھیج دیا۔ تو طاعون میری امت کیلئے شہادت و رحمت اور کافروں پر عذاب و نقمت ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم تھا کہ طاعون کو ملک شام کا حکم ہوا ہے اور بلاد شام فتح کرنے تھے۔ لہذا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو لشکر ملک شام کو روانہ فرماتے اس سے دو باتوں پر یکساں بیعت و عہد و پیان لیتے ، ایک یہ کہ دشمنوں کے نیزوں سے نہ بھاگنا، دوسرے یہ کہ طاعون سے نہ بھاگنا۔

یہاں سے خوب ثابت و ظاہر ہوا کہ مسلمانون کو فرار عن الطاعون کی ترغیب دینے والا ان کا خیر خواہ نہیں بد خواہ ہے۔ اور طبیبوں ڈاکٹروں کا اس میں صبر و استقلال سے منع کرنا خیر و صلاح کے خلاف اور باطل ہے ، اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سارے جہان کیلئے رحمت بنا کر بھیجا اور مسلمانوں پر بالتخصیص رؤف و رحیم بنایا۔ اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے ارحم امتی بامتی ابوبکر، حدیث میں آیا۔ یعنی جو رافت و رحمت میری امت کے حال پر ابوبکر کو ہے اتنی تمام امت میں کسی کو نہیں۔ اگر طاعون سے بھاگنے میں بھلائی اور ٹھہرنے میں برائی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اپنی امت پر ماں باپ سے زیادہ مہربان ہیں کیوں ٹھہرنے کی ترغیب دیتے۔ اور بھاگنے سے اس قدر تاکید شدید کے ساتھ کیوں منع فرماتے ۔ اور صدیق اکبر کہ تمام امت میں سب سے بڑھ کر خیر خواہ امت ہیں کیوں اس سے نہ بھاگنے کا عہد و پیان لیتے۔

معلوم ہوا کہ طاعون سے بھاگنے کی ترغیب دینے والے ہی حقیقۃ امت کے بد خواہ اور الٹی مت سمجھانے والے ہیں۔ و العیاذ باللہ تعالیٰ ۔

جیسے کوئی بد عقل، کج فہم، عورت پڑھنے کی محنت استاذ کی شدت دیکھ کر اپنے بچے کو مکتب

سے بھاگ آنے کی ترغیب دے وہ اپنے خیال باطل میں اسے محبت سمجھتی ہے۔ حالانکہ صریح دشمنی ہے۔

ع دوستی بے خرداں دشمنی است۔

بدنصیب وہ بچہ کہ اس کے کہنے میں آجائے اور مہربان باپ کی تاکید وتہدید خیال میں نہ لائے۔

بلکہ انصافاً یہ حالت اس مثال سے بھی بدتر ہے۔ مکتب میں پڑھنے کی محنت سبھی پر ہوتی ہے اور شدت بھی غالب واکثری ہے۔ اور جہاں طاعون پھوٹے وہاں سب یا اکثر کا مبتلا ہونا کچھ ضروری نہیں۔ بلکہ باذنہ تعالی محفوظ ہی رہنے والوں کا شمار زائد ہوتا ہے۔ ولہذا آگ اور زلزلہ پر اس کا قیاس باطل اور و لا تلقوا بایدکم الی التهلكة۔ کے نیچے سمجھنا محض وسوسہ ہے کہ ان میں ہلاک غالب ہے اور سچا ہلاک تو یہ ہے کہ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد اقدس کو کہ عین رحمت وخیر خواہی امت ہے معاذ اللہ، مضرت رساں خیال کیا جائے۔

تنبیہ نبیہ: جس طرح طاعون سے بھاگنا حرام ہے اس کے لئے وہاں جانا بھی ناجائز وگناہ ہے۔ احادیث صحیحہ میں دونوں سے ممانعت فرمائی۔ پہلے میں تقدیر الہی سے بھاگنا ہے۔ تو دوسرے میں بلائے الہی سے مقابلہ کرنا ہے۔ اور اس کے لئے اظہار توکل عذر محض سفاہت۔ توکل معارضۂ اسباب کا نام نہیں اس قدر کی ممانعت میں ہرگز گنجائش سخن نہیں۔

اب رہا یہ کہ جب طاعون سے بھاگنے یا اس کے مقابلہ کی نیت نہ ہو تو شہر طاعون سے نکلنا، یا دوسری جگہ سے اس میں جانا فی نفسہ کیسا ہے؟ اس میں ہمارے علماء کی تحقیق یہ ہے کہ بجائے خود حرام نہیں مگر نظر بہ پیش بینی یہاں دو صورتیں ہیں۔

ایک یہ کہ انسان کامل الایمان ہے۔ لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا کی بشاشت ونورانیت اس کے دل کے اندر سرایت کئے ہوئے ہے۔ اگر طاعونی شہر میں کسی کام کو جائے اور مبتلا ہو جائے تو اسے یہ پشیمانی عارض نہ ہوگی کہ ناحق آیا کہ بلا نے لے لیا۔ یا کسی کام کو باہر جائے تو یہ خیال نہ کریگا کہ خوب ہوا جو اس بلا سے نکل آیا۔ خلاصہ یہ ہے اس کا آنا جانا بالکل ایسا ہو جیسا طاعون نہ ہونے کا زمانہ میں ہوتا تو اسے خالص اجازت ہے۔ اپنے کاموں کو آئے جائے جو چاہے کرے کہ نہ فی الحال نیت فاسدہ ہے نہ آئندہ فساد فکر کا اندیشہ ہے۔

دوم جو ایسا نہ ہو، اسے مکروہ ہے کہ اگر چہ فی الحال نیت فاسدہ نہیں کہ حکم حرمت ہو۔ مگر آئندہ فساد پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ لہذا کراہت ہے۔

چنانچہ وہ حدیثیں جن میں خود شہر طاعونی سے نکلنے اور اس میں جانے کی ممانعت مروی ہوئی اگر اپنے اطلاق پر رکھی جائیں یعنی نیت فرار و مقابلہ سے مقید نہ کی جائیں تو ان کا محمل یہی صورت کراہت ہے جو ابھی مذکور ہوئی۔ اور اطلاق اس بنا پر کہ اکثر لوگ اسی قسم کے ہوتے ہیں۔ اور احکام کی بنا کثیر و غالب پر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۶۴

(۴) جذامی سے میل جول

۱۲۶۹۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال ۔: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ اخذ بید رجل مجذوم، فادخلها معه فی القصعة ثم قال: كُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَ تَوَكُّلُ عَلَى اللّٰهِ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جذامی کا ہاتھ پکڑا اور پیالے میں داخل فرما کر ارشاد فرمایا: میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین رکھتے ہوئے کھا اور اس پر بھروسہ رکھ۔ ۱۲م

۱۲۷۰۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : كُلْ مَعَ صَاحِبِ الْبَلَاءِ تَوَاضُعًا لِرَبِّكَ وَ اِيْمَانًا ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھاؤ وبائی بیماری والے کے ساتھ اپنے رب کے حضور عاجزی و انکساری اختیار کرتے ہوئے اور اس کی ذات پر ایمان رکھتے ہوئے۔

۱۲۶۹۔ الصحیح لابن حبان ، ۱۴۳۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۲/۱۷۲
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۵۸۵ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۵/۵٦
المصنف لابن شیبة ، ۸/۱۲۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۴۲، ۱۰/٥٦
العلل المتناهیة لابن الجوزی ، ۲/۳۸٦ ☆ الجامع للترمذی، ، باب الاطعمه، ۲/٤
السنن لابن ماجه ، باب الجذام، ۲/۲٦۱ ☆

۱۲۷۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۹۸ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۲/۳۷۹

۱۲۷۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَا عَدْوٰی وَ لَا طِيَرَةَ وَ لَاهَامَّةَ وَ لَا صَفَرَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چھوت کی بیماری، بدشگونی، الوکا جاہلانہ تصور، صفر کی جاہلانہ کاروائی کوئی چیز نہیں۔

(۵) جذامی سے دور بھاگو

۱۲۷۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

١٢٧١۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الجذام، ٨٥٠/٢
الصحيح لمسلم، باب لا عدوی و لا طير و لا هامة، ٢٣٠/٢
السنن لابن ماجه، باب من كان يعجب الفال ميره الطبرة، ٢٦١/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٦٧/٢ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ٢١٦/٧
المصنف لعبد الرزاق، ١٩٥٠٧، ٤٠٤/١٠ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ١٧٧/٧
شرح السنة للبغوی، ١٦٧/١٢ ☆ كنز العمال للمتقی، ٢٨٦٠٣، ١١٩/١٠
فتح الباری للعسقلانی، ١٧١/١٠ ☆ المسند للعقيلی، ٢٤/٢
المصنف لابن ابی شيبة، ٤٠/٩ ☆ المسند للحميدی، ١١١٧
السنة لابن ابی العاصم، ١١٩/١ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ٧٨٥
مجمع الزوائد للهيثمی، ١٠١/٥ ☆ الادب المفرد للبخاری، ٩١٣
المطالب العالية لابن حجر، ٢٤٥٠، ☆ الاحكام النبوية للكحال، ٨٠/١
الطب النبوی للذهبی، ١١٧ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم، ٢٥٠/١
الكلام الطيب لابن ابی تيمية، ٢٤٧ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ٣٠٧/٤
البداية و النهاية لابن كثير، ١٠٥/٨ ☆ تاريخ اصفهان لابی نعيم، ٢٢٨/١
نصب الراية للزيلعی، ٢٥٥/٣ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ٤٥٧٧
تاريخ بغداد للخطيب، ٣٧٨/٤ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ٣٤٢/٢
تجريد التمهيد لابن عبد البر، ٧٨٩ ☆ تاريخ الكبير للبخاری، ١٣٩/١
علل الحديث لابن ابی حاتم، ٢٣٤٣ ☆

١٢٧٢۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الجذام، ٨٥٠/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٤٤٣/٢ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی،
السنن الكبری للبيهقی، ١٣٥/٧ ☆ المصنف لابن ابی شيبة، ١٣٢/٨
الاحكام النبوية للكحال، ٧٩/١ ☆ التاريخ الكبير للبخاری، ٨١/٢
فتح الباری للعسقلانی، ١٥٨/١٠ ☆ كنز العمال للمتقی، ٢٨٣٤٠، ٥٦/١٠
السلسلة الصحيحة للالبانی، ٤٢٨/٢ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ٣٥٦/٥
الطب النبوی للذهبی، ١١٧ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ٧٩

علیه وسلم : فِرَّمِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّمِنَ الْاَسَدِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جزامی سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہو۔۱۲م

۱۲۷۳۔ **عن** عبد الله بن جعفر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِتَّقُوْا صَاحِبَ الْجُذَامِ كَمَا يُتَّقَى السَّبُعُ ، اِذَا هَبِطَ وَادِيًا فَاهْبِطُوْا غَيْرَهٗ ۔

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جذامی سے ایسے بچو جیسے درندے سے بچا جاتا ہے۔ جب وہ کسی وادی میں ٹھہرے تو تم دوسرے میں ٹھہرو۔۱۲م

۱۲۷٤۔ **عن** عبد الله بن ابی وفی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كَلِّمِ الْمَجْذُوْمَ وَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ قَدْرُ رُمْحٍ اَوْ رُمْحَيْنِ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۵

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جذامی سے گفتگو اس طرح کرو کہ تمہارے اور اس کے درمیان ایک یا دو نیزوں کا فاصلہ ہو۔۱۲م

۱۲۷۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُدِيْمُوا النَّظَرَ اِلَى الْمَجْذُوْمِيْنَ ۔

۱۲۷۳۔ التاریخ الکبیر للبخاری، ۲۵٤/۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۳۲، ۰٤۱۰ ۵

۱۲۷٤۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۲۹ ، ۰٤۱۰ ۵ ☆ الکامل لابن عدی، ۲۸۹/۲

الاحکام النبویة للکحال ، ۸۱۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۵۹۱۰

۱۲۷۵۔ السنن لابن ماجه ، باب الجذام ، ۲٦۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۷٦/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱٤۳/۳

المصنف لابن ابی شیبة ، ۱۳۲/۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰۰/۵

الاحکام النبویة لکحال ، ۷۹/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۳۹، ۵۵/۱۰

فتح الباری لابن حجر، ۱۵۹/۱۰ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۰٦٤

الطب النبوی للذهبی، ۱۱٦ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۳۸/۱

الکامل لابن عدی، ۲۱۸/٦ ☆ السنن الکبیر للبیهقی، ۲۱۹/۷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجذوموں کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھو۔

۱۲۷۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُحِدُّوا النَّظَرَ اِلَی الْمَجْذُوْمِیْنَ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجذوموں کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھو۔

۱۲۷۷۔ **عن** الحسين السيد الشهيد الريحانة الاصغر بن علی رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُدِیْمُوا النَّظَرَ اِلَی الْمَجْذُوْمِیْنَ ، اِذَا کَلَّمْتُمُوْهُمْ فَلْیَکُنْ بَیْنَکُمْ وَ بَیْنَهُمْ قَدْرُ رُمْحٍ ۔

حضرت امام حسین شہید کربلا نواسۂ اصغر ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجذوموں کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھو، اور جب گفتگو کرو تو تمہارے اور ان کے درمیان ایک نیزے کا فاصلہ رہے۔ ۱۲م

۱۲۷۸۔ **عن** يعلی بن عطاء عن رجل من آل الشريد يقال له عمرو عن ابيه قال : كان فی وفد ثقيف رجل مجزوم فارسل اليه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اِرْجِعْ فَقَدْ بَایَعْنَاكَ ۔

حضرت یعلی بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ خاندان شرید کے ایک مرد سے راوی جن کو عمرو کہا جاتا تھا وہ اپنے والد سے روایت کرتے کہ وفد ثقیف میں ایک جزامی مرد تھے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو کہلا بھیجا: جاؤ تم سے ہم نے بیعت کرلی۔ ۱۲م

۱۲۷۹۔ عن أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : رای النبی صلی الله تعالیٰ علیه و سلم مجذوما فقال : یَا أَنَسُ ! اِئْتِ الْبِسَاطَ لَا یَطَأُ عَلَیْهِ بِقَدَمِهٖ ۔

۱۲۷۶۔ السنن الكبری للبيهقی، ۲۱۸/۷ ☆

۱۲۷۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۷۸/۱ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱۷۸/۲

۱۲۷۸۔ السنن لابن ماجه ، باب الجذام ، ۲۶۱/۲

۱۲۷۹۔ العلل المتناهية لابن الجوزی ، ۳۸۷/۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۸۳٤۱، ۹۶/۱۰

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مجذوم کو آتے دیکھا تو فرمایا: اے انس! بچھونا الٹ دو۔ کہیں یہ اس پر اپنا پاؤں نہ رکھ دے۔

۱۲۸۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنْ کَانَ شَیْءٌ مِّنَ الدَّآءِ یُعْدِیْ فَھُوَ ھٰذَا یَعْنِی الْجُذَامَ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بیماری اڑ کر لگ سکتی تو وہ یہ ہی ہے۔

۱۲۸۱۔ **عن** ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مر بأمرأة مجذومة و ھی تطوف بالبیت و قال لھا : یا امة اللہ ! لا توذی الناس ، لو جلست فی بیتك ، فجلست ، فمربھا رجل بعد ذلك فقال : ان الذی کان نھاك قد مات فاخرجی ، قالت : ما کنت لا طیعه حیا و اعصیه میتا ۔

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم نے ایک جذامی عورت کو کعبہ معظمہ کا طواف کرتے دیکھا۔ فرمایا: اے اللہ کی لونڈی! لوگوں کو ایذا نہ دے، اچھا ہو کہ تم اپنے گھر میں بیٹھی رہو۔ پھر وہ گھر سے نہ نکلیں۔ امیر المؤمنین کے وصال کے بعد ایک شخص ان کے پاس گئے اور کہا: جنہوں نے تم کو نکلنے سے منع کیا تھا ان کا انتقال ہو چکا۔ لہذا اب تم نکلو، بولیں: میری غیرت یہ گوارا ہی نہیں کرتی کہ جس کی اطاعت میں ان کی زندگی میں کرتی تھی اب بعد انتقال ان کی نافرمانی کروں۔ ۱۲م

(۶) جذامی کے ساتھ قیام وطعام

۱۲۸۲۔ **عن** خارجة بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا ھم لغدائه فھا بو و کان فیھم معیقیب و کان به جزام فاکل معیقیب معھم ، فقال له عمر : خذ مما یلیك و من شقك ، فلو کان غیرك ما آکلنی فی صحفة و لکان بینی و بینه قید رمح ۔

فقیہ مدینہ حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین

۱۲۸۱۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۵۰٤، ۱۰/۹۶

۱۲۸۲۔ الطبقات الکبری لابن سعد ، ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۵۰۱ ، ۱۰/۹۵

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کو کچھ لوگوں کی دعوت کی، لوگوں کو کچھ تشویش ہوئی کہ ان میں حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے جن کو یہ مرض تھا۔ لیکن ان کو سب کیساتھ کھانے میں شریک کیا گیا اور امیر المؤمنین نے ان سے فرمایا: اپنے قریب سے اپنی طرف سے لیجئے اگر آپ کے سوا کوئی اور اس مرض کا ہوتا تو میرے ساتھ ایک رکابی میں نہ کھاتا اور مجھ میں اور اس میں ایک نیزے کا فاصلہ ہوتا۔ ۱۲م

۱۲۸۳۔ **عن** خارجة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان عمر بن الخطاب وضع له العشاء مع الناس يتعشون فخرج فقال : لمعيقيب بن ابى فاطمة الدوسى و كان له صحبة و كان من مهاجر الحبشة ، ادن فاجلس ، و ايم الله : لو كان غيرك به الذى بك لما جلس منى ادنى من قيد رمح۔

فقیہ مدینہ حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دسترخوان پر شام کو کھانا رکھا گیا۔ لوگ حاضر تھے۔ امیر المؤمنین برآمد ہوئے کہ ان کیساتھ کھانا تناول فرمائیں۔ معیقیب بن ابی فاطمہ دوسی صحابی مہاجر حبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: قریب آیئے، بیٹھئے، خدا کی قسم! دوسرا ہوتا تو ایک نیزے سے کم فاصلہ پر میرے پاس نہ بیٹھتا۔

۱۲۸٤۔ **عن** محمود بن لبيد رضى الله تعالىٰ عنه قال ۔ امرنى يحيى بن الحكم على جرش ، فقدمتها فحدثونى ان عبد الله بن جعفررضى الله تعالىٰ عنهما حدثهم أن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال لصاحب هذا لوجع ، الجذام اتقوه كما يتقى السبع ، اذ اهبط و اديا فاهبطوا غيره فقلت لهم: و الله ! لئن كان اِبن جعفر حدثكم هذا ما كذبكم ، فلما عزلنى عن جرش فقدمت المدينة فلقيت عبد الله بن جعفر فقلت : يا أبا جعفر! ما حديث حدثنى به عنك اهل جرش ، قال : فقال : كذبوا و الله ! ما حدثتهم هذا و لقد رأيت عمر بن الخطاب يؤتى بالِاناء فيه الماء فيعطيه معيقيبا و كان رجلا قدأسرع فيه ذلك الوجع فيشرب منه ثم يتناوله عمر من يده فيضع فمه موضع فمه حتى يشرب منه فعرفت انما

۱۲۸۳۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۱۱۸/٤　☆　كنز العمال للمتقى، ۲۸۵۰۲، ۹٦/۱۰

۱۲۸٤۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۱۱۷/٤　☆　كنز العمال للمتقى، ۲۸۵۰۰، ۹٤/۱۰

یصنع عمر ذلك فرارا من أن یدخله شئ من العدوی ، قال : و کان یطلب له الطب من کل من سمع له بطب حتی قدم علیه رجلان من أهل الیمن فقال: هل عند کما من طب لهذا الرجل الصالح ، فان هذا الوجع قد أسرع فیه فقالا : أما شئ یذهبه فلا نقدر علیه ، و لکنا سند اویه دواء یقفه فلا یزید ، فقال عمر : عافیة عظیمة ان یقف فلا یزید فقالا له : هل تنبت ارضك الحنظل ؟ قال : نعم ، قالا : فأجمع لنا منه فامر فجمع له منه مکتلین عظیمین فعمدا الی کل حنظلة فشقاها ثنتین ، ثم اضجعا معیقیبا ثم أخذ کل رجل منهما بإحدی قدمیه ، ثم جعلا یدلکان بطون قدمیه الحنظلة حتی اذا محقت أخذا أُخری حتی رأینا معیقیبا یتنخم أخضر مرا ، ثم أرسلاه فقالا لعمر ، لا یزید و جعة بعد هذا أبدا قال: فو الله! ما زال معیقیب متماسکالا یزید و جعه حتی مات ۔

حضرت محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بعض ساکنان موضع جرش نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جزامی سے بچو جیسے درندے سے بچتے ہو وہ ایک نالے میں اترے تو تم دوسرے میں اترو میں نے کہا: واللہ! اگر عبد اللہ بن جعفر نے یہ حدیث بیان کی تو غلط نہ کہا جب میں مدینہ طیبہ آیا۔ان سے ملا اور اس حدیث کا حال پوچھا۔کہ اہل جرش آپ سے یوں ناقل تھے۔فرمایا: واللہ انہوں نے غلط نقل کی میں نے یہ حدیث ان سے نہ بیان کی۔میں نے تو امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم کو یہ دیکھا کہ پانی ان کے پاس لایا جاتا۔وہ معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیتے۔معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پی کر اپنے ہاتھ سے امیر المؤمنین کو دیتے امیر المؤمنین ان کے منہ رکھنے کی جگہ اپنا منہ رکھ کر پانی پیتے۔میں سمجھتا کہ امیر المؤمنین یہ اس لئے کرتے ہیں کہ بیماری اڑ کر لگنے کا خطرہ ان کے دل میں نہ آنے پائے۔حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین فاروق اعظم جسے طبیب سنتے معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے اس سے علاج چاہتے۔دو حکیم یمن سے آئے۔ان سے بھی فرمایا: وہ بولے جاتا رہے یہ تو ہم سے ہو نہیں سکتا۔ہاں ایسی دوا کر دیں گے کہ بیماری ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: بڑی تندرستی ہے کہ مرض ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے انہوں نے دو بڑی زنبیلیں بھروا کر اندرائن کے تازہ پھل منگوائے جو خربوزہ کی شکل اور نہایت تلخ ہوتے ہیں۔پھر

ہر پھل کے دو دو ٹکڑے کئے اور معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لٹا کر دونوں طبیبوں نے ایک ایک تلوے پر ایک ایک ٹکڑا ملنا شروع کیا۔ جب وہ ختم ہو گیا دوسرا لیا یہاں تک معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ اور ناک سے سبز رنگ کی کڑوی رطوبت نکلنے لگی اس وقت چھوڑ کر دونوں طبیبوں نے کہا اب بیماری کبھی ترقی نہ کرے گی۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں۔ واللہ! معیقیب اس کے بعد ایک ٹھہری حالت پر رہے۔ تادم مرگ مرض کی زیادتی نہ ہوئی۔

۱۲۸۵۔ **عن** عبد الرحمن بن القاسم عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنهما قال۔ قدم علی ابی بکر و فد من ثقیف فأتی بطعام فدنا القوم وتنحی رجل به هذا الداء یعنی الجزام فقال له ابو بکر: ادنه فدنا قال: کل فاکل، و جعل ابو بکر یضع یده موضع یده فیاکل مما یاکل من المجذوم۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ یہ اپنے والد حضرت قاسم بن محمد سے راوی کہ امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں قوم ثقیف کی سفارت حاضر ہوئی کھانا حاضر لایا گیا۔ وہ لوگ نزدیک آئے مگر ایک صاحب کہ اس مرض میں مبتلا تھے الگ ہو گئے۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قریب آؤ قریب آئے فرمایا: کھانا کھاؤ کھانا کھایا۔ حضرت قاسم فرماتے ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرح شروع کیا کہ جہاں سے وہ مجذوم نوالہ لیتے وہیں سے صدیق اکبر نوالہ لیکر نوش فرماتے۔

۱۲۸۶۔ **عن** نافع بن القاسم رضی الله تعالیٰ عنه عن جدته فطیمة رضی الله تعالیٰ عنهما قالت دخلت علی عائشة الصدیقه رضی الله تعالیٰ عنها فسألتها أ كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول فی المجذومین: فروا منهم كفراركم من الاسد، قالت: كلا و لكنه لا عدوی فمن اعدی الاول۔

حضرت نافع بن قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اپنی دادی حضرت فطیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روای۔ فرماتی ہیں: کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی

۱۲۸۵۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۹۸، ۹۳/۱۰

۱۲۸۶۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۵۰۷، ۹۷/۱۰

اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجذوموں کے بارے میں یہ فرماتے کہ ان سے ایسا بھاگو جیسا شیر سے بھاگتے ہو؟ ام المومنین نے فرمایا: ہرگز نہیں بلکہ یہ فرماتے تھے کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔ جسے پہلے ہوئی اسے کس کی اڑ کر لگی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ام المؤمنین کا یہ انکار اپنے علم کی بنا پر ہے، یعنی میرے سامنے ایسا نہ فرمایا بلکہ یوں فرمایا اور ہے یہ کہ دونوں ارشاد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بصحت کافیہ ثابت ہیں۔

حدیث جلیل عظیم صحیح مشہور بلکہ متواتر جس سے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے استدلال کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لا عدوی'' بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔

یہ حدیث تیرہ صحابہ کرام سے مروی ہے۔ اس کے متعدد طرق میں وہ جواب قاطع ہر شک وارتیاب ہوا جسے ام المؤمنین نے اپنے استدلال میں روایت فرمایا۔

صحیحین وسنن ابی داؤد وشرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہا میں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی، تو ایک بادیہ نشین نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر اونٹوں کا کیا حال ہے کہ ریتی میں ہوتے ہیں جیسے ہرن یعنی صاف شفاف بدن، ایک اونٹ خارش والا آکر ان میں داخل ہوتا ہے جس سے خارش ہو جاتی ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فمن اعدی الاول، اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگی۔

احمد ومسلم وابو داؤد وابن ماجہ کے یہاں حدیث ابن عمر سے ہے ارشاد فرمایا: ذلکم القدر فمن اجرب الاول یہ تقدیری باتیں ہیں بھلا پہلے کو کس نے کھجلی لگا دی۔

یہی ارشاد احادیث عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن عباس ابو امامہ باہلی، اور عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں مروی ہوا حدیث اخیر میں اس توضیح کے ساتھ ہے کہ فرمایا: الم تروا الی البعیر یکون فی الصحراء فیصبح و فی کر کرتہ اوفی مراق بطنہ نکتۃ من جرب لم تکن قبل ذلک فمن اعدی الاول

کیا دیکھتے نہیں کہ اونٹ جنگل میں ہوتا ہے یعنی الگ تھلگ کہ اس کے پاس کوئی بیمار اونٹ نہیں صبح کو دیکھو تو اس کے بیچ سینے یا پیٹ کی نرم جگہ میں کھجلی کا دانہ موجود ہے بھلا اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگ گئی۔

حاصل ارشاد یہ ہے کہ قطع تسلسل کیلئے ابتداء بغیر دوسرے سے منتقل ہوئے خود اس میں بیماری پیدا ہونے کا ماننا لازم ہے۔تو حجت قاطعہ سے ثابت ہوا کہ بیماری خود بخود بھی حادث ہو جاتی ہے۔اور جب یہ مسلم تو دوسرے میں انتقال کے سبب پیدا ہونا محض وہم علیل وادعائے بے دلیل رہا۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۴۵

اب بتوفیق اللہ تعالی تحقیق حکم سنئے۔

اقول وباللہ التوفیق: احادیث قسم ثانی تو اپنے افادہ میں صاف صریح ہیں کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔کوئی مرض ایک سے دوسرے کی طرف سرایت نہیں کرتا۔کوئی تندرست بیمار کے قرب واختلاط سے بیمار نہیں ہو جاتا۔جسے پہلے شروع ہوئی اس کو کس کی اڑ کر لگی، ان متواتر و روشن وظاہر ارشادات عالی کو سن کر یہ خیال کسی طرح گنجائش نہیں پاتا کہ واقع میں تو بیماری اڑ کر لگتی ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت کا وسوسہ اٹھانے کے لئے مطلقا اس کی نفی فرمائی ہے۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عملی کارروائی مجذوموں کو اپنے ساتھ کھلانا، ان کا جوٹھا پانی پینا ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر برتن میں رکھنا، خاص ان کے کھانیکی جگہ نوالہ اٹھا کر کھانا، جہاں منہ لگا کر انہوں نے پانی پیا بالقصد اسی جگہ منہ رکھ کر نوش کرنا یہ اور یہ بھی واضح کر رہا ہے کہ عدوی یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا محض خیال باطل ہے۔ورنہ اپنے کو بلا کیلئے پیش کرنا شرع ہرگز روا نہیں رکھتی۔قال اللہ تعالیٰ۔

و لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔

آپ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔

رہیں قسم اول (مجذوموں سے دور ونفور رہنے) کی حدیثیں وہ اس درجۂ عالیہ صحت پر نہیں جس پر احادیث نفی ہیں۔ان میں اکثر ضعیف ہیں۔اور بعض غایت درجہ حسن ہیں صرف حدیث اول کی تصحیح ہو سکی ہے مگر وہی حدیث اس سے اعلیٰ وجہ پر جو صحیح بخاری میں آئی خود اسی

میں ابطال عدوی موجود کہ مجذوم سے بھاگو اور بیماری اڑ کر نہیں لگتی تو یہ حدیث خود واضح فرما رہی ہے کہ بھاگنے کا حکم اس وسوسہ اور اندیشہ کی بنا پر نہیں۔

معہذا صحت میں اس کا پایہ بھی دیگر احادیث نفی سے گرا ہوا ہے کہ اسے امام بخاری نے مسندا روایت نہ کیا بلکہ بطور تعلیق۔

لہذا اصلاً کوئی حدیث ثبوت عدوی میں نص نہیں۔ یہ تو متواتر حدیثوں میں فرمایا کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔ اور یہ ایک حدیث میں بھی نہیں آیا کہ عادی طور پر اڑ کر لگ جاتی ہے۔

ہاں وہ حدیث کہ جذامیوں کی طرف نظر جما کر نہ دیکھو ان کی طرف تیز نگاہ نہ کرو۔ صاف یہ تحمل رکھتی ہے کہ ادھر زیادہ دیکھنے سے تمہیں گھن آئے گی، نفرت پیدا ہوگی، ان مصیبت زدوں کو تم حقیر سمجھو گے۔ ایک تو یہ خود حضرت عزت کو پسند نہیں، پھر اس سے ان گرفتاران بلا کو ناحق ایذا پہونچے گی۔ اور یہ روا نہیں۔

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں۔

(لا تحدو النظر) لانه اذى ان لا تعافوهم فتزدروهم او تحتقروهم۔

علامہ فتنی مجمع بحار الانوار میں فرماتے ہیں

لا تديموالنظر الى المجذومين۔ لانه اذا ادامه حقر و تازى به المجذوم۔

اور ایک حدیث میں وفد ثقیف کے ایک ثقفی سے فرمایا: پلٹ جاؤ تمہاری بیعت ہوگئی،

اس میں متعدد وجوہ ہیں۔

☆ انہیں مجلس اقدس میں نہ بلایا کہ حاضرین دیکھ کر حقیر نہ سمجھیں۔

☆ حضار میں کسی کو دیکھ کر یہ خیال پیدا نہ ہو کہ ہم ان سے بہتر ہیں۔ خود بینی اس مرض سے بھی سخت تر بیماری ہے۔

☆ مریض اہل مجمع کو دیکھ کر غمگین نہ ہو کہ یہ سب ایسے چین میں ہیں اور وہ بلا میں۔ تو اسکے قلب میں تقدیر کی شکایت پیدا ہوگی۔

☆ حاضرین کا لحاظ خاطر فرمایا کہ عرب بلکہ عرب و عجم جمہور بنی آدم بالطبع ایسے مریض کی قربت سے برا مانتے ہیں، نفرت لاتے ہیں۔

☆ ممکن کہ خاطر مریض کا لحاظ فرمایا۔ کہ ایسا مریض خصوصا نو مبتلا خصوصا ذی وجاہت مجمع

میں آتے ہوئے شرماتا ہے۔

☆ ممکن کہ مریض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں سے رطوبت نکلتی تھی تو ۔ چاہا کہ مصافحہ فرمائیں۔

غرضکہ واقعۂ حال محل صد گونہ احتمال ہوتا ہے، حجت عام نہیں ہوسکتا۔

ایک حدیث میں بچھونا لپیٹنے کو فرمایا۔

اقول: ممکن کہ اس لئے فرمایا ہو کہ مریض کے پاؤں سے رطوبت نہ ٹپکے

ایک حدیث میں یہ کہ اگر کوئی بیماری اڑ کر لگتی ہو تو جذام ہے۔ اگر کا لفظ خود بتاتا ہے کہ اڑ کر لگنا ثابت نہیں۔

تیسیر میں ہے۔

قوله ان کان ، دلیل علی ان هذا الامر غیر محقق عنده۔

رہا اس وادی سے جلد گزر جانا

اقول: اس میں وہ پانچ وجوہ پیشیں جاری جو حدیث سابق کے بارے میں گزریں۔ فافهم

اور وہ حدیث کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان بی بی کو منع فرمایا:

اقول: وہاں بھی چار وجہ اولیں جاری کما لا یخفی۔

اور دو حدیثوں میں امیر المؤمنین کا حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمانا: کہ دوسرا ہوتا تو مجھ سے ایک نیزے کے فاصلہ پر بیٹھتا۔

اقول: انہیں حدیثوں میں ہے کہ ان کو اپنے ساتھ کھلایا، اگر یہ امر عدویٰ کا سبب عادی ہوتا تو اہل فضل کی خاطر سے اپنے آپ کو معرض بلا میں ڈالنا روانہ ہوتا۔

اور بعد کی حدیث نے تو خوب ظاہر کر دیا کہ امیر المؤمنین خیال عدویٰ کی بیخ کنی فرماتے تھے۔ نری خاطر منظور تھی تو اس شدت مبالغہ کی کیا حاجت تھی کہ پانی انہیں پلا کر ان کے ہاتھ سے لیکر خاص منہ رکھنے کی جگہ پر منہ لگا کر خود پیتے۔ معلوم ہوا کہ عدویٰ بے اصل ہے، تو اس فرمانے کا منشا مثلا یہ ہوا کہ ایسے مریض سے تنفر انسان کا طبعی امر ہے، آپ کا فضل اس پر حامل ہے کہ وہ تنفر مضمحل وزائل ہو گیا۔ دوسرا ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔

قول مشہور ومذہب جمہور ومشرب منصور کہ دوری وفرار کا حکم اس لئے ہے کہ اگر قرب و اختلاط رہا اور معاذ اللہ قضا وقدر سے کچھ مرض اسے بھی حادث ہوگیا تو ابلیس لعین اسکے دل میں وسوسہ ڈالے گا کہ دیکھ بیماری اڑکر لگ گئی۔ اول تو یہ ایک امر باطل کا اعتقاد ہوگا۔ اسی قدر فساد کیلئے کیا کم تھا پھر متواتر حدیثوں میں سن کر کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف فرمایا ہے بیماری اڑکر نہیں لگتی۔ یہ وسوسہ دل مں جمنا سخت خطرناک اور ہائل ہوگا۔ لہذا ضعیف الیقین لوگوں کو اپنا دین بچانے کیلئے دوری بہتر ہے ہاں، کامل الایمان وہ کرے جو صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کیا اور کس قدر مبالغہ کے ساتھ کیا۔ اگر عیاذ اًباللہ کچھ حادث ہوتا ان کے خواب میں بھی خیال نہ گزرتا کہ یہ عدوائے باطلہ سے پیدا ہوا۔ ان کے دلوں میں کوہ گراں شکوہ سے زیادہ مستقر تھا کہ لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا بے تقدیر الٰہی کچھ نہ ہو سکے گا۔

اسی طرف اس قول وفعل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ نے ہدایت فرمائی کہ اپنے ساتھ کھلایا اور کل ثقة باللہ و توکلا علیہ فرمایا۔

امام اجل امین۔ امام الفقہاء والمحدثین، امام اہل الجرح والتعدیل امام اہل التصحیح و التعلیل، حدیث وفقہ دنوں کے حاوی سیدنا امام ابوجعفر طحاوی نے شرح معانی الآثار شریف میں دربارہ نفی عدویٰ احادیث روایت کر کے یہی تفصیل بیان فرمائی۔

بالجملہ مذہب معتمد وصحیح ورجیح وتجیح یہ ہے کہ جذام، کھجلی، چیچک، طاعون وغیرہا اصلا کوئی بیماری ایک کی دوسرے کو ہرگز ہرگز اڑکر نہیں لگتی، یہ محض اوہام بے اصل ہیں۔ کوئی وہم پکائے جائے تو کبھی اصل بھی ہوجاتا ہے کہ ارشاد ہوا۔

انا عند ظن عبد ی بی۔

وہ اس دوسرے کی بیماری اسے نہ لگی بلکہ خود اس کی باطنی بیماری کہ وہم پروردہ تھی صورت پکڑ کر ظاہر ہوگئی۔

فیض القدیر میں ہے۔

بل الوھم وحدہ من اکبر اسبا ب الاصابة

اس لئے اور نیز کراہت واذیت وخود بینی وتحقیر مجذوم سے۔ بچنے کے واسطے اور اس

دوراندیشی ہے کہ مبادا اسے کچھ پیدا ہوا اور ابلیس لعین وسوسہ ڈالے کہ دیکھ بیماری اڑ کر لگ گئی اور معاذ اللہ اس امر کی حقانیت اس کے خطرہ میں گزرے گی جسے مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باطل فرما چکے۔ یہ اس مرض سے بھی بدتر مرض ہوگا۔ ان وجوہ سے شرع حکیم ورحیم نے ضعیف الیقین لوگوں کو حکم استحبابی دیا ہے کہ اس سے دور رہیں۔ اور کامل الایمان بندگان خدا کیلئے کچھ حرج نہیں کہ وہ ان سب مفاسد سے پاک ہیں۔

خوب سمجھ لیا جائے کہ دور ہونے کا حکم ان حکمتوں کی وجہ سے ہے۔ نہ یہ کہ معاذ اللہ بیماری اڑ کر لگتی ہے۔ اسے تو اللہ ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رد فرما چکے جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اقول: پھر از آنجا کہ یہ حکم ایک احتیاطی استحبابی ہے واجب نہیں۔ لہذا ہرگز کسی واجب شرعی کا معارضہ نہ کرے گا۔ مثلا معاذ اللہ جسے یہ عارضہ ہو اس کے اولاد واقارب وزوجہ سب اس احتیاط کے باعث اس سے دور بھاگیں اور اسے تنہا وضائع چھوڑ جائیں یہ ہرگز حلال نہیں۔ بلکہ زوجہ ہرگز اسے ہم بستری سے بھی منع نہیں کرسکتی۔ لہذا ہمارے شیخین مذہب امام اعظم، وامام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک جذام شوہر سے عورت کو درخواست فسخ نکاح کا اختیار نہیں۔ اور خداترس بندے تو ہر بیکس بے یار کی اعانت اپنے ذمہ پر لازم سمجھتے ہیں۔ حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الله الله فی من لیس له الا الله ۔

اللہ سے ڈور اللہ سے ڈرو، اس کے بارے میں جس کا کوئی نہیں سوا اللہ کے

لہذا علماء کا اتفاق ہے کہ مجذوم کے پاس بیٹھنا اٹھنا مباح ہے اور اس کی خدمت گزاری وتیمارداری موجب ثواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۵۳

ابواب
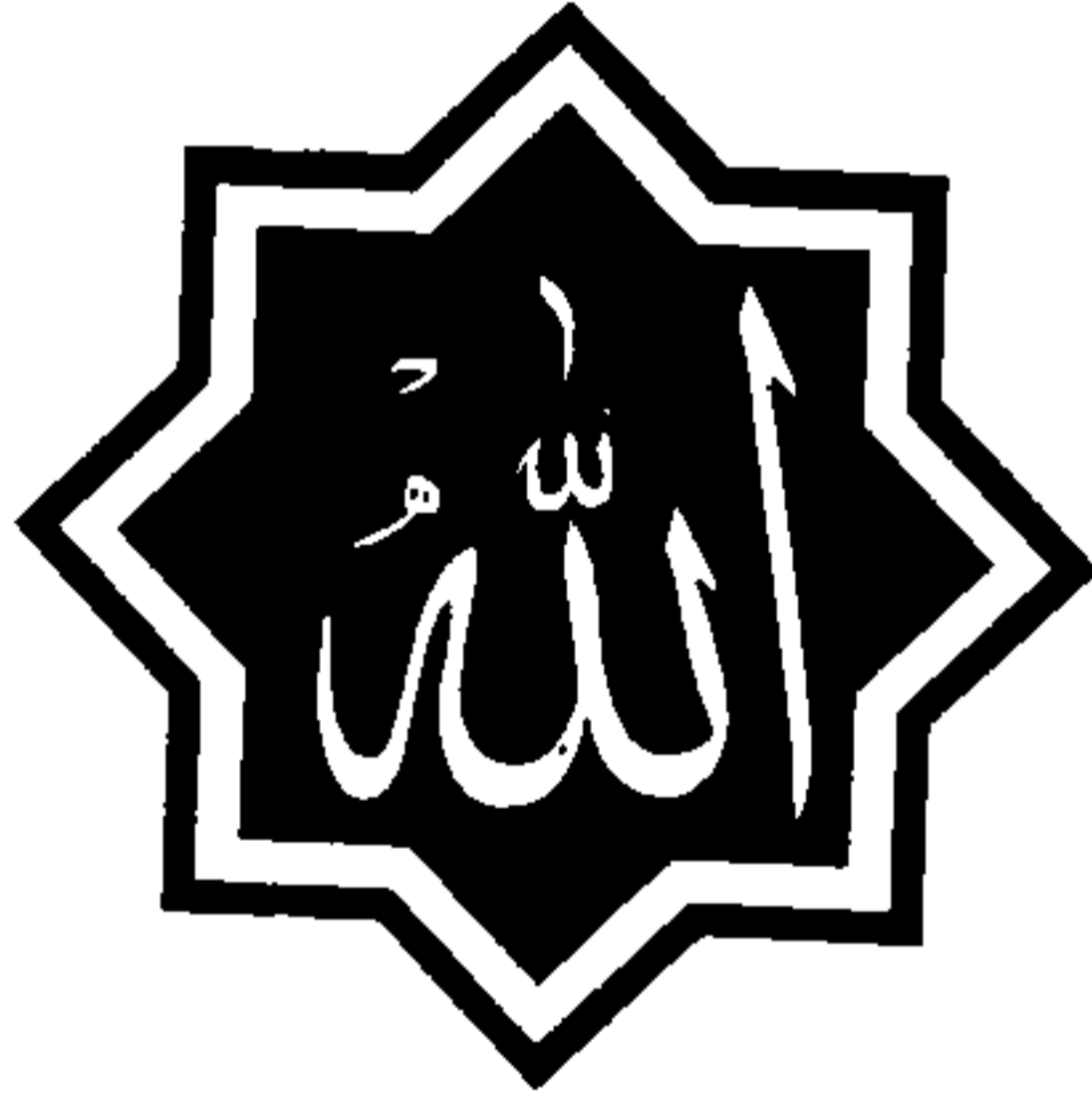
۱۔زکوۃ کی اہمیت وفرضیت

(۱) فضائل زکوۃ

۱۲۸۷۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقه رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا خَالَطَتِ الصَّدَقَةُ اَوْ مَالُ الزَّكوةِ مَا لًا اِلَّا أفْسَدَتْهُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: زکوۃ کا مال جس مال میں ملا ہوگا اسے،تباہ وبرباد کردے گا۔

۱۲۸۸۔**عن** أبى هريره رضى الله تعالىٰ عنه عن امير المؤمنين عمر الفاروق الاعظم رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا تَلَفَ مَالٌ فِى بَرٍّ وَّ لَا بَحْرٍ اِلَّا بِحَبْسِ الزَّكوةِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق أعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: خشکی وتری میں جو مال تلف ہوتا ہے وہ زکوۃ نہ دینے ہی سے تلف ہوتا ہے۔

۱۲۸۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ أدّٰى زَكوةَ مَالَهٗ فَقَدْ أذْهَبَ اللّٰهُ شَرَّهٗ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کردی بیشک اللہ تعالیٰ نے اس مال کا شر اس سے دور فرمادیا۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۳۴

۱۲۸۷۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۶۴/۳ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۵۴۳/۱
التفسير لابن كثير، ۱۹۳/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۴۸۲/۲
۱۲۸۸۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۶۳/۳ ☆ الترغيب و الترهيب لمنذرى، ۵۴۲/۱
كنز العمال للمتقى، ۱۵۸۰۷، ۳۰۶/۶ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۴۱۶/۲
الجامع الصغير للسيوطى، ۴۸۱/۲ ☆ السلسلة الضعيفة للالبانى، ۵۷۵
۱۲۸۹۔ المستدرك للحاكم، ۳۹۰/۱ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۵۱۹/۱
مجمع الزوائد للهيثمى، ۶۳/۳ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۵۷۷۸، ۳۸۲/۶

۱۲۹۰۔ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حَصِّنُوا أَمْوَالَكُم بِالزَّكٰوةِ وَدَاوُوا مَرْضَاكُم بِالصَّدَقَةِ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو زکوۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے۔

۱۲۹۱۔ **عن** جماعة من الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم قالوا : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حَصِّنُوا أَمْوَالَكُم بِالزَّكٰوةِ وَدَاوُوا مَرْضَاكُم بِالصَّدَقَةِ۔

صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو زکوۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اے عزیز! ایک بے عقل گنوار کو دیکھ! کہ تخم گندم اگر پاس نہیں ہوتا بہزار دقت قرض دام سے حاصل کرتا ہے اور اسے زمین میں ڈال دیتا ہے اس وقت تو اس نے اپنے ہاتھوں سے خاک میں ملا دیا مگر امید لگی ہے ۔ کہ خدا چاہے تو یہ کھونا بہت کچھ پانا ہو جائے گا۔ تجھے اس گنوار کسان کے برابر بھی عقل نہیں ۔یا جس قدر ظاہری اسباب پر بھروسہ ہے اپنے مالک جل وعلا کے ارشاد پر اتنا اطمینان بھی نہیں کہ اپنے مال بڑھائے ۔اور ایک ایک دانہ کا ایک ایک پیڑ بنانے کو زکوۃ کا بیج ڈالے وہ فرماتا ہے ۔زکوٰۃ دو تمہارا مال بڑھے گا اگر دل سے اس فرمان پر یقین نہیں جب تو کھلا کفر ہے ۔ورنہ تجھ سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنے یقینی نفع دین و دنیا کی ایسی

۱۲۹۰۔ المراسیل لابی داؤد، ۸ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۸۲/۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۶۳/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵۸/۱۰
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۲۰/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۷۵۹، ۲۹۲/۶
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۰۴/۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۳۳٤/۶
کشف الخفاء للعجلونی، ٤۳۲/۱ ☆ العلل المتناهیة، ۳/۲
۱۲۹۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۵۸/۱۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۸۲/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۲۷/۱ ☆

بھاری تجارت چھوڑ کر دونوں جہاں کا زیاں مول لیتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۳۴

(۲) زکوۃ کی فرضیت

۱۲۹۲۔ **عن** علقمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ تَمَامَ اِسْلاَمِکُمْ اَنْ تُؤَدُّوْا زَکٰوۃَ اَمْوَالِکُمْ ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے مالوں کی زکوۃ ادا کرو۔

۱۲۹۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَلْیُؤَدِّ زَکٰوۃَ مَالِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لایا اس پر لازم ہے کہ اپنے مال کی زکوۃ ادا کرے۔

(۳) حولان حول پر زکوۃ ادا کرنا واجب ہے

۱۲۹۴۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا زَکٰوۃَ فِیْ مَالٍ حَتّٰی یَحُوْلَ عَلَیْهِ الْحَوْلُ۔

فتاوی رضویہ ۴/۳۸۸

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مال میں زکوۃ کی ادائیگی اس وقت تک واجب نہیں جب تک ایک سال قمری نہ گزر جائے ۱۲م

۱۲۹۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۶۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۵۲۰

۱۲۹۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۴۲۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۳۷۷، ۱۵/۸۴۹

۱۲۹۴۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء لا زکوة علی المال المستفاد حتی الخ ۱/۸۰

السنن لابن ماجه ، باب من استفاد مالا ، ۱/۱۲۸

المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۱۴۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۸۴

نصب الرایة للزیلعی، ۲/۳۲۸ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۱/۱۵۶

اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۱۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۸۶۱، ۶/۳۲۳

ارواء الغلیل للالبانی، ۳/۲۵۴ ☆

(۴)زیور کی زکوۃ فرض ہے

۱۲۹۵۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: دخل على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فراى فى يدى فتخات من ورق فقال : ما هذا يا عائشة ! فقلت : صنعتهن اتزين لك يا رسول الله ! قال : أَتُؤَدِّينَ زَكٰوتَهُنَّ ؟ قلت : لا، او ما شاء الله ، قال : هُوَ حَسْبُكَ مِنَ النَّارِ ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو میرے ہاتھ میں چاندی کی بڑی بڑی انگوٹھیاں دیکھیں ۔فرمایا: یہ کیا ہے؟ اے عائشہ! میں نے عرض کیا: میں نے ان کو اس لئے بنایا ہے تاکہ آپ کی خاطر بناؤ سنوار کروں ۔فرمایا: تو کیا اسکی زکوۃ ادا کروگی میں نے کہا: نہیں، یا جو کچھ خدا کو منظور تھا کہا، آپ نے یہ سن کر فرمایا: تو جہنم میں لیجانے کو یہ کافی ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۶

(۵)زکوۃ نہ دینے والا جہنمی ہے

۱۲۹۶۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ أَوَّلُ ثَلاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ، فَأَمَّا أَوَّلُ ثَلاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَالشَّهِيْدُ وَ عَبْدٌ مَّمْلُوْكٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَنَصَحَ لِسَيِّدِهٖ وَ عَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْعِيَالٍ ، وَ أَمَّا أَوَّلُ ثَلٰثَةٍ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ فَأَمِيْرٌ مُّسَلَّطٌ، وَ ذُوْثَرْوَةٍ مِنْ مَالٍ لَا يُؤَدِّىْ حَقَّ اللّٰهِ فِى مَالِهٖ ،وَ فَقِيْرٌ فُخُوْرٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر پیش ہوا کہ تین لوگ جنت میں پہلے جائیں گے اور تین لوگ جہنم میں پہلے داخل کئے جائیں گے ۔ جنت میں پہلے جانے والے تین شخص یہ ہونگے ۔شہید، غلام جو اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہتا تھا اور اپنے آقا کے حقوق بھی ادا کرتا تھا، اور عیال دار پاکدامن، اور جہنم میں پہلے جانے والے تین شخص یہ ہونگے ۔زبردستی حاکم بننے والا، مالدار زکوۃ

۱۲۹۵۔ السنن لابی داؤد، باب زکوۃ الحلی، ۲۱۸/۱
المستدرک للحاکم، ۳۹۰/۱

نہ دینے والا، بدکار نادار۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غرضکہ زکوۃ نہ دینے کی جانکاہ آفتیں وہ نہیں کہ جن کی تاب آسکے، نہ دینے والے کو ہزار ہا سال ان سخت عذابوں میں گرفتاری کی امید رکھنی چاہیئے کہ ضعیف البنیان انسان کی کیا جان، اگر پہاڑوں پر ڈالی جائیں سرمہ ہوکر خاک میں مل جائیں۔ پھر اس سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنا مال جھوٹے سچے نام کی خیرات میں صرف کرے اور اللہ عزوجل کا فرض اور اس بادشاہ قہار کا وہ بھاری قرض گردن پر رہنے دے۔ یہ شیطان کا بڑا دھوکہ ہے کہ آدمی کو نیکی کے پردے میں ہلاک کرتا ہے نادان سمجھتا ہے نیک کام کر رہا ہوں اور نہ جانا کہ نفل بے فرض نرے دھوکے کی ٹٹی ہے۔ اس کے قبول کی امید تو مفقود اور اسکے ترک کا وبال عذاب گردن پر موجود۔

اے عزیز! فرض خاص سلطانی قرض ہے۔ اور نفل گویا تحفہ ونذرانہ، قرض نہ دیجئے اور بالائی بیکاری تحفے بھیجئے وہ قابل قبول ہوں گے؟ خصوصاً اس شہنشاہ غنی کی بارگاہ میں جو تمام جہان وجہانیاں سے بے نیاز ہے یوں یقین نہ آئے تو دنیا کے جھوٹے حاکموں ہی کو آزمائے، کوئی زمیندار مال گزاری تو بند کرے اور تحفہ میں ڈالیاں بھیجا کرے۔ دیکھو! تو سرکاری مجرم ٹھرتا ہے یا اس کی ڈالیاں کچھ بہبود کا پھل لاتی ہیں۔

ذرا آدمی اپنے ہی گریبان میں منہ ڈالے۔ فرض کیجئے آسامیوں سے کسی کھنڈساری کا رس بندھا ہوا ہے جب دینے کا وقت آئے وہ رس تو ہرگز نہ دیں۔ مگر تحفہ میں آم خربوزہ بھیجیں۔ کیا یہ شخص ان آسامیوں سے راضی ہوگا۔ یا آتے ہوئے رس کی نادہندگی پر جو آزار نہیں پہونچا سکتا ہے ان آم خربوزے کے بدلے اس سے باز آئے گا۔

سبحان اللہ، جب ایک کھنڈساری کے مطالبہ کا یہ حال ہے تو ملک الملوک، احکم الحاکمین جل وعلا کے قرض کا کیا پوچھنا۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۳۶

(۶) زکوۃ نہ دینے پر سزاوعذاب

۱۲۹۷۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَب وَ لَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا کَانَ یَوْمَ

۱۲۹۷۔ الصحیح لمسلم، باب تغلیظ عقوبة من لا یودی الزکاة، ۱/۳۱۸

الْقِيَامَةِ صُفِحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهُ وَ جَبِيْنُهُ وَ ظَهْرُهُ كُلَّمَا رُدَّتْ أُعِيْدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفِ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهُ ، اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَ اِمَّا اِلَى النَّارِ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس سونا یا چاندی ہو اور اس کی زکوۃ نہ دے قیامت کے دن اس زروسیم کی تختیاں بنا کر جہنم کی آگ میں تپائیں گے پھر ان سے اس شخص کی پیشانی اور کروٹ اور پیٹھ داغ دیں گے۔ جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔ پھر انہیں تپا کر داغیں گے۔ قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہے۔ یونہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ تمام خلائق کا حساب ہو جائیگا۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۴

۱۲۹۸۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: بشرالكانزين برضف يحمى عليه فی نار جهنم فيوضع علی حلمة ثدی احدهم حتی يخرج من نغض كتفيه و يوضع علی نغض كتفيه حتی يخرج من حلمه ثديه ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زکوۃ نکالے بغیر مال جمع کرنے والوں کو گرم پتھر کی بشارت سناؤ جس سے جہنم میں اسکو داغا جائے گا۔ ان کے سر پستان پر وہ جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائے۔ اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑ کر سینہ سے نکلے گا۔

۱۲۹۹۔ **عن** الأحنف بن قيس رضی الله تعالیٰ عنه قال : كنت فی نفر من قريش فمر ابو ذر و هو يقول: بشر الكانزين بكی فی ظهورهم يخرج من جنوبهم و بكی من قبل اقفائهم يخرج من جباههم ۔

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ میں قریش کی ایک جماعت میں بیٹھا تھا کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے ہوئے گزرے۔ بغیر زکوۃ دیئے خزانہ جمع کرنے والوں کو یہ خوشخبری سناؤ کہ وہ پتھر پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۵

۱۲۹۸۔ الصحیح لمسلم، باب تغلیظ من لا یودی الزکاۃ، ۱/۳۲۱

۱۲۹۹۔ الصحیح لمسلم، باب تغلیظ عقوبۃ من لا یؤدی الزکاۃ، ۱/۳۲۱

۱۳۰۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال :لا يكوی رحل بكنز فليمس درهم درهما و لا دينار دينارا يوسع جلدة حتی يوضع كل دينار و درهم علی جدته ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کوئی روپیہ دوسرے روپے پر نہ رکھا جائے گا اور نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی سے چھو جائے گی۔ بلکہ زکوۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑھا دیا جائے گا کہ لاکھوں کروڑوں جوڑے ہوں تو ہر روپیہ جدا داغ دے گا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اے عزیز! کیا خدا اور رسول کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹھٹھا سمجھتا ہے، یا پچاس ہزار برس کی مدت میں یہ جانکاہ مصیبتیں جھیلنی سہل جانتا ہے۔ ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ گرم کر کے بدن پر رکھ دیکھ۔ پھر کہاں یہ خفیف گرمی، کہاں وہ قہر کی آگ۔ کہاں یہ ایک روپیہ کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال کہاں یہ منٹ بھر کی دیر کہاں وہ ہزاروں برس کی آفت کہاں یہ ہلکا سا چہکا، کہاں وہ ہڈیاں توڑ کر پار ہونے والا غضب۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت بخشے۔ آمین۔

۱۳۰۱۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ أَحَدٍ لَا يُؤَدِّیْ زَكٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا مُثِّلَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ حَتّٰی يُطَوَّقَ عُنُقَهٗ ثُمَّ قَرَءَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عليهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالیٰ وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اْلاٰيَه ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوۃ نہ دے گا وہ مال روز قیامت گنجے اژدھے کی شکل بنے گا اور اس کے گلے میں طوق بن کر پڑے گا پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتاب اللہ سے اسکی تصدیق پڑھی۔ و لا یحسبن الذین یبخلون الایہ ۔

۱۳۰۲۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ صَاحِبِ مَالٍ لَا يُؤَدِّیْ زَكٰوتَهٗ اِلَّا تُحَوَّلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۳۰۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۵٤٥/۱

۱۳۰۱۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی منع الزکاۃ، ۱۲۹/۱

شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتْبَعُ صَاحِبَهُ حَيْثُ مَا ذَهَبَ وَ هُوَ يَفِرُّ مِنْهُ وَ يُقَالُ هٰذَا مَالُكَ الَّذِي كُنْتَ تَبْخَلُ بِهِ فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَجَعَلَ يَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص اپنے مال کی زکوۃ نہیں دیتا قیامت کے دن وہ گنجے اژدھے کی شکل اختیار کرلیگا اور منہ کھولکر اس کے پیچھے دوڑے گا یہ بھاگے گا۔ اس سے فرمایا جائے گا لے اپنا خزانہ کہ چھپا کر رکھا تھا کہ میں اس سے غنی ہوں۔ جب دیکھے گا کہ اس اژدھے سے کہیں مفر نہیں تو ناچار اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دیدے گا۔ وہ ایسا چبائے گا جیسے نر اونٹ چباتا ہے۔

۱۳۰۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَا لًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ ذَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأخُذُ بِلَهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ وَأَنَا كَنْزُكَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور پھر اس نے زکوۃ ادا نہیں کی۔ تو قیامت کے دن اس کو گنجے اژدھے کی شکل میں لایا جائے گا جس کے دو پھن ہوں گے اور اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا پھر وہ اژدھا اس کا منہ اپنے پھن میں لیکر کہے گا۔ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

۱۳۰۲۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب اثم امانع الزكوة، ۱۸۸/۱
السنن للنسائی، باب التغليظ فی حبس الزكاة، ۲۶۰/۱
المستدرك للحاكم، ۳۸۹/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۵۵/۲
السنن الكبرى للبيهقی، ۸۱/۴ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۵۴۱/۱
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۱۷۷۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۴۷۸/۵
فتح الباری للعسقلانی، ۲۳۰/۸ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱۰۵/۲
اتحاف السادة للزبيدی، ۱۲/۴ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۵۸۰۱، ۳۰۴/۶
نصب الراية للزيلعی، ۴۰۸/۴ ☆

١٣٠٤۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مَنْ تَرَكَ بَعْدَهٗ كَنْزًا مُثِّلَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعٌ أَقْرَعُ لَهٗ زَبِيبَتَان يَتْبَعُ فَاهُ فَيَقُوْلُ: وَيْلَكَ مَا لُكَ ، فَيَقُوْلُ: أَنَا كَنْزُكَ الَّذِی تَرَكْتَهٗ بَعْدَكَ،فَلَايَزَالُ يَتْبَعُهٗ حَتّٰی يلْقمَهٗ يَدَهٗ فَيَقْضِمُهَا ثُمَّ يَتْبَعُهٗ سَائِرَ جَسَدِهٖ ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے اپنے پیچھے بغیر زکوۃ کا مال چھوڑا قیامت کے دن وہ گنجے اژدھے کی شکل میں ہوگا جس کے دو پھن ہوں گے۔اس کے پیچھے دوڑے گا۔وہ شخص کہے گا خرابی ہو تیرے لئے تو کون ہے۔وہ کہے گا۔میں تیرا ہی خزانہ ہوں جس کو تو بغیر زکوۃ ادا کئے دنیا میں چھوڑ آیا تھا۔پھر اس کے پیچھے دوڑتا رہے گا یہاں تک کہ مجبور ہوکر یہ اسکے منہ میں اپنا ہاتھ دیدے گا وہ اس کو چبا جائیگا یہاں تک کہ پورا جسم چبا جائے گا۔

١٣٠٥۔**عن** أمير المؤمنين علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکريم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَنْ يُّجْهَدَ الْفُقَرَآءُ اِذَا جَاعُوْا وَ عَرُوْا اِلَّا بِمَايَصْنَعُ أَغْنِيَائُهُمْ، اِلَّا وَ اِنَّ اللّٰهَ يُحَاسِبُهُمْ حِسَابًا شَدِيْدًا وَ يُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: فقیر ہرگز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر اغنیاء کے ہاتھوں، سن لو! ایسے تونگروں سے اللہ سخت حساب لے گا اور انہیں دردناک عذاب دے گا۔

١٣٠٦۔**عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : لاوی الصدقة ملعون علی لسان محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم القیامة ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ارشادفرماتے ہیں۔زکوۃ

١٣٠٤۔ المستدرك للحاكم ١/٣٨٨ ☆ الصحيح لابن خزيمة، ٢٢٥٥
مجمع الزوائد للهيثمی، ٣/٦٤ ☆ مطالب العالية لابن حجر، ٨٧١
كنز العمال للمتقی، ١٥٨٩٢، ٦/٣٠٦ ☆ التفسير لابن كثير، ٢/١٥٢
موارد الظمئان للهيثمی، ٨٠٣ ☆ التفسير للقرطبی، ١/٨٧
المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٤٨٩ ☆

١٣٠٥۔ الترغيب والترهيب للمنذری، ١/٥٣٨ ☆

١٣٠٦۔ الصحيح لابن خزيمة، ٤/٩

نہ دینے والا ملعون ہے زبان پاک مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔

۱۳۰۷۔ **عن** أمير المؤمنين علی بن ابی طالب کرم الله تعالیٰ وجهه الکريم قال : لعن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم آکل الربا و موکله و شاهده و کاتبه ، و الواشمة المستوشمة ، و مانع الصدقه ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، اور کھلانے والے، اس پر گواہی کرنے والے، اس کا کاغذ لکھنے والے، اور زکوۃ نہ دینے والے کو قیامت کے دن ملعون بتایا۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۵

۱۳۰۸۔ **عن** أنس رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :وَيْلٌ لِلْاَغْنِيَآءِ مِنَ الْفُقَرَآءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُوْنَ:رَبَّنَابَخِلُوْا بِحُقُوْقِنَا الَّتِي فَرَضْتَ لَنَاعَلَيْهِمْ فِي اَمْوَالِهِمْ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَاُ قَرِّبَنَّكُمْ وَ لَاُبَعِّدَنَّهُمْ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تونگروں کیلئے محتاجوں کے ہاتھ سے خرابی ہے۔ محتاج عرض کریں گے: اے رب ہمارے! انہوں نے ہمارے وہ حقوق جو تو نے ہمارے لئے ان پر فرض کئے تھے ۔ ظلماً نہ دیئے ۔ اللہ عزوجل فرمائے گا: مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلال کی، تمہیں اپنا قرب عطا کرونگا اور انہیں دور رکھونگا۔

۱۳۰۹۔ **عن** أبی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : أتى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على قوم على أقبالهم رقاع و على أدبارهم رقاع يسرحون كما تسرح لاابل و الغنم و يكون الفريع و الزقوم و رضف جهنم و حجارتها، قال : ماهؤلاء يا جبرئيل ! قال : هؤلاء الذين لا يؤدون صدقات أموالهم ، و ما ظلمهم الله شيًا ، و ما الله بظلام للعبيد۔

۱۳۰۷۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۵۳۹

۱۳۰۸۔ کنز العمال للتمقی، ۱۵۸۲۲، ۶/۳۱۰

۱۳۰۹۔ التفسیر لابن جریر ، الجزء الخامس عشر ، ۹/۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگ دیکھے جن کے آگے پیچھے غرقی لنگوٹی کی طرح کچھ چیتھڑے تھے۔ اور جہنم کی گرم آگ، پتھر، تھوہڑ اور سخت کڑوی جلتی بد بودار گھاس چوپایوں کی طرح چرتے پھرتے تھے۔ جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ لوگ زکوۃ نہ دینے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا۔ اللہ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔

١٣١٠۔ **عن** عمر بن شعيب عن ابيه عن جده رضي الله تعالىٰ عنهم ان امرأة اتت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و معها ابنة لها و في يد ابنتها مسكتان غليظتان من ذهب فقال لها : اتعطين زكوة هذا، قالت: لا، قال: ايسرك ان يسورك الله بهما يوم القيامة سوار ين من نار ، قال فخلعتهما فالقتهما الى النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و قالت: هما لله و رسوله ۔

حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور اس کے ساتھ اسکی ایک لڑکی بھی تھی جو سونے کے کنگن پہنے تھی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی زکوۃ نہ دوگی۔ عرض کی: نہ، فرمایا: کیا چاہتی ہو کہ اللہ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے۔ یہ سنتے ہی کنگن اتار کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کردئے اور عرض کیا: یہ اللہ ورسول کیلئے ہیں۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۴۳۶

(٧) جس نے زکوۃ نہ دی اس کی نماز نہیں

١٣١١۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضي الله تعالىٰ عنه قال : امرنا باقام الصلوة و ايتاء الزكاة ، و من لم يزك فلا صلوة له ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں۔ اور جو زکوۃ نہ دے اس کی نماز نہیں۔

١٣١٢۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى

١٣١٠۔ السنن لابی داؤد ، باب الکنز ما ھو وزکوۃ الحلی، ٢١٨/١
١٣١١۔ المعجم الکبیر للطبرانی، سندہ صحیح ، ١٠٣/١٠
١٣١٢۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ٥٤٠/١
☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ أَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ لَمْ يُؤْتِ الزَّكٰوةَ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ يَنْفَعُهُ عَمَلُهُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جونماز ادا کرے اور زکوۃ نہ دے وہ مسلمان نہیں کہ اسے اس کا عمل کام آئے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۴۳۸

(۸) زکوۃ نہ دینے پر سزا

۱۳۱۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ أَوْكٰى عَلٰى ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ وَ لَمْ يُنْفِقْهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ جَمْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُكْوٰى بِهٖ۔

حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے سونے چاندی میں بخل کیا اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا قیامت کے دن آگ بن جائے گا جس سے اسکوتپایا جائے گا۔۱۲م

(۹) زکوۃ کے بعد مال کنز نہیں رہتا

۱۳۱٤۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : كُلُّ مَا أُدِّيَ زَكٰوتُهٗ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ وَ إِنْ كَانَ مَدْفُوْنًا تَحْتَ الْأَرْضِ، وَكُلُّ مَا لَا تُؤَدّٰى زَكٰوتُهٗ فَهُوَ كَنْزٌ وَ إِنْ كَانَ ظَاهِرًا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس مال کی زکوۃ ادا کردی جائے وہ کنز نہیں رہتا خواہ زمین میں دفن ہو اور جس مال کی زکوۃ نہ دی جائے وہ کنز ہے خواہ زمین کے اوپر ہو۔

۱۳۱٥۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :لما نزلت ھذہ الآیة، وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ ، فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، انا افرج عنکم ، فانطلق فقال : یا نبی اللہ انہ کبر علی اصحابك ھذہ الآیة فقال : اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكَاةَ اِلَّا لِيُطِيْبَ مَابَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَ اِنَّمَا فَرَضَ

۱۳۱۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۱۵۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٥/١٥٦
الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/ ٥٦ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۱۲٥
۱۳۱٤۔ السنن الکبری للبیھقی، ٤/۸۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۹٥
۱۳۱٥۔ السنن لابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب حقوق المال، ۱/۲۳٥

اَلْمَوَارِيثُ تَكُوْنُ لِمَنْ بَعْدَكُمْ قال : و كبر عمر رضى الله تعالىٰ عنه۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ ''والذين يكنزون الذهب والفضة'' نازل ہوئی۔یعنی وہ لوگ جو سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں۔تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر یہ امر دشوار گزرا۔سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تمہاری اس مشکل کو دور کرتا ہوں لہذا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ کے صحابہ کرام اس آیت مقدسہ کے حکم میں کچھ دشواری محسوس کر رہے ہیں۔فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زکوۃ صرف اس لئے فرض فرمائی ہے کہ تمہارے مال پاک ہوجائیں۔اور وراثت کا حکم اس لئے نازل فرمایا کہ تمہارے بعد والوں کو وہ مال پہونچ جائے۔راوی فرماتے ہیں: یہ سن کر حضرت فاروق اعظم نے تکبیر پڑھی۔۱۲م

۱۳۱۶۔**عن** أم المؤمنين أم سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت كنت البس اوضاحا من ذهب ، فقلت : يا رسول الله ! اكنز هو؟ فقال : مَا بَلَغَ أنْ تُؤدّٰى زَكَاتُهُ فَزُكّٰى فَلَيْسَ بِكَنْزٍ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں سونے کی پازیب پہنے تھی۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ کنز ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر نصاب کو پہونچ جائے اور زکوۃ دے دی جائے تو کنز نہیں۔ فتاوی رضویہ۴/۴۳۶

(۱۰) اللہ کی راہ میں عمدہ مال خرچ کرو

۱۳۱۷۔**عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يَآَيُّهَا النَّاسُ ! اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا الطَّيِّبَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ۷/۱۰۶

۱۳۱۶۔ السنن لابی داؤد ، باب الکنز ما هو و زکاة الحلی، ۱/۲۱۸
المستدرك للحاكم ۱/۳۹۰ ☆

۱۳۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۳۲۸ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۳/۳٤٦
اتحاف السادة للزبيدى، ۸/٦ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۱/۲٦۰

(۱۱) ضرورت اصلیہ میں زکوۃ نہیں

۱۳۱۸ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهٖ وَ لَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوۃ نہیں۔

فتاوی افریقہ ص ۳۲

۱۳۱۸ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب ليس على المسلم ، الخ، ١٩٧/١
الصحيح لمسلم ، كتاب الزكاة ، ٣١٦/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٤٩/٢ ☆ السنن الكبرى للبيهقى. ١١٧/٤
التمهيد لابن عبد البر، ٢١٥/٤ ☆ شرح السنة للبغوى، ٢٢/٦
مشكل الآثار للطحاوى، ٣٨٠ ☆ الصحيح لابن خزيمة ، ٢٢٨٥
اتحاف السادة للزبيدى، ٦٦/٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٥٨٥٤، ٣٢٢/٦
الدر المنثور للسيوطى، ٣٤٥/١ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ١٤٩/٢
التفسير القرطبى، ٧٨/١٠ ☆ حلية الاولياء لابى نعيم، ٣٥٦/٨

۲۔بنو ہاشم کیلئے زکوٰۃ حرام

(۱)اہل بیت کیلئے زکوۃ ناجائز

۱۳۱۹۔**عن** عبد المطلب بن ربیعة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال لنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا هِیَ اَوْسَاخُ النَّاسِ ، وَ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَ لَا لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

فتاوی رضویہ ۱/۶۹۳

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا: یہ زکوۃ تو لوگوں کا میل کچیل ہے۔لہذا محمد اور آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے حلال نہیں۔

۱۳۲۰۔ **عن** الحسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : اذکر انی اخذت تمرة من تمر الصدقة فجعلتها فی فی ، فاخرجها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بلعابها فالقاها فی التمر ، قال رجل یا رسول الله! ما کان علیك فی هذه التمرة بهذا الصبی؟ قال: اِنَّ الَ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ ۔

حضرت امام حسن مجتبیٰ بن علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے یاد ہے کہ میں نے اپنے بچپن میں صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی تھی۔تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوراً مع لعاب میرے منہ سے نکال دی اور کھجوروں میں ڈال دی ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس بچہ کے اس ایک کھجور کے کھانے میں آپ کیلئے کیا حرج تھا؟ فرمایا: میرے اور میری اولاد کیلئے صدقہ حلال نہیں۔۱۲م

۱۳۲۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : استعمل ارقم بن

۱۳۱۹۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم الزکاة علی رسل الله ﷺ ، ۳۴۵/۱
شرح السنة للبغوی ، ۱۰۱/۶ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۶۵۰۷ ، ۴۵۴/۶
اتحاف السادة للزبیدی ، ۱۳۵/۴ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی ، ۱۸۱۳ ،
۱۳۲۰۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی کراهیة الصدقة ، ۸۳/۱
الجامع الصحیح للبخاری ، باب ما یذکر فی الصدقة لبنی هاشم ، ۲۰۲/۱
۱۳۲۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ، کتاب الزکوة ، ۲۹۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۸/۶

ارقم الزهری علی الصدقات ، فاستتبع ابا رافع فاتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فسأله فقال : يَا أَبَا رَافِعٍ ! إِنَّ الصَّدَقَةَ حَرَامٌ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَ عَلىٰ الِ مُحَمَّدٍ ، وَ اِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ۔　فتاوی رضویہ ۴/۳۹۱

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ارقم بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صدقات وصول کرنے کا عامل مقرر کیا گیا انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لیا وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صدقات کے مال سے کچھ مانگا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا صدقہ محمد اور آل محمد پر حرام ہے اور کسی قوم کا غلام اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔۱۲م

۱۳۲۲۔ **عن** عبد الله بن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم قال : دخلنا علی ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فقال: ما اختصنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بشئ دون الناس الا بثلث اشياء اسباغ الوضوء ، و ان لا ناکل الصدقة، و ان لا ننزی الحمر علی الخيل ۔

حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے: ہمیں دیگر لوگوں کے مقابلہ میں خاص طور پر تین چیزوں کا حکم دیا ہم وضو میں خوب مبالغہ کریں۔ صدقہ کا مال نہ کھائیں۔ گدھوں کی گھوڑیوں سے جفتی نہ کرائیں۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۳۹۱

۱۳۲۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنَ الصَّدَقَاتِ شَيْءٌ، إِنَّمَا هِيَ غُسَالَةُ الْأَيْدِيْ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے اہل بیت! تمہارے لئے صدقہ کی کوئی چیز جائز نہیں کہ یہ تو

۱۳۲۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۲۹۷

۱۳۲۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۲۱۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۹۱

کنز العمال للمتقی، ۱۶۵۳۰، ۶/۴۵۸ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۳/۴۲۵

ہاتھوں کا میل ہے۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۴/۴۷۴

۱۳۲۴۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعث رجلا من بنی مخزوم علی الصدقة فقال: لابی رافع ! اصحبنی کیما تصیب منها فقال : حتی استاذن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، فاتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فذکر ذلك له ، فقال : اِنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا یَحِلُّ لَهُمُ الصَّدَقَةُ ، وَ اِنَّ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو صدقات وصول کرنے کیلئے بھیجا انہوں نے ابورافع سے کہا: تم بھی میرے ساتھ چلو تا کہ تم بھی اس سے حصہ پاؤ انہوں نے کہا: میں پہلے حضور سے اجازت لے لوں، لہذا حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس سلسلہ میں عرض کیا: آپ نے فرمایا: بیشک آل محمد کیلئے صدقہ حلال نہیں۔اور کسی قوم کا غلام بھی اسی میں شمار ہوتا ہے۔۱۲م

۱۳۲۵۔ **عن** أبی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اخذ الحسن بن علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنهما تمرة من تمر الصدقة فادخلها فی فیه ، فقال له النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کَخْ کَخْ اَلْقِهَا ، اَلْقِهَا ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْکُلُ الصَّدَقَةَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدقہ کی ایک کھجور منہ میں رکھلی۔حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوراً فرمایا: تھوتھو، نکال نکال۔کیا نہیں جانتے ہو؟ کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔۱۲م

۱۳۲۶۔ **عن** أبی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : دخلت مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت الصدقة فتناول الحسن تمرة فا خرجها من فیه و قال : أَنَا أَهْلُ

۱۳۲۴۔ السنن لابی داؤد،　باب الصدقة علی بنی هاشم ،　۲۳۳/۱
الجامع للترمذی ،　باب ما جاء فی کراهیة الصدقة الخ　۸۳/۱
المستدرك للحاکم　کتاب الزکاة ،　۴۰۴/۱
المسند لاحمد بن حنبل ،　۱۰/۶　☆　شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۰۰/۱
۱۳۲۵۔ الصحیح للبخاری ،　باب ما یذکر فی الصدقة لبنی الخ،　۲۰۲/۱
الصحیح لمسلم ،　باب تحریم الزکاة علی رسول اللہ ﷺ ،　۳۴۳/۱
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۳۰۰/۱　☆　المسند لابی داؤد الطیالسی، ۳۲۵/۱۰
۱۳۲۶۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۰۱/۱　☆　المصنف لعبد الرزاق، ۵۷۶۸، ۴۱۸/۸

الْبَيْتِ لَا يَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةِ أوْلَا نَاكُلُ الصَّدَقَةَ ۔

حضرت ابولیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس جگہ گیا جہاں صدقہ کے مال جمع تھے۔حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان میں سے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں رکھ لی۔ حضور نے فوراوہ ان کے منہ سے نکالی اور فرمایا ہمارے لئے صدقہ جائز نہیں، یا سرکار نے فرمایا: ہم صدقہ نہیں کھاتے۔۱۲م

۱۳۲۷ **عن** معاويه بن حيدة القشيري رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا اتى بشئ سال اصدقة هى ام هدية فان قالوا: صدقة لم ياكل و ان قالوا: هدية اكل ۔

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی چیز لائی جاتی تو پہلے پوچھتے کہ یہ صدقہ ہے یا ہدیہ؟ اگر لانے والے کہتے: صدقہ ہے، تو آپ نہیں کھاتے۔اور اگر کہتے: کہ ہدیہ ہے، تو تناول فرمالیتے۔۱۲م

۱۳۲۸۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنّى لَاَ نْقَلِبُ اِلىٰ اَهْلِى فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلىٰ فِرَاشِى فى بَيْتِىْ فَاَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ، ثُمّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں اپنے اہل بیت میں آتا ہوں اور اپنے گھر میں بستر پر کوئی کھجور گری ہوئی پاتا ہوں۔تو چاہتا ہوں کہ اٹھا کر کھالوں پھر مجھے اس بات کا خوف لاحق ہوتا ہے کہ کہیں یہ صدقہ کی ہو۔لہذا اسکو چھوڑ دیتا ہوں۔۱۲م

۱۳۲۹۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه

۱۳۲۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فى كراهة الصدقة ، ۸۳/۱

۱۳۲۸۔ شرح معانى الآثار للطحاوى، ۳۰۱/۱ ☆ حلية الاولياء لابى نعيم، ۱۸۷/۸
السنن الكبرى للبيهقى، ۳۳۵/۵ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۸۶/۵
كنز العمال للمتقى، ۱۶۵۰۹، ۴۵۵/۶ ☆ شرح السنة للبغوى، ۱۰۰/۶

۱۳۲۹۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم الزكاة على رسول الله ﷺ ، ۳۴۴/۱
شرح معانى الآثار ، باب الصدقة على بن هاشم ، ۳۰۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۹۲/۳ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۳۰/۷
المصنف لعبد الرزاق ، ۱۸۶۴۲، ۱۴۴/۱۰

وسلم رأی تمرة فقال : لَوْ لَا اِنِّی اَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةٌ لَاَ كَلْتُهَا ـ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کھجور دیکھی فرمایا: اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہے تو میں اس کو تناول فرمالیتا۔۱۲م

۱۳۳۰۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه انه جاء الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حین قدم المدینة بمائدة علیها رطب فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا هٰذَا ؟ یَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ ! قال : صدقة علیك و علی اصحابك ، قال : اِرْفَعْهَا ، فَاِنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ ، فرفعها ، فجاء ه من الغد بمثله ، فوضعه بین یده ، فقال : مَا هٰذَا ؟ یَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ ! قال: هدیة ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا صحابه: اِنْبَسِطُوْا ـ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب مدینہ آئے تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک دسترخوان لیکر حاضر ہوئے جس میں کچھ کھجوریں تھیں۔حضور نے فرمایا: اے سلمان فارسی! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: آپ کے اور صحابہ کرام کیلئے صدقہ ہے۔فرمایا: اس کو اٹھالو کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے انہوں نے کھجوریں آپ کے پاس سے اٹھائیں پھر دوسرے دن اسی طرح لیکر حاضر ہوئے اور خدمت میں پیش کیا۔فرمایا: اے سلمان! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: ہدیہ، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا: اس کو بچھاؤ۔۱۲م

۱۳۳۱۔**عن** عبد المطلب بن ربیعة بن الحارث رضی الله تعالی عنه قال: اجتمع ربیعة بن الحارث و العباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنهما فقالا : لو بعثنا هذین الغلامین ، قال لی و للفضل بن العباس ، علی الصدقة فادیا ما یؤدی الناس و

۱۳۳۰۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب الصدقة بنی هاشم ، ۱/۳۰۱
المستدرك للحاکم، ۲/۱٦ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۵/۳۲۷
المعجم الکبیر للطبرانی، ٦/۳۰۵ ☆ جمع الزوائد للهیثمی، ۹/۳۲٦
نصب الرایة للزیلعی ، ٤/۲۷۹ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ٦/۹۷
۱۳۳۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب الصدقة علی بنی هاشم ، ۱/۲۹۹
الصحیح لمسلم ، باب تحریم الزکاة علی الرسول ، ۱/۳٤٤
السنن الکبری للبیهقی، ۷/۳۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱٦۵۱٤، ٦/٤۵٦
اتحاف السادة للزبیدی، ٤/۱۳۵ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵٦٦۵،

أصابا ما يصيب الناس ، قال : فبينما هما في ذلك جاء علي بن أبي طالب فوقف عليهما فذكر اليه ذاك فقال علي : لا تفعلا ، فو الله ! ما هوبفاعل فقال ربيعة بن الحارث : ما يمنعك من هذا الا نفاسة علينا فو الله ! لقد نلت:صهر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فما نفسناه عليك فقال علي: أنا أبو حسن ارسلاهمافانطلقاواضطجع فلما صلى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الظهر سبقناه الى الحجرة فقمنا عند بأبها حتى جاء فاخذ باذننا و قال : أخرجاما تصرران ثم دخل و دخلنا عليه و هو يومئذ عند زينب بنت جحش فتوكلنا الكلام ثم تكلم حدنا قال : يا رسول الله ! أنت أبر الناس واوصل الناس و قد بلغنا النكاح و قد جئناك لتؤمرنا على بعض الصدقات فنؤدى اليك كما يؤدون و نصيب كما يصيبون فسكت حتى أردنا ان نكلمه ، وجعلت زينب تلمع الينا من و راء الحجاب أن لا نكلمه فقال : اِن الصدقة لا تنبغي لآل محمد ، اِنما هي اوساخ الناس ۔

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ربیعہ بن حارث اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک دن آپس میں گفتگو ہوئی کہ قسم بخدا! کیا ہی اچھا ہو کہ ہم ان دونوں لڑکوں عبدالطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجیں۔ یہ دونوں جاکر حضور سے عرض کریں کہ ان کو صدقات کی وصولی کیلئے عامل مقرر فرمادیں۔ تاکہ ان کو بھی وہ دیا جائے جو دوسرے لوگوں کو دیا جاتا ہے۔ ان حضرات کے درمیان یہ گفتگو ہورہی تھی کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تشریف لے آئے۔ انہوں نے حضرت علی سے بھی اس بات کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو۔ خدا کی قسم! حضور ایسا ہرگز نہیں کریں گے۔ حضرت ربیعہ نے کہا: آپ تو ہمیں صرف اس لئے روک رہے ہیں کہ آپ کا حضور سے خسرالی رشتہ ہے۔ تو اس سلسلہ میں ہم آپ جیسے نہیں۔ لہذا ہمیں اجازت مل سکتی ہے۔ اس پر حضرت علی نے فرمایا: تو تم بھیج کر دیکھ لو۔ چنانچہ ہم حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت علی وہیں ٹھہر گئے۔ حضور نماز ظہر سے فارغ ہوئے تو ہم حجرۂ مقدسہ کی طرف بڑھے اور دروازہ پر کھڑے ہوگئے یہاں تک کہ حضور تشریف لائے اور غایت محبت سے ہمارے کان پکڑ کر فرمایا: اپنے دل کی بات کہو! پھر ہم حضور کے ساتھ اندر داخل ہوئے۔ ان دنوں حضور ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہاں قیام پذیر تھے۔ ہم نے ایک دوسرے پر بھروسہ کرتے ہوئے گفتگو شروع نہ کی۔ پھر ہم میں سے ایک نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی اور صلہ رحمی فرمانے والے ہیں۔ ہم اب بالغ ہو چکے ہیں۔ اور ہم آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ ہمیں صدقات وصول کرنے پر مامور فرمائیں تاکہ ہم بھی دوسروں کی طرح صدقات وصول کر کے لائیں اور اس سے حصہ پائیں۔ حضور خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے کچھ بولنے کا ارادہ کیا لیکن ام المؤمنین ہمیں پردہ کے پیچھے سے اشارہ فرمارہی تھیں کہ ہم کچھ نہ بولیں پھر حضور نے ارشاد فرمایا بیشک صدقہ آل محمد کیلئے جائز نہیں وہ تو لوگوں کے مالوں کا میل ہے۔ ۱۲ام

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بیشک اس تحریم کی علت ان حضرات عالیہ کی عزت وکرامت اور نظافت وطہارت ہے۔ کہ زکوۃ مال کا میل ہے اور گناہوں کا دھوون۔ اس ستھری نسل والوں کے قابل نہیں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس تعلیل کی تصریح فرمائی۔ یہ ہی ہمارے عامۂ علماء کا مذہب ہے حتی کہ جمہور علمائے کرام نے بنو ہاشم کو مال زکوۃ سے عمل صدقات کی اجرت لینا ناجائز کہا حالانکہ یہ اغنیاء کیلئے بھی روا ہے کہ من کل الوجوہ زکوۃ نہیں۔ مگر آخر شبہ زکوۃ ہے اور بنی ہاشم کی جلالت شان شبہ لوث سے بھی براءت کی شایاں۔　　　فتاوی رضویہ ۴/۳۹۲

(۲) بنو ہاشم کا غلام بھی زکوۃ نہیں لے سکتا

۱۳۳۲۔ **عن** ہرمز او کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ مر علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: فدعانی فجئت فقال: يَا أَبَا فُلَان! إِنَّا أَهْلُ الْبَيْتِ قَدْنُهِينَا أَنْ نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ، وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَلَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ۔

حضرت ہرمز یا کیسان حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آزاد کردہ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے، کہتے ہیں: مجھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلایا تو میں حاضر ہوا، ارشاد فرمایا: اے ابوفلاں! ہم اہل بیت ہیں۔ ہمیں صدقہ کھانے سے منع کیا گیا ہے۔ اور قوم کا غلام اسی میں شمار ہوتا ہے لہذا صدقہ مت کھانا۔

۱۳۳۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، کتاب الزکوۃ، ۱/۳۰۰

۳۔ مصارف زکوۃ وصدقات

(۱) اہل قرابت کو زکوۃ وصدقات دینا اجر عظیم کا باعث

۱۳۳۳۔ **عن** زينب امرأة عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنهما قالت : كنت فى المسجد فرأيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : تَصَدَّقْنَ وَ لَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ ، و كانت زينب تنفق على عبد الله و أيتام فى حجرها ، فقالت لعبد الله ! سل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، أيجزى عنى أن انفق عليك و على أيتام فى حجرى من الصدقه ؟ فقال : سلى أنت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فانطلقت الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فو جدت اِمرأة من الأنصار على الباب حاجتها مثل حاجتى ، فمر علينا بلال فقلنا : سل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ايجزئ عنى أن أتصدق على زوجى و أيتام لى حجرى ، و قلنا : لا تخبرنا : فدخل فسأله فقال : من هما ؟ قال : زينب ، فقال : أَىُّ الزَّيَانِبِ ، قال : اِمرأة عبد الله ، قال: نَعَمْ ، لَهَا أَجْرَانِ ، أَجْرُ الْقَرابَةِ وَ أَجْرُ الصَّدَقَةِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ کی زوجہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں تھی کہ سرکار نے مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا: صدقہ دیا کروخواہ تمہارے زیورات ہی سے کیوں نہ ہو۔ حضرت زینب کا طریقۂ کار یہ تھا کہ وہ صدقہ اپنے شوہر اور یتیموں کو دیا کرتی تھیں جوانکی کفالت میں تھے۔ لہذا انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کر لینا کہ کیا صدقہ کا مال تم پر اور ان یتیموں پر خرچ کرسکتی ہوں۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: تم خود ہی پوچھ لینا۔ چنانچہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ دروازے پر ایک انصاری بی بی ملیں وہ بھی میرے جیسا ہی مسئلہ معلوم کرنے آئیں تھیں۔ اتنے میں سامنے سے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ راستہ سے گزرے ہم نے کہا: ہمارے لئے حضور سے یہ مسئلہ معلوم کرلو! کیا ہم اپنے شوہر اور اپنی کفالت میں یتیموں کو صدقہ دے سکتے ہیں۔ لیکن ہماری اطلاع نہ دینا۔ انہوں نے

۱۳۳۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الزكاة على الزوج و الفيام ، ۱۹۸/۱
الصحيح لمسلم ، كتاب الزكاة ، ۳۲۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۶۳/۶

خدمت میں حاضر ہوکر دریافت کیا: سرکار نے فرمایا: یہ دونوں کون ہیں؟ بولے: زینب، فرمایا: کون زینب؟ عرض کیا؛ عبداللہ بن مسعود کی بیوی، فرمایا: ہاں، انکو صدقہ دے سکتی ہیں اور اس میں دوہرا ثواب ہے۔ ایک قرابت کا اور دوسرے صدقہ کا۔

۱۳۳٤۔ **عن** سلمان بن عامر رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ،وَهِيَ عَلىٰ ذِی الرَّحْمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَ صِلَةٌ ۔

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسکین کو دینا اکہرا صدقہ ہے اور رشتہ دار کو دینا دوہرا۔ ایک تصدق ایک صلہ رحم۔

(۲) اہل قرابت کے علاوہ کو صدقہ دینا مقبول نہیں

۱۳۳۵۔ **عن** أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ ! وَالَّذِی بَعَثَنِي بِالْحَقِ ، لاَ يَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِنْ رَجُلٍ وَلَهٗ قَرَابَةٌ مُحْتَاجُوْنَ اِلىٰ صِلَتِهٖ وَ يَصْرِفُهَا اِلىٰ غَيْرِهِمْ ، وَالَّذِی نَفْسِي بِيَدِهٖ لاَ يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے امت محمد! قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق لیکر مبعوث فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کا صدقہ قبول نہیں فرماتا جس کے رشتہ دار اس کے سلوک کی حاجت رکھیں اور وہ انہیں چھوڑ کر اوروں پر تصدق کرے۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ روز قیامت اس پر نظر نہ فرمائے گا۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۴۸۵

فتاوی رضویہ ۱/ ۶۹۳

۱۳۳٤۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی الصدقة علی القرابة ، ۱/ ۸۳
المستدرك للحاکم ، ۱/ ٤۰۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۱۷
۱۳۳۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/ ۱۱۷ ☆

(۴) غنی وتندرست کیلئے زکوۃ جائز نہیں

۱۳۳۶۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم :لَا یَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِیْ مِرَّةٍسَوِيٍّ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۱۷　☆　جد الممتار ۲/ ۱۵۷

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غنی اور تندرست کیلئے صدقہ جائز نہیں۔
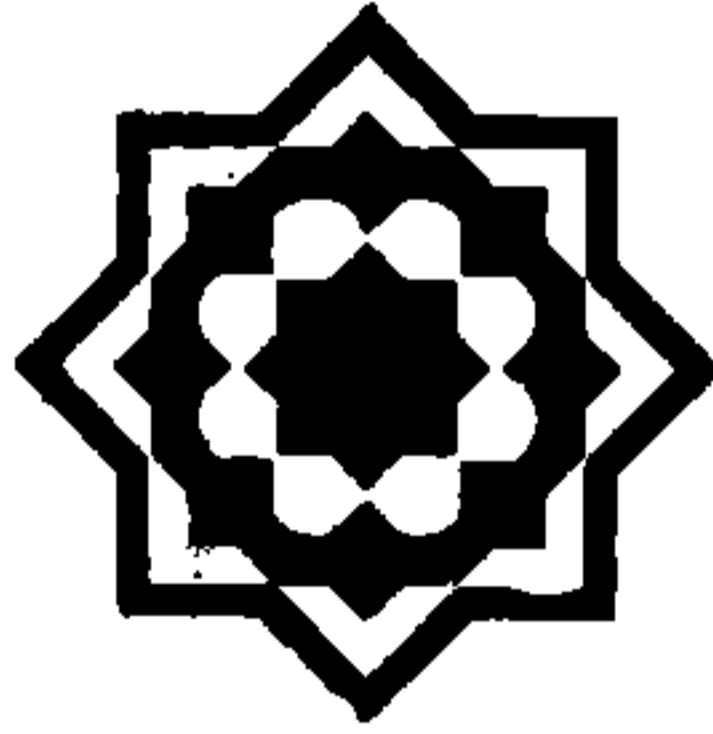
۱۳۳۶۔ الجامع للترمذی　باب ما جاء من لا تحل له الصدقة　۱/ ۸۳
السنن لابی داؤد ،　کتاب الزکاۃ باب من یعطی من الصدقة و حد الغنی، ۱/ ۲۲۹
السنن لابن ماجه :　باب من سال عن ظهر غنی،　۱/ ۱۳۳
المسند لاحمد بن حنبل ،　۲/ ۱۹۲　☆　المستدرك للحاكم　۱/ ۴۰۷
مجمع الزوائد للهیثمی،　۳/ ۹۱　☆　اتحاف السادة للزبیدی،　۴/ ۱۰۱

۴۔صدقہ کے فضائل

۱۔صدقہ وخیرات کی فضیلت

۱۳۳۷۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ لَيُرْبِي لِاَحَدِكُمُ التَّمْرَةَ وَاللُّقْمَةَ كَمَا يُرْبِيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَهٗ اَوْ فَصِيْلَهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ اُحُدٍ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان جو ایک چھوہارہ یا ایک نوالہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے اللہ تعالیٰ اسے بڑھاتا ہے اور پالتا ہے جیسے آدمی اپنے بچھیرے یا بونے کو پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ بڑھ کر وہ احد کے برابر ہوجاتا ہے۔

۱۳۳۸۔**عن** أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ، فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرْبِيْهَا لِصَاحِبِهٖ كَمَا يُرْبِيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ایک چھوہارے کے برابر پاک مال سے خیرات کرے۔ اور اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا مگر پاک کو، تو رب عزوجل اسے اپنے داہنے دست قدرت سے قبول فرماتا ہے۔ پھر

۱۳۳۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۱/۶ ☆ التفسير لابن كثير، ۴۸۹/۱
كنز العمال للمتقى، ۱۶۰۲۰، ۳۵۲/۶ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۴/۲
جمع الجوامع للسيوطى، ۵۰۱۴ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱۲/۲

۱۳۳۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الصدقة من كسب طيب، ۱۸۹/۱
الصحيح لمسلم، باب بيان ان اسم الصدقة، ۳۲۶/۱
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى ضل الصدقة، ۸۴/۱
السنن لابن ماجه، باب فضل الصدقة، ۱۳۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶۸/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۳۵۵/۱
جمع الجوامع للسيوطى، ۵۶۶۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۴۸/۶
اتحاف السادة للزبيدى، ۱۱۴/۴ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۱۹۰۹
شرح السنة للبغوى، ۱۳۳/۶ ☆ التفسير للقرطبى، ۱۵۰/۱

خیرات کرنے والے کیلئے اسکو بچھیرے کی پرورش کی طرح پالتا ہے یہاں تک کہ وہ بڑھ کر پہاڑ کے برابر ہوجائے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کوئی احمق سا احمق بھی ان حدیثوں سے یہ معنی نہیں سمجھے گا کہ ایک چھوہارے یا ایک ہی نوالے کی خصوصیت ہے۔ ایک دے گا تو قبول ہوگا اور ثواب ملے گا۔ جہاں دوبار زائد دئے پھر نہ قبول کی توقع اور نہ ثواب کی ترقی۔ نہیں نہیں، بالیقین یہ ہی معنی ہے کہ ایک لقمہ یا ایک خرمہ بھی ان نیک جزاؤں کا باعث ہے۔

صفائح اللجین ص ۱۱

(۲) پوشیدہ صدقہ افضل ہے

۱۳۳۹۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ سِرًّا اِلیٰ فَقِیْرٍ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر صدقہ وہ ہے جو خفیہ طور پر فقیر کو دیا جائے۔

الزلال الانقی ص ۱۷۰

(۳) صدقہ عمر بڑھاتا ہے

۱۳۴۰۔ **عن** عمر بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ تَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ وَ تَمْنَعُ مِیْتَةَ السُّوْءِ ۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک صدقہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا ہے اور بری موت کو دفع فرماتا ہے۔

رادالقحط والوباء ص ۷

۱۳۳۹۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۱۱/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۲۵۰، ٤۰۰/٦

۱۳٤۰۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۱۰/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲/۱۷

المطالب العالیة لابن حجر، ۸۷٤ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲۱/۲

الدر المنثور للسیوطی، ۳۰۵/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱٦۱۱۱، ۳۷۱/٦

١٣٤١۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ صَدَقَةَ وَ صِلَةَ الرَّحِمِ يَزِيْدُ اللّٰهُ بِهِمَا فِى الْعُمْرِ وَ يَدْفَعُ بِهِمَا مِيْتَةَ السُّوْءِ وَ يَدْفَعُ بِهِمَا الْمَكْرُوْهَ وَ الْمَحْذُوْرِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک صدقہ اور صلہ رحم ان دونوں سے اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے اور مکروہ واندیشہ کو دور کرتا ہے۔ ردالقحط والوباء ص ۱۰

(۴) صدقہ غضب الٰہی کو بجھاتا ہے

١٣٤٢۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَ تَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک صدقہ اللہ عزوجل کے غضب کو بجھاتا اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔ ردالقحط والوباء ص ۶
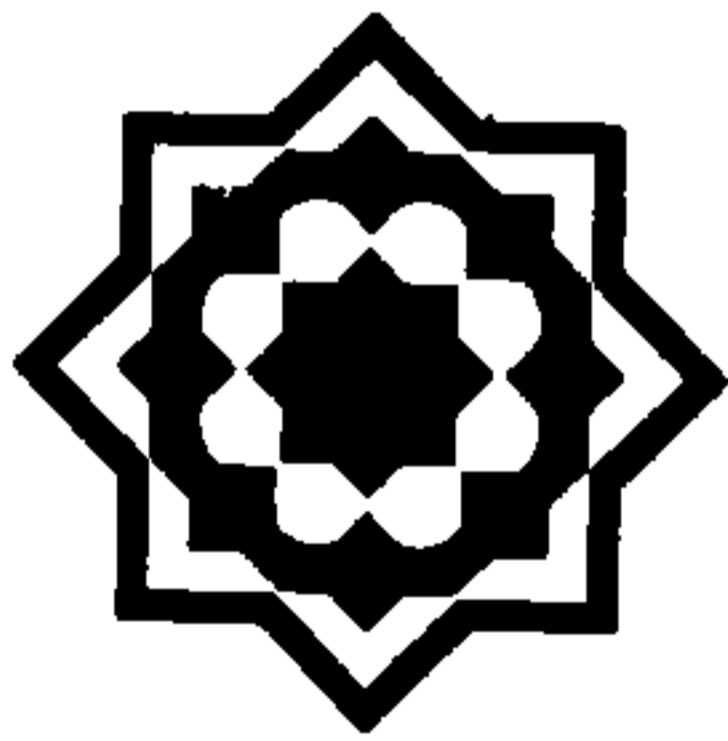
١٣٤١۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ١٥١/٨ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٣٣٥/٣
المطالب العالية لابن حجر، ٨٧٥ ☆ الكامل لابن عدى ،
فتح البارى للعسقلانى، ٤١٦/١٠ ☆
١٣٤٢۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى فضل الصدقة ، ٨٤/١

(۵) صدقہ جہنم سے بچاتا ہے

۱۳۴۳۔ عن أمیر المؤمنین أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ، فَإِنَّهَا تَقِيْمُ الْعِوَجَ وَ تَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ ۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ سے بچو اگرچہ آدھا چھوہارہ دیکر۔ کہ وہ کجی کو سیدھا اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔

(۶) صدقہ گناہ مٹاتا ہے

۱۳۴۴۔ عن عاصم العدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ ۔

حضرت عاصم عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ گناہ کو بجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو۔

(۷) صدقہ بری موت سے بچاتا ہے

۱۳۴۵۔ عن رافع بن مکیث الرضوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلصَّدَقَةُ تَمْنَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ۔

حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ بری موت سے بچاتا ہے۔

رادالقحط والوباء ص ۷

۱۳۴۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اتقوا النار و لو بشق تمرۃ ، ۱۹۰/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱۴/۱۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۰۵/۱
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰۵/۳ ☆ الصحیح لابن خزیمۃ ، ۲۴۲۸
۱۳۴۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۳۵/۱۹ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲۲۴/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۲۱/۳ ☆ التمھید لابن عبد البر ، ۳۰۳/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵۰/۸ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱۳۸/۲
مجمع الکبیر للطبرانی، ۲۳۰/۵ ☆
۱۳۴۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷/۵ ☆

۱۳۴۶۔ **عن** أنس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال: رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّ اللّٰهَ لَيَدْرءُ بِالصَّدَقَةِ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنْ مِيْتَةِ السُّوْءِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل صدقہ کے سبب ستر دروازے بری موت کے دفع فرماتا ہے۔

۱۳۴۷۔ **عن** رافع بن خديج رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اَلصَّدَقَةُ تَسُدُّ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ السُّوْءِ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ ستر دروازے برائی کے بند کرتا ہے۔

(۸) صدقہ بلائیں دفع کرتا ہے

۱۳۴۸۔ **عن** أنس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اَلصَّدَقَةُ تَمْنَعُ سَبْعِيْنَ نَوْعًا مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ، أَهْوَنُهَا الْجُذَامُ وَ الْبَرَصُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ ستر قسم کی بلائیں روکتا ہے جن کی آسان تر بدن بگڑنا اور سپید داغ ہیں۔ و العیاذ باللہ تعالیٰ۔

۱۳۴۹۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: قال

۱۳۴۶۔ كنز العمال للمتقى، ۱٦۱۱۰، ۳۷۱/٦ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ۵۰۳۰
اتحاف السادة للزبيدى، ۱٦۷/٤ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۳۵۵/۱
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱۲/۲ ☆ المغنى لعراقى، ۲۲٦/۱
۱۳۴۷۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۳۲۷/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۰۹/۳
الدر المنثور للسيوطى، ۳۵۵/۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱۹/۲
اتحاف السادة للزبيدى، ۱٦۷/٤ ☆ تاريخ اصفهان، ٦۸/۱
۱۳۴۸۔ اتحاف السادة للزبيدى، ۱۷۳/٤ ☆ ارواء الغليل للالبانى، ۳۹۳/۳
كنز العمال للمتقى، ۱۵۹۲۰، ۳٤٦/٦ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۲۹/۲
۱۳۴۸۔

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : بَاكِرُوا بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ الْبَلَآءَ لَا يَتَخَطَّاهَا ـ

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح تڑکے صدقہ دو کہ بلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔ راد القحط والوباء ص ۷

۱۳۵۰۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلصَّدَقَاتُ بِالْغُدُوَّاتِ يَذْهَبْنَ الْعَاهَاتِ ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح کے صدقے آفتوں کو دفع کرتے ہیں۔

۱۳۵۱۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلصَّدَقَةُ تَمْنَعُ الْقَضَاءَ السُّوْءَ ـ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ بری قضا کو ٹال دیتا ہے۔

(۹) صدقہ کی کثرت سے روزی بڑھتی ہے

۱۳۵۲۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : صِلُوا الَّذِىْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهٗ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِى السِّرِّ وَ الْعَلَانِيَةِ تُوْجَرُوْا وَ تُحْمَدُوْا وَ تُرْزَقُوْا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے ساتھ اپنی نسبت درست کرو، اس کی یاد کی کثرت کرو۔ اور خفیہ و ظاہر صدقہ کی تکثیر سے، ایسا کروگے تو روزی دئے جاؤ گے۔ قابل ستائش رہو گے اور تمہاری شکستگیاں درست کی جائیں گی۔

۱۳۵۰۔ المسند الفردوس للديلمى، ۴۱۴/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۳۱۷/۱

۱۳۵۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ۵۰۲/۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۲/۸

۱۳۵۲۔ الدر المنثور للسيوطى، ۳۵۴/۱ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱۷۱/۳

الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۵۱۱/۱ ☆ ارواء الغليل للالبانى، ۵۰/۳

التفسير للقرطبى، ۱۹/۱۸ ☆

۱۳۵۳۔عن أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ یُصَابُ بِشَیْءٍ فِی جَسَدِہٖ فَیَتَصَدَّقُ بِہٖ اِلَّارَفَعَہُ اللّٰہُ دَرَجَۃً وَ حُطَّ عَنْہُ خَطِیْئَۃً ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کسی مسلمان کوکوئی جسمانی تکلیف پہونچے اوروہ صدقہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلندکرتا ہے اورایک گناہ مٹا تا ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/ ۵۰۸

(۱۰) بہرے کوبات سنانا صدقہ ہے

۱۳۵۴۔عن سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِسْمَاعُ الْاَصَمِّ صَدَقَۃٌ ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بہرے کواچھی بات سنانا صدقہ ہے۔۱۲م

(۱۱) خودکھانا اوردوسرے کوکھلانا صدقہ ہے

۱۳۵۵۔عن المقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا أَطْعَمْتَ زَوْجَکَ فَھُوَ لَکَ صَدَقَۃٌ مَا أَطْعَمْتَ وَلَدَکَ فَھُوَ لَکَ صَدَقَۃٌ ، وَ مَا أَطْعَمْتَ خَادِمَکَ فَھُوَ لَکَ صَدَقَۃٌ ، وَ مَا أَطْعَمْتَ نَفْسَکَ فَھُوَ لَکَ صَدَقَۃٌ ۔　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۱۸

۱۳۵۳۔ الجامع للترمذی، ۱/۱۶۷ ☆ السنن لابن ماجہ ، ۲/۱۹۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۴۴۸ ☆
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۹۱ ☆
۱۳۵۴۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۳۰۳ ☆
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۶۸ ☆
۱۳۵۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۳۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۴/۱۷۹
مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۱۱۹ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳/۶۲
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۳۷ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۲/۲۶۴
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۵/۸۹ ☆ تاریخ اصفھان لابی نعیم ، ۲/۷۶
کنز العمال للمتقی، ۱۶۳۲۱ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۹/۳۰۹

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کچھ تو اپنی بیوی کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے بچوں کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے، اور جو کچھ تو اپنے غلام کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے، اور جو کچھ تو خود کھائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے۔۱۲م

(۱۲) ہر جاندار کو کھلانا باعث ثواب

۱۳۵۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرِيٍ أَجْرٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر گرم جگر میں ثواب ہے۔

۱۳۵۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : فِيمَا يَاكُلُ اِبْنُ آدَمَ أَجْرٌ وَ فِيمَا يَاكُلُ السَّبُعُ أَجْرٌ، وَفِيمَا يَاكُلُ الطَّيْرُ أَجْرٌ۔　　فتاوی رضویہ ۲۲۹/۴

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کچھ آدمی کھائے اس میں ثواب ہے، اور جو درندہ کھا جائے اس میں ثواب ہے۔ جو پرند کو پہونچے اس میں ثواب ہے۔

(۱۳) حرام کمائی سے صدقہ حرام ہے

۱۳۵۸۔ **عن** أبی الطفيل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَن كَسَبَ مَالًا حَرَامًا فَأَعْتَقَ مِنْهُ وَوَصَلَ مِنْهُ رَحِمَهُ كَانَ ذٰلِكَ اِصْرًا عَلَيْهِ۔

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۳۵۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۷۳۵/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۸۶/٤
شرح السنة للبغوی، ۲۲۹/۲ ☆ الصحیح لابن حبان، ۸٦۰
۱۳۵۷۔ المستدرك للحاکم، ۱۳۳/٤ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۷۸/۳
۱۳۵۸۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵٤۹/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۹۲/۱۰
کنز العمال للمتقی، ۹۲۷۰ ☆

وسلم نے ارشادفرمایا: جوحرام مال کمائے پس اس میں سے غلام آزاد کرے اور صلہ رحم کرے تو یہ بھی اس پر وبال ٹھہرے۔

۱۳۵۹۔ عن القاسم بن مخيمرة رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنِ اكْتَسَبَ مَالًا مِنْ مَأْثَمٍ فَوَصَلَ بِهٖ رَحْمَهُ أَوْتَصَدَّقَ بِهٖ أَوْأَنْفَقَهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ جَمَعَ ذٰلِكَ كُلَّهُ قُذِفَ بِهٖ فِي جَهَنَّمَ۔

حضرت قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوگناہ کی وجہ سے مال کمائے اس سے صلہ رحم یا تصدق یا راہ خدا میں خرچ کرے یہ سب جمع کرکے اسے جہنم میں پھینک دیا جائے۔

(۱۴) حلال کمائی ہی کا صدقہ مقبول ہے

۱۳۶۰۔ عن أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسَبٍ طَيِّبٍ،وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُهَا بِيَمِيْنِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوایک کھجور کے برابر پاک کمائی سے تصدق کرے اور اللہ تعالیٰ نہیں قبول فرماتا مگر پاک۔ تو حق جل وعلا اسے اپنے یمین قدرت سے قبول فرماتا ہے۔

۱۳۶۱۔ عن سعد بن ابى وقاص رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله

۱۳۵۸۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲/۵۴۹ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۰/۲۹۲
كنز العمال للمتقى، ۹۲۷۰ ☆

۱۳۵۹۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲/۵۴۹ ☆

۱۳۶۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الصدقة من كسب طيب، ۱/۱۸۹
السنن لابن ماجه، باب فضل الصدقة، ۱/۱۲۳
المسند لأحمد بن حنبل، ۲/۲۳۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۴/۱۲۶
السنن الكبرى للبيهقى، ۴/۱۷۷ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲/۳
ارواء الغليل للالبانى، ۳/۳۹۳ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱/۳۶۵
التفسير لابن كثير، ۱/۴۸۷ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۶۰۲۰

۱۳۶۱۔ الصحيح لمسلم، كتاب الزكاة، ۱/۳۲۶
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى فضل الصدقة، ۲/۸۴

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ ، وَ لَا یَقبَلُ اِلَّا الطَّیِّبَ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بےشک اللہ پاک ہے، اور پاک ہی کو قبول کرتا ہے۔

۱۳۶۲۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا یَکْسِبُ عَبْدٌ مَالًا حَرَامًا فَیَتَصَدَّقُ بِہٖ فَیُقْبَلُ مِنْہُ ، وَ لَا یُنْفِقُ مِنْہُ فَیُبَارَکُ فِیْہِ وَ لَا یَتْرُکُہُ خَلْفَ ظَھْرِہٖ اِلَّا کَانَ زَادَہٗ اِلَی النَّارِ ، اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ لَا یَمْحُوا السَّیِّئَ بِالسَّیِّئِ وَلٰکِنْ یَمْحُوا السَّیِّئَ بِالْحَسَنِ،اِنَّ الْخَبِیْثَ لَا یَمْحُو الْخَبِیْثَ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نہ ہوگا کہ بندہ مال حرام سے صدقہ دے پھر وہ قبول ہو جائے۔ اور یہ بھی نہ ہوگا کہ اس میں سے راہ خدا میں خرچ نہ کرے اور برکت دی جائے۔ اور اپنے پیچھے چھوڑ گیا تو وہ مال اس کے لئے جہنم کی طرف توشہ ہوگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بدی کو بدی کے ذریعہ نہیں مٹاتا بلکہ بدی کو نیکی کے ذریعہ محو فرماتا ہے۔ بیشک مال حرام مال حرام کی خباثت کو محو نہیں کرتا۔۱۲م

۱۳۶۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا یَغْبِطَنَّ جَامِعُ الْمَالِ مِنْ غَیْرِ حِلِّہٖ أَوْ قَالَ مِنْ غَیْرِ حَقِّہٖ، فَاِنَّہٗ اِنْ تَصَدَّقَ بِہٖ لَمْ یُقْبَلْ مِنْہُ وَ مَا بَقِیَ کَانَ زَادَہٗ اِلَی النَّارِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو غیر حلال سے مال جمع کرے اس پر کوئی رشک نہ کی جائے۔ کہ اگر وہ

۱۳۶۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۲۸/۲ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۵۴۵/۲
التفسیر للقرطبی، ۶۹/۱۱ ☆ المنثور للسیوطی، ۱۶۸/۱
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۲۸/۳ ☆ الکامل لابن عدی،
الدر المنتثرة، ۴۴ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۳۴۶/۳
کشف الخفاء للعجلونی، ۲۶۰/۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۶
جمع الجوامع للسیوطی، ۸۴۷۲ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۷۶۰
۱۳۶۲۔ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۵۵۰/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۴۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸۷/۱ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۷۷۱
۱۳۶۳۔ المستدرک للحاکم، ۴/۲ ☆

اس سے خیرات کرے گا تو قبول نہ ہوگی۔اور جو بچ رہے گا وہ اس کا توشہ ہوگا جہنم کی طرف۔

۱۳۶۴۔**عن** أبی حجیرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ لَمْ يَكُنْ لَهٗ فِيْهِ أَجْرٌ وَكَانَ اِصْرُهٗ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوحجیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوغیر حلال سے مال جمع کرے پھراس کوخیرات میں دے اس کیلئے ثواب کچھ نہ ہواوراس کاوبال اس پر ہو۔
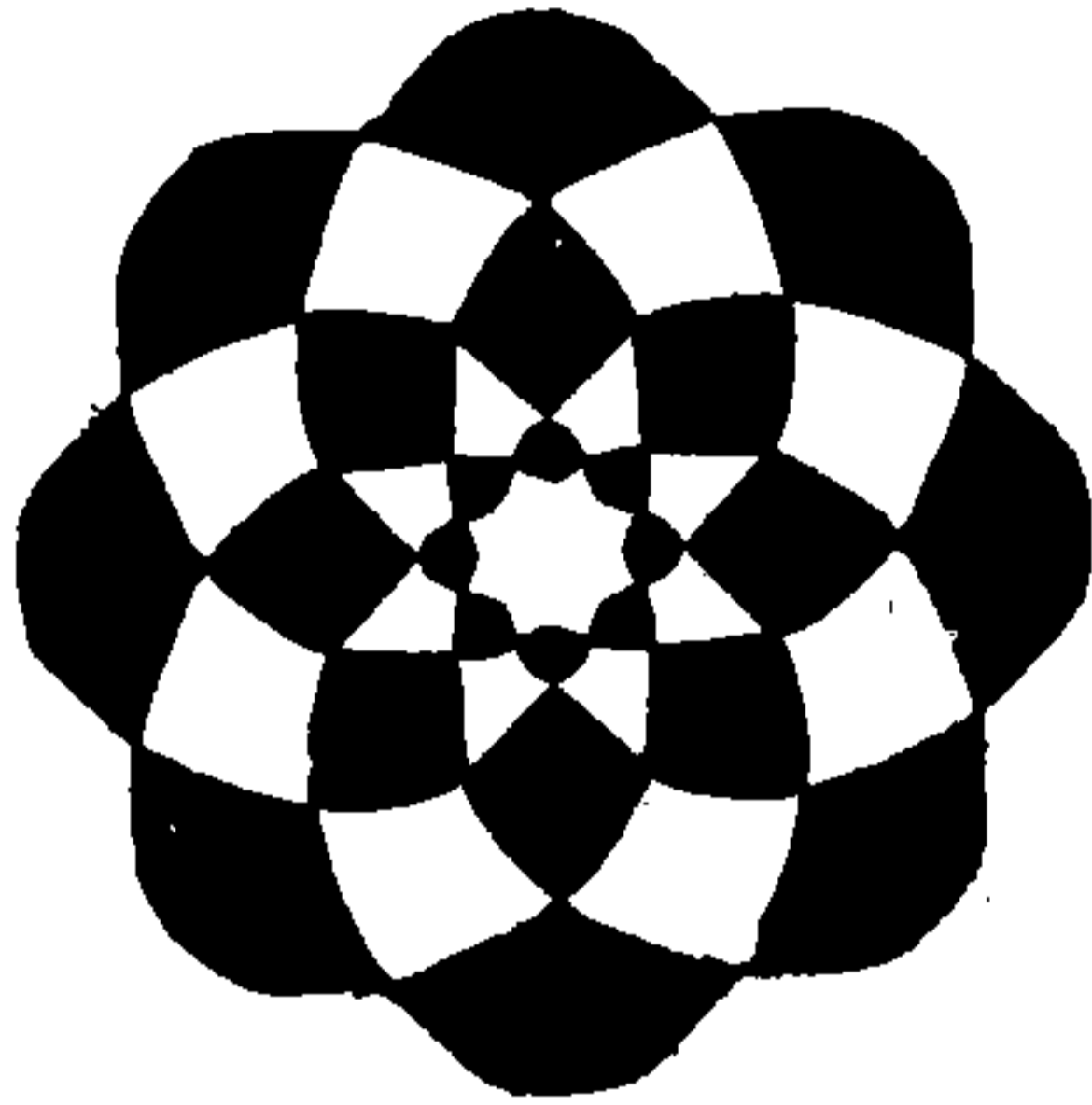
۱۳۶۴۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۱/۵۳۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳٤۷
السنن الکبری للبیھقی، ٤/۸٤ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٦/۱۰
المستدرك للحاکم، ۱/۳۹۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۲٦۹

۵۔حیلۂ شرعی

(۱)حیلۂ شرعی کی اصل

۱۳۶۵۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بلحم بقر ، فقيل : هذا ما تصدق به على بريره ، فقال : هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ ۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گائے کا گوشت حاضر کیا گیا، کسی نے کہا: یہ گوشت حضرت بریرہ پر صدقہ ہوا تھا۔ فرمایا: یہ بریرہ کیلئے صدقہ تھا ہمارے لئے ہدیہ ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۱۰۶/۷

۱۳۶۶۔ **عن** أم عطية رضى الله تعالىٰ عنها قالت : بعث الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بشاة من الصدقة ، فبعثت الى عائشة منها بشئ ، فلما جاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى عائشة ، قال : هَلْ عِنْدَ كُمْ شَيْءٌ ؟قالت : لا ، ألا إن نسيبة بعثت الينا من الشاة التى بعثتم بها اليها ، قال: إنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے پاس صدقہ کی ایک بکری بھیجی، میں نے اس میں سے کچھ گوشت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس بھیج دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے پاس

۱۳۶۵۔ الصحيح لمسلم ، باب اباحة الهدية للنبى ﷺ ، ۳۴۵/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۸۱/۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۸۱/۶

۱۳۶۶۔ الصحيح لمسلم ، باب اباحة الهدية للنبى ﷺ ، ۳۴۵/۱
الجامع الصحيح للبخارى ، باب اذا تحولت الصدقة ، ۲۰۲/۱
السنن لابن ماجه ، باب خيار لامة اذا اعتقت ، ۱۵۰/۱
شرح معانى الآثار للطحاوى، ۳۰۲/۱ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱۴۱/۴
مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۴۹/۳ ☆ التمهيد لابن عبد البر ، ۱۰۶/۵
مشكوة المصابيح للتبريزى، ۲۰۷۶ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۳۰۲/۴
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۰۷/۶ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۲۰۳/۴

تشریف لائے تو فرمایا: کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ عرض کیا: نہیں، ہاں ام عطیہ نسیبہ نے بکری کا گوشت بھیجا ہے جو آپ نے ان کے پاس بھیجی تھی۔ فرمایا: صدقہ کی بکری اپنے محل میں پہونچ گئی۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۳۹۲
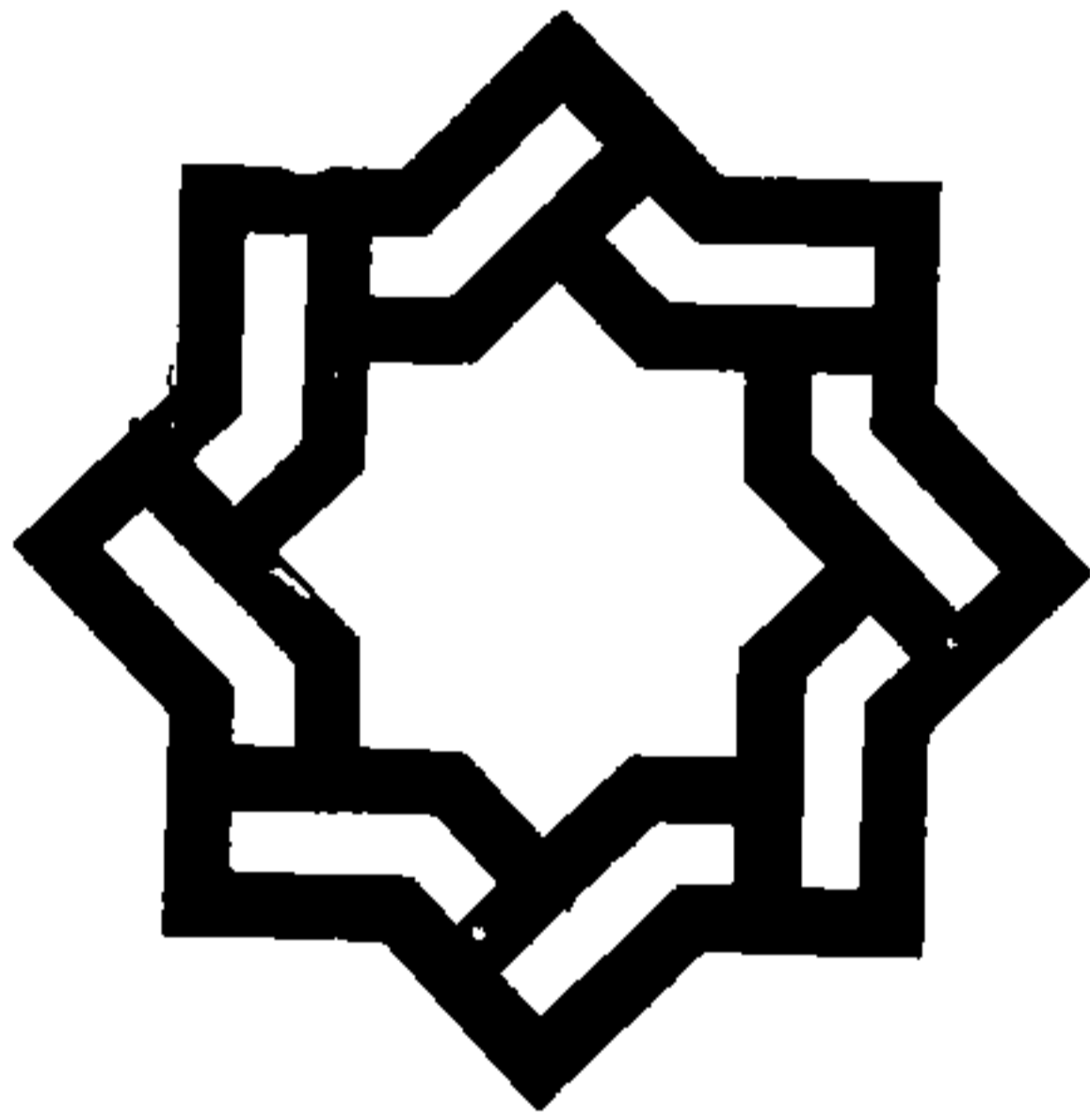
۶۔ صدقۂ فطر

(۱) صدقۂ فطر کی مقدار

۱۳۶۷۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لما کثر الطعام فی زمن معاویۃ جعلوہ مدین من حنطۃ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں گندم کا استعمال عام ہوا تو علماء نے صدقۂ فطر کی مقدار گندم سے دو مد مقرر کردی۔

(۲) عہد رسالت میں صدقۂ فطر عموماً تین چیزوں سے ادا کیا جاتا تھا۔

۱۳۶۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : لم تکن الصدقۃ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا التمر والزبیب والشعیر ولم تکن الحنطۃ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں صدقۂ فطر کھجور، منقی اور جو سے ہی دیا جاتا تھا۔ اور گیہوں اس وقت عام مروج نہ تھا۔

۱۳۶۹۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان طعامنا الشعیر۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارا طعام جو تھا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر نے ۲۷ رماہ مبارک رمضان ۱۳۲۷ھ کو نیم صاع شعیری کا تجربہ کیا جو ٹھیک چار رطل جو کا پیمانہ تھا۔ اس میں گیہوں برابر ہموار مسطح بھر کر تولے تو ثمن رطل کم پانچ رطل آئے۔ یعنی ایک سو چوالیس روپے بھر جو کی جگہ ایک سو چھتر روپے آٹھ آنے بھر گیہوں۔ کہ

۱۳۶۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی،	باب مقدار صدقۃ الفطر ،	۳۷۲/۱
۱۳۶۸۔ الصحیح لابن خزیمۃ ،	باب الدلیل علی ان	۴۵/۴
۱۳۶۹۔ الجامع الصحیح للبخاری،	باب الصدقۃ الفطر،	۲۰۴/۱

بریلی کے سیر سے اٹھنی بھراوپر پونے دوسیر ہوئے۔ یہ محفوظ رکھنا چاہئے کہ صدقۂ فطر، کفارات ،فدیہ صوم وصلوۃ میں اسی اندازہ سے گیہوں ادا کرنا احوط وانفع للفقراء ہے۔ اگرچہ اصل مذہب پر بریلی کی تول سے روپے بھرکم ڈیڑھ سیر گیہوں ہیں، پھراسی پیانے میں پانی بھرکروزن کیا تو دوسو چودہ روپے بھرایک دوانی کم آیا، کہ کچھ کم چھ رطل ہوا۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۹۵

۷۔ چندہ اور اسراف

(۱) چندہ کی اصل اور اجر وثواب

۱۲۷۰۔ **عن** جرير رضى الله تعالىٰ عنه قال : كنا عند رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى صد ر النهار ،قال: فجاء ه قوم حفاة عراة مجتابى النمار او العباء متقلدى السيوف عا متهم من مضر بل كلهم من مضر ، فتمعر وجه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لما رأى بهم من الفاقة فدخل ثم خرج فامر بلا لا فاذن فاقام فصلى ثم خطب فقال : يَا أَيُّهَاالنَّاسُ ! اِتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِى خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ، إلىٰ آخِرِالآيَة ، اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ، وَالآيَةُ الَّتِى فِى الْحَشْرِ ، يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوااللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ، تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِيْنَارِهٖ، مِنْ دِرْهَمِهٖ ، مِنْ ثَوْبِهٖ ، مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ ، مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ، حَتّٰى قَالَ : وَلَوْ لِشِقِّ تَمْرِهٖ، قال : فجاء رجل من الانصار بصرة كادت كفه تعجز عنها بل قد عجزت ، قال :ثم تتابع الناس حتى رأيت كو مين من طعام و ثياب ، حتى رأ يت و جه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يتهلل كانه مذهبة ،فقال رسول الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ سَنَّ فِى الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ أَجْرُهَا وَ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُّنْقَصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا ، وَمَنْ سَنَّ فِى الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَّعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُّنْقَصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَیْءٌ ۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چاشت کے وقت حاضر تھے کہ کچھ برہنہ پا، برہنہ بدن، صرف ایک کملی کفنی کی طرح چیر کر گلے میں ڈالے تلواریں لٹکائے خدمت اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ یہ لوگ عموماً قبیلہ مضر سے متعلق تھے بلکہ کل۔ حضور پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکی محتاجی دیکھی تو چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان کا حکم دیا۔ بعد نماز خطبہ فرمایا: بعد تلاوت آیات ارشاد کیا۔ کوئی شخص اپنی اشرفی سے صدقہ کرے، کوئی روپے سے، کوئی کپڑے سے، کوئی اپنے قلیل گیہوں سے، کوئی اپنے تھوڑے

۱۲۷۰۔ الصحیح لمسلم، باب الحث علی الصدقہ، ۳۲۷/۱

چھواروں سے، یہاں تک فرمایا: اگر چہ آدھا چھوارہ۔ اس ارشاد کو سنکر ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روپیوں کا تھیلا اٹھالائے۔ جسکے اٹھانے میں انکے ہاتھ تھک گئے۔ پھر لوگ پے در پے صدقات لانے لگے۔ یہاں تک کہ دوانبار کھانے اور کپڑے کے ہوگئے۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا رسول انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرۂ انور خوشی کے باعث کندن کی طرح دمکنے لگا۔ ارشاد فرمایا: جو شخص اسلام میں کوئی اچھی راہ نکالے اسکے لئے اسکا ثواب ہے اور اسکے بعد جتنے لوگ اس راہ پر عمل کریں گے سب کا ثواب اسکے لئے ہے بغیر اسکے کہ اسکے ثواب میں کمی ہو۔ اور جو کوئی اسلام میں بری راہ نکالے اس پر اسکا گناہ ہے اور اسکے بعد جتنے لوگ اس راہ پر عمل کریں گے سب وبال اسکے سر، اور انکے گناہوں میں بھی کچھ کمی نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۱۸۶

(۲) راہ خدا میں مال کثیر خرچ کرنا اسراف نہیں

۱۳۷۱۔ **عن** مجاھد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لو انفقت مثل ابی قبیس ذھبا فی طاعۃ اللہ لم یکن اسرافا ، ولو انفقت صاعا فی معصیۃ اللہ کان اسرافا ۔

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کوہ بوقبیس کے برابر سونا خرچ کردے تو بھی اسراف نہ ہوگا۔ اور نافرمانی میں ایک صاع خرچ کرنا بھی اسراف ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصدق کا حکم فرمایا: فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش ہوئے کہ اگر میں کبھی ابوبکر صدیق پر سبقت لے جاؤں گا تو وہ یہی بار ہے کہ میرے پاس مال بسیار ہے۔ اپنے جملہ اموال سے نصف حاضر خدمت اقدس لائے۔ حضور نے فرمایا: اہل وعیال کیلئے کیا رکھا ہے؟ عرض کی: اتنا ہی، اتنے میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور کل مال حاضر لائے، گھر میں کچھ نہ چھوڑا۔ ارشاد ہوا: اہل وعیال کیلئے کیا رکھا؟ عرض کی: اللہ اور اسکا رسول، جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس پر حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں میں وہی فرق ہے جو تمہارے ان جوابوں میں۔

۱۳۷۱۔ التفسیر الکبیر للرازی، ۱۳/۲۱۴

(۳)عوام کو راہ خدا میں تمام مال خرچ کرنا جائز نہیں

۱۳۷۲۔ **عن** جابربن عبد الله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهما قال: کنا عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذجاء ہ رجل بمثل بیضة من ذهب ، فقال : یا رسول الله ! اصبت هذه من معدن فخذها فهی صدقة ، ما املك غیرها فاعرض عنه رسول الله صلی تعالیٰ علیه وسلم ، ثم اتاه من قبل رکنه الایمن فقال مثل ذلك فاعرض عنه ، ثم اتاه من قبل رکنة الایسر فاعرض عنه ، ثم اتاه من خلفه فاخذها رسول الله تعالیٰ علیه وسلم فحذفه بها فلو اصابته لا وجعته او لعقرته فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :یَأتِی أحَدُکُم بِمَا یَمْلِكُ فَیَقُولُ : هٰذِهٖ صَدَقَةٌ ، ثُمَّ یَقْعُدُ یَسْتَکِفُ النَّاسَ ، خَیرُ الصَّدَقَةِ مَاکَانَ عَنْ ظَهرِ غِنًی ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، ایک صاحب انڈے برابر سونا لیکر حاضر ہوئے اور کہا: یارسول اللہ! میں نے اسکو ایک کان میں سے پایا ہے۔ میں اسے صدقہ کرنا چاہتا ہوں۔ اور اسکے سوا میری کوئی ملکیت نہیں ۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعراض فرمایا۔ پھر انہوں نے داہنی جانب آ کر عرض کیا: تو پھر سرکار نے اعراض فرمایا۔ پھر انہوں نے بائیں جانب آ کر عرض کی: تو پھر سرکار نے اعراض کیا۔ پھر انہوں نے سرکار کے پیچھے سے عرض کی ۔تو اس مرتبہ حضور نے وہ سونا ان سے لیکر ایسا پھینکا کہ اگر انکے لگتا تو درد پہونچاتا ، یازخمی کرتا۔ اور فرمایا: تم میں ایک شخص اپنا پورا مال لاتا ہے کہ یہ صدقہ ہے پھر بیٹھا لوگوں سے بھیک مانگے گا۔ بہتر صدقہ وہ ہے کہ جس کے بعد آدمی محتاج نہ ہوجائے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تحقیق یہ ہے کہ عام کیلئے میانہ روی ہے۔ اور صدق توکل اور کمال تبتل والوں کی شان بڑی ہے۔ فتاوی رضویہ

۱۳۷۲۔ السنن لابی داؤد ، باب الرجل یخرج من ماله ، ۱/۲۳٦

۸۔ احکام سوال

(۱) اللہ کے نام پر مانگنا

۱۳۷۳۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَلْعُوْنٌ مَنْ سَالَ بِوَجْهِ اللّٰهِ ، وَمَلْعُوْنٌ مَنْ سُئِلَ بِوَجْهِ اللّٰهِ ثُمَّ مَنَعَ سَائِلَهٗ مَالَمْ يَسْئَلْ هُجْرًا ۔

حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملعون ہے جو اللہ کا واسطہ دیکر کچھ مانگے اور ملعون ہے جس سے خدا کا واسطہ دیکر مانگا جائے پھر سائل کو نہ دے جبکہ اس نے کوئی بے جا سوال نہ کیا ہو۔

۱۳۷۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ سُئِلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطٰی كُتِبَ لَهٗ سَبْعُوْنَ حَسَنَةً ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے خدا کا واسطہ دیکر کچھ مانگا جائے اور وہ دیدے تو اسکے لئے ستر نیکیاں لکھی جائیں۔

۱۳۷۵۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ سَاَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ ، وَاِنْ شِئْتُمْ فَدَعُوْهُ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تم سے خدا کا واسطہ دیکر مانگے اسے دو، اور اگر نہ دینا چاہو تو اسکا بھی اختیار ہے۔

۱۳۷۳۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۵۳/۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۷۰/۱۰
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۶۰۱/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۲۵، ۵۰۲/۶
کشف الخفاء للعجلونی، ۵۲۱/۲ ☆ جامع الصغیر للسیوطی، ۵۰۱/۲
۱۳۷۴۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۰۷۶، ۳۶۳/۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۸/۲
۱۳۷۵۔ السنن لابی داؤد، زکوة، باب عطیة من سال بالله عزوجل، ۲۳۵/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۶۰/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۱۸/۱۲
تاریخ بغداد للخطیب، ۶۵۸/۴ ☆

۱۳۷۶ ۔عن جابربن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَایُسْاَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا الْجَنَّۃَ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے واسطے سے سوا جنت کے کچھ نہ مانگا جائے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء کرام نے بعد توفیق وتطبیق احادیث یہ حکم منقح فرمایا کہ اللہ عزوجل کا واسطہ دیکر سوا اخروی دینی شی کے کچھ نہ مانگا جائے۔اور مانگنے والا اگر خدا کا واسطہ دیکر مانگے اور دینے والے کا اس شی کے دینے میں کوئی حرج دینی یا دنیوی نہ ہوتو مستحب اور مؤکد دینا ہے ورنہ نہ دے ۔بلکہ امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: جوخدا کا واسطہ دیکر مانگے مجھے یہ خوش آتا ہے کہ اسے کچھ نہ دیا جائے ۔یعنی تاکہ یہ عادت چھوڑ دے۔اس تفصیل سے واضح ہوا کہ کوخدا کا واسطہ دیکر بیٹی مانگے اوراس سے مناکحت کسی دینی یا دنیوی مصلحت کے خلاف ہو یا دوسرا اس سے بہتر ہے تو ہرگز نہ مانا جائے ۔کہ دختر کیلئے صلاح واصلح کا لحاظ اس بے باک سے اہم واعظم ہے۔اور روپیہ پیسہ دینے میں اپنی وسعت وحالت اور سائل کی کیفیت وحاجت پر نظر درکار ہے۔اگر یہ سائل قوی تندرست ہے گدائی کا پیشہ ور جوگیوں کی طرح ہے تو ہرگز ایک پیسہ نہ دے کہ اسے سوال حرام ہے۔اوراسے دینا حرام پر اعانت کرنا ہے۔دینے والا گناہ گار ہوگا۔اوراگر صاحب حاجت ہے اور جس سے مانگا اسکا عزیز وقریب بھی حاجت مند ہے اوراس کے پاس اتنا نہیں کہ دونوں کی مواسات کرے تو اقربا کی تقدیم لازم ہے۔ورنہ بقدر طاقت ووسعت ضرور دے اور روگردانی نہ کرے۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۹۲

۱۳۷۶۔ السنن لأبی داؤد ، کتاب الزکاۃ ، باب کراهیة المسئلة لوجه الله عزوجل ، ۲۳۵/۱
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۹۴۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۶۷۳۱ ، ۵۹۳/۶
الاذکار للنووی، ۳۲۹ ☆ الکامل لابن عدی، ۲۵۷/۳
کشف الخفاء للعجلونی، ۵۲۰/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۸۸/۲

(۲) مال جمع کرنے کیلئے سوال درست نہیں

۱۳۷۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْئَلَتُهُ فِي وَجْهِهٖ خُمُوْشٌ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں سے سوال کرے اور اس کے پاس وہ شی ہو جو اسے بے نیاز کرتی ہو روز قیامت اس حال پر آئے گا کہ اسکا وہ سوال اسکے چہرے پر خراش وزخم ہوگا۔

۱۳۷۸ ۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرَ جَهَنَّمَ فَلْيَسْتَقِلَّ مِنْهُ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنا مال بڑھانے کیلئے لوگوں سے انکے مال کا سوال کرتا ہے وہ جہنم کی آگ کا ٹکڑا مانگتا ہے۔ اب چاہے تھوڑی لے یا زیادہ۔

۱۳۷۷۔ السنن لابی داؤد ، باب من یعطی الصدقة وحد الغنی، ۲۲۹/۱
السنن للنسائی، باب ا حد الغنی، ۲۷۹/۱
السنن لابن ماجه ، باب من سال عن ظهر غنی، ۱۳۲/۱
شرح السنة للبغوی، ۸۳/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۶۹۵، ۴۹۵/۶
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۶۸/۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ، ۳۰۴/۹
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۸۴۷ ☆
۱۳۷۸۔ الصحیح لمسلم ، باب النهی عن المسئله ، ۳۳/۱
السنن لابن ماجه ، باب من سائلعن ظهر غنی ، ۱۳۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۳۱/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۹۶/۴
المصنف لابن ابی شیبة ، ۲۵۹/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۸/۲
شرح السنة للبغوی، ۱۲۱/۶ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۰۴/۹
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۸۳۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۲۸، ۵۰۳/۶
التفسیر للقرطبی، ۳۴۶/۳ ☆ المغنی للعراقی، ۲۰۶/۴

۱۳۷۹۔ **عن** حبشی بن جنادة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ سَاَلَ مِنْ غَیْرِ فقرٍ ، فَاِنَّمَا یَاْکُلُ الْجَمْرَۃَ ۔

حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بے حاجت وضرورت شرعیہ سوال کرے وہ جہنم کی آگ کھاتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰۱

جدالممتار ۲/ ۱۵۸

(۴) کثرت سوال اور فضول خرچی مکروہ ہے

۱۳۸۰۔ **عن** المغیرة بن شعبة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَ وَاْدَ الْبَنَاتِ ، وَ مَنْعًا وَّ هَاتِ ، وَ کَرِهَ لَکُمْ قِیْلَ وَ قَالَ وَ کَثْرَۃَ السُّؤَالِ وَ اِضَاعَۃَ الْمَالِ ۔

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤوں کی نافرمانی، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا، اور جن چیزوں میں تمہارا حصہ نہیں اسکو روکے رکھنے کو حرام فرمادیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مکروہ قرار دیا ہے فضول بک بک، سوال کی کثرت اور اضاعت مال کو۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۶۹۹

۱۳۷۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۶۵/٤ ☆ الصحیح لابن خزیمة ، ۲٤٤٥
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۰٤/۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۸/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹٦/۳
کنز العمال للمتقی، ۱٦۷۲۹، ۵۰۳/٦ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۹/۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۷٤/۱ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۸۵۹

۱۳۸۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما ینهی عن اضاعة المال ، ۳۲٤/۱
السنن الکبری للبیهقی، ٦۳/٦ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱٦/۱۲
فتح الباری للعسقلانی، ٦۸/۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۹۰/۲
کنز العمال للمتقی، ٤۳۵٤۰، ۸۹٦/۱۵ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٤۹۱۵
جمع الجوامع للسیوطی، ٤۷۹۰ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۲۵/۳

(۴) دینے والا ہاتھ افضل ہے

۱۳۸۱ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی ، وَالْیَدُ الْعُلْیَا هِیَ الْمُنْفِقَةُ وَالْیَدُ السُّفْلٰی هِیَ السَّائِلَةُ ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے افضل ہے۔اور دینے والا ہاتھ اونچا ہے اور مانگنے والا نیچا ہے۔
فتاوی رضویہ ۱۰/۶

(۵) عزت نفس کے ذریعہ حاجت طلب کرو

۱۳۸۲ـ **عن** عبد الله بن بسر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ بِعِزَّةِ الْاَنْفُسِ، فَاِنَّ الْاُمُوْرَ تَجْرِی بِالْمَقَادِیْرِ۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حاجتیں عزت نفس کے ذریعہ طلب کروکہ سب کام تقدیر پر چلتے ہیں۔

۱۳۸۱ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا صدقة لا عن ظهر غنی، ۱۹۲/۱
الصحیح لمسلم ، باب بیان ان الیدا لعلیا خیر من الید السفلی ، ۳۳۲/۱
السنن لابی داؤد ، زکوة ، باب استحفاف ، ۲۳۳/۱
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی النهی عن المسئلة ، ۸۶/۱
السنن للنسائی، ۶۱/۵ ☆ باب الید السفلی، ۲۷۲/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶۷/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۷۷/٤
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۰٤۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱٦٤/۸
فتح الباری للعسقلانی، ۵۰۰/۹ ☆ التفسیر للبغوی، ۲۱۳/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۸۱/۱ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۳۷٤/۱
الدر المنثور للسیوطی ، ۲۳۵/۱ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳۲/۵
ارواء الغلیل للالبانی، ٤۰٦/۳ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۵۸/۵
الموطا لمالك ، ۹۹۸ ☆

۱۳۸۲ـ کنز العمال للمتقی، ۱٦۸۰۵، ۵۱۸/٦ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱۵۵/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۷۲/۱ ☆

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں تلاش وتدبیر کی طرف ہدایت فرمائی، مگر حکم دیا کہ شریعت وعزت نفس کا پاس رکھو، تدبیر میں بے ہوش اور مدہوش نہ ہو جاؤ، دست درکار و دل بایار، تدبیر میں ہاتھ اور دل تقدیر کے ساتھ۔ ظاہر میں ادھر اور باطن میں اُدھر، اسباب کا نام اور مسبب سے کام، یوں بسر کرنا چاہیئے، یہ ہی روش ہدی ہے اور یہ ہی مرضی خدا، یہ ہی سنت انبیا ہے اور یہ ہی سیرت اولیاء، علیهم جميعا الصلاة و الثناء۔

بس اس بارے میں یہ ہی قول فیصل وصراط مستقیم ہے۔ اس کے سوا تقدیر کو بھولنا، یا حق نہ ماننا، یا تدبیر کو اصلاً مہمل جاننا، دونوں معاذ اللہ گمراہی، ضلالت یا جنون وسفاہت، والعياذ بالله رب العالمين۔

باب تدبیر میں آیات واحادیث اتنی نہیں جنہیں کوئی حصر کر سکے فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ دعوی کرتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگر محنت کی جائے تو دس ہزار سے زائد آیات واحادیث اس پر ہو سکتی ہیں۔ مگر کیا حاجت کہ، آفتاب آمد دلیل آفتاب، جس مسئلہ کے تسلیم پر تمام جہان کے کارو بار کا دارومدار، اس میں زیادہ تطویل عبث وبیکار۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۵
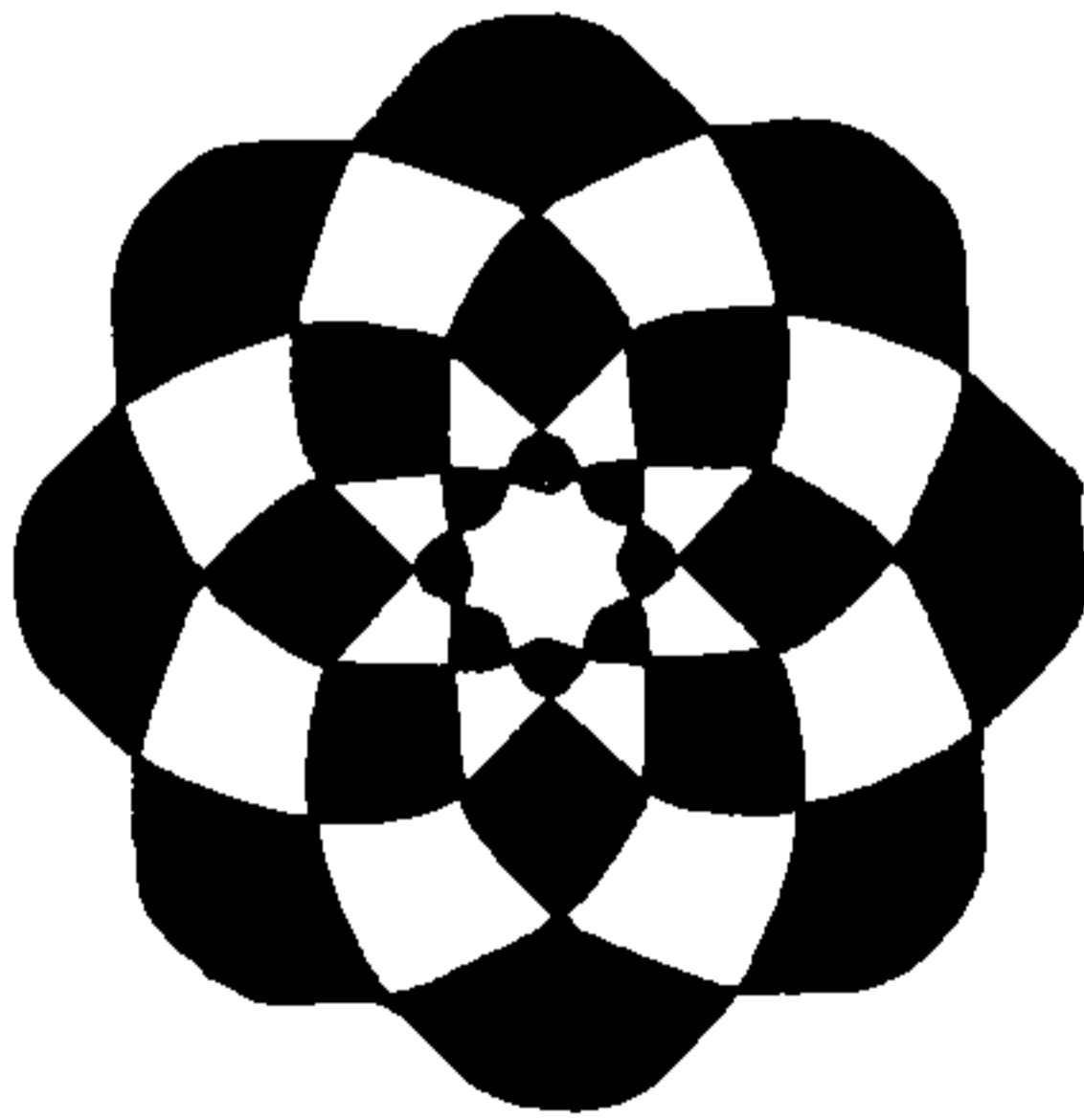
۹۔ مال جمع کرنا

(۱) اہل خانہ کے لئے ایک سال کا خرچ جمع کرنا جائز ہے

۱۳۸۳۔ **عن** عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان ینفق علی أهله نفقة سنتهم من هذا المال ، ثم یأخذ ما بقی فیجعله مال اللہ۔

امیرالمومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اہل خانہ کے لئے ایک سال کا خرچ جمع فرمادیتے۔ باقی بیت المال میں بھجوادیتے تھے۔ فتاوی رضویہ ۴/۵۰۹

(۲) بلاضرورت جائداد نہ بیچو

۱۳۸۴۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ عَبْدٍ یَّبِیْعُ تَالِدًا اِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَیْهِ تَالِفًا ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: موروثی جائدادکو بیچ کر حاصل شدہ رقم تلف ہوکرہی رہتی ہے۔۱۲م

۱۳۸۵۔ **عن** معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ بَاعَ عِقْرَ دَارٍ مِنْ غَیْرِ ضَرُوْرَةٍ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلٰی ثَمَنِهَا تَالِفًا یَتْلِفُهٗ۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے گھر کا سامان بے وجہ فروخت کیا اسکا روپیہ پیسہ ضائع ہی ہو جاتا ہے۔۱۲م۔ فتاوی رضویہ ۴/۵۰۵

۱۳۸۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب وجوب النفقة علی الاهل، ۸۰۶/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۴۶۸/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۷۷/۱۳

۱۳۸۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲۲/۱۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۱/۴
کنز العمال للمتقی، ۵۴۴۳، ۵۱/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹۳/۲

۱۳۸۵۔ کنز العمال للمتقی، ۵۴۴۲، ۵۱/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۰/۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۲۷/۲ ☆
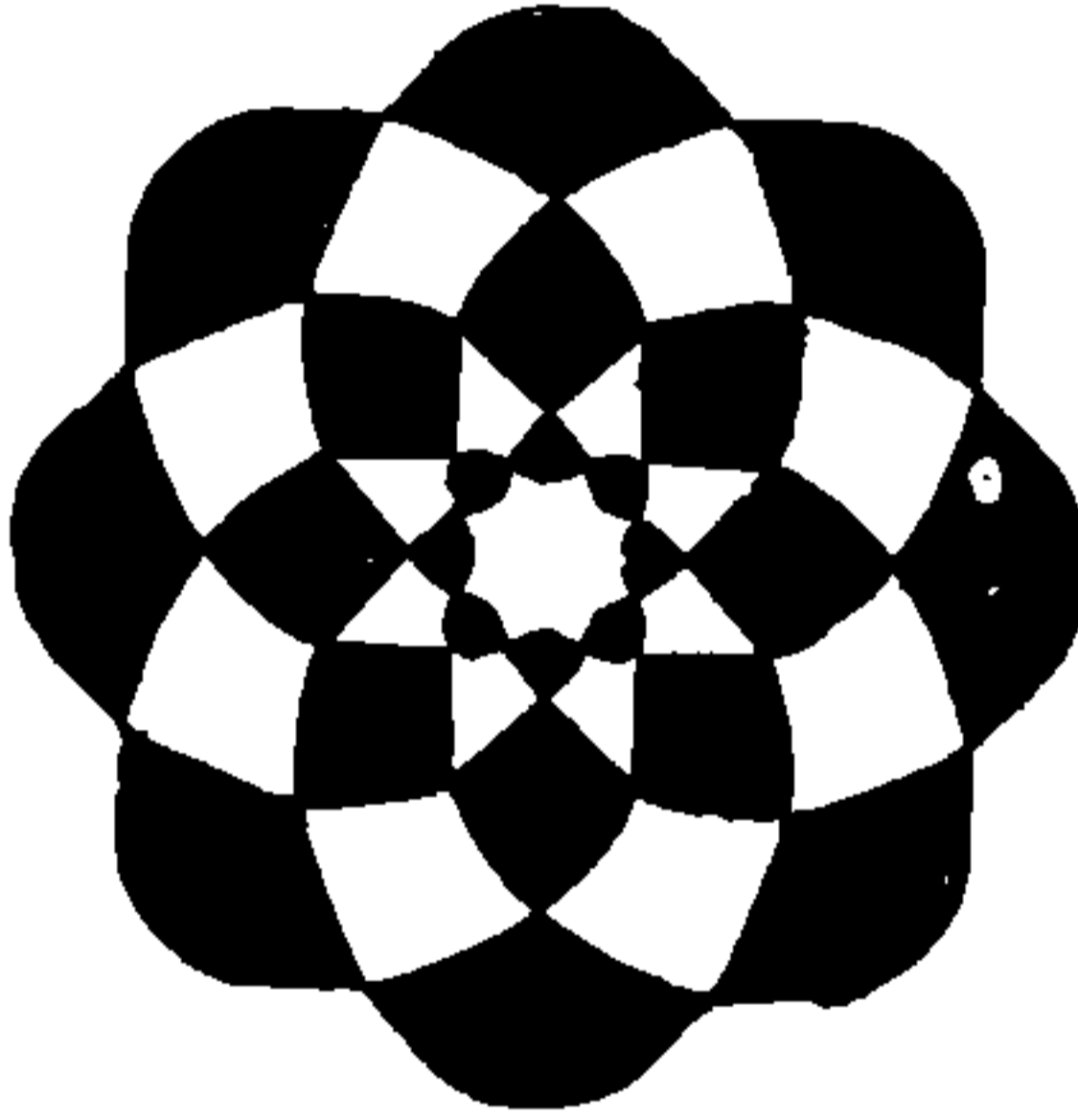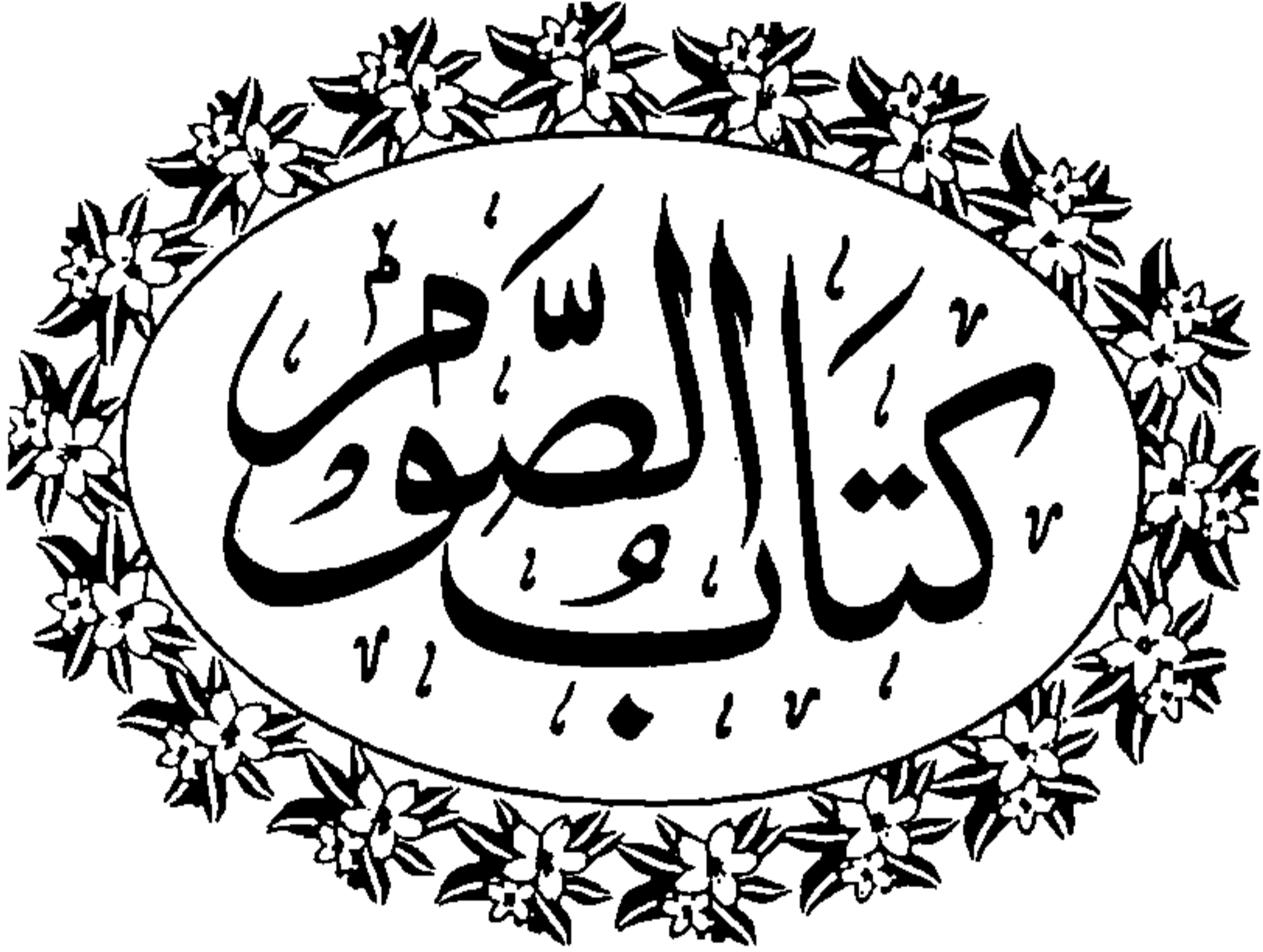
ابواب
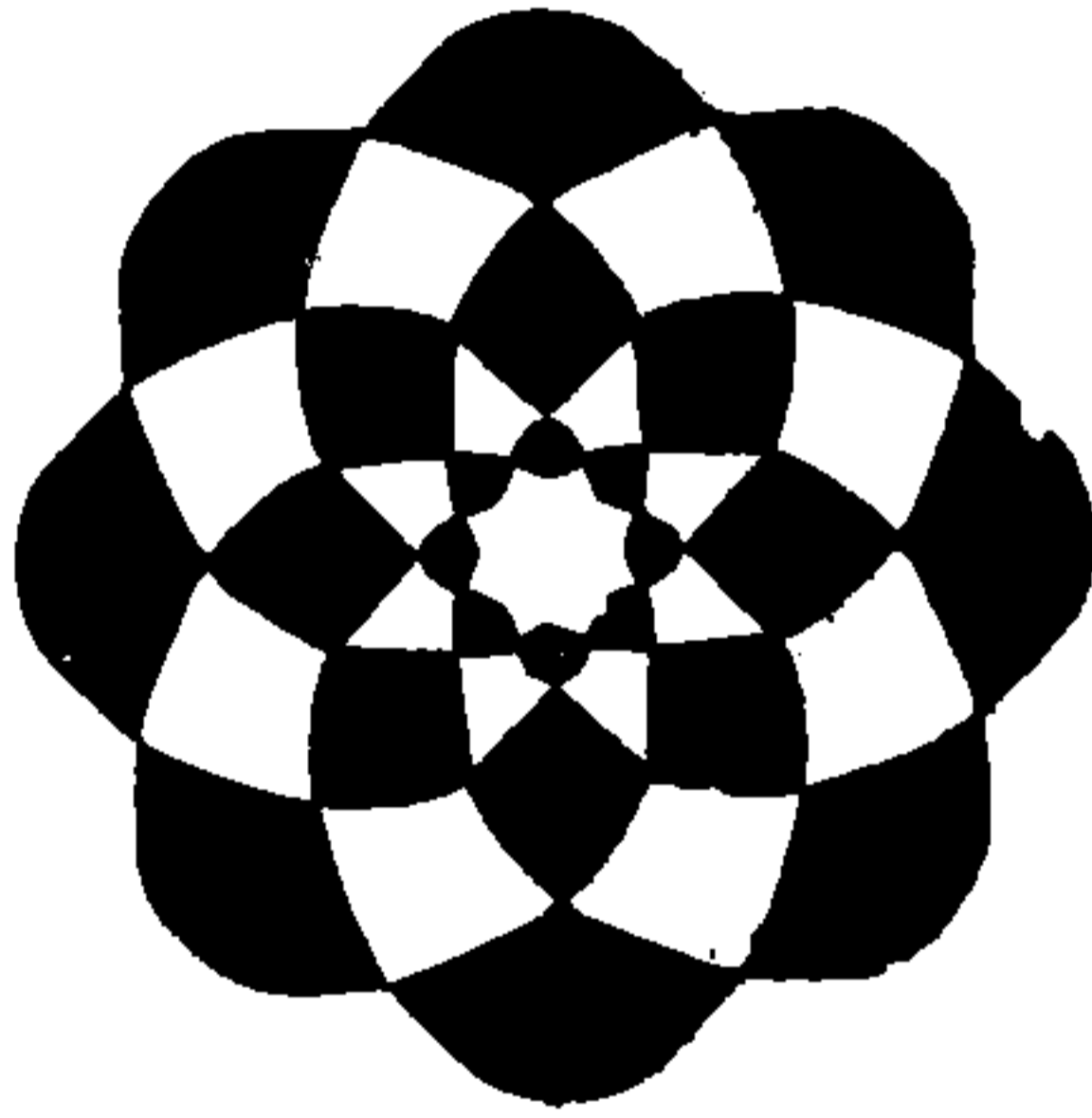
ا۔روزے کی فرضیت واہمیت

(۱)فرائض اسلام چار ہیں

۱۳۸۶۔ **عن** زیاد بن نعیم الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَرْبَعٌ فَرَضَهُنَّ اللّٰهُ فِی الْإِیْمَانِ، فَمَنْ أَتٰی بِثَلَاثٍ لَمْ یُغْنِیْنَ عَنْهُ شَیْئًا حَتّٰی یَاتِیَ بِهِنَّ جَمِیْعًا، اَلصَّلٰوةُ،وَالزَّکٰوةُ، وَ صَوْمُ رَمَضَانَ، وَ حَجُّ الْبَیْتِ ۔　فتاوی رضویہ ۴/۵۱۵

حضرت زیاد بن نعیم حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اسلام میں چار چیزیں فرض فرمائی ہیں ۔جس نے تین پر عمل کیا اور ایک کو چھوڑ دیا تو وہ اسکے کام کی نہیں جب تک سب پر عمل نہ کرے۔یعنی نماز،روزہ،زکوۃ اور حج بیت اللہ۔۱۲م

(۲)رمضان کی فضیلت

۱۳۸۷۔**عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خطب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی آخر شعبان ،وَاسْتَکْثِرُوْا فِیْهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ ،خَصْلَتَیْنِ تَرْضَوْنَ بِهِمَا رَبَّکُمْ، وَخَصْلَتَیْنِ لَا غِنٰی بِکُمْ عَنْهَا، فَأَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تَرْضَوْنَ بِهَا رَبَّکُمْ فَشَهَادَةُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ تَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ، وَأَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ لَا غِنٰی بِکُمْ عَنْهَا ، فَتَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَ تَعُوْذُوْنَ بِهٖ مِنَ النَّارِ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلخ شعبان کو خطبہ دیا۔(اس میں رمضان شریف کے فضائل ورغائب بیان فرمائے۔از انجملہ فرمایا:)اس مہینہ میں چار باتوں کی کثرت کرو۔دو باتیں وہ جن سے تمہارا رب راضی ہو ۔اور دو کی تمہیں ہر وقت ضرورت ہے۔جن دو سے تمہارا رب راضی ہو وہ کلمہ شہادت اور

۱۳۸۶۔ المسند لاحمدبن حنبل ، ۴/۲۰۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۴۷
کنز العمال للمتقی، ۳۳ ، ۱/۳۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۹۸
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۸۴ ☆

۱۳۸۷۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۵۵ ☆

استغفار ہیں۔ اور وہ دو جن کی تمہیں ہر وقت ضرورت ہے یہ کہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو اور دوزخ سے اسکی پناہ چاہو۔
فتاوی افریقہ ص ۳۷

(۳) روزے کے فائدے

۱۳۸۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: أُغْزُوا تَغْنِمُوا، وَ صُوْمُوْا تَصِحُّوا، وَ سَافِرُوا تَسْتَغْنُوا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد کرو مال غنیمت پاؤ گے، روزہ رکھو صحت مند ہو جاؤ گے، اور سفر کرو مالدار ہو جاؤ گے۔ ۱۲م

۱۳۸۹۔ **عن** أم المومنين عائشته الصديقه رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: صُوْمُوْا تَصِحُّوا۔
فتاوی رضویہ ۴/۵۱۵

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ رکھو صحت مند ہو جاؤ گے۔ ۱۲م

(۴) روزہ ارکان اسلام سے ہے

۱۳۹۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: عُرَى الْاِسْلَامِ وَ قَوَاعِدُ الدِّيْنِ ثَلٰثَةٌ، عَلَيْهِنَّ أُسِّسَ الْاِسْلَامُ، مَنْ تَرَكَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ فَهُوَ بِهَا كَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ۔ شَهَادَةُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَالصَّلٰوةُ الْمَكْتُوْبَةُ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، و فی رواية، مَنْ تَرَكَ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَهُوَ بِاللّٰهِ كَافِرٌ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَ قَدْ حَلَّ دَمُهٗ وَ مَالُهٗ۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۱۵

۱۳۸۸۔ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲/۸۳ ☆ التفسير لابن كثير، ۶/۳۰۱
الدر المنثور للسيوطی، ۱/۱۸۲ ☆ المسند للعقيلی، ۲/۹۲
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۲۸۴ ☆
۱۳۸۹۔ الدر المنثور للسيوطی، ۱/۱۸۲ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲/۸۳
اتحاف السادة للزبيدی، ۷/۴۰۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۳۶۰۵، ۸/۴۵۰
مجمع الزوائد للهيثمی، ۵/۳۲۴ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۲/۴۲
۱۳۹۰۔ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۱/۳۸۲ ☆

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کے معاملات اور دین کے قواعد تین ہیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے۔ جس نے ان میں سے کسی ایک کو ترک کیا اس نے اس کو جھٹلایا اور وہ مباح الدم ہے ۔اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دینا، فرض نماز ادا کرنا۔ اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا ایک روایت میں ہے۔ جس نے ان میں سے کسی ایک کو ترک کیا وہ اللہ کو جھٹلانے والا ہے۔ اس کا نفل وصدقہ کچھ قبول نہیں۔ اس کا خون اور مال حلال ہے۔۱۲م

(۵) رمضان کا ایک روزہ تمام زندگی کے روزوں سے افضل

۱۳۹۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَ لَامَرَضٍ لَمْ يَقْضِهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَ اِنْ صَامَهُ ۔

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بغیر عذر شرعی جس نے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑا تو اسکی فضیلت پانے کے لئے پوری زندگی کے روزے بھی ناکافی ہیں۔۱۲م

(۶) روزہ نہ رکھنے کی سزا اور وقت سے پہلے افطار پر وعید

۱۳۹۲۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله

۱۳۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا جامع فی رمضان ، ۲۵۹/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الافطار متعمدا ۹۰/۱
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی کفارة من افطریوم ، ۱۲۱/۱
السنن لابی داؤد ، باب الصیام باب التغلیظ فیمن افطر عمدا ، ۳۲٦/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۱۷/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٤٥۹/۲
المصنف لعبد الرزاق ، ۷٤۷۵، ۱۹۸/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱٦۸/۳
التمهید لابن عبد البر ، ۱۷۳/۷ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۰۸/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۱۸۲/۱ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ٤۷۲/۱
مشکوة المصابیح للتبریزی ۲۰۱۳، ☆ شرح السنة للبغوی ، ۲۹۰/٦
اللالی المصنوعه للسیوطی ، ٦۰/۲ ☆ السنن للدارمی، ۱۱/۲
المصنف لابن ابی شیبة ، ۱۰۵/۳ ☆
۱۳۹۲۔ الصحیح لابن خزیمة ، ۲۳۷/۳ ☆ المستدرك للحاکم ٤۲۰/۱

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : بَیْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَتَانِی رَجُلَانِ فَأَخَذَا بِضَبْعِی فَأَتَیَا بِی جَبَلًا وَعْرًا ، فَقَالَا : اِصْعَدْ ، فَقُلْتُ : إِنِّی لَا أُطِیقُهُ ، فَقَالَا : إِنَّا سَنُسَهِّلُهُ لَكَ ، فَصَعِدْتُ حَتّٰی إِذَا كُنْتُ فِی سَوَاءِ الْجَبَلِ إِذَا بِأَصْوَاتٍ شَدِیدَةٍ ، قُلْتُ :مَا هٰذِهِ الْأَصْوَاتُ ؟ قَالُوا : هٰذَا عُوَاءُ أَهْلِ النَّارِ ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِینَ بِعَرَاقِیبِهِمْ ، مُشَقَّقَةٍ أَشْدَاقُهُمْ تَسِیلُ أَشْدَاقُهُمْ دَمًا ، قَالَ : قُلْتُ : مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟ قَالَ : هٰؤُلَاءِ الَّذِینَ یُفْطِرُونَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ ، فَقَالَ : خَابَتِ الْیَهُودِ وَالنَّصَارٰی، فقال سلیمان : ماادری ، أسمعه ابو امامة من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ، ام شئ من رأیه ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَإِذَا بِقَوْمٍ أَشَدَّ شَیْءٍ انْتِفَاخًا ، وَأَنْتَنَهُ رِیحًا ، وَأَسْوَأَهُ مَنْظَرًا ، فَقُلْتُ : مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟ فَقَالَ : هٰؤُلَاءِ قَتْلَی الْكُفَّارِ ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَإِذَا بِقَوْمٍ أَشَدَّ شَیْءٍ انْتِفَاخًا ، وَأَنْتَنَهُ رِیحًا ، كَأَنَّ رِیحَهُمُ الْمَرَاحِیضَ ، قُلْتُ : مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟ قَالَ : هٰؤُلَاءِ الزَّانُونَ وَالزَّوَانِی ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَإِذَا أَنَا بِنِسَاءٍ تَنْهَشُ ثُدِیَّهُنَّ الْحَیَّاتُ ، قُلْتُ : مَابَالُ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ : هٰؤُلَاءِ یَمْنَعْنَ أَوْلَادَهُنَّ أَلْبَانَهُنَّ ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَإِذَا أَنَا بِالْغِلْمَانِ یَلْعَبُونَ بَیْنَ نَهْرَیْنِ ، قُلْتُ : مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟ قَالَ : هٰؤُلَاءِ ذَرَارِی الْمُؤْمِنِینَ ، ثُمَّ شَرَفَ شَرَفًا فَإِذَا أَنَا بِنَفَرٍ ثَلَاثَةٍ یَشْرَبُونَ مِنْ خَمْرٍ لَهُمْ ، قُلْتُ : مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟ قَالَ : هٰؤُلَاءِ جَعْفَرُ وَزَیْدٌ وَابْنُ رَوَاحَةَ ، ثُمَّ شَرَفَنِی شَرَفًا آخَرَ فَإِذَا أَنَا بِنَفَرٍ ثَلَاثَةٍ ، قُلْتُ : مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟ قَالَ: هٰذَا إِبْرَاهِیمُ وَمُوسٰی وَعِیسٰی وَهُمْ یَنْظُرُونِی ۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۱۴

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوفرماتے سنا، کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دو شخص آئے۔ میرا بازو پکڑا اور مجھے ایک سخت پہاڑ کے پاس لائے اور بولے: آپ اس پہاڑ پر چڑھیے۔ میں نے کہا: میرے اندر اتنی طاقت نہیں، بولے: ہم آپ کیلئے آسان کردینگے۔ میں چڑھا اور جب پہاڑ کی چوٹی پر پہونچا تو سخت آوازیں سنائی دیں۔ میں نے کہا: یہ آوازیں کیسی ہیں؟ بولے: یہ دوزخیوں کی چیخ وپکار ہے۔ پھر مجھے لیکر چلے تو میں نے ایک ایسی قوم دیکھی کہ الٹے لٹکے ہیں اورانکے جبڑوں سے خون بہہ رہا ہے۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ بولے: یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ افطار کے وقت سے پہلے افطار کرلیا کرتے تھے۔ فرمایا: یہود ونصاریٰ گھاٹے میں ہیں۔ راوی حدیث حضرت سلیمان بن عامر کہتے ہیں: یہ نہیں معلوم ہوسکا کہ یہود ونصاریٰ کے متعلق حضور کا فرمان ہے یا

حضرت ابوامامہ نے اپنی رائے سے خود فرمایا: حضور فرماتے ہیں: پھر میرا گذر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو پھولے ہوئے۔ بدبودار اور بدصورت تھے۔ میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ بولے: یہ مقتول کفار، پھر کچھ روتے لوگ نظر آئے کہ وہ بھی پھولے۔ بدبودار کہ انکی بدبو پاخانوں کے مثل تھی۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ بولے: زانی مرد وعورت ہیں۔ پھر مجھے ایسے مقام پر لیجایا گیا جہاں عورتوں کے پستانوں کو سانپ ڈس رہے تھے۔ میں نے کہا: انکو یہ سزا کیوں مل رہی ہے؟ بولے: یہ عوتیں اپنے بچوں کو دودھ نہ پلاکر پریشان رکھتی تھیں۔ پھر میں کچھ بچوں کے پاس سے گذرا کہ وہ دونہروں کے درمیان کھیل رہے تھے۔ میں نے کہا: یہ بچے کون ہیں؟ بولے: یہ مسلمانوں کے بچے ہیں۔ پھر مجھے ایسے تین لوگوں سے شرف ملاقات حاصل ہوا جو پاکیزہ شراب پی رہے تھے۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ بولے: یہ جعفر طیار، زید بن حارثہ، اورعبداللہ بن رواحہ ہیں۔ پھر مجھے مزید کچھ لوگوں سے شرف لقا حاصل ہوا۔ اور یہ بھی تین حضرات تھے۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ بولے: یہ حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام ہیں۔ یہ حضرات مجھے دیکھ رہے تھے۔

(۷) حالت جنابت میں روزہ

۱۳۹۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها وعن ام المؤمنين ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالتا : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يدركه الفجر وهو جنب من أهله ثم يغتسل ويصوم ۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ، اورام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے قربت فرماتے اور صبح ہو جاتی جب تک نہ نہاتے۔ اس کے بعد غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔

۱۳۹۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الصائم يصبح جنبا ، ۲۰۸/۱
الصحيح لمسلم ، باب صحة صوم من طلع عليه الفجر ، الخ، ۳۵٤/۱
السنن لابى داؤد ، باب من اصبح جنبا فى شهر رمضان ، ۳۲٤/۲
السنن الكبرى للبيهقى، ۲۱٤/٤ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱۹۹/۱
التفسير للقرطبى ، ۳۲٦/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۸/٦
مشكل الآثار للطحاوى، ، ۲۲۹/۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۸۰۷٥، ۸٤/۷
فتح البارى للعسقلانى، ۱٤۳/٤ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۲۰۰۱

١٣٩٤ ۔ **عن** أم المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : ان رجلا قال لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وهو واقف على الباب وانا اسمع ، يا رسول الله ! انِى أُصبح جنباً وأنا أُريد الصيام ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : وأنا أُصبح جنباً وأنا أُريد الصيام فأغتسل وأصوم ، فقال الرجل : يا رسول الله انِك لست مثلنا ، قد غفرالله لك ماتقدم وما تأخر ، فغضب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وقال : اِنِّي أَرْجُو أَنْ أَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّقِي ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے دروازۂ اقدس کے پاس کھڑے تھے ایک شخص نے حضور سے عرض کی: اور میں سن رہی تھی، یارسول اللہ! میں صبح کو جنب اٹھتا ہوں اور نیت روزے کی ہوتی ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں خود ایسا کرتا ہوں۔ اس نے عرض کی: حضور کی ہماری کیا برابری، حضور کو تو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے معافی عطا فرمادی ہے۔ اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غضب ناک ہوئے اور فرمایا: بیشک میں امید رکھتا ہوں کہ مجھے تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔ اور میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں کہ جن جن باتوں سے مجھے بچنا چاہیئے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث نے خوب واضح فرمادیا کہ اس سے روزہ میں کوئی نقص نہیں آتا۔ ورنہ وہ صاحب سائل تھے، محل بیان میں سکوت نہ فرمایا جاتا، اور سکوت کیسا۔ اخیر کے ارشاد میں اور بھی روشن فرمادیا کہ اس میں کوئی بات خوف کی نہیں، نہ اس میں داخل جس سے بچنا چاہیئے، اور پر ظاہر کہ روزہ غیر متجزی ہے۔ جو چیز اس میں نقص پیدا کرے گی اگر سارے روزہ میں ہوئی تو موجب نقص ہوگی۔ اور اس کے اول یا آخر کسی لطیف حصہ میں ہوئی تو ضرر دے گی۔ لہٰذا ہمارے علماء کرام نے انہیں احادیث سے ثابت فرمایا کہ اگر تمام دن جنب رہا جب بھی روزہ کو کچھ مضر نہیں۔　فتاوی رضویہ ۴/۶۱۶

١٣٩٤۔ السنن لابی داؤد ،　باب من اصبح جنبا فى شهر رمضان ،　٣٢٤/٢
الصحيح لمسلم ،　باب صحة صوم طلع عليه الفجر الخ،　٣٥٤/١

۲۔ رویت ہلال

(۱) صوم وافطار اور رویت ہلال

۱۳۹۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسوّل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : صُوُمُوْا لِرُؤيَتِهٖ وَ اَفْطِرُوْا لِرُؤيَتِهٖ ۔ فتاوی رضویہ ۵۲۱/۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چاند دیکھ کرروزہ رکھواور چاند دیکھ کرافطار کرو۔۱۲م

۱۳۹۶۔**عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگر مطلع ابرآلود ہوتوتیں کی گنتی پوری کرو۔۱۲م

۱۳۹۷۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُقَدِّمُوا الشَّهْرَ حَتّٰى تَرَوا الْهِلَالَ اَوْ تُكَمِّلُوا الْعِدَّةَ ، ثُمَّ

۱۳۹۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا رایتم الهلال فصوموا ۲۵٦/۱
الصحیح لمسلم ، باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال ، ۳٤٧/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۱۲/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۲٦/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲۰٥/٤ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۲
التمهید لابن عبدالبر، ۳٦/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۹۳/۱
شرح السنة للبغوی، ، ۲۳۲/٦ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٦۰/۱
مشکل الآثار للطحاوی، ۲۰۹/۱ ☆ مشکوة المصابیح، ۱۹٧۰
فتح الباری للعسقلانی، ۳٦۹/۱۰ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲۹۳/۲
حلية الاولياء لابی نعیم ، ۳٥۲/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ، ۲۳٧٦۹، ٤۸۹/۸
۱۳۹٦۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا رأيتم الهلال فصوموا ، ۲٥٦/۱
الصحیح لمسلم ، باب وجوب صوم رمضان ۳٤۸/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۱۲/۲ ☆
۱۳۹٧۔ السنن لابی داؤد ، باب اذا عمی الشهر ، ۳۱۸/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۱۹۳/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۲۱/٤
کنز العمال للمتقی، ۲۲٧٥۸، ٤۸۸/٧ ☆ نصب الراية للزیلعی، ٤۳۹/۲

صُوْمُوا حَتّٰی تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھے بغیر کسی مہینہ سے آگے نہ بڑھو یا تیس کی گنتی پوری کرلو۔ پھر روزہ چاند دیکھ کر ہی رکھو یا گنتی پوری کرلو۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۵۲۲

(۲) قیامت کے قریب چاند پھولے ہوئے نکلیں گے

۱۳۹۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مِنْ اِقْتِرَابِ السَّاعَةِ اِنْتِفَاخُ الْأَهِلَّةِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرب قیامت کی علامت سے ہے کہ چاند پھولے ہوئے نکلیں گے۔

۱۳۹۹۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مِنْ اِقْتِرَابِ السَّاعَةِ أَنْ يُّرَى الْهِلَالُ قُبُلًا وَ يُقَالُ هُوَ لِلَيْلَتَيْنِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے ارشاد فرمایا: علامات قیامت سے ہے کہ چاند بے تکلف نظر آئے گا۔ کہا جائیگا دو رات کا ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۵۹

(۳) چاند کے لئے اندازہ بیکار ہے

۱۴۰۰۔ **عن** أبی البختری سعید بن فیروز رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرجنا للعمرة ،فلما نزلنا ببطن نخلة قال : ترأینا الهلال فقال بعض القوم : هو ابن ثلاث ،و قال بعض القوم : هو ابن لیلتین ،قال : فلقینا ابن عباس ، فتلنا : انا رأینا الهلال ، فقال بعض القوم ، هو ابن ثلاث ،وقال بعض القوم : هو ابن لیلتین ، فقال : ای لیلة رأیتموه؟قال : قلنا :لیلة کذا و کذا ، فقال ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مدّه للرؤیة، فهو للیلة رأیتموه۔

۱۳۹۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی　۲/۵۰۳ ☆

۱۳۹۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی،　۲/۵۰۳ ☆

۱۴۰۰۔ الصحیح لمسلم،　باب بیان انه لا اعتبار بکبر الهلال ،　۱/۳۴۸

حضرت ابوالبختری سعید بن فیروز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عمرہ کو چلے جب بطن نخلہ میں اترے تو چاند دیکھا، کوئی بولا: تین رات کا ہے، کوئی بولا: دو رات کا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملے۔ ان سے عرض کی: کہ ہم نے ہلال دیکھا۔ کوئی کہتا ہے تین شب کا ہے، کوئی دو شب کا بتاتا ہے۔ فرمایا: تم نے کس رات دیکھا تھا۔ ہم نے کہا فلاں شب، فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکا مدار رویت پر رکھا ہے۔ تو وہ اسی رات کا ہے جس رات نظر آیا۔ فتاوی رضویہ ۴/۵۰۹

(۴) رمضان کے لئے شعبان کے چاند کی حفاظت کرو

۱۴۰۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَحْصُوا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے لئے شعبان کے چاند کی حفاظت کرو۔ ۱۲م

(۵) نیا چاند دیکھ کر کیا دعا پڑھیں

۱۴۰۲۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا رأی الهلال قال : اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی أَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدْرِ وَ مِنْ سُوْءِ الْحَشْرِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ پڑھتے۔ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی أَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدْرِ وَ مِنْ سُوْءِ الْحَشْرِ ۔

۱۴۰۱۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی احصاء هلال شعبان لرمضان ، ۱/۸۷
المستدرك للحاكم ، ۱/۴۲۵ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱/۱۹۲
كنز العمال للمتقی، ۲۳۷۴۴ ، ۸/۴۸۵ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۷۳۰۳، ۱/۱۵۵
كشف الخفاء للعجلونی، ۱/۵۹ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶/۴۰
۱۴۰۲۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۴۵۰ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۸۰۴۳، ۷/۸۷

۱۴۰۳۔ **عن** طلحة بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان اذارأی الهلال قال: اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ، وَ السَّلَامَةِ وَ الْاِسْلَامِ، رَبِّیْ وَ رَبُّكَ اللّٰهُ۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ، وَ السَّلَامَةِ وَ الْاِسْلَامِ، رَبِّیْ وَ رَبُّكَ اللّٰهُ۔

۱۴۰۴۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه سلم اذا رأی الهلال قال: هلال خیر و رشد، ثم قال: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا، ثَلَاثًا، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَ خَيْرِ الْقَدْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔ ہلال خیر ورشد، پھر پڑھتے، : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا، تین مرتبہ پڑھتے، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَ خَيْرِ الْقَدْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ، تین مرتبہ۔۱۲م

۱۴۰۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قا ل: کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذا رأی الهلال قال: اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ، وَالتَّوْفِيْقُ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو پڑھتے، اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ، وَالتَّوْفِيْقُ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔

۱۴۰۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۳۱۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۱۳۹

۱۴۰۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۲۷۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۱۳۹

۱۴۰۵۔ معجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۳۵۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۴۴، ۷/۸۷

مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۱۳۹ ☆

۱۴۰۶۔ عن حدیر السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلاً قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رأی الھلال قال: اَللّٰھُمَّ ! اَدْخِلْہُ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ، وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ ، وَالسَّکِیْنَۃِ وَالْعَافِیَۃِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ ۔

حضرت حدیر سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ، اَللّٰھُمَّ ! اَدْخِلْہُ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ، وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ ، وَالسَّکِیْنَۃِ وَالْعَافِیَۃِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ ۔ ۱۲م

۱۴۰۷۔ عن عبد اللہ بن مطرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رأی الھلال قال : ھِلَالُ خَیْرٍ وَّ رُشْدٍ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی ذَھَبَ بِشَھْرِ کَذَا وَجَاءَ بِشَھْرِ کَذَا ، اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذَا الشَّھْرِ وَنُوْرِہٖ وَبَرَکَتِہٖ وَھُدَاہُ وَطُھُوْرِہٖ وَمُعَافَاتِہٖ ۔

حضرت عبداللہ بن مطرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ جب نیا چاند دیکھتے تو پڑھتے ۔ ھِلَالُ خَیْرٍ وَّ رُشْدٍ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی ذَھَبَ بِشَھْرِ کَذَا وَجَاءَ بِشَھْرِ کَذَا ، اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذَا الشَّھْرِ وَنُوْرِہٖ وَبَرَکَتِہٖ وَھُدَاہُ وَطُھُوْرِہٖ وَمُعَافَاتِہٖ ۔ ۱۲م

۱۴۰۸۔ عن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا نظر الی الھلال قال : اَللّٰھُمَّ ! اجْعَلْہُ ھِلَالَ یُمْنٍ وَّرُشْدٍ ، آمَنْتُ بِاللّٰہِ الَّذِی خَلَقَکَ فَعَدَلَکَ ، فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو پڑھتے ۔ اَللّٰھُمَّ ! اجْعَلْہُ ھِلَالَ یُمْنٍ وَّرُشْدٍ ، آمَنْتُ بِاللّٰہِ الَّذِی خَلَقَکَ فَعَدَلَکَ ، فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ۱۲م

۱۴۰۹۔ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان اذا رأی الھلال یقول : اَللّٰھُمَّ ! ارْزُقْنَا

۴۰۶۔ کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۴۵، ۷۸/۷ ☆ عمل الیوم اللیلۃ لابن السنی، ۶۴۵
۴۰۷۔ کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۴۷، ۷۹/۷ ☆ عمل الیوم و اللیلۃ لابن السنی، ۶۵۲
۴۰۸۔ کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۴۸، ۷۹/۷ ☆ عمل الیوم و اللیلۃ لابن السنی، ۶۵۲
۴۰۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی،

خَیرَہٗ وَنَصرَہٗ وَبرَکَتَہٗ وَفتحَہٗ وَنُورَہٗ وَنعُوذُبِکَ مِنْ شَرِّ وَّ شَرِّ مَّا بَعدَہٗ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ اَللّٰھُمَّ ! ارزُقنَاخَیرَہٗ وَنَصرَہٗ وَبرَکَتَہٗ وَفتحَہٗ وَنُورَہٗ وَنعُوذُبِکَ مِنْ شَرِّ وَّ شَرِّ مَّا بَعدَہٗ ۔ ۱۲ م

فتاوی رضویہ ۴/۵۷۴

(۶) چاند دیکھ کر اللہ کی پناہ چاہو

۱۴۱۰ ۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال لی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا عائشة ! استعیذی بالله من شر هذا، فان هذا هو الغاسق اذاوقب ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ اس کے شر سے، کہ یہی ہے وہ اندھیری ڈالنے والا جب ڈوبے یا گہنائے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی قرآن کریم میں جس غاسق کا ذکر فرمایا: ومن شر غاسق، اور اسکے شر سے پناہ مانگنے کا حکم آیا، اس سے یہ چاند ہی مراد ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۷۴

(۷) یوم شک کا روزہ

۱۴۱۱ ۔ **عن** صلة بن زفر رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنا عند عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنهما ، فاتی بشاة مصلیة فقال : کلوا فتنحی بعض القوم ، فقال : انی صائم ،فقال عمار : من صام الیوم الذی شك فیه فقد عصی ابا القاسم ۔

۱۴۱۰ ۔ الجامع للترمذی ، باب تفسیر المعوذ تین ، ۲/۱۷۲
المستدرك للحاکم ، ۲/۵۸۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۲۱۵
فتح الباری للعسقلانی ، ۸/۷۴۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۶/۴۱۸
کنز العمال للمتقی ، ۲۹۵۵ ، ۲/۱۵ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۵/۱۶۷

۱۴۱۱ ۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی کراهیة صوم یوم الشك ، ۱/۸۷
السنن لابی داؤد ، باب کراهیة ومیوم الشك ، ۲/۳۱۹

حضرت صلہ بن زفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے۔ انکے پاس بکری کا بھنا گوشت لایا گیا، فرمایا: کھاؤ، ایک صاحب علیحدہ ہوکر بولے: میں روزہ دار ہوں۔ حضرت عمار نے فرمایا: جس نے یوم شک کا روزہ رکھا اس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل نہ کیا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۵۳۷

(۸) مہینہ ۲۹ یا ۳۰ دن کا ہوتا ہے

۱۴۱۲ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَنَا أُمَّةٌ أُمِيَّةٌ ، لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ ،اَلشَّهْرُ هٰكَذَا، وَهٰكَذَا ، وَعَقَدَالْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ ، وَالشَّهْرُ هٰكَذَا ، وَهٰكَذَا ، وَهٰكَذَا ۔ يَعْنِي تَمَامَ ثَلٰثِيْنَ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم ایسی امت ہیں، نہ لکھیں، نہ حساب کریں۔ مہینہ یوں اور یوں ہوتا ہے تیسری دفعہ میں انگوٹھا بند فرمالیا۔ یعنی انتیس۔ اور مہینہ یوں اور یوں اور یوں ہوتا ہے۔ اور ہر بار انگلیاں کھلی رکھیں، یعنی تیس۔

(۹) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے مہینے مسلسل ۲۹ رکے نہیں ہوتے

۱۴۱۳ ۔ **عن** أبی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۴۱۲ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا تکتب و لا تحسب ، ۲۵۶/۱
الصحیح لمسلم ، باب وجوب صوم رمضان من نرویه الهلال ، ۳۴۷/۱
السنن لابی داؤد، باب الشهر یکون تسعام عشرین ، ۳۱۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۲/۲ ☆ السنن للنسائی، ۱۳۹/۵
فتح الباری للعسقلانی، ۱۲۶/۴ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۸۵/۳

۱۴۱۳ ۔ الصحیح لمسلم ، باب شهر عید لا ینقصان ، ۳۴۹/۱
السنن لابی داؤد ، ۲۳۲۳ ، باب الشهر یکون السعا وعشرین ، ۳۱۸/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء شهر عید لا ینقصان ، ۸۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵۱/۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۵۰/۴
التمهید لابن عبد البر، ۴۵/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۳۴/۶
مشکل الآثار للطحاوی، ۲۰۹/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۱۸۳/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۱۲۴/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۳۷۸۴
التاریخ للبخاری، ۱۱۷/۴ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳۰۲/۲

علیہ وسلم : شَهْرَانِ لَایَنْقُصَانِ ،شَهْرَا عِیْدٍ رَمَضَانُ وَذُوالْحِجَّةِ ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو مہینے ناقص نہیں ہوتے ۔ دونوں عید کے، یعنی عید الفطر اور عید الضحی کے ۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض علماء نے اسکے یہ معنی لئے ہیں کہ دونوں مہینے ایک سال میں ۲۹ر کے نہیں ہوتے صحیح بخاری میں ہے۔

قال محمد : لایجتمعان کلاھما ناقص ۔ دونوں ۲۹ر کے نہیں ہوتے ۔

امام احمد بن حنبل نے فرمایا:

لاینقصان معا فی سنۃ واحدۃ شھر رمضان و ذوالحجہ ، ان نقص احدھما تم الآخر ۔

دونوں ایک ہی سال میں ۲۹ر کے نہیں ہوتے ۔ اگر ایک ۲۹ر کا ہوگا تو دوسرا پورے تیس کا ہوگا۔

ان اقوال کی مؤید وہ حدیث ہے جو بطریق زید بن عقبہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

۱۴۱ ۔**عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : شَهْرَا عِیْدٍ لَایَکُوْنَانِ ثَمَانِیَةً وَّخَمْسِیْنَ یَوْمًا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عید کے دونوں مہینے ۵۸ر دن کے نہیں ہوتے ۔

بایں ہمہ محققین کے نزدیک اس سے اکثری اغلبی حکم مراد ہے، نہ دائمی ابدی ۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ۔

قد وجد نا ھما ینقصان معا فی اعوام ۔

ہم نے برسوں دیکھا کہ یہ دونوں مہینے سال میں ۲۹ر کے ہوتے ۔

اقول: معہذا حدیث اول کے تو عمدہ معانی علماء نے بیان فرمائے ۔ اور تحقیق روشن یہ

۱۴۱۴ ۔ فتح الباری للعسقلانی، ۴/۱۲۵

ہی ہے کہ اسکا ثواب نہیں گھٹتا۔ اگر چہ گنتی میں پورے نہ ہوں ۔ اور حدیث کی صحت معلوم نہیں۔اگر صحیح ہوتو بعض رواۃ سے اپنی فہم کی بناپر نقل بالمعنی محتمل ۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

بالجملہ عرض یہ ہے کہ ایسے تجربات کا دائمی ہونا ضروری نہیں ۔اور دائمی ہوں بھی تو احکام شرع کا اس پر مدار نہیں ۔واللہ تعالیٰ اعلم ، واللہ الهادی، وصلی اللہ تعالیٰ علی سید المرسلین محمد و آلہ وصحبہ اجمعین ۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۸۴
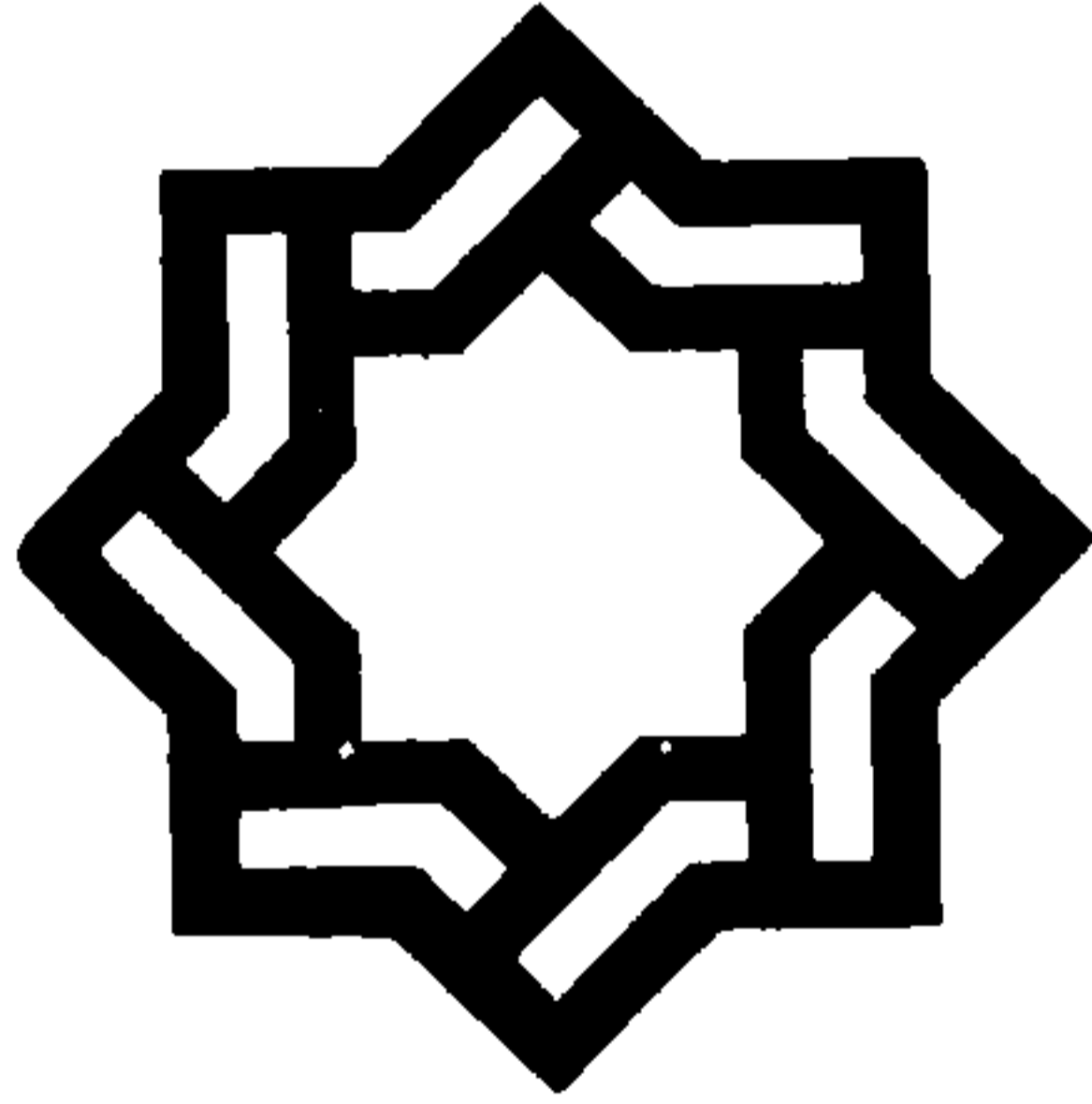
۳۔نفلی روزے

(۱)عاشورہ کا روزہ

١٤١٥۔**عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَامَ یَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَلَهٗ سَنَةَ أمَامِهٖ وَسَنَةَ خَلْفِهٖ ، وَمَنْ صَامَ عَاشُوْرَآءِ غُفِرَلَهٗ سَنَةً ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اسکے ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔اور جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا اسکے ایک سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

١٤١٦۔**عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَامَ یَوْمًا مِنَ الْمُحَرَّمِ فَلَهٗ بِکُلِّ یَوْمٍ ثَلٰثُوْنَ حَسَنَةً ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عشرہ محرم کا روزہ رکھا تو ہر دن تیس نیکیوں کا ثواب ملیگا۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۹

(۲)یوم عاشورہ کے ساتھ نویں محرم کا روزہ

١٤١٧۔**عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَئِنْ بَقِیْتُ اِلیٰ قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ الْیَوْمَ التَّاسِعَ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۶

١٤١٥۔ السنن لابن ماجه ، باب صیام یوم عرفة ، ١٢٤/١
مجمع الزوائد للهیثمی، ١٨٩/٣ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ١١٣
الترغیب و الترهیب للمنذری، ١١٢/٢ ☆
١٥١٦۔ المعجم الکبیر للطبرانی ٧٢/١١ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ١١٤/٣
مجمع الزوائد للهیثمی، ١٩٠/٣ ☆ اکنز العمال للمتقی، ٢٤٢٣٦
المغنی للعراقی ، ٢٣٨/١ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی، ٤١٢
١٤١٧۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٣٧١/١ ☆ السنن لابن ماجه ، ١٢٤/١

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگر میں آئندہ سال دنیا میں رہا تو ضرور نویں محرم کا روزہ رکھونگا۔۱۲م

(۳) ستائیس رجب کا روزہ

۱۴۱۸۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فِی رَجَبٍ یَوْمٌ وَلَیْلَةٌ ، مَنْ صَامَ ذٰلِکَ الْیَوْمَ ، وَقَامَ تِلْکَ اللَّیْلَةَ کَانَ کَمَنْ صَامَ وَقَامَ الدَّهْرَ مِأةَ سَنَةٍ وَهُوَ لِثَلٰثٍ بَقِیْنَ مِنْ رَجَبٍ وَ فِیْهِ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالیٰ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: رجب میں ایک دن اور رات ہے، جو اس دن کا روزہ رکھے اور وہ رات نوافل میں گذارے سو برس کے روزوں اور سو برس کی شب بیداری کے برابر ہو۔ اور وہ ۲۷/رجب ہے۔ اسی تاریخ میں اللہ عزوجل نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا هذا منکر۔

۱۴۱۹۔ **عن** أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فِی رَجَبٍ لَیْلَةٌ یُکْتَبُ لِلْعَامِلِ فِیْهَا حَسَنَاتُ مِأةِ سَنَةٍ ، وَذٰلِکَ لِثَلَاثٍ بَقِیْنَ مِنْ رَجَبٍ ، فَمَنْ صَلّٰی فِیْهِ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ رَکْعَةً ، یَقْرَأُ فِی رَکْعَةٍ فَاتِحَةَ الْکِتَابِ وَسُوْرَةً مِنَ الْقُرآن ، وَیَتَشَهَّدُ فِی کُلِّ رَکْعَةٍ وَیُسَلِّمُ فِی آخِرِهِنَّ ، ثُمَّ یَقُوْلُ : سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَکْبَرُ ، مِأةَ مَرَّةٍ ۔ وَیَسْتَغْفِرُ مِأةَ مَرَّةٍ۔ وَیُصَلِّی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِأةَ مَرَّةٍ ۔ وَیَدْعُوْ لِنَفْسِهٖ بِمَاشَآءَ مِنْ دُنْیَاهُ اَوْآخِرَتِهٖ ، وَیُصْبِحُ صَائِمًا ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ یَسْتَجِیْبُ دُعَائَهٗ کُلَّهٗ اِلَّا اَنْ یَّدْعُوْ فِی مَعْصِیَةٍ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: رجب میں ایک رات ہے اس میں عمل نیک کرنے والے کو سو برس کی

۱۴۱۸۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۰۶/۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۳۵/۳
کنز العمال للمتقی، ۳۵۱۶۹ ☆ تنزیہ الشریعۃ لابن عراق، ۱۶۱/۲
تذکرۃ الموضوعات للفتنی ۱۱۶ ☆ قبین العجب لابن حجر، ۵۸
۱۴۱۹۔ الدر المنثور للسیوطی ۳۶/۳ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۵۱۷۰

نیکیوں کا ثواب ہے۔اور وہ رجب کی ستائیسویں شب ہے۔جو اس میں بارہ رکعت پڑھے۔ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور ایک سورت اور ہر دو رکعت پر التحیات اور آخر میں سلام پھر بعد سلام سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر سو بار،استغفار سو بار،درود سو بار۔ اور اپنی دنیا و آخرت سے جس چیز کی چاہے دعا مانگے۔اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اسکی سب دعائیں قبول فرمائے۔سوائے اس دعا کے جو گناہ کیلئے ہو۔ هو اضعف من الذی قبله۔
فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۸

۱۴۲۰۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : بُعِثْتُ نَبِیًّا فِی السَّابِعِ وَ الْعِشْرِیْنَ مِنْ رَجَبٍ مَنْ صَامَ ذٰلِكَ الْیَوْمَ وَ دَعَا عِنْدَ الْإِفْطَارِ كَانَتْ كَفَّارَةً عَشَرَةَ سِنِیْنَ۔ اسناده منکر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ۲۷/ رجب کو مجھے نبوت عطا ہوئی۔جو اس دن کا روزہ رکھے اور افطار کے وقت دعا کرے دس برس گناہوں کا کفارہ ہو۔

۱۴۲۱۔**عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : من صام یوم سبع عشرین من رجب کتب اللہ له صیام ستین شهرا ، و هو الیوم الذی هبط فیه جبرئیل علیه الصلوة و السلام علی محمد صلی اللہ تعالی علیه وسلم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے ۲۷ رجب کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسکے لئے ساٹھ مہینے تک روزوں کا ثواب لکھتا ہے۔اور وہ دن ہے جس میں حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے وحی لیکر نازل ہوئے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تنزیہ الشریعۃ سے ما ثبت بالسنۃ میں ہے۔وھذا امثل ماورد فی ھذا المعنی۔یہ ان سب حدیثوں سے بہتر ہے جو اس باب میں آئیں۔بالجملہ اسکے لئے اصل ہے۔اور فضائل

۱۴۲۰۔ تبیین العجب لابن حجر ، ۶۰ ☆

۱۴۲۱۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۲۰۷ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۳۶۷

اعمال میں حدیث ضعیف باجماع ائمہ مقبول ہے۔و اللہ تعالیٰ اعلم ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۸

نیز ایسی جگہ حدیث موقوف مثل مرفوع ہے۔کہ تعیین مقدار اجر کی طرف رائے کو اصلا راہ نہیں ۔اور حدیث ضعیف اعمال میں باجماع ائمہ مقبول ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۶۰

(۴) شعبان کے روزے

۱۴۲۲۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَفْضَلُ الصَّوْمِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَعْبَانُ لِتَعْظِيمِ رَمَضَانَ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے بعد سب سے افضل شعبان کے روزے ہیں تعظیم رمضان کیلئے۔

(۵) عرفہ اور عشرۂ ذوالحجہ کے روزے

۱۴۲۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالیٰ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ ، قالوا : یا رسول اللہ ! ولا الجهاد فی سبیل اللہ ، قال : وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، إِلَّا رَجُلًا خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دس دنوں سے زیادہ کسی دن کا عمل صالح اللہ عزوجل کو محبوب نہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! اور نہ راہ خدا میں جہاد؟ فرمایا: اور نہ راہ خدا میں جہاد، مگر وہ کہ اپنی جان و مال لیکر نکلے پھر ان میں سے کچھ واپس نہ لائے۔　فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۹۔

۱۴۲۰۔ تبیین العجب لابن حجر ، ۶۰ ☆

۱۴۲۱۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/ ۲۰۷ ☆ المغنی للعراقی، ۱/ ۳۶۷

۱۴۲۲۔ فتح الباری للعسقلانی، ۴/ ۱۲۹ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/ ۹۳

۱۴۲۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی العمل فی ایام العشر ، ۱/ ۹۴

السنن لابی داؤد ، باب صوم العشرۃ ، ۲/ ۳۳۱

السنن لابن ماجہ ، باب صیام العشرۃ ، ۱/ ۱۲۵

۱۴۲۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَامِنْ أَیَّامٍ أَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ أَنْ تُعْبَدَ لَهٗ فِیْهَا مِنْ عَشَرِ ذِی الْحِجَّةِ، یَعْدِلُ صِیَامُ کُلِّ یَوْمٍ مِّنْهَا بِصِیَامِ سَنَةٍ، وَقِیَامُ کُلِّ لَیْلَةٍ مِّنْهَا بِقِیَامِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کو عشرۂ ذی الحجہ سے زیادہ کسی دن کی عبادت پسندیدہ نہیں۔ انکے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر، اور ہر شب کا قیام شب قدر کے برابر ہے۔

۱۴۲۵۔ **عن** أبی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال: سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن صوم یوم عرفة، قال: یُکَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِیَةَ وَالْبَاقِیَةَ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرفہ کے روزہ کے بارے میں سوال ہوا۔ فرمایا: وہ ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

۱۴۲۴۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی العمل فی ایام العشر، ۱/۹۴
السنن لابن ماجه، باب صیام العشر، ۱/۱۲۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۸۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۰۸۸، ۵/۶۸
شرح السنة للبغوی، ۴/۳۴۶ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۲/۱۵۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۲۵۷ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۴۷۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۱۹۹ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۲/۷۲

۱۴۲۵۔ الصحیح لمسلم، باب استحباب صیام عرفة ۱/۶۷
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل صوم یوم عرفة، ۱/۹۳
السنن لابن ماجه، باب صیام یوم عرفة، ۱/۱۲۵
التفسیر للقرطبی، ۲/۴۱۹ ☆ تاریخ جرجان لابی نعیم، ۱۴۲
السلسلة الضعیفة للالبانی، ۲۸۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۳۱
شرح السنةللبغوی، ۶/۳۴۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۱۱۱
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۳۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۰۸۳، ۵/۶۷
الامام للشجری، ۲/۶۴ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۹۶
المسند للحمیدی، ۴۲۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴/۲۸۳
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۴۲ ☆ تنزیه الشریعه لابن عراق، ۲/۶۴

۱۴۲۶۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَلَهٗ ذَنْبُ سَنَتَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اسکے پورے دوسال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔۱۲م

۱۴۲۷۔ **عن** أم المؤ منین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : کان رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ كَصِيَامِ أَلْفِ يَوْمٍ ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے: عرفہ کا روزہ ایک ہزارروزوں کے برابر ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۹

(۶) ہر ماہ ایام بیض کے روزے

۱۴۲۸۔ **عن** أبی ذرالغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَامَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ فِي كِتَابِهٖ ، مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ، فَالْيَوْمُ بِعَشْرِ أَيَّامٍ ۔

حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے ایام بیض (ہر ماہ ۱۳/۱۴/۱۵/ تاریخوں) کے روزے رکھے

۱۴۲۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۶/۲۲۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۱۸۹
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۱۱۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۰۸۶، ۵/۶۷
المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/۷۱ ☆
۱۴۲۷۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۳۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۱۱۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۱۶ ☆
۱۴۲۸۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی صیام ثلثة ایام الخ، ۱/۱۲۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۳۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۶۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۱۴۶ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۱۲۲
کنز العمال للمتقی، ۲۴۱۹۰، ۸/۵۶۴ ☆ تنزیه الشریعة لابن عراق، ۲/۱۵۲
اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/۶۵ ☆

اسے ہمیشہ روزہ دار رہنے کا ثواب ملے گا۔ اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں اس کی تصدیق اس طرح نازل فرمائی جس نے ایک نیکی کی اس کو دس کا ثواب ملتا ہے تو ایک روزے کے عوض دس کا ثواب ملا۔

(۷) شوال کے چھ روزے

۱٤۲۹۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَامَ سِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَ الفِطْرِ كَانَ تَمَامَ السَّنَةِ ، مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشَرَ أَمْثَالِهَا ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھے تو اسکے پورے سال کے روزے ہوگئے۔ کہ ایک نیکی کے عوض دس کا ثواب ملتا ہے۔

(۸) دوشنبہ، چہارشنبہ، پنج شنبہ اور جمعہ کے روزے

۱٤۳۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَامَ الْأَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيسَ كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ اور جمعرات کے روزے رکھے اسکے لئے جہنم سے آزادی ہے۔ ۱۲م

۱٤۳۱۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَامَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ وَالْخَمِيسِ وَالْجُمُعَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ، يُرٰى ظَاهِرُهُ مِنْ بَاطِنِهِ ، وَبَاطِنُهُ مِنْ ظَاهِرِهِ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱٤۲۹۔ السنن لابن ماجه، باب صيام ستة ايام من شوال، ۱۲٤/۱
مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۸٤/۳ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۱۱۰/۲
الدر المنثور للسيوطی، ٦٦/۳ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲٤۲۱۲، ۵٦۹/۸
۱٤۳۰۔ السنن الكبری للبيهقی، ۲۹۵/٤ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۱۲٦/۲
۱٤۳۱۔ السنن الكبری للبيهقی، ۲۹۵/٤ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۳۰۰/۸
مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۹۹/۳ ☆

وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے اسکے لئے جنت میں ایک محل ہے، جسکا باہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا باہر سے نظر آئیگا۔ ۱۲م

۱۴۳۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَامَ يَوْمَ الْأَرْبَعَآءِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ وَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، ثُمَّ تَصَدَّقَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِمَا قَلَّ مِنْ مَالِهٖ غُفِرَلَهٗ كُلُّ ذَنْبٍ عَمِلَهٗ حَتّٰى يَصِيْرَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ مِنَ الْخَطَايَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے۔ پھر جمعہ کے دن اپنے قلیل مال سے صدقہ دیا تو اسکے تمام گناہ، معاف ہو گئے اور وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو گیا جیسے اپنی پیدائش کے دن تھا۔ ۱۲م

۱۴۳۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَامَ الْأَرْبَعَآءَ وَالْخَمِيْسَ وَالْجُمُعَةَ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَيَاقُوْتٍ وَزَبَرْجَدٍ ، وَكُتِبَ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے اسکے لئے جنت میں موتیوں، یاقوت اور زبرجد کا ایک محل ہے۔ اور دوزخ سے آزادی۔ ۱۲م

۱۴۳۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَشَرَةَ أَيَّامٍ، عَدَدُ هُنَّ مِنْ أَيَّامِ الْآخِرَةِ لَا تُشَاكِلُهُنَّ أَيَّامُ الدُّنْيَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۴۳۲۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۲۶/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۶۸/۵

۱۴۳۳۔ الجامع الاوسط للطبرانی، ۸۷/۱ ☆ الترغیب و الترهیب لمنذری، ۱۲۶/۲

مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۸/۳ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۱۰۳۷

۱۴۳۴۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۴۱/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۲۶/۲

کنز العمال للمتقی، ۲۴۱۷۲، ۵۶۱/۸ ☆ الامالی الشجری، ۲۷۶/۱

نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اسکو دس دن کے روزوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ان دس ایام کی شمار آخرت کے ایام کے اعتبار سے ہوگی جو دنیا کے دنوں کی طرح نہیں۔۱۲م

۱۴۳۵۔ **عن** مسلم القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنه عن ابیه قال: سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن صیام الدھر ، فقال : لَا ، اِنَّ لِاَھْلِكَ عَلَیْكَ حَقًّا ، صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِی یَلِیْهِ ، وَکُلَّ اَرْبَعَآءٍ وَخَمِیْسٍ ، فَاِذَنْ اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّھْرَ وَاَفْطَرْتَ ۔

حضرت مسلم قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے ہمیشہ روزہ دار رہنے کے بارے میں پوچھا،فرمایا:نہیں ، کہ تمہارے اہل خانہ کا بھی تم پر حق ہے ۔لہٰذا تم رمضان المبارک اور اس سے متصل عید کے بعد روزے رکھو۔اور بدھ وجمعرات کے روزے رکھ لو تو گویا تم ہمیشہ روزہ دار ہی رہے اور افطار بھی کرتے رہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۶۶۰

(۹) ہفتہ کا روزہ

۱۴۳۶۔ **عن** عبد اللہ بن بسر عن اختہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال : لَا تَصُوْمُوا یَوْمَ السَّبْتِ اِلَّافِیْمَا افْتُرِضَ عَلَیْکُمْ فَاِنْ لَمْ یَجِدْ کُمْ اِلَّا لِحَآءَ عَنَبَةٍ اَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْیَمْضَغْهُ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۱۴

حضرت عبد اللہ بن بسر اپنی بہن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صرف ہفتہ کا روزہ نہ رکھو مگر جبکہ تم پر کسی وجہ سے فرض ہو۔اور اگر تم سے کسی کو انگور کے چھلکے یا درخت کی لکڑی کے سوا کچھ نہ ملے تو اسی کو چوس لو۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۱۴

۱۴۳۵۔ السنن لابی داؤد الصیام، باب فی صوم شعبان ، ۱/۳۳۰
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/۱۲۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۲۱۵ ۸/۵۶۹
التاریخ للبخاری، ۷/۲۵۴ ☆ السنن للنسائی ،
۱۴۳۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی صوم یوم السبت ، ۱/۹۳

(۱۰) صوم وصال منع ہے

۱۴۳۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الوصال ، قالوا : انك تواصل؟ یا رسول الله ! قال: قال: اِنّی لَسۡتُ مِثۡلَکُمۡ ، اِنّی اُطۡعَمُ وَ اُسۡقٰی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں ؟ فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ۔ مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔۱۲م

۱۴۳۸۔ **عن** أبی سعیدا لخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُواصِلُوا،فَاَیُّکُمۡ اَرَادَ اَنۡ یُّوَاصِلَ فَلۡیُوَاصِلۡ حَتّٰی السَّحَرِ ، قالوا: فانكِ تواصل ؟ یا رسول الله اقال: اِنّی لَسۡتُ کَهَیۡئَتِکُمۡ ، اِنّی اَبِیۡتُ لِی مُطۡعِمٌ یُّطۡعِمُنِی وَ سَاقٍ یَسۡقِیۡنِی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صوم وصال نہ رکھو، ہاں تم میں سے کوئی صوم وصال رکھنا چاہے تو صرف سحری تک ،صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں؟ فرمایا: میں تمہارے مثل نہیں، میں رات گزارتا ہوں اور کھلانے والا مجھے کھلاتا ہے، اور پلانے والا پلاتا ہے۔۱۲م

۱۴۳۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی

۱۴۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الوصال ، ۲۶۳/۱
الصحیح لمسلم ، باب النهی عن الوصال ، ۳۵۱/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۶۱/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۱۲/۲
۱۴۳۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الوصال ، ۲۶۳/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة الوصال فی الصیام ۹۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۸۱/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۸۲/۴
اتحاف السادة للزبیدی ، ۱۰۰/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۰۲/۴
۱۴۳۹۔ الصحیح لمسلم ، باب النهی عن الوصال ، ۳۵۱/۱
المسند لاحمدبن حنبل، ۱۰۲/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۸۲/۴

الله تعالیٰ علیه وسلم واصل فی رمضان فواصل الناس ، فنہا ھم ، قیل له : انت تواصل ؟ قال: اِنِّی لَسْتُ مِثْلَکُم ،اِنِّی اُطْعِمُ وَاُسْقٰی۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں صوم وصال رکھنا شروع کئے تو صحابہ کرام نے بھی ایسا ہی کیا ، حضور نے انکو منع فرمایا ،عرض کیا گیا : آپ بھی تو رکھتے ہیں؟ فرمایا : میں تمہاری طرح نہیں ، مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔۱۲م

۱۴۴۰۔ **عن** أبی ھریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : نھی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الوصال : فقال رجل من المسلمین : فانك یا رسول الله تواصل ، قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : وَ اَیُّکُمْ مِثْلِی ، اِنِّی اَبِیْتُ یُطْعِمُنِی رَبِّی وَ یَسْقِیْنِی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا۔ایک صحابی بولے : یارسول اللہ! آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں ۔فرمایا: تم میں میری طرح کون ہے؟ میں رات گزارتا ہوں ، مجھے میرا رب کھلاتا پلاتا ہے۔۱۲م　　صلات الصفاء ص۸۶

(۱۱) صوم داؤدی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

۱۴۴۱۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اَحَبَّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ صِیَامُ دَاوُدَ ، فَاِنَّهٗ کَانَ یَصُوْمُ

۱۴۴۰۔ الصحیح لمسلم ، باب النھی عن الوصال ۔ ۳۵۱/۳
الجامع الصحیح للبخاری ، باب التشکیل للما کثرالوصال ۔ ۲۶۲/۱۲
السنن الکبری للبیهقی، ۱۸۲/۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۰۳/۴

۱۴۴۱۔ الصحیح للبخاری، باب من نام عند السحر، ۱۵۲/۱
الصحیح لمسلم ، باب النھی عن صوم الدھر ، ۳۶۷/۱
السنن لابن ماجه ، باب ما جه فی صا م داؤد علیه الصلوة و السلام ، ۱۲۴/۱
المسند لاحمدبن حنبل ، ۱۶۰/۲ ☆ الجامع الصغیرللسیوطی، ۱۹/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۶۲/۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶۰/۴

يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا ، وَأَحَبُّ الصَّلٰوةِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى صَلٰوةُ دَاوٗدَ ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيُصَلِّي ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب روزوں میں پیارے روزے اللہ تعالیٰ کو حضرت داؤد علیہ والسلام کے روزے ہیں۔ کہ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن افطار کرتے۔ اور سب نمازوں میں پیاری نماز حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کی نماز ہے۔ کہ آدھی رات تک آرام فرماتے، تہائی رات نماز میں گذارتے اور پھر چھٹا حصہ آرام میں بسر فرماتے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۱۲/۹۴
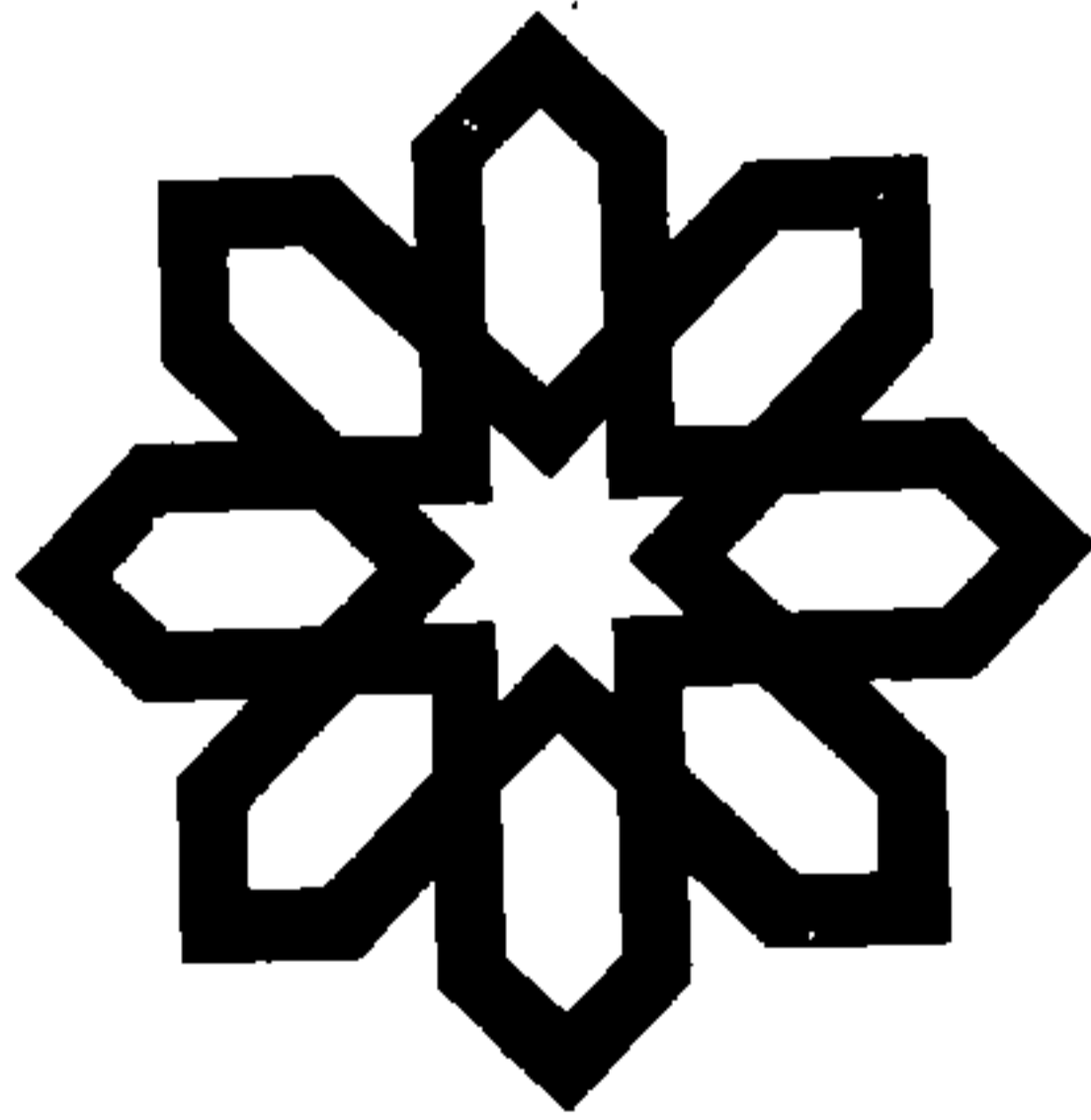
سحری وافطار

(۱) سحری کا آخری وقت

۱۴۴۲۔ **عن** زربن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قلنا لحذیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ : ای ساعة تسحرت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، قال : ہو النہار الا ان الشمس لم تطلع ۔

حضرت زربن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: آپ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کس وقت سحری کھائی تھی؟ کہا: دن ہی تھا، مگر سورج نہ چمکا تھا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

رائے فقیر میں اس روایت کا عمدہ محمل یہ ہی ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم نبوت کے مطابق حقیقی منتہائے لیل پر سحری تناول فرمائی۔ کہ فراغ کے ساتھ ہی صبح چمک آئی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گمان ہوا کہ سحری دن میں کھائی بعد صبح، اور واقعی جو شخص سحری کا پچھلا نوالہ کھا کر آسمان پر نظر اٹھائے تو صبح طالع پائے، وہ سوا اسکے کیا گمان کرسکتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/۳۶۰

(۲) افطار کا وقت

۱۴۴۳۔ **عن** أمیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال

۱۴۴۲۔ السنن للنسائی، باب تاخیر السحور ، ۱/۲۳۴

۱۴۴۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب متی یحل فطر الصائم ، ۱/۲۶۲

الصحیح لمسلم ، باب بیان وقت القضاء الصوم ، ۱/۳۵۱

السنن لابی داؤد ، الصیام باب وقت فطر الصائم ، ۱/۱

الجامع للترمذی ، باب ما جاء اذا طبلاللیل الخ، ۱/۸۸

المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۳۴

السنن الکبری للبیہقی، ۴/۲۱۶ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۹۸۵

شرح السنة للبغوی، ۶/۳۶۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۳۸۷۶، ۸/۵۰۹

البدایة و النہایة لابن کثیر ، ۸/۳۱۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۰۰

التفسیر للطبری، ۳/۱۰۲ ☆ التفسیر للبغوی، ۱/۱۶۴

اتحاف السادة للزبیدی، ۳/۳۵۲ ☆ المسند للحمیدی،

رسول الله صلي الله تعالیٰ عليه وسلم : اِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا ، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ادھر سے رات آئے اور ادھر سے دن پیٹھ دکھائے اور سورج پورا ڈوب جائے تو روزہ دار کا روزہ پورا ہوا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیل سے مراد سیاہی اور نہار سے ضو، فان الاقبال من ھھنا والا دبار من ھھناانما یکون لھما ، تیسیر میں ہے۔ اذا اقبل اللیل یعنی ظلمته وادبر النھار ای ضؤه۔ عالم ماکان و مایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تینوں لفظ اسی ترتیب سے ارشاد فرمائے جس ترتیب سے واقع ہوتے ہیں۔ پہلے سیاہی اٹھتی ہے۔ اس وقت تک اگر افق صاف اور غبار و بخار سے پاک ہو آفتاب کی چمک باقی رہتی ہے۔ بلکہ قلل جبال واعالی اغصان شجر پر عکس ڈالتی ہے۔ پھر جب قرص چھپنے پر آیا تکاثف ابخرۂ افقیہ وکثرت بعد عن الابصار وطول مرور شعاع البصر فی ثخن کرۃ البخار کے باعث روشنی بالکل محجب ہو جاتی ہے۔ مگر ہنوز قدرے فرض بالائے افق مرئی شرعی باقی ہے۔ اس کے بعد آفتاب ڈوبتا اور وقت افطار ونماز آتا ہے۔ اس صاف ونفیس وبے تکلف معنی پر بحمد اللہ تعالیٰ انتظام کلام اسی اعلیٰ جلالت پر جلوہ فرما ہے جو صاحب جوامع الکلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رفیع بلاغت بے مثل کو شایاں و بجا ہے۔

کلمات علمائے کرام بھی اس نفیس معنی سے خالی نہ رہے۔ امام ابن حجر مکی شرح مشکوۃ المصابیح میں اسی حدیث کے نیچے فرماتے ہیں۔

ای وقد يقبل الليل ولا تكون غربت حقيقة ، فلا بد من حقيقة الغروب،
یعنی کبھی رات آجاتی ہے اور ابھی حقیقۃً غروب نہیں ہوا ہوتا۔ اس لئے حقیقی غروب ضروری ہے۔

حفنی علی الجامع الصغیر میں ہے۔

قولہ: وغربت الشمس ، لم يكتف بما قبله عن ذلك ، اشارة الى انه قد يوجد اقبال الظلمة وادبار الضؤ ولم يوجد غروب الشمس ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ''اور سورج ڈوب جائے'' ہے۔ آپ نے سیاہی کے آنے اور روشنی کے جانے پر اکتفا نہیں کیا اور غروب کی تصریح فرمائی۔ کیونکہ کبھی سیاہی آجاتی ہے اور روشنی چلی جاتی ہے مگر غروب آفتاب نہیں ہوتا۔

اور اگر حدیث میں لیل ونہار معنی حقیقی پر رکھئے تو اگر چہ اتنا ضرور ہے کہ مجاز مرسل کی جگہ مجاز عقلی ہوگا۔ کیونکہ تم خوب جانتے ہو کہ ادھر سے ادھر جانے کی نسبت لیل ونہار کی طرف حقیقۃً نہیں۔

مگر اب تین الفاظ کریمہ کے جمع ہونے سے سوال متوجہ ہوگا۔ اور شک نہیں کہ اس معنی پر امور ثلثہ متلازم ہیں اور ایک کا ذکر باقی سے مغنی۔ یہ وہی بات ہے جو امام نووی نے منہاج میں کہی ہے کہ علمائے کرام نے فرمایا: ان تین میں سے ہر ایک باقی دو کو یا تو متضمن ہوتا ہے یا ان کے ساتھ لازم۔

اسکی اطیب توجیہ وہ ہے کہ علامہ طیبی نے شرح مشکوۃ میں افادہ فرمائی۔ کہ

انما قال : وغربت الشمس ، مع الاستغناء عنه ، لبيان كمال الغروب، كيلا يظن انه يجوز الافطار بغروب بعضها ۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اور سورج ڈوب جائے۔ حالانکہ بظاہر اسکی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن یہ اس لئے فرمایا تاکہ مکمل غروب کا بیان ہوجائے، اور کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ سورج کا کچھ حصہ غروب ہونے سے افطار جائز ہو جاتا ہے۔

علامہ مناوی وغیرہ نے بھی انکی تبعیت کی ہے۔ تیسیر شرح جامع صغیر میں ہے۔

وزاد ۔" وغربت الشمس "مع ان ما قبله كان اشارة الى اشتراط تحقق كمال الغروب ۔

حضور نے فرمایا ''اور سورج ڈوب جائے'' حالانکہ پہلے الفاظ کافی تھے۔ لیکن اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ کامل غروب کا پایا جانا شرط ہے۔

اقول: یہ توجیہ وجیہ صراحۃً ہمارے مدعائے مذکور کی طرف ناظر ہے۔ نظر غائر میں بروجہ جلی، اور قلت تدبر میں من طرف خفی، یعنی اگر چہ لیل ونہار حقیقی مراد ہونے پر ذکر غروب کی حاجت نہ تھی کہ رات جبھی آئیگی کہ سورج ڈوب چکے گا۔ مگر سواد وضیاء پر انکا حمل بعید نہیں۔

خصوصاً جبکہ اقبال من ھھنا وادبار من ھھنا اس پر قرینہ ظاہرہ ہیں۔تو اگر اس قدر پر قناعت فرمائی جاتی، احتمال تھا کہ مجرد اقبال سواد اور ادبار ضیاء پر وقت افطار سمجھ لیا جاتا۔حالانکہ اقبال لیل در کنار ہنوز بعض قرص غروب کو باقی ہوتا ہے کہ ضیاء بھی معدوم ہو جاتی ہے۔لہذا" وغربت الشمس "زائد فرمایا۔کہ کوئی غروب بعض قرص کو کافی نہ سمجھ لے۔پر ظاہر کہ اگر یہ اقبال وادبار اسی وقت ہوتے جب پورا قرص ڈوب لیتا تو اس احتمال وظن کا کیا محل تھا۔ذکر غروب سے استغنا بدستور باقی رہتا۔اور جواب محض مہمل جاتا۔تو صاف ثابت ہوا کہ سیاہی اٹھنا اور شعاع چھپنا دونوں غروب شمس سے پہلے ہو لیتے ہیں۔علامہ علی قاری نے بھی اس کلام طیب طیبی کو تحقیق بتایا اور حسن قبول سے تلقی فرمایا۔

فتاوی رضویہ قدیم ۲/۲۶۶

فتاوی رضویہ جدید ۵/۱۴۵

(۳) افطار میں جلدی مستحب ہے

۱۴۴۴۔ **عن** أبي هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ وَتَقَدَّسَ يَقُوْلُ : اِنَّ أَحَبَّ عِبَادِي اِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے۔بندوں میں مجھے زیادہ محبوب وہ ہے جو افطار میں جلدی کرے۔۱۲م

۱۴۴۵۔ **عن** سهل بن سعد رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا كان صائما امر رجلا فاوفى على نشز، فاذا قال :غابت الشمس افطر ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ مبارک یہ تھا کہ جب روزہ دار ہوتے تو کسی شخص کو حکم دیتے کہ وہ بلند جگہ پر کھڑا ہو

۱۴۴۴۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی تعجیل الانصار ، ۸۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۳۸/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۳۷/۴
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۴۰/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۵۶/۶
۱۴۴۵۔ المسند للحاکم ، ۵۹۹/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۵۶/۶
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۵۵/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۸۲/۷

جب وہ کہتا کہ سورج غروب ہوگیا تو آپ افطار فرماتے۔۱۲م

۱٤٤٦۔**عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا کان صائما امر رجلا یقوم علی نشز من الارض ، فاذا قال وجبت الشمس افطر ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب روزہ دار ہوتے تو کسی شخص کو حکم دیتے کہ وہ بلند جگہ کھڑا ہو۔ جب وہ کہتا سورج غروب ہوگیا تو افطار فرماتے۔۱۲م

۱٤٤٧۔**عن** أم المؤ منین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو صائم یترصد غروب الشمس بتمرة ۔ فلما توارت القاها فی فیه ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت میں دیکھا کہ کھجور ہاتھ میں لیکر سورج کے غروب ہونے کا انتظار فرماتے۔ اور جیسے ہی غروب ہوتا فوراً منہ میں ڈال لیتے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۵

(۴) کھجور سے روزہ افطار کرنا افضل ہے

۱٤٤٨۔**عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ

۱٤٤٦۔ المعجم الکبیر للطبرانی،

۱٤٤٧۔ کشف الخفاء للعجلونی،

۱٤٣٨۔ السنن لابی داؤد ، الصیام　باب ما یفطر علیه ،　۳۲۱/۱
الجامع للترمذی،　باب ما جاء ما یستحب علیه الافطار ،　۸۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل ،　۱٤٦/۳　☆　کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۸۲، ۸۵/۷
اتحاف السادة للزبیدی،　۱۳۰/٤　☆　السنن للدار قطنی،　۱۸۵/۲
ارواء الغلیل للالبانی،　٤٥/٤　☆　التفسیر للقرطبی،　۳۳۰/۲
الترغیب و الترهیب للمنذری،　۱٤۲/۲　☆　شرح السنة للبغوی،　۲٦٦/٦
حلیة الاولیاء لابی نعیم　۲۲۷/۹　☆　مشکوة المصابیح للتبریزی،　۱۹۹۱
جامع الصغیر للسیوطی،　٤۳۷/۲،　☆

علیه وسلم یفطر قبل ان یصلی علی رطبات ، فان لم تکن رطبات فتمرات ، وان لم تکن تمرات فحسا حسوات من ماء ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز مغرب سے پہلے تر کھجوروں سے افطار فرماتے۔ وہ نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے ورنہ پانی سے۔ فتاوی رضویہ ۴/۶۵۱

(۵) عام طور پر جس دن لوگ افطار کریں تم بھی کرو

۱۴۴۹۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلْفِطْرُ يَوْمَ يَفْطُرُ النَّاسُ ، وَالْاَضْحٰى يَوْمَ يَضْحَى النَّاسُ ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس دن افطار کرو جس دن لوگ عام طور پر افطار کریں۔ اور اس دن قربانی کرو جس دن لوگ قربانی کریں۔ ۱۲م

۱۴۵۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم : فِطْرُكُمْ يَوْمَ يَفْطُرُوْنَ ، وَأَضْحَاكُمْ يَوْمَ يَضْحُوْنَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں اس دن افطار کرنا چاہیئے جس دن لوگ افطار کریں۔ اور اس دن قربانی جس دن قربانی کریں۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۵۵۵

۱۴۴۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان الفطر یوم تفطرون ، ۱/۸۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۳۷ ☆
شرح السنة للبغوی، ۶/۲۴۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۷۰

۱۴۵۰۔ السنن لابی داؤد ، باب اذا اخطأ القوم الھلال، ۲/۳۱۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۶۵ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۳/۳۱۷
السنن للدار قطنی، ۲/۱۶۳ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۲/۲۵۶
کنز العمال للمتقی، ۲۳۷۶۱، ۸/۴۸۸ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۲/۱۰۰

(۶) افطار کرانے کا ثواب

۱۴۵۱۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ فَطَّرَ فِیْہِ صَائِمًا کَانَ مَغْفِرَۃً لِذُنُوْبِہٖ وَعِتْقَ رَقَبَتِہٖ مِنَ النَّارِ، وَ کَانَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یُّنْقَصَ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْءٌ، قالوا: یارسول اللہ! لیس کلنا یجد ما یفطر الصائم، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یُعْطِی اللّٰہُ ھٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰی تَمْرَۃٍ، اَوْ عَلٰی شُرْبَۃِ مَاءٍ، اَوْ مُذْقَۃِ لَبَنٍ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے رمضان المبارک میں کسی روزہ دار کا روزہ کھلوایا تو یہ اس کے گناہوں کی مغفرت اور دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہے۔ اور اسکو روزہ دار کے برابر ثواب ملیگا اور اسکے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر آدمی کو یہ وسعت نہیں کہ افطار کرائے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس وقت بھی عطا فرماتا ہے جبکہ وہ ایک کھجور، یا اتنا پانی کہ پیاس بجھادے، یا دودھ کے شربت سے افطار کرائے۔ ۱۲م

۱۴۵۲۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جاء الی سعد بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فجاء بخبز وزیت، فاکل ثم قال: أَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَآئِکَۃُ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ حضرت سعد روٹی اور زیتون کا تیل لیکر حاضر خدمت ہوئے۔ حضور نے تناول فرما کر ارشاد فرمایا: تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا، اور تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا۔ اور فرشتوں نے تمہارے لئے دعائے استغفار کی۔ ۱۲م

۱۴۵۱۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۹۴/۲ ☆ السنن الکبریٰ للبیہقی، ۴۰۴/۴ ☆

۱۴۵۲۔ السنن لابی داؤد، الاطعمہ، باب فی الدعاء لرب الطعام، ۵۳۸/۲
السنن لابن ماجہ، باب فی ثواب من فطر صائما، ۱۲۵/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۱۸/۳ ☆ السنن الکبریٰ للبیہقی،

١٤٥٣ـ عن سلمان الفارسی رضی الله عنه قال : قال رسول الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنۡ فَطَّرَ صَائِمًا فِی شَهۡرِ رَمَضَانَ مِنۡ كَسَبِ حَلَالٍ صَلَّتۡ عَلَيۡهِ الۡمَلٰٓئِكَةُ لَيَالِیۡ رَمَضَانَ كُلَّهَا وَصَافَحَهُ جِبۡرَئِيۡلُ عَلَيۡهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَيۡلَةَ الۡقَدۡرِ ، وَمَنۡ صَافَحَهُ جِبۡرَئِيۡلُ عَلَيۡهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَرِقُّ قَلۡبُهٗ وَتَكۡثُرُ دُمُوۡعُهٗ ، قَالَ : فقلت : يا رسول الله ! افرأيت من لم يكن عنده ؟ قال : فَقَبۡضَةٌ مِّنۡ طَعَامٍ ، قلت : افرأيت ان لم يكن عنده لقمة خبز ؟ قال : فَمُذۡقَةٌ مِّنۡ لَبَنٍ ، قال : افرأيت ان لم تكن عنده ؟ قال : فَشَرۡبَةٌ مِنۡ مَّاءٍ ـ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ماہ رمضان میں حلال کمائی سے کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو رمضان کی راتوں میں فرشتے اسکے لئے دعائے استغفار کرتے ہیں ۔ اور حضرت جبریل علیہ الصلوۃ والسلام شب قدر میں اس سے مصافحہ فرماتے ہیں ۔ اور جس سے آپ مصافحہ فرمالیں اسکا دل رقیق ہو جاتا ہے اور آنسو بہنے لگتے ہیں ۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اسکے بارے میں فرمائیں جسکے پاس افطار کی چیزیں نہ ہوں؟ فرمایا: ایک مٹھی کھانا ہی دیدے ۔ میں نے عرض کیا: اور یہ بھی نہ ہوں ۔ فرمایا: دودھ کا شربت پلادے ۔ میں نے عرض کیا؛ اور یہ بھی نہ ہو ۔ فرمایا: تو پانی ہی سے سیراب کردے ۔ ۱۲م

١٤٥٤ـ عن أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: أفطرنا مرة مع رسول الله تعالیٰ علیه وسلم فقربو اليه زيتا فأكل وأكلنا حتى فرغ ، قال: أَكَلَ طَعَامَكُمُ الۡأَبۡرَارُ ، وَصَلَّتۡ عَلَيۡكُمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ ، وَأَفۡطَرَ عِنۡدَكُمُ الصَّائِمُوۡنَ ـ

١٤٥٣ـ المعجم الكبير للطبرانى، ٦/٣٢٠ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٢/٩٥
كنز العمال للمتقى، ٢٣٦٥٨، ٨/٤٥٢ ☆ الكامل لابن عدى، ، ٢/٣٠٦
١٤٥٤ـ المسند لاحمد بن حنبل، ٣/١٣٨ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٧/٢٨٧
مجمع الزوائد للهيثمى، ٨/١٣٨ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ٣/١٩٩
التفسير لابن كثير ، ٦/٣٦ ☆ المصنف لعبد الرزاق ، ١٩٤٢٥
شرح السنة للبغوى، ١٢/٢٨٣ ☆ مشكل الآثار للطحاوى، ١/٤٩٨
اتحاف السادة للزبيدى، ٥/٢٤٠ ☆ كنز العمال للمتقى، ٢٥٩٨٧، ٩/٢٧٢
مشكوة المصابيح للتبريزى، ٤٢٤٩ ☆ المجروحين لابن حبان ٢/١٤٤
المغنى للعراقى، ٢/١٣ ☆ تاريخ اصفهان لابى نعيم ، ٢/٢٨٠

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ روزہ افطار کیا تو حضور کی خدمت میں زیتون کا تیل سالن میں لایا گیا۔ حضور نے اور ہم نے کھانا کھایا، جب فارغ ہوئے تو فرمایا: تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا۔ اور فرشتوں نے تمہارے لئے دعائے استغفار کی، اور تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا۔۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۶۵۵

(۷) افطار کی دعا میں

۱۴۵۵۔ **عن** معاذ بن زهرة رضى الله تعالىٰ عنه انه بلغه ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا أفطر قال: اَللّٰهُمَّ! لَكَ صُمْتُ وَعَلىٰ رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ۔

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ! لَكَ صُمْتُ وَعَلىٰ رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ ۱۲م

۱۴۵۶۔ **عن** معاذ بن زهرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا أفطر قال: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى أَعَانَنِى فَصُمْتُ، وَرَزَقَنِى فَأَفْطَرْتُ۔
فتاوی رضویہ ۴/۶۵۱

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى أَعَانَنِى فَصُمْتُ، وَرَزَقَنِى فَأَفْطَرْتُ۔ ۱۲م

۱۴۵۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا أفطر، قال: اَللّٰهُمَّ! لَكَ صُمْنَا وَ عَلىٰ رِزْقِكَ أَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

۱۴۵۵۔ السنن لابی داؤد، الصیام، باب تقول عند الافطار، ۱/۳۲۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۱۰ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۲/۲۳۹
کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۵۶، ۷/۸۱ ☆
۱۴۵۶۔ عمل الیوم و اللیلة لابن السنی، ۴۷۳ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/۵۲
کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۵۸، ۷/۸۱ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۴/۲۱۷
۱۴۵۷۔ السنن للدار قطنی، ۱/۱۴۰ ☆ الامالی الشجری، ۱/۲۸۹
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۳۷ ☆ عمل الیوم و اللیلة لابن السنی، ۴۷۴

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ! لَکَ صُمْنَا وَ عَلیٰ رِزْقِکَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ ۱۲م

۱۴۵۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا أفطر قال:ذَھَبَ الظَّمَأُ ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ ، وَثَبَتَ الْأَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہِ تَعَالیٰ۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ذَھَبَ الظَّمَأُ ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ ، وَثَبَتَ الْأَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہِ تَعَالیٰ۔ ۱۲م

۱۴۵۹۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا قرب الی أحدکم طعامہ وھو صائم فلیقل : بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَللّٰھُمَّ ! لَکَ صُمْتُ وَعَلیٰ رِزْقِکَ أَفْطَرْتُ ، وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ ، سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ تَقَبَّلْ مِنِّی، اِنَّکَ أَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔

حاشیۂ مرقاۃ ۱۷

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب روزہ افطار کے وقت تم میں سے کسی کے پاس کھانا حاضر ہو تو یہ دعا پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَللّٰھُمَّ ! لَکَ صُمْتُ وَعَلیٰ رِزْقِکَ أَفْطَرْتُ ، وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ ، سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ تَقَبَّلْ مِنِّی، اِنَّکَ أَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ ۱۲م

۱۴۶۰۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم اذا افطر قال : بِسْمِ اللّٰہِ ، اَللّٰھُمَّ ! لَکَ صُمْتُ وَعَلیٰ رِزْقِکَ أَفْطَرْتُ ۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۷

۱۴۵۸۔ السنن لابی داؤد ، الصیام ، باب القول عند الافطار ، ۳۲۲/۱
السنن للدار قطنی، ۲۴۰/۱ ☆ المستدرک للحاکم ۴۲۲/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۰۹/۱ ☆
۱۴۵۹۔ الامالی للشجری، ۲۵۹/۱ ☆ المطالب العالیۃ لابن حجر، ۲۳۶۳
کنز العمال للمتقی، ۲۳۸۷۳ ، ۵۰۹/۸ ☆
۱۴۶۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۱۰/۲

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ بِسْمِ اللّٰهِ ، أَللّٰهُمَّ ! لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث (جن میں افطار سے قبل دعا کا ذکر ہے) بسبب شدت ضعف قابل احتجاج نہیں ۔ اسکی سند میں داؤد بن الزبرقان متروک ہے ۔ قال فی التقریر : متروك وكذبه الازدی، قلت : و كذا الجوز جانی ، كما فی الميزان ۔
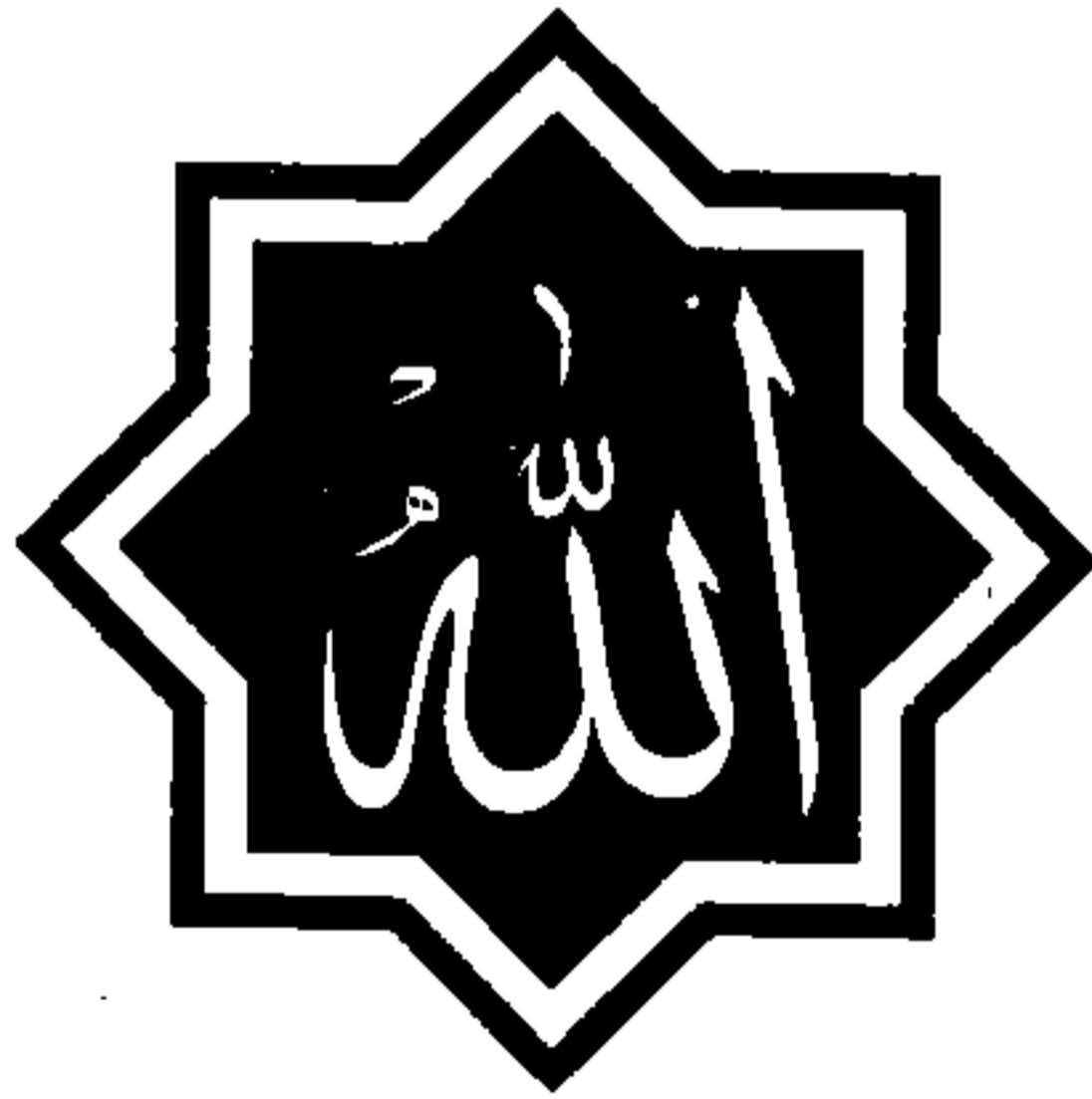
فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۷

ابواب
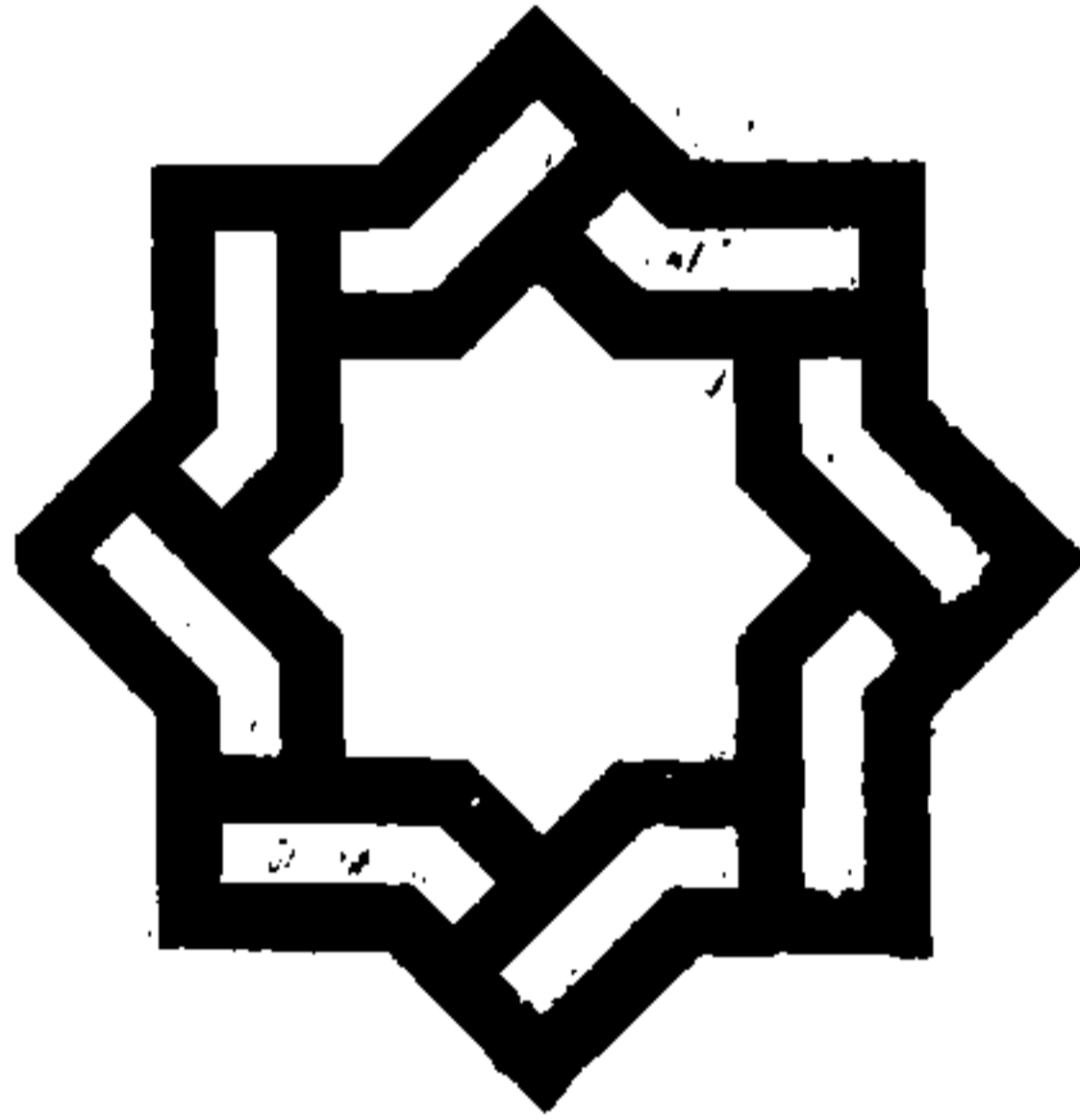
ا۔حج کی فرضیت واہمیت

(۱)فرضیت حج کا ثبوت

١٤٦١۔ **عن** أمير المؤمنين على المر تضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ مَلَكَ زَادًاوَّرَاحِلَةً تُبلِغُهٗ اِلىٰ بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلاَعَلَيْهِ اَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا ۔

امیرالمؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکوئی مالک ہوزادراہ اورخرچ اورسواری کا کہ پہونچادے اسکو مکہ معظمہ تک، باوجوداسکے حج نہ کیا۔بس فرق نہیں اس پر یہ کہ وہ مرے یہودی یا نصرانی ہوکر۔

فتاوی افریقہ ۴۱

(۲)حج وزیارت اورعمرہ کے فضائل

١٤٦٢ ۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے حج کیااورفحش گوئی اورفسق وفجور میں مبتلا نہ ہوااسکے گذشتہ گناہ معاف ہوگئے۔۱۲م　　جدالممتار ۲/۲۷۰

١٤٦٣۔ **عن** أبى موسى الأشعرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلْحَاجُّ يَشْفَعُ فِى أَرْبَعِ مِاَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ ، اوقال : مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ ، وَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ ۔

١٤٦١۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى التغليظ فى ترك الحج، ١/١٠٠
اتحاف السادة للزبيدى، ٤/٢٦٧ ☆ الموضوعات لابن الجوزى، ٢/٢٠٩
١٤٦٢۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى ثواب الحج، ١/١٠٠
الكامل لابن عدى، ٤/١.١ ☆ كنز العمال للمتقى، ١١٨٣٢، ٥/١٢
١٤٦٣۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ٣/٢١١ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ١/٢١٠
كنز العمال للمتقى، ١١٨٤١، ٥/١٤ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٢/١٢٦

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چارسوعزیزوں قریبوں کے حق میں حاجی کی شفاعت قبول ہوگی۔حاجی گناہ سے ایسا نکل جاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

اراءۃ الادب ۴۰

۱٤٦٤۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ حَجَّ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ وَزَارَ قَبْرِی ، وَغَزٰی غَزْوَةً وَصَلّٰی فِی بَیْتِ الْمُقَدَّسِ لَمْ یَسْئَلِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِیْمَا افْتَرَضَ عَلَیْهِ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوحجۃ الاسلام بجالائے اورمیری قبر کی زیارت سے مشرف ہو۔اور جو ایک جہاد کرے اور بیت المقدس میں نماز پڑھے اللہ تعالیٰ اس سے فرائض کا حساب نہ لے۔

۱٤٦٥۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تَابِعُوا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ، فَإِنَّهُمَا یَنْفِیَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا یَنْفِی الْكِیْرُ خُبْثَ الْحَدِیْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَلَیْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةَ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حج اور عمرہ دونوں ادا کرو کہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو دور کرنے والے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو صاف کردیتی ہے۔اور حج مقبول کا ثواب تو جنت ہی ہے۔۱۲م

۱٤٦٦۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ " اِنْ سَأَلُوْهُ اُعْطُوْا ، وَاِنْ دَعَوْا

۱٤٦٤۔ تنزیه الشریعة لابن عراق، ۲/۱۷۵ ☆ السلسلة الضعیفة، ۲۰٤
تذکرة الموضوعات للفتنی، ۷۳
۱٤٦٥۔ السنن لابن ماجه، باب فضل الحجر و العمرة، ۱/۲۰۷
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ثواب الحج، ۱/۱۰۰
السنن للنسائی، فضل المتابعة بین الحج و العمرة، ۲/۲
۱٤٦٦۔ شعب الایمان للبیهقی، ۳/٤٧٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۱۷، ۵/۹

أَحَابَهُمْ ، وَاِنْ اَنْفَقُوْا اُخْلِفَ لَهُمْ ۔ وَالَّذِی نَفْسُ أَبِی الْقَاسِمِ بِيَدِهٖ ، مَاكَبَّرَ مُكَبِّرٌ عَلٰی نَشْزٍ ، وَلَا أَهَلَّ مُهِلٌّ عَلٰی شَرَفٍ مِّنَ الْاَشْرَافِ اِلَّا أَهَلَّ مَابَيْنَ يَدَيْهِ وَ كَبَّرَ حَتّٰی يَنْقَطِعَ بِهٖ مُنْقَطِعُ التُّرَابِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری سے مشرف ہونے والے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگتے ہیں تو انکو عطا کیا جاتا ہے، اور جو دعا کرتے ہیں قبول ہوتی ہے۔ اور کچھ خرچ کریں تو وہ انکے لئے توشۂ آخرت بنادیا جاتا ہے۔ قسم اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جس شخص نے کسی بلند مقام پر کھڑے ہوکر اللہ اکبر، اور 'لا الہ الا اللہ، پڑھا تو اس نے اللہ تعالیٰ کے حضور ہی پڑھا۔ ۱۲م

۱٤٦٧۔ **عن** أم المؤ منین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتُصَافِحُ رِكَابَ الْحُجَّاجِ ، وَتَعْتَنِقُ الْمُشَاةَ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک فرشتے سواری پر حج کیلئے جانے والوں سے مصافحہ کرتے ہیں اور پیدل چل کر جانے والوں سے معانقہ۔ ۱۲م

۱٤٦٨۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَجْرُ الْغَازِی ، وَالْحَاجُّ ، وَالْمُعْتَمِرُ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کے ارادہ سے نکلا اور پھر راستہ میں انتقال کرگیا، اسے مجاہد، حاجی اور عمرہ کرنے والے کی طرح قیامت تک ثواب ملتا رہیگا۔ ۱۲م

۱٤٦٩۔ **عن** أم المؤ منین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال

۱٤٦٧۔ شعب الایمان، للبیهقی، باب فی المناسك، ٣/٤٧٢

۱٤٦٨۔ شعب الایمان، للبیهقی، باب فی المناسك، ٣/٤٧٤

۱٤٦٩۔ شعب الایمان، للبیهقی، باب فی المناسك، ٣/٤٧٤

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَاتَ فِی طَرِیْقِ مَکَّةَ لَمْ یَعْرِضْهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَمْ یُحَاسِبْهُ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جو حج کے ارادے سے آنے والا مکہ معظمہ کے راستہ میں انتقال کرجائے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے نہ مواخذہ فرمائے اور نہ حساب لے۔۱۲م

۱٤۷۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ حَجَّ هٰذَاالْبَیْتَ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو بیت اللہ شریف کے حج کیلئے نکلا پھر فحش گوئی وبدکاری میں مبتلا نہ ہوا تو گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔۱۲م

۱٤۷۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا یَرْفَعُ اِبِلُ الْحَاجِّ رِجْلًا وَلَا یَضَعُ یَدًا اِلَّا کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً أوْ مَحَا عَنْهُ سَیِّئَةً أوْرَفَعَ بِهَا دَرَجَةً ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حج کو جانے والے لوگوں کی سواریوں کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔اورایک درجہ بلند کیا جاتا ہے۔۱۲م

۱٤۷۲۔ **عن** بریدة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلنَّفَقَةُ فِی الْحَجِّ کَالنَّفَقَةِ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ مِأةَ ضِعْفٍ أوْ سَبْعَ مِأةِ ضِعْفٍ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حج کو جانے کیلئے مال کو خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی طرح ہے کہ سوگنا ثواب ملتا ہے۔یا سات سوگنا۔۱۲م

۱٤۷۰۔ السنن للنسائی، فضل الحج، ۲/۲

۱٤۷۱۔ شعب الایمان للبیهقی، فضل الحج و العمرة، ٤۷/۳

۱۴۷۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : سئل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اى العمل افضل ؟ قال: أَلْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ، قيل : ثم ماذا ؟ قال: أَلْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ، قيل : ثم ماذا ؟ قال : حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل زیادہ فضیلت والا ہے؟ فرمایا: اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لانا، عرض کیا گیا: پھر کونسا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد، عرض کیا گیا: پھر کونسا؟ فرمایا: حج مقبول ۔۱۲م

۱۴۷۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا ، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے بیچ کے گناہوں کا، اور حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے ۔۱۲م

۱۴۷۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ

۱۴۷۲۔ شعب الایمان للبیهقی، ۴۸۱/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۳۲/۴
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۵۵/۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۰۸/۳
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۸۰/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۳۴/۴
الدرالمنثور للسیوطی، ۳۳۷/۱ ☆

۱۴۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل المبرور ، ۲۰۶/۱
الصحیح لمسلم ، باب فضل الحج و العمرة ۴۳۶/۱
السنن للنسائی، باب فضل الحج و العمرة ، ۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۶۴/۲ ☆ الصحیح لابی عوانة ، ۶۲/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۷۷/۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۶۲/۲

۱۴۷۴۔ السنن للنسائی، فضل العمرة ، ۲/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۳۴۳/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۷۸/۳

۱۴۷۵۔ السنن للنسائی، فضل الحج، ۲/۲ ☆
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۲۱/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۵۰/۴
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۰۶/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۶۴/۱
السنن لابن المنصور ، ۲۳۴۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۷۹۷، ۶/۵

علیه وسلم : جِهَادُ الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ وَالضَّعِيفِ وَالْمَرْأةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بوڑھے اور بچے، کمزور اور عورت کا جہاد حج وعمرہ ہیں۔

١٤٧٦ ـ **عن** جابربن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ ، قيل : يا رسول الله! ما بر الحج ؟ قال : طِيبُ الْكَلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَاِفْشَآءُ السَّلَامِ ـ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔عرض کیا گیا: یارسول اللہ! حج مبرور کیا ہے؟ فرمایا: نیک بات کہنا، لوگوں کو کھانا کھلانا، اور سلام کو رواج دینا۔۱۲م

١٤٧٧ـ**عن** زيدبن خالد الجهنى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ جَهَّزَ حَاجًّا اَوْ جَهَّزَ غَازِيًا اَوْ خَلَفَهٗ فِي اَهْلِهٖ اَوْ فَطَّرَ صَائِمًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ ـ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے حاجی کو اور مجاہد کو زادراہ دیا، یا انکے پیچھے انکے گھر والوں کی مدد کی۔یاروزہ دار کو افطار کرایا تو اسکو انکے برابر ثواب ملے اور انکے ثواب میں کوئی کمی نہ ہو۔۱۲م

١٤٧٨ـ**عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَللّٰهُمَّ ! اغْفِرْ لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

١٤٧٦ـ شعب الايمان، ٤٨٠/٣ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٤٦/٢
مجمع الزوائد للهيثمى، ٢٠٧/٣ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ١٦٣/٢
١٤٧٧ـ شعب الايمان للبيهقى، ٤٨٠/٣ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٠٧١٢، ٣١٢/٤
المعجم الكبير للطبرانى، ٢٩٦/٥ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٣٤/٥
مجمع الزوائد للهيثمى، ٢٨٣/٥ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٢٤٠/٤
١٤٧٨ـ السنن الكبرى للبيهقى، ٢٦١/٥ ☆ المستدرك للحاكم ، ٤٤١/١
كشف الخفاء للعجلونى، ٣١٣/١ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٢٣٨٣، ١٣٩/٥
جمع الجوامع للسيوطى، ٩٦٨٠ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ١١٤/٢
نصب الراية للزيلعى، ٨٤/٣ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٢٧٥/٤
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ١٦٧/٢ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٢١٠/١

نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! حاجی کی مغفرت فرما، اوراس شخص کی جس کیلئے حاجی مغفرت کی دعا کرے۔۱۲م

النیرۃ الوضیہ ۳۱

(۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان حج فرمایا

۱۴۷۹۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم : لما فرغ اِبراھیم علیہ الصلاۃ والسلام من بنائہ بعث اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام فحج بہ حتی اذا رأی عرفۃ قال : قد عرفت ، و کان اتاھا قبل ذلک مرۃ ، فلذلک سمیت عرفۃ ، حتی اذا کان یوم النحر عرض لہ الشیطان ، فقال : أخصب ! فحصبہ بسبع حصیات ، ثم الیوم الثانی فالثالث ، فلذلک کان رمی الجمار ، قال: أعل علی ثبیر ! فعلاہ فنادی : یاعباد اللہ ! اجیبوا اللہ ، یاعباداللہ ! اطیعوا اللہ ، فسمع من تحت الابحر السبع ۔

حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کعبہ کی بنا سے فارغ ہوئے۔تو اللہ تبارک تعالیٰ نے حضرت جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والسلام کو بھیجا۔انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حج کرایا۔آپ نے عرفات کو دیکھ کر فرمایا: میں اس میدان کو پہچان گیا۔آپ اس سے قبل بھی ایک مرتبہ یہاں تشریف لائے تھے۔اس وجہ سے اسکا نام عرفات پڑا۔یوم النحر کو شیطان نے آپ سے تعرض کیا۔تو حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے کہا۔آپ اسکو سات کنکریاں ماریں۔آپ نے ابلیس کو سنگسار کیا۔پھر دوسرے اور تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔اسی لئے حج میں رمی جمار شروع ہوئی۔حضرت جبرئیل امین نے فرمایا: کوہ ثبیر پر چڑھو۔حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے ثبیر کی پہاڑی پر چڑھ کر اعلان حج فرمایا: اے بندگان خدا! اللہ تعالیٰ کی پکار کا جواب دو، اے بندگان خدا! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو۔تو انکا یہ اعلان سات سمندروں کی تہ سے سنا گیا۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ سند ہمارے اصول پر صحیح ہے۔اور یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہی فرمان ہے۔کیونکہ معاملہ قیاسی نہیں بلکہ سماعی ہے۔اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم چونکہ اہل

۱۴۷۹۔ المصنف لعبد الرزاق، باب بنیان الکعبۃ ، ۹۶/۵

کتاب کی روایت قبول نہیں کرتے تھے۔اس لئے لامحالہ انہوں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنکر ہی فرمائی۔تو اس روایت سے یہ ثابت ہوا کہ اعلان حج منی شریف کے پہاڑ سے ہوا۔اس سے معلوم ہو کہ اعلان حج جو مثل اذان ہے خارج مسجد حرام ہوا۔داخل مسجد نہیں۔لیکن بعض وہابیہ کا قول اس طرح ہے۔کہ قرآن کریم نے ارشاد فرمایا:

واذن فی الناس بالحج۔اے ابراہیم! لوگوں میں حج کا اعلان کرو۔سنن سعید بن منصور اور دوسرے محدثین نے حضرت مجاہد سے روایت کی۔جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو حج کے اعلان کرنے کا حکم ہوا۔تو آپ نے مقام ابراہیم پر کھڑے ہوکر بلند آواز سے فرمایا (جسے مشرق ومغرب کے سبھی لوگوں نے سنا) کہ اے لوگو! اپنے رب کا جواب دو۔

حضرت مجاہد نے فرمایا:

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مقام ابراہیم پر اعلان کیلئے کھڑے ہوئے تو انہیں لیکر بلند ہونے لگا۔یہاں تک کہ زمین کے تمام پہاڑوں سے بلند ہو گیا۔آپ نے اس بلندی سے لوگوں میں اعلان کیا۔جو سات سمندروں کی تہ سے بھی سنا گیا۔

ابن جریر نے حضرت مجاہد سے روایت کی۔اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مقام ابراہیم پر کھڑے ہوکر پکارا۔اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا۔تو باپوں کی پشت سے اور ماؤں کے شکم سے لوگوں نے انکی آواز سنی۔

مستدلین کا دعوی یہ ہے۔کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعلان کے وقت وہ پتھر مطاف کے اندر دیوار کعبہ کے قریب تھا۔دلیل اسکی یہ ہے کہ ملاعلی قاری نے شرح لباب میں فرمایا۔

بحر میں کہا گیا ہے کہ علماء نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ مقام ابراہیم عہد رسالت میں کعبہ شریف سے بالکل متصل تھا۔ابن جماعہ نے اسی کو صحیح کہا ہے۔

اور ازرقی نے روایت کی۔کہ مقام ابراہیم جہاں آج ہے وہیں جاہلیت اور عہد رسالت،اور زمانہ ابوبکر وعمر رضوان اللہ تعالیٰ علیہما میں تھا۔اور ظاہر یہ ہی ہے کہ بیت اللہ شریف کے متصل ہی تھا۔پھر بعد میں کسی حکمت کی وجہ سے موجودہ مقام تک کھسکایا گیا۔حکمت یہ تھی

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی پر کھڑے ہوکر کعبہ شریف کی تعمیر کی تھی۔تو وہ اسی حال پر دیوار کعبہ کے پاس وہیں پڑا رہا۔ایسا ہی تاریخ قطبی اور بقیہ کتب میں تحریر ہے۔

کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام دیواریں چنتے تھے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے تھے۔جب دیواریں بلند ہوگئیں تو مقام ابراہیم اسی کے قریب لایا گیا اور آپ اس پر کھڑے ہوکر دیواریں چنتے تھے۔

اس سے ثابت ہوا کہ اعلان حج کے وقت وہ پتھر وہیں پڑا رہا۔بعد میں کسی مصلحت سے کچھ دور کھسکا دیا گیا۔

اور اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ عہد کریم سے ہی وہ موجودہ مقام پر ہے تب بھی ہمارا دعوی (اذان ثانی اندر ہونا) ثابت ہے۔کہ موجودہ جگہ بھی مطاف میں ہی ہے۔اس لئے کہ مطاف وہ جگہ ہے جہاں سنگ مرمر بچھا ہوا ہے۔اور مقام ابراہیم اسی میں ہے۔تو ثابت ہوا کہ اذان داخل مسجد مطلقا جائز ہے۔اس میں نہ کوئی کراہت اور نہ کوئی بدعت۔یہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔

جواب۔اسکا یہ ہے کہ یہ استدلال ہذیان سے بھی آگے ہے۔اور پاگلوں۔بیوقوفوں اور بچوں کیلئے بھی قابل رشک ہے۔

اولاً۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک اور زمانۂ جاہلیت میں مقام ابراہیم کے دیوار کعبہ کے متصل ہونے سے یہ لازم نہیں کہ عہد خلیل علیہ السلام میں بھی وہیں رہا ہو۔اور موجودہ حالت پر قیاس کر کے ایک ادھر ادھر منتقل ہونے والی چیز پر ماضی کا حکم لگانا جائز نہیں۔اور ایسے قیاس سے کوئی یقینی بات ثابت نہیں ہوتی۔اسی لئے تو اسکی تعبیر ظاہر اور اظہر سے کی ہے۔اور ظاہر دلیل پکڑنے والے کیلئے مفید نہیں۔اس سے معترض کو فائدہ پہونچتا ہے۔اور آپ مستدل ہیں۔

ثانیاً۔قطبی کی روایت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مقام ابراہیم کا ٹھکانا کہیں اور تھا۔تعمیر کی ضرورت سے دیوار کعبہ کے پاس لایا گیا۔اور عادت یہ ہے کہ جو چیز ضرورۃً کہیں رکھی جاتی ہے وہ ضرورت پوری ہونے کے بعد وہاں سے علیحدہ کر دی جاتی ہے۔خود حرم شریف میں یہ دستور دیکھا گیا کہ دخول عام کے دن سیڑھیاں اور منبر لاکر لگا دیئے جاتے ہیں۔پھر علیحدہ کر لئے

جاتے ہیں۔ اور انکے اصل مقام پر انہیں لوٹا دیا جاتا ہے۔

ثالثاً۔ تاریخ قطعی میں اسکا کوئی ذکر نہیں کہ وہ پتھر عہد ابراہیم علیہ السلام سے اس مقام پر قائم ہے۔ پھر اس روایت کو سند میں ذکر کرنا جہالت ہے۔

رابعاً۔ اور اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ حضرت خلیل علیہ السلام کے زمانہ میں وہ پتھر دیوار کے قریب تھا تب بھی یہ گمان کرنا کہ اعلان بھی اسی مقام سے کیا گیا۔ زعم باطل ہے۔ جسکی کوئی دلیل نہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہی کہا جاسکتا ہے کہ اس پتھر کے وہاں سے منتقل ہونے کی کوئی روایت نہیں۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ ظاہر یہ ہی ہے کہ منتقل ہوا۔ تو ہم بتا چکے ہیں یہ استصحاب ہے۔ جس سے مستدل کو فائدہ نہیں پہونچتا۔

خامساً۔ اس امر کی روایت ہے کہ مقام ابراہیم اعلان حج کے وقت موجودہ مقام پر موجود نہیں تھا۔ جس سے تمام اوہام کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

ازرقی نے ہی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ۔

میں نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مقام ابراہیم میں پڑے ہوئے نشان کے بارے میں سوال کیا۔ تو انھوں نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اعلان حج کا حکم دیا گیا تو آپ نے اسی پتھر پر کھڑے ہوکر اعلان فرمایا: اعلان سے فارغ ہوئے تو حکم دیا کہ اس پتھر کو لیجا کر کعبہ کے دروازہ کے سامنے رکھا جائے۔ اور آپ اس پتھر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

سادساً۔ اس شبہ کو جڑ بنیاد سے اس طرح ختم کیا جاسکتا ہے کہ حضرت خلیل علیہ السلام کے اعلان حج کے وقت مقام ابراہیم پر کھڑے ہونے کی روایت اسرائیلی ہے۔ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بنی اسرائیل کی روایت قبول فرماتے تھے۔ جیسا کہ اس روایت میں انہوں نے کہا۔

ابن ابی حاتم ربیع بن انس سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اہل کتاب سے روایت کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی۔

یہ حضرت موسیٰ وخضر علیہما السلام کے قصہ میں ہے۔ مندرجہ ذیل روایت کو بھی ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی ثابت رکھا ہے۔ کہ میں نے حضرت کعب

احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سدرۃ المنتہی کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے کہا: انتہائی حد پر ایک بیری کا درخت ہے جہاں تک فرشتوں کا علم پہونچتا ہے۔ اور میں نے ان سے جنۃ الماوی کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: ایسا باغ جس میں شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے جسم میں رہکر سیر کرتی ہیں۔

ابن جریر نے شمر سے روایت کی۔ کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت کعب کے پاس آئے اور سدرۃ المنتہی کے بارے میں پوچھا۔

القصہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسرائیلی روایت قبول کرتے تھے۔ اور یہ روایت بھی اسرائیلی ہے۔ کہ مقام ابراہیم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان حج فرمایا۔ لہٰذا معتمد وہی حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی روایت ہے کہ اعلان حج جبل ثبیر سے فرمایا پھر یہ کہ دونوں روایتوں میں کوئی ایسا تعارض بھی نہیں۔ کیونکہ جبل ثبیر بھی حدود حرم کے اندر ہی ہے۔ چنانچہ عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ کہ سارا حرم مقام ابراہیم ہے۔ بلکہ حضرت ابن عباس سے تو یہ بھی مروی ہے۔ کہ مقام ابراہیم پورا حج ہے۔

سابعاً۔ اعلان حج کے مقام میں حضرت ابن عباس سے روایتیں مضطرب ہیں۔ بعض میں تو یہی مقام ابراہیم ہے۔ اور بعض میں یہ ہے کہ جبل ابوقبیس پر اعلان حج ہوا۔

چنانچہ عبد بن حمید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جبل ابوقبیس پر چڑھے اور کہا: اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، اشہد ان لا الہ الا اللہ ، اشہد ان ابراهیم رسول اللہ ،

اے لوگو! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں لوگوں میں حج کا اعلان کروں۔ تو تم لوگ اللہ تعالیٰ کی پکار کا جواب دو۔

اور بعض روایتوں میں جبل ابوقبیس کے بجائے کوہ صفا کا ذکر ہے۔ ابن حمید کی یہ روایت امام مجاہد سے اس طرح مروی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا گیا۔ کہ مقام صفا پر لوگوں کو حج کا اعلان کریں۔ آپ نے ایسی آواز سے پکارا کہ مشرق و مغرب کے لوگوں نے سنا۔ اعلان کے الفاظ یہ تھے۔

اے لوگو! اپنے رب کی پکار کا جواب دو۔

ابو حاتم اور ابن منذر نے عطا سے روایت کی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کوہ صفا پر چڑھے اور پکارا۔ اے لوگو! اپنے رب کا جواب دو۔

یہ معلوم ہے کہ حضرت مجاہد کی روایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہی ہے۔ تو اس روایت میں تین اضطراب ہوئے۔ ورنہ دو ہونے میں تو شبہ ہی نہیں۔

پس اس اعتبار سے بھی امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی روایت راجح اور اولیٰ بالاخذ ہے۔ اسی لئے قطبی نے اپنی تاریخ میں امیرِ المؤمنین کی روایت پر ہی اعتماد کیا اور دوسری روایتوں کی طرف توجہ نہیں کی۔

ثامناً۔ ساری بحث و مباحثہ کے بعد اعلان حج اگر مسجد حرام میں ہونا ثابت بھی ہو تو یہ گذشتہ شریعت کا ایک فعل ہوگا۔ اور گذشتہ شرائع کے احکام ہمارے لئے دلیل نہیں۔ جب تک قرآن و حدیث میں اسکا بیان بلا انکار نہ ہو۔ چنانچہ اصول امام بزدوی، منار، اور فن اصول کے بقیہ تمام متون و شروح میں اسکی تنصیص ہے۔ امام نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کشف الاسرار میں فرمایا:

ہم نے اس میں یہ شرط لگائی کہ اللہ و رسول بے انکار اسکا بیان فرمائیں۔ اہل کتاب کے قول کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور جو انکی کتاب سے ثابت ہو اسکا بھی۔ کہ ان لوگوں نے آسمانی کتابوں میں تحریف کر دی۔

اسی طرح اہل کتاب اسلام لانے والوں کی بات کا بھی بھروسہ نہیں۔ کہ ان لوگوں نے انہیں محرف کتابوں میں دیکھا ہوگا۔ یا انہیں کی جماعت سے سنا ہوگا۔

بحر العلوم حضرت علامہ عبد العلی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے فواتح رحموت میں فرمایا۔

خیال ہو سکتا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات پر اعتماد ہونا چاہیئے۔ کہ وہ تو بلا شبہ سچے تھے۔ اور انکی بات میں جھوٹ کا احتمال نہیں۔ لیکن اسکا جواب یہ ہے کہ انہوں نے تو اسی محرف کو کلام الٰہی سمجھ کر سیکھا ہوگا۔ کیونکہ تحریف تو انکے پیدا ہونے سے پہلے ہی ہو چکی تھی۔

اور اعلان حج کی یہ روایت ایسی ہی ہے۔ کہ نہ تو قرآن عظیم میں اسکا بیان ہے، اور نہ کسی حدیث میں ہی اسکا تذکرہ ہے۔ تو سرے سے اس حدیث سے استدلال ہی غلط ہے۔

یہ بھی اس صورت میں کہ مخالفین کا دعوی جوں کا توں تسلیم کرلیا جائے۔ ورنہ تفصیل گذر چکی کہ مسجد حرام کے اندر اعلان حج کا تذکرہ نہ کسی مسلمان سے مروی، اور نہ کتابی سے، اور نہ کافر سے، اندرون مسجد کی بات تو صرف ان وہابی صاحب کی ہے۔ تو وہ اپنے اس دعوی میں اپنی خواہش نفس سے ہی استدلال کرتے ہیں۔

تاسعاً۔ قابل تعجب بات تو یہ ہے کہ کہا گیا۔ ''مقام ابراہیم اب بھی مطاف کے اندر ہے یہ تو مشاہدہ کے خلاف ہے جسکی شہادت ہر حاجی دے سکتا ہے۔ (امام احمد رضا قدس سرہ اپنے زمانہ کی بات کر رہے ہیں ورنہ اس زمانہ میں مقام ابراہیم مطاف کشادہ کرنے کی وجہ سے مطاف کے اندر آگیا ہے۔)

عاشراً۔ اس سے زیادہ حیرتناک یہ انکشاف ہے کہ جہاں تک سنگ مرمر بچھا ہے سب مطاف ہے۔ جہاں تک عہد رسالت میں مسجد تھی۔

تو زمزم شریف کا اردگرد بھی عہد رسالت کی مسجد میں شامل ہوگیا کہ وہاں بھی سنگ مرمر بچھا ہے۔ اور اگر کسی بادشاہ نے پوری مسجد حرام میں سنگ مرمر بچھا دیا تو وہ بھی عہد رسالت کی مسجد حرام ہوگئی۔ حالانکہ مطاف تو سنگ مرمر کا گول دائرہ ہے جو کعبہ مکرمہ کے گرداگرد ہے۔ اور جس کے کنارہ پر باب السلام ہے۔ اور بلاشبہ مقام ابراہیم کا قبہ اس سے باہر ہے۔ اہل مکہ ایسے کم عقل تو نہ تھے کہ نفس مطاف میں قبہ بناتے اور لوگوں پر مطاف کو تنگ کرتے۔

شمائم العنبر ، 　　شمامہ رابعہ نفحہ ۱۸

عربی سے ترجمہ از:۔ 　　بحر العلوم حضرت مفتی عبد المنان صاحب قبلہ مدظلہ،

(۴) حج بیت اللہ کی برکت

۱۴۸۰۔ **عن** صفوان بن سليم رضى الله تعالىٰ عنه مرسلاً قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : حُجُّوا تَسْتَغْنُوا ۔ 　　فتاوی رضویہ ۲/۶۶۰

۱۴۸۰۔ المصنف لعبد الرزاق، ۸۸۱۹، 　باب فصل الحج، 　۱۱/۵
تلخيص الحبير لابن حجر ، ۱۱۶/۳ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۱۸۲۲
الجامع الصغير للسيوطى، ۲۲۴/۱ ☆

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حج کروغنی ہوجاؤ گے۔

(۵) حج نفل

۱۴۸۱ ۔ **عن** أبی واقد اللیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لأزواجہ فی حجۃ الوداع : ھٰذِہٖ ثُمَّ ظُھُوْرُ الْحُصُرِ۔

حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے ارشادفرمایا: جوحج ضروری تھا وہ تو ہولیا۔آگے چٹائیوں کی نشست۔

فتاوی افریقہ ۱۱۰

(۶) حج بدل

۱۴۸۲ ۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان امرأۃ من الجھینۃ جاء ت الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالت : ان امی نذرت ان تحج فماتت قبل ان تحج ، افا حج عنہا ؟ قال : نَعَمْ ، حُجِّی عَنْھَا ! أرَأیْتِ اِنْ کَانَ عَلیٰ اُمِّکِ دَیْنٌ ،اَکُنْتِ قَاضِیَۃً ؟ قالت : نعم ، قال : اِقْضِی اللّٰہَ الَّذِی ھُوَ لَہٗ ، فَاِنَّ اللّٰہَ أحَقُّ بِالْوَفَآءِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ سے ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! میری ماں نے حج کرنے کی منت مانی تھی۔وہ ادا نہ کرسکیں اوران کا انتقال ہوگیا۔کیا میں انکی طرف سے حج کرلوں؟ فرمایا: ہاں، انکی طرف سے حج کر! بھلا دیکھ تو! تیری ماں پرکوئی دین ہوتا تو تو ادا کرتی یانہیں؟ بولی: کیوں نہیں، فرمایا: یونہی خدا کا دین ادا کرو کہ وہ زیادہ ادا کا حق رکھتا ہے۔

۱۴۸۱ ۔ السنن لابی داؤد ، کتاب المناسک ، ۲۴۱/۱

۱۴۸۲ ۔ الجامع للترمذی ، ابواب الحج ، ۱۱۲/۱

السنن الکبری للبیہقی ، ۲۷۴/۶ ☆ شرح السنۃ للبغوی ، ۲۱۱/۶

فتح الباری للعسقلانی ، ۲۹۶/۱۳ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی ، ۱۹۵۵

١٤٨٣۔ **عن** زیدبن ارقم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : إِذَا حَجَّ الرَّجُلُ عَنْ وَالِدَيْهِ تُقْبَلُ مِنْهُ وَمِنْهُمَا ، وَاسْتَبْشَرَتْ أَرْوَاحُهُمَا فِي السَّمَاءِ ، وَكُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ بَرًّا ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب آدمی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے، وہ اس حج کرنے والے اور ماں باپ تینوں کی طرف سے قبول کیا جائے۔ انکی روحیں خوش ہوں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا نیکوکار لکھا جائے۔

١٤٨٤۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ حَجَّ عَنْ مَيِّتٍ فَلِلَّذِي حَجَّ عَنْهُ مِثْلُ أَجْرِهِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے کسی میت کی طرف سے حج بدل کیا تو حج کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔ ۱۲م

١٤٨٥۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ حَجَّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ أُمِّهِ فَقَدْ قَضَى عَنْهُ حَجَّتَهُ وَكَانَ لَهُ فَضْلُ عَشْرِ حِجَجٍ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے اپنے والد یا والدہ کی طرف سے حج کیا تو انکا حج ہوگیا اور اسکو دس حج کا ثواب ملا۔ ۱۲م

١٤٨٦۔ **عن** زید بن ارقم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

١٤٨٣۔ كنز العمال للمتقی، ٤٥٤٥٧، ١٦/٤٦٤ ☆ السنن للدار قطنی، ٢/٢٧٢
الجامع الصغير للسيوطی، ١/٤٠ ☆
١٤٨٤۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ٣/٨٢ ☆ كنز العمال للمتقی، ١٢٣٤١، ٥/١٢٥
تاريخ بغداد للخطيب، ١١/٣٥٣ ☆
١٤٨٥۔ السنن للدار قطنی، كتاب الحج، ٢/٢٧٢
كنز العمال للمتقی، ٤٥٤٨٤، ١٦/٤٦٨ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٢/٥٢٣
١٤٨٦۔ المعجم الكبير للطبرانی، ٥/٢٢٦ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٣/٢٨٢
كنز العمال للمتقی، ١٢٣٤٠، ٥/١٢٥ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ حَجَّ عَنْ أَبَوَيْهِ وَلَمْ يَحُجَّا أُجْزِئَ عَنْهُمَا وَبُشِّرَتْ أَرْوَاحُهُمَا فِي السَّمَآءِ وَكُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ بَرًّا۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ماں باپ بے حج کئے مرگئے ہوں۔ یہ انکی طرف سے حج کرے گا تو وہ ان دونوں کا حج ہوجائے گا اور انکی روحوں کو آسمان میں خوش خبری دی جائے گی۔ یہ شخص ماں باپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک سلوک کرنے والا لکھا جائے گا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث نے گویا اس بات کی صراحت کردی کہ ہر ایک کو کامل ثواب ملیگا۔ ظاہر ہے کہ حج ایک عبادت واحد ہے جس کا بعض کافی نہیں۔ نہ وہ کل سے مغنی ہو بلکہ قابل اعتبار ہی نہیں۔ جیسے فجر کی دو رکعتوں سے ایک رکعت۔ یا صبح سے دو پہر تک کا روزہ۔ تو یہ حج کہ دونوں کی طرف سے کافی ہو ضرور ہے کہ ہر ایک کی طرف سے پورا حج واقع ہو۔ مگر فقہ میں مبین ومبرہن ہولیا کہ یہ اجزاء بمعنی اسقاط فرض نہیں۔ تو لاجرم یہ ہی معنی مقصود کہ دونوں کو کامل حج کا ثواب ملیگا۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۰۰

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀
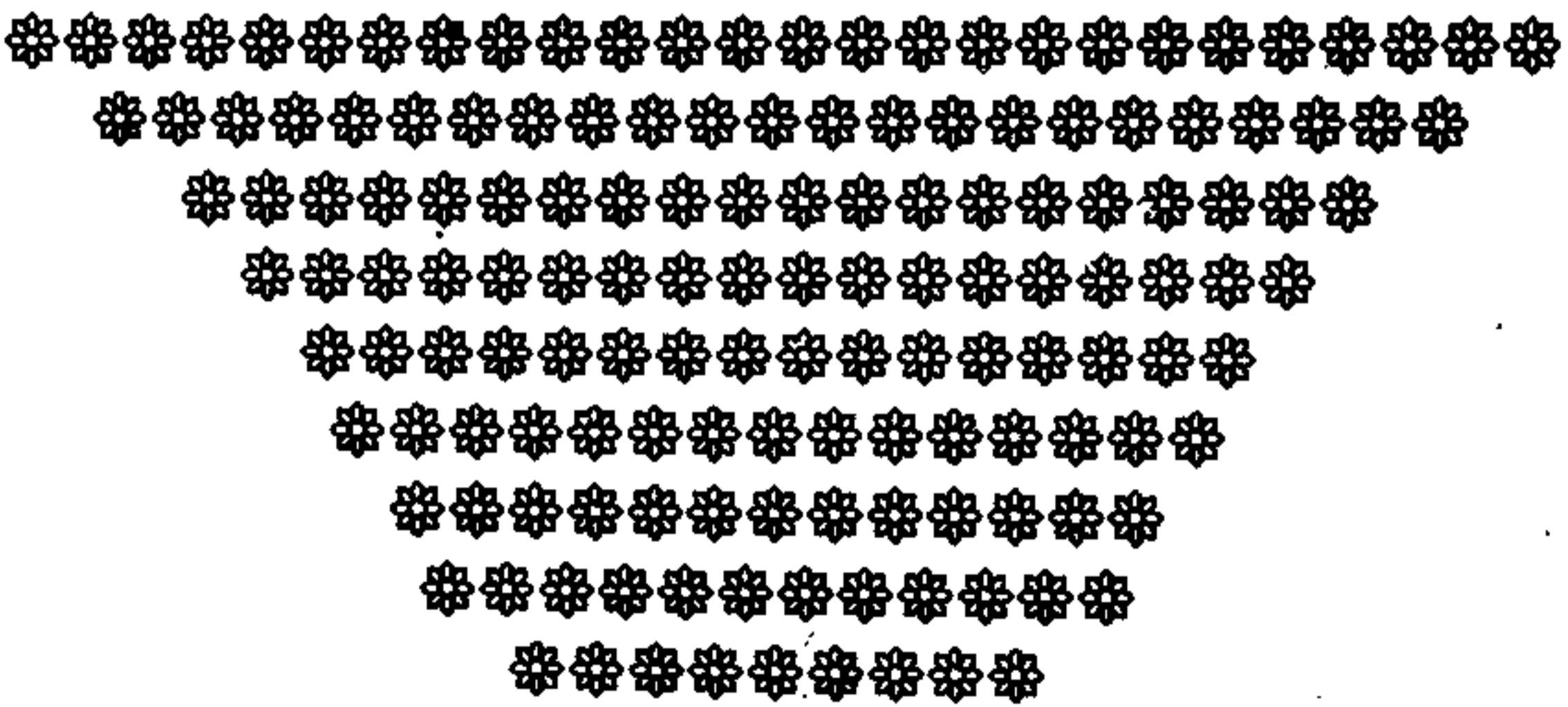
۲۔ مناسک کی فضیلت

(۱) طواف کی فضیلت

۱٤۸۷۔ عن عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔ جدالممتار۲/۲۶۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے بیت اللہ شریف کا پچاس مرتبہ طواف کیا وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیساوہ اپنی پیدائش کے دن تھا۔۱۲م

(۲) تلبیہ کے الفاظ

۱٤۸۸۔ عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی تعالیٰ علیه وسلم : لَبَّيْكَ ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ ، لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ ، وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ ، وزادابن عمر ۔ لبيك وسعديك والخير بيديك والرغباء اليك والعمل ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعائے تلبیہ میں یہ الفاظ کہے۔ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ ، لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ ، وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ، حضرت عبداللہ بن عمر اس میں ان الفاظ کا

۱٤۸۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الطواف ، ۱۰٦/۱
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۱۹۳/۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۱۹۹۹، ٤۹/۵
العلل المتناهية لابن الجوزی، ۸۳/۲
۱٤۸۸۔ الصحيح لمسلم ، باب التبيلة و صفتها ووقتها ، ۳۷۵/۱
الجامع لابی داؤد ، باب كيف التلبية ۲۵۲/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التلبية ، ۱۰۲/۱
السنن للنسائی، كيف التلبة ۱۳/۲
السنن لابن ماجه ، باب التلبية ، ۲۰۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۰۲/۱

اضافہ فرماتے ۔لبیك و سعدیك و الخیر بیدیك و الرغباء الیك و العمل ۔۱۲م

(۳)عرفات ومزدلفہ پیدل جانے کی فضیلت

۱۴۸۹ ۔**عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقول : مَنْ حَجَّ مِنْ مَكَّةَ مَاشِیًا حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَكَّةَ ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ سَبْعَ مِاْةِ حَسَنَةٍ ، كُلُّ حَسَنَةٍ مِثْلُ حَسَنَاتِ الْحَرَمِ ، قیل : وماحسنات الحرم ؟ قال : بِكُلِّ حَسَنَةٍ مِاْةُ اَلْفِ حَسَنَةٍ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے مکہ سے پیدل چل کر حج کیا تو مکہ مکرمہ واپس آنے تک ہر قدم پر سات سونیکیاں لکھی جاتی ہیں۔اور ہر نیکی حرم کی نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔ عرض کیا گیا: حرم کی نیکیوں کی مقدار کیا ہے؟ فرمایا: ہر نیکی کے عوض ایک لاکھ نیکیاں ملتی ہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو ہر قدم پر سات کرور نیکیاں لکھی جائینگی۔کہ سات سولاکھ میں ضرب دینے سے سات کرور ہوتے ہیں۔پھر یہ کہ عرفات مکہ معظمہ سے نوکوس گنی جاتی ہے۔آتے جاتے اٹھارہ کوس ہوئے۔اور فقیر نے تجربہ کیا کہ عرفی کوس ایک میل اور ۵/۳ میل ہوتا ہے۔تو تخمینا ۲۸ میل سمجھو۔ ہر میل کے چار ہزار قدم۔۲۸ کو چار ہزار میں ضرب دینے سے ایک لاکھ بارہ ہزار قدم ہوئے۔ انہیں سات کرور میں ضرب دیجئے تو اٹھتر کھرب چالیس ارب نیکیاں ہوتی ہیں۔اور اگر عرفات مکہ معظمہ سے نومیل ہی رکھئے تو بہتر ہزار قدم ہوئے جن کی پچاس کھرب چالیس ارب نیکیاں۔یہ کیا تھوڑی ہیں۔اور اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔النیرۃ الوضیہ ۳۷

(۴)عرفات ومزدلفہ میں نمازوں کا جمع کرنا

۱۴۹۰ ـ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : كان رسول اللہ صلی

۱۴۸۹ ـ السنن الکبری للبیهقی، ۳۳۱/٤ ☆ المستدرك للحاکم ۷٦۰/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰۵/۱۲ ☆ الصحیح لابن خزیمة ، ۲۷۹۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱٦٦/۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۸۸/٤
الدر المنثور للسیوطی، ۳۵۵/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۹٤، ۲۵/۵
۱٤۹۰ ـ السنن للنسائی، باب الجمع بین الظهر و بعرفة ، ۳٦/۲

الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی الصلوۃ لوقتها الا بجمع وعرفات ۔

حاشیہ غنیۃ المستملی ۱۵۶

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازیں انکے وقتوں پر ادا فرماتے مگر مزدلفہ اور عرفات میں جمع فرماتے ۔۱۲م

۱۴۹۱۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صلی المغرب والعشاء بالمزدلفه جمیعاً ، لم ینادِ فی واحدة منها الا باقامة ولم یسبح بینهما ولا علی اثر واحدة منهما ۔

حاشیہ فتح المغیث ۷

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں ایک ساتھ پڑھیں ، ان میں سے ایک نماز کیلئے اذان نہیں پڑھی مگر اقامت دونوں کیلئے پڑھی گئی ۔ دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی اور نہ انکے بعد ۔۱۲م

۱۴۹۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب الجمع بین الصلوتین بجمع ، ۴۱۰/۱
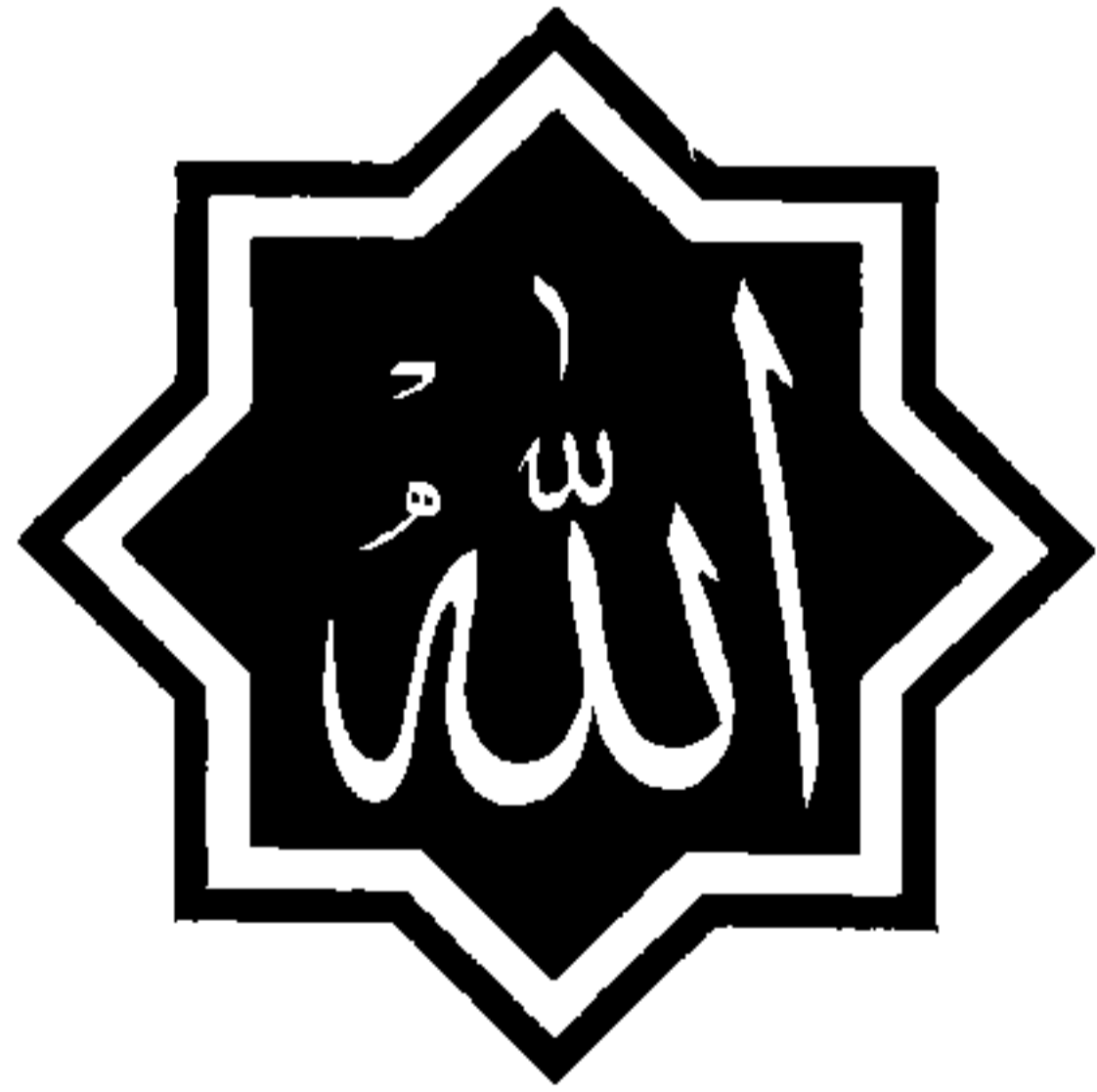
۳۔ زیارت روضۂ انور

(۱) زیارت روضۂ انور و بوسۂ تبرکات

۱۴۹۲۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یسلم علی القبر، رأیته مائة مرة او اکثر، یجئ الی القبر فیقول: السلام علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، والسلام علی ابی بکر، ثم ینصرف، ورئی واضعا یده علی مقعد النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من المنبر، ثم وضعهما علی وجهه

ابرلقال ۳

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روضۂ انور کے پاس حاضر ہوکر سلام عرض کرتے: میں نے انکا یہ طریقہ سیکڑوں بار دیکھا۔ روضۂ انور کے پاس حاضر ہوکر یوں سلام پیش کرتے۔ السلام علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اور السلام علی ابی بکر، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ پھر واپس جاتے۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ آپ اپنے ہاتھوں کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر اقدس پر حضور کے تشریف فرما ہونے کے مقام پر رکھتے اور اپنے چہرے پر پھیر لیتے۔ ۱۲م

(۲) روضۂ انور کی زیارت شفاعت کا اہم ذریعہ ہے

۱۴۹۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ جَآءَ نِی زَائِرًا لَایَعْمَلُهٗ حَاجَةٌ اِلَّا زِیَارَتِی کَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ لَهٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

الطرة الرضیہ ۲۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خالص میری زیارت کیلئے حاضر ہوا اسکا مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے دن اسکی شفاعت کروں۔ ۱۲م

۱۴۹۲۔ الشفا للقاضی عیاض، فصل فی حکم زیارة قبره ﷺ، ۷۰/۲

۱۴۹۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹۱/۱۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۴

اتحاف السادة للزبیدی، ۴۱۶/۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۳۷/۱

تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۲۱۹/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۹۲۸، ۲۵۶/۲

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن ہمام فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک افضل یہ ہے کہ سفر خاص بقصد زیارت کرے۔ یہاں تک کہ اسکے ساتھ مسجد شریف کا بھی ارادہ نہ ہو کہ اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہے۔ جب حاضر ہوگا حاضری مسجد خود ہوجائیگی۔ یا اسکی نیت دوسرے سفر پر رکھے۔

نیز امام ابن السکن نے اشارہ فرمایا: کہ اس حدیث کی صحت پر ائمہ حدیث کا اجماع ہے مواہب لدنیہ میں ہے۔

امام اجل، خاتمۃ الحفاظ والمحدثین، امام زین الدین عراقی، استاذ جلیل، جبل الحفظ، استاذ المحدثین، امام ابن حجر عسقلانی رحمہما اللہ تعالیٰ زیارت مزار پر انوار حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو جاتے تھے۔ بعض حنبلی حضرات کے ہمراہ رکاب تھے۔ ایک حنبلی نے باتباع ابن تیمیہ کہ مدعی حنبلیت تھا یوں کہا: میں نے مسجد خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام میں نماز پڑھنے کی نیت کی۔ امام نے فرمایا: میں نے زیارت قبر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی نیت کی۔ پھر حنبلی سے فرمایا: تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت کی۔ کہ حضور نے مساجد ثلاثہ کے سوا چوتھی مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے سفر سے ممانعت فرمائی۔ اور میں نے حضور کا اتباع کیا۔ کہ حضور نے فرمایا: قبور کی زیارت کرو۔ کیا اسکے ساتھ کہیں یہ بھی فرمایا ہے۔ مگر قبور انبیا کی زیارت نہ کرو۔ حنبلی کو سوا حیرت کے کچھ بن نہ آیا۔

یہ واقعہ شیخ ولی الدین عراقی نے اپنے والد امام زین الدین عراقی سے نقل کیا۔ دیکھئے! خدا کی شان، جس حدیث سے یہ لوگ اپنے زعم میں مزارات کی طرف سفر کی ممانعت نکالتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے اسی حدیث سے ان پر الزام قائم فرمایا۔ وللہ الحمد۔ الطرۃ الرضیہ ۲۸

۱۴۹۴۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی

۱۴۹۴۔ السنن الکبری للبیہقی، ۵/۲۴۵ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۲/۲۲۴
کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۷۱، ۵/۱۳۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۳۷
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۳۴۶ ☆ تنزیہ الشریعۃ ۱/۲۷۳
ارواء الغلیل للالبانی، ۴/۳۳۳ ☆ اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۲/۷۲
تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۷۵ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴/۱۶

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : مَنْ زَارَ قَبْرِیْ ، اوقال : مَنْ زَارَنِی کُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا أَوْشَهِیْدًا، وَمَنْ مَّاتَ فِی أَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِی الآمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

النیرۃ الوضیہ ۲۶

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جس نے میری قبر کی زیارت کی، یا فرمایا: جس نے میری زیارت کی میں اسکے لئے شفیع وگواہ ہونگا۔ اور جو حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما میں سے کسی ایک میں انتقال کرے کل روز قیامت اللہ تعالیٰ اسکو امن والوں میں اٹھائے گا۔۱۲م

(۳) روضۂ انور کی زیارت گویا حضور کا دیدار پر انوار ہے

۱٤۹۵ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِی فِی حَیَاتِی ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج بیت اللہ کے بعد میری زیارت کی اس نے گویا میری حیات مقدسہ میں میری زیارت کا شرف حاصل کیا۔۱۲م

۱٤۹٦ ۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ زَارَنِی بَعْدَ وَفَاتِی فَکَأَنَّمَا زَارَنِی فِی حَیَاتِی ، وَکُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا أَوْ شَهِیْدًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے وصال اقدس کے بعد میرے روضۂ انور کی زیارت

۱٤۹۵ ۔ السنن الکبری للبیہقی، ۲۸٦/٥ ☆ الکامل لابن عدی، ۳۸۲/۲
السلسلة الضعیفة للالبانی، ٤۷ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۷٥٦
الجامع الصغیر للسیوطی، ٥۲۳/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۱۰/۱۲
جذب القلوب للسیوطی، ۲۰٥ ☆ السنن للدار قطنی، ۲۷۸/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ٤۱٦/٤ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳۳٥/٤
کنز العمال للمتقی، ۱۲۳٦۸، ۱۳٥/٥ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/٤
۱٤۹٦ ۔ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ٤۱٦/٤ ☆ المغنی للعراقی، ۲٥۹/۱
اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۷۲/۲ ☆ جذب القلوب للشیخ الدهلوی، ۲۰٥

کی گویا اس نے میری حیات مبارکہ میں میری زیارت کی۔ اور میں روز قیامت اسکا شفیع اور گواہ ہونگا۔۱۲م

(۴) ثواب کی نیت سے زیارت روضۂ انور باعث شفاعت ہے

۱٤۹۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ زَارَنِی بِالْمَدِیْنَةِ مُحْتَسِبًا کُنْتُ لَهٗ شَهِیْدًا وَشَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو طلب ثواب کی نیت سے مدینے آ کر میری زیارت کرے میں اسکے لئے قیامت کے دن گواہ اور شفیع ہونگا۔۱۲م

(۵) روضۂ انور کے زائر کے لئے شفاعت واجب

۱٤۹۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے روضۂ انور کی زیارت کی اسکے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔۱۲م

(۶) مسجد نبوی میں حضور کی زیارت کی نیت سے جانا دو حج مبرور کا ثواب ہے

۱٤۹۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ حَجَّ اِلیٰ مَکَّةَ ثُمَّ قَصَدَنِیْ فِیْ مَسْجِدِیْ کُتِبَتْ لَهٗ حَجَّتَانِ

۱٤۹۷۔ اتحاف السادة للزبیدی، ٤١٦/٤ ☆ تاریخ جرجان للهیثمی، ٢٢٠
کنز العمال للمتقی، ٤٢٥٨٤، ٦٥٢/١٥ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٢٣٧/١
جذب القلوب للشیخ دهلوی، ٢٠٥ ☆

۱٤۹۸۔ السنن للدارقطنی، ٢٧٨/٢ ☆ الکنی و الاسماء للدولانی، ٦٤/٢
مجمع الزوائد للهیثمی، ٢/٤ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ٢٦٧/٢
کنز العمال للمتقی، ٤٢٥٨٣، ٦٥١/١٥ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ٧٥
الدر المنثور للسیوطی، ٢٢٣/١ ☆ الکامل لابن عدی، ٣٥١/٦
الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٢٨/٢ ☆ جذب القلوب للشیخ الدهلوی، ٢٠٤

۱٤۹۹۔ کنز العمال للمتقی، ١٢٣٧٠، ١٣٥/٥ ☆

مَبْرُوْرَتَانِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج بیت اللہ کیا پھر مسجد نبوی میری زیارت کے قصد سے آیا تو اسکو دو حج مقبول کا ثواب ملیگا۔۱۲م

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: زیارت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اعظم قربات و افضل طاعات سے ہے، بہت برآ رندۂ مقاصد و حاجات، قریب بدرجہ مؤکدۂ واجبات، بلکہ بعض نے وجوب کی تصریح فرمائی۔ فقیر کہتا ہے: دلیل اسی کو مقتضی۔ وھو الذی نودّ ان نقول به، اسی طرح حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود عمر میں ایک بار تو بالاجماع فرض قطعی ہے۔ اور امام شافعی ہر نماز میں فرض۔ اور ہر بار کے ذکر شریف آئے علماء کو وجوب واستحباب میں اختلاف، امام طحاوی کا مذہب ہر مرتبہ وجوب ہے ذاکر وسامع پر۔ باقانی، حلبی، صاحب بحر الرائق، اور صاحب تنویر الابصار وغیرہم اکابر علماء نے اسی کو صحیح و راجح ومختار ومعتمد فرمایا۔ البتہ در صورت اتحاد مجلس دفعاً للحرج تداخل مسلم۔ النیر ہ الوضیہ ۲۷

(۷) حج کے ساتھ زیارت نہ کرنا ظلم ہے

۱۵۰۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔۱۲م

النیر ہ الوضیہ ۲۹

۱۵۰۰۔ کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۶۹، ۱۳۵/۵ ☆ السلسلة الضعيفة للالبانی، ٤٥
الموضوعات لابن الجوزی، ۲۱۷/۲ ☆
تذکرة الموضوعات لابن القیسرانی، ۷۹۱ ☆ جذب القلوب للشیخ الدهلوی، ۲۰٦

(۸) صاحب استطاعت پر زیارت لازم ہے

۱۵۰۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَامِنْ اَحَدٍمِّنْ اُمَّتِی لَهٗ سَعَةٌ ثُمَّ لَمْ یَزُرْنِی فَلَیْسَ لَهٗ عُذْرٌ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ہر وہ شخص جسکو میری زیارت کیلئے آنے کی استطاعت ہو اور وہ نہ آئے تو اسکا کوئی عذر مقبول نہیں ۔۱۲م

(۹) بارگاہ رسالت میں سلام پیش کرنا سعادت دارین کا اہم ذریعہ

۱۵۰۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَامِنْ عَبْدٍیُّسَلِّمَ عَلیٰ قَبْرِی اِلَّا وَکَّلَ اللّٰهُ بِهَا مَلَکًا یُبَلِّغُنِی ، وَکَفٰی اُجْرُ آخِرَتِهٖ وَدُنْیَاهُ وَکُنْتُ لَهٗ شَهِیْدًا وَشَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر میری قبر کے پاس سلام عرض کرے اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے کہ اسکا سلام مجھے پہونچائے اور اسکے دنیا و آخرت کے کاموں کی کفایت فرمائے۔ اور روز قیامت میں اسکا گواہ اور شفیع ہوں۔　　النیرة الوضیہ ۲۹

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زیارت سراپا طہارت حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالقطع والیقین ۔ باجماع مسلمین افضل قربات واعظم حسنات سے ہے۔ جسکی فضیلت وخوبی کا انکار نہ کریگا مگر گمراہ بددین، یا کوئی سخت جاہل سفیہ غافل، مسخرۂ شیاطین ۔ والعیاذ باللہ رب العلمین ۔

اس قدر پر تو اجماع قطعی قائم ، اور کیوں نہ ہو خود قرآن عظیم اسکی طرف بلاتا اور مسلمانوں کو رغبت دلاتا ہے۔قال المولی سبحانه وتعالیٰ ۔

ولو انهم اذظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفرلهم الرسول ، لوجدوا الله توابا رحیما ۔یعنی اگر ایسا ہو کہ وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں یعنی گناہ وجرم،

۱۵۰۲۔ کنز العمال للمتقی، ۲۱۹۶، ۴۹۸/۱　☆　فتح الباری للعسقلانی، ۹۹/۱
جذب القلوب للشیخ الدهلوی، ۲۰۹　☆

تیری بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہوں۔ پھر خدا سے مغفرت مانگیں، اور مغفرت چاہے انکے لئے رسول، تو بے شک اللہ عزوجل کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

امام سبکی شفاء السقام اور شیخ محقق جذب القلوب میں فرماتے ہیں۔

علماء نے اس آیت سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حال حیات وحال وفات دونوں حالتوں کو شمول سمجھا۔ اور ہر مذہب کے ائمہ، مصنفین مناسک نے وقت حاضری مزار پرانوار اس آیت کی تلاوت کو آداب زیارت سے گنا۔

علامہ سمہودی شافعی وفاء الوفاء میں فرماتے ہیں

حنفیہ زیارت شریف کو قریب بہ واجب کہتے ہیں۔ اور یوں طرح مالکیہ وحنبلیہ نے تصریح کی۔ ہماری کتب مذہب میں مناسک فارسی، طرابلیسی، کرمانی، اختیار شرح مختار، فتاوی ظہریہ، فتح القدیر، خزانۃ المفتیین، منسک متوسط، مسلک متقسط، منح الغفار، مراقی الفلاح، حاشیہ طحطاوی علی المراقی، مجمع الانہر، سنن الہدی اور عالمگیری وغیرہا میں اسکے قریب واجب ہونے کی تصریح وتقریر بلکہ خود صاحب مذہب سیدنا امام اعظم سے اس پر نص منقول ہے۔

جذب القلوب میں ہے۔

زیارت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزد ابی حنیفہ از افضل مندوبات واوکد مستحبات است قریب بدرجۂ واجبات۔

اور بعض ائمہ مالکیہ وشافعیہ تو صاف صاف واجب کہتے ہیں۔ اور یہ ہی مذہب ظاہریہ سے منقول۔

امام ابن الحاج مکی مالکی مدخل، اور مام سبکی شافعی تہذیب الطالب میں امام عبدالحق بن محمد سے نقل فرماتے ہیں۔

امام ابوعمران فاسی مالکی نے فرمایا۔

قبر شریف حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت واجب ہے امام قاضی عیاض مالکی شفا شریف میں امام ابوعمرو سے یوں ناقل۔

قبر اقدس حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سفر کر کے جانا واجب ہے۔

اسی طرف امام قسطلانی شارح صحیح بخاری شافعی، امام ابن حجر مکی شافعی، اور علامہ علی

قاری حنفی وغیرہم علماء کامیلان ہے۔بعض کلمات امام سبکی بھی اسی طرف ناظر،
شفاشریف میں فرمایا۔
زیارت قبر میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم واجب۔
اسی طرح مواہب لدنیہ شریف میں ہے۔
اور شک نہیں کہ ظاہر دلیل اسی کو مقتضی۔ابن عدی وغیرہ کی حدیث گذری۔کہ جو حج کرے اور میری زیارت کو حاضر نہ ہو بے شک اس نے مجھ پر جفا کی۔علامہ علی قاری نے شرح لباب میں اس کی سند کو حسن کہا اور وہی شرح شفاء اور درر مضیہ اور امام ابن حجر جوہر منظم میں صحیح فرماتے ہیں۔
انہیں دونوں کتابوں میں فرمایا۔
حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جفا حرام ہے،تو زیارت نہ کرنا کہ متضمن جفا ہے حرام ہوا۔
جذب القلوب میں ہے۔
صاحب مواہب لدنیہ گفتہ:ایں ظاہراست درحرمت ترک زیارت،زیراکہ دریں جفا واذائے اوست،وجفاواذائی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرام است باجماع،پس واجب باشدازالۂ جفا،وآں بزیارت خواہد بودپس زیارت واجب باشد۔
امام قسطلانی اس عبارت کے بعد فرماتے ہیں۔
بالجملہ،جو باوجود قدرت ترک زیارت کرے اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جفا کی اور حضور کا ہم پر یہ حق نہ تھا۔
اسی طرح ترک زیارت کو موجب جفا ہونے میں متعدد حدیثیں آئیں کہ حضرت والد علام قدس سرہ نے جواہر البیان شریف میں ذکر فرمائیں۔اور شک نہیں کہ افراد میں اگر چہ کلام ہو مجموع حسن تک مترقی،اور حسن اگر چہ لغیرہ ہو محل احتجاج میں کافی۔
اسی کے مناسب قصۂ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔کہ امام عساکر وغیرہ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا،امام سبکی نے شفا اور علامہ سمہودی نے وفا،اور

امام ابن حجر نے جوہر منظم میں اسکی سند کو جید کہا۔ کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب شام میں سکونت اختیار فرمائی۔ خواب میں حضور پرنور سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے شرفیاب ہوئے۔ کہ ارشاد فرماتے ہیں۔

ماھذه الجفوة یابلال ! اما آن لك ان تزورني یابلال!۔

اے بلال! یہ کیا جفا ہے۔ اے بلال! کیا ابھی تجھے وہ وقت نہ آیا کہ میری زیارت کو حاضر ہو۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ غمگین وترساں وہراساں بیدار ہوئے۔ اور فوراً بہ قصد مزار پر انوار جانب مدینہ شد الرحال فرمایا۔ جب شرف حضور پایا۔ قبر انور کے حضور رونا اور منہ اس خاک پاک پر ملنا شروع کیا۔ دونوں صاحبزادے حضرات امام حسن وحسین صلی اللہ تعالیٰ علی جدہما وعلیہما وبارک وسلم تشریف لائے۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں گلے لگا کر پیار کرنے لگے۔ شہزادوں نے فرمایا: ہم تمہاری اذان کے مشتاق ہیں۔ یہ سقف مسجد پر جہاں زمانہ اقدس میں اذان دیتے تھے گئے۔ جس وقت الله اکبر ، الله اکبر، کہا۔ تمام مدینے میں لرزہ پڑ گیا۔ جب اشھد ان لا اله الا الله، کہا۔ مدینے کا لرزہ دوبالا ہوا۔ جب اس لفظ پر پہونچے۔ اشھد ان محمد رسول الله، کنواری نوجوان لڑکیاں پردوں سے نکل آئیں اور لوگوں میں غل پڑ گیا۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزار پرانوار سے باہر تشریف لے آئے۔ انتقال حضور محبوب ذوالجلال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی دن مدینہ منورہ کے مرد وزن میں وہ رونا نہ پڑا تھا جو اس دن ہوا۔

درنمازم خم ابروئے تو بیر مادآمد　　　　حالتے رفت کہ محراب بفریاد آمد

اور نیز وہ حدیث بھی مؤید وجوب ہوسکتی ہے جو گذری۔ کہ امام ابن عساکر نے تاریخ میں، اور امام ابن النجار نے الدرۃ الثمینہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میرا جوامتی باوصف مقدرت میری زیارت نہ کرے اسکے لئے کوئی عذر نہیں۔

حتی کہ بعض ائمہ شافعیہ زیارت شریفہ کو مثل حج فرض بتاتے ہیں۔ علامہ عبدالغنی بن احمد بن شاہ عبدالقدوس چشتی گنگوہی قدس سرہ شاگرد امام علامہ ابن حجر مکی رحمہم اللہ تعالیٰ سنن الہدی میں فرماتے ہیں۔

میں نے اپنے استاذ ابن حجر اید اللہ الاسلام ببقائہ کو فرماتے سنا۔ کہ زیارت شریفہ ہمارے بعض اصحاب شافعیہ کے نزدیک مثل حج واجب ہے۔ اور انکے نزدیک واجب وفرض میں کوئی فرق نہیں۔

بالجملہ، قول وجوب من حیث الدلیل اظہر، اور نظر ایمانی میں احب واز ہر ہے۔ اور قریباً وجوب، کہ علمائے مذاہب اربعہ بلکہ خود امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منصوص اسکے قریب اور حکماً مقارب۔ اور قول سنت اسکے منافی نہیں۔ فقہا واجب کو بھی کہ سنت یعنی حدیث سے ثابت ہو سنت بولتے ہیں۔

امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نماز عید کو کہ حنفیہ کے نزدیک واجب ہے سنت کہا۔ بلکہ اطلاق اعم میں مستحب ومندوب بھی واجبات کو شامل۔ اور فرض وواجب جبکہ حکم عمل واثم تارک میں مشارک، اور شافعیہ کے یہاں فرق اصطلاح نہیں تو انکے نزدیک واجب پر اطلاق فرض اور حج سے تمثیل بعید نہیں۔ اس تقریر پر سب اقوال متفق ہو جائینگے۔ اور یہ تصریح علما، مثل علامہ شامی وغیرہ ابدائے وفاق ابقائے خلاف سے اولی۔ اور بیشک وجوب وقرب وجوب کہ جمہور ائمۂ مذاہب جسکی تصریح کرتے ہیں تارک کے اثم پر یک زبان۔ بہرحال جزم کیا جاتا ہے کہ باوجود قدرت تارک زیارت قطعا محروم وملوم، بدبخت ومشوم، آثم وگنہگار اور ظالم وجفاکار ہے۔

والعیاذ باللہ مالا یرضاہ۔

لاجرم سلفاً وخلفاً علمائے دین وائمۂ معتمدین تارک زیارت پر طعن شدید وتشنیع مدید کرتے آئے۔ کہ مستحب پر ہرگز نہیں ہوسکتی۔

علامہ رحمت اللہ، علیہ رحمۃ اللہ تلمیذ امام ابن ہمام نے لباب میں فرمایا۔

ترک زیارت بڑی غفلت اور سخت بے ادبی ہے اور امام ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی نے تو جوہر منظم میں تارک زیارت پر قیامت کبری قائم فرمائی۔

فرماتے ہیں۔

خبردار ہو! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تجھے ترک زیارت سے حد درجہ ڈرایا۔ اور اسکی آفتوں سے وہ کچھ بیان فرمایا کہ ترک زیارت جفا ہے۔ اور یونہی صحیح حدیث میں آیا۔ کہ میرا ذکر سن کر مجھ پر درود نہ پڑھنا جفا ہے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ باوجود قدرت ترک

زیارت اور ذکر اقدس سنکر ترک درود دونوں یکساں ہیں۔کہ دونوں جفا ہیں،تو تارک زیارت پر ان سب عذابوں اور شناعتوں کا خوف ہے جو تارک درود کیلئے حدیثوں میں آئیں۔کہ وہ شقی ونامراد،ذلیل وخوار،مستحق نار،خدا ورسول سے دور ہے۔اس پر ان سب عذابوں اور نیز مردود بارگاہ ہونے کی دعا جبریل امین وحضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم نے فرمائی۔وہ راہ جنت بھول گیا۔مدت بھر کا بخیل،ملعون وبے دین ہے۔اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار جمال جہاں آرا سے محروم رہیگا۔والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ۔

ان باتوں کو یاد کر کے اسے خبر دے جس نے باوصف قدرت براہ سستی وکسل زیارت شریف نہ کی۔شاید یہ سن کر ان برائیوں سے توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع لائے۔اپنے اس نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم پر جفا نہ کرے جو اسکا اور تمام جہان کا اللہ عزوجل کی طرف وسیلہ ہیں۔اور ہم نے بہت تارکان زیارت بحال قدرت کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے انکے چہروں پر صریح محسوس تاریکی ظاہر کردی اور نیکیوں میں انہیں ایسا سست کردیا کہ عبادت چھوڑ کر دنیا میں پڑ گئے اور مرتے دم تک اسی حال پر رہے۔والعیاذ باللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

اسکے بعد امام نے دوسخت ہولناک واقعے لکھے جنہیں سنکر مسلمان کا دل کانپ اٹھے۔اللہ تعالیٰ اپنی امان میں رکھے۔صدقہ اپنے پیارے حبیب قریب مجیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا۔آمین۔

مسلمان غور کرے!جب تارک زیارت کا یہ حال،اسکے مانع یا منکر فضیلت کا کیا حال ہوگا۔آفتاب سے زیادہ روشن کہ ایسا شخص گمراہ بد دین ہے،فارق اجماع مسلمین،مستحق وعید شدید۔اور ماتولی ونصلہ جھنم وسأت مصیرا ہے۔

امام ابن حجر افضل القری میں فرماتے ہیں۔

جو اسکی خوبی میں نزاع کریگا اسکا نزاع کرنا دنیا وآخرت میں اسکی تباہی وروسیاہی کا باعث ہوگا۔

امام سبکی شفاء السقام میں فرماتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت واطراف عالم سے اسکی طرف سفر اعظم قربات الٰہی سے ہے۔جیسا کہ مدتوں سے شرق وغرب کے مسلمانوں میں معروف ہے۔

آج کل بعض مردود (یعنی ابن تیمیہ اور اسکے ہواخواہ) شیطان کے سکھائے سے اس میں شک ڈالنے لگے۔ مگر یہہات یہ مسلمانوں کے دل میں کہاں جگہ پاتی۔ یہ تو ایک مردود کی فتنہ پردازی ہے جسکا وبال اسی پر پڑیگا۔

امام احمد قسطلانی مواہب شریفہ میں فرماتے ہیں۔

قبر مبارک کی زیارت بہت بڑی قربت اور بڑی امید کی طاعت اور نہایت بلند درجوں کی طرف راہ ہے۔ جو اس کے خلاف اعتقاد کرے اس نے ائمہ کا خلاف کیا۔ یہاں تک کہ بعض علماء صراحۃ زیارت شریفہ کے قربت ہونے کو ضروریات دین سے اور اسکے منکر کو کافر بتاتے ہیں۔

درۂ مضیہ ملا علی قاری میں ہے۔

بعض فضلاء نے مبالغہ کیا کہ فرماتے ہیں۔ زیارت شریفہ کا قربت ہونا دین سے ضرورۃ معلوم ہے اور اسکے منکر پر کفر کا حکم ہے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض میں فرماتے ہیں۔

قبر اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اور اسکی طرف سفر کو ابن تیمیہ اور اسکے اتباع مثل ابن قیم نے منع کیا۔ اور یہ اسکا وہ کلام شنیع ہے جس کے سبب علماء نے اسکی تکفیر کی۔ اور سبکی نے اس میں مستقل کتاب لکھی۔

اقول: قول تکفیر کی نفیس تحقیق وتقریر اور عمدہ توجیہ مع جواب وجیہ فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے بتوفیق اللہ تعالیٰ اصلی فتوی میں ذکر کی۔ یہاں اسی قدر کافی۔

مولی تعالیٰ صدقہ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کا، انکی سچی محبت اور سچا ادب بخشے۔ اور انہیں کی محبت وتعظیم اور ادب وتکریم پر دنیا سے اٹھائے۔ اور اپنے کرم عمیم وفضل عظیم سے دنیا وآخرت میں انکی زیارت سے مشرف وبہرہ مند فرمائے۔ آمین آمین۔ یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدالمرسلین محمدوآلہ وصحبہ اجمعین۔ آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

النیرۃ الوضیہ ۵۵

ابن البخار اپنی کتاب الدر الثمینہ فی تاریخ المدینہ میں۔امام ابوعبداللہ محمد قرطبی کتاب التذکرہ میں، امام اجل ابن مبارک، ابن ابی الدنیا، اور ابوالشیخ اپنی تصانیف میں زیارت روضۂ انور کے تعلق سے فرشتوں کا طریقہ یوں نقل کرتے ہیں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک تھا۔اور اس وقت کعب احبار حاضر تھے۔تو کعب احبار نے کہا: ہر صبح ستر ہزار فرشتے اتر کر مزار اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طواف کرتے ہیں اور اسکے گرد حاضر رہ کر صلاۃ وسلام عرض کرتے رہتے ہیں: جب شام ہوتی ہے وہ چلے جاتے ہیں اور ستر ہزار اور اتر کر یونہی طواف کرتے ہیں اور صلوۃ وسلام عرض کرتے رہتے ہیں۔یونہی ستر ہزار رات میں حاضر رہتے ہیں اور ستر ہزار دن میں۔جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزار مبارک سے روز قیامت اٹھینگے ستر ہزار ملائکہ کے ساتھ باہر تشریف لائینگے جو حضور کو بارگاہ رب العزت میں یوں لے چلیں گے جیسے نئی دلہن کو کمال اعزاز واکرام، فرحت وسرور، راحت وآرام، اور تزک واحتشام کے ساتھ دلہا کی طرف لیجاتے ہیں۔

فتاوی رضویہ ۲۰۲/۶
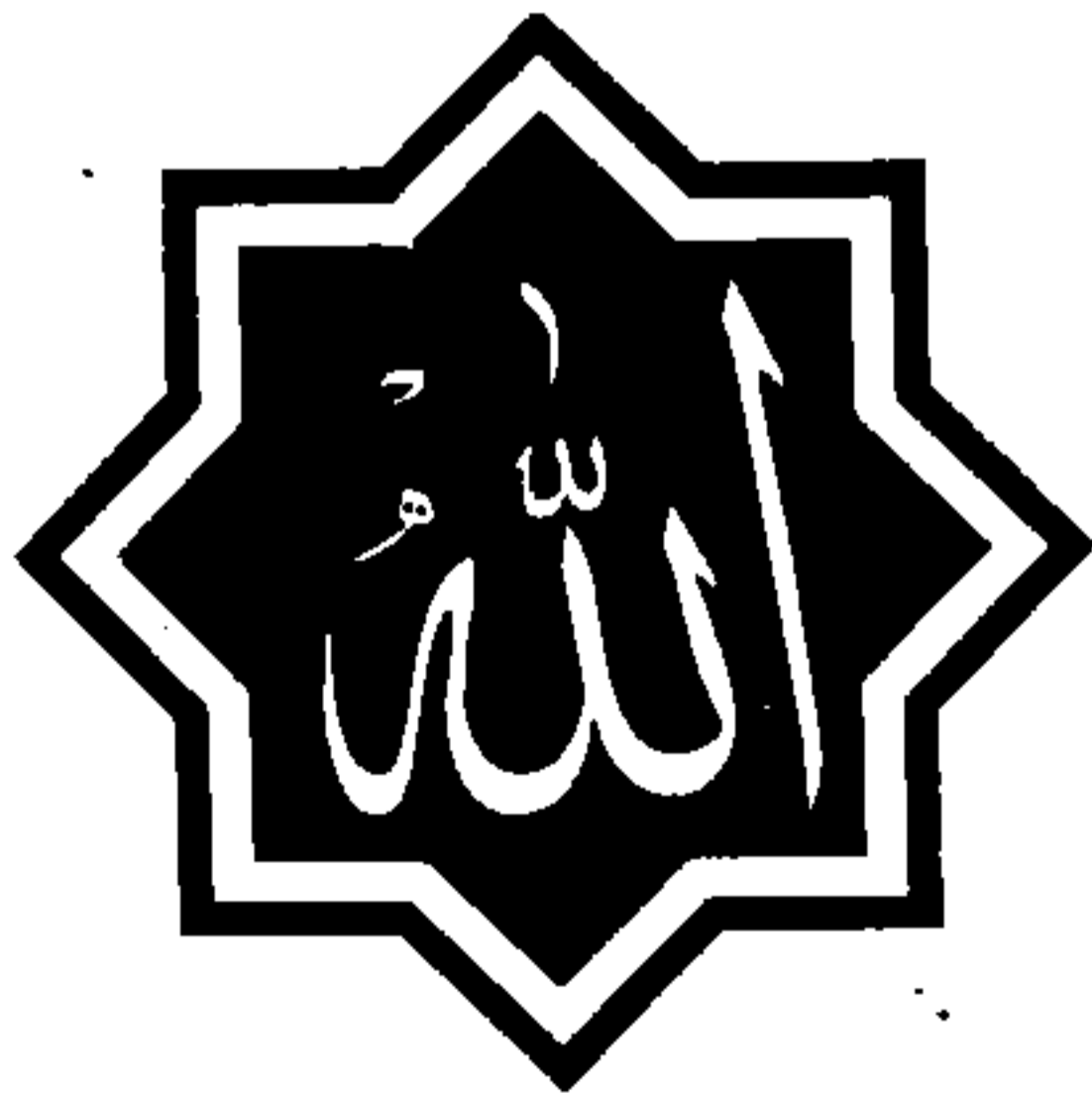
۴۔ فضائل مدینہ منورہ

(۱) فضائل مدینہ

۱۰۰۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَأرِزُ اِلَی الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأرِزُ الْحَيَّةُ اِلیٰ جُحْرِهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ایمان مدینے کی طرف یوں سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بانبی کی طرف۔

فتاوی رضویہ ۲۸۹/۳

۱۰۰۴۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ سَمّٰی الْمَدِيْنَةَ يَثْرِبَ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ، هِیَ طَابَةٌ ، هِیَ طَابَةٌ ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مدینے کو یثرب کہے اس پر توبہ واجب ہے مدینہ طابہ ہے، مدینہ طابہ ہے۔

۱۰۰۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۰۰۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الايمان يا رذالی المدينة ۲۵۲/۱
السنن لابن ماجه، باب فضل المدينة ۲۳۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۸۶/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱۲۱/۱
كنز العمال للمتقی، ۱۱۹۷، ۱۳۹/۱ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۱٦۰٥
شرح السنة للبغوی، ۱۱۹/۱ ☆ الصحيح لابی عوانة ۱۰۱/۱
موارد الظمئان للهيثمی، ۱۰۳۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۹۲/٤
المصنف لابن ابی شيبة ، ۱۸۱/۱۲ ☆ الدلائل النبوة للبيهقی، ۲٤٤/۲
علل الحديث لابن ابی حاتم ، ۱۹۷٤ ☆ البداية و النهاية لابی نعيم، ۱۰٥/۳
۱۰۰٤۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۸٥/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۳۰۰/۳
الدر المنثور للسيوطی، ۱۸۸/٥ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳٤۸٤۱، ۲۳۸/۱۲
التفسير لابن كثير ، ۳۹۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٥۳۰/۲
۱۰۰٥۔ الصحيح لمسلم ، باب المدينة تنفی خبثها و تسمی طابه ، ٤٤٤/۱
الجامع الصحيح للبخاری باب فضل المدينة ، ۲٥۲/۱
الدر المنثور للسيوطی، ۱۸۸/٥ ☆ المسند للحميدی، ۱۱٥۲

علیه وسلم : يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ تو مدینہ ہے۔

۱۵۰۶۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ سَمَّی الْمَدِيْنَةَ طَابَةً۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے مدینہ کا نام طابہ رکھا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

(۲) حرم مدینہ کی فضیلت

۱۵۰۷۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنِّی اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَا بَتَی الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا ، و قال : اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ ، لَا يَخْرُجُ مِنْهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ ، وَ لَا ثَبَتَ اَحَدٌ عَلیٰ لَا وَائِهَا وَ جُهْدِ هَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا وَ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۱۷

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے مدینہ کے سنگلاخ علاقہ کے درمیان کانٹوں دار درخت

۱۵۰۶۔ الصحیح لمسلم ، باب المدینة تنفی خبثها و تمی طابة ، ۱/٤٤٥
المسند لاحمد بن حنبل ، ٥/٩٤ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۱۲/۲۷۹
جمع الجوامع للسیوطی، ٤٨٦٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٤٨٠٩، ۱۲/۲۳۲
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۷۳۸، ☆

۱۵۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضائل المدینة ، ۱/۲٥۱
الصحیح لمسلم ، باب فضل المدینة ، ۱/۲٥۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۱۸۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٥/۲٥۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۱/۲۰٦ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/۲٦٥
مشکوۃ المصابیح للزبیدی، ۲۷۲۹ ☆ المعجم الکبیر للبخاری، ۸/۳۳٥
فتح الباری للعسقلانی، ٤/۹۰ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۲۲۰
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۱/۸٦ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٦/۳٥٦
المغنی للعراقی، ۱/۲۸ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۷/۱۹۱

کاٹنے اور شکار کرنے کو حرام کر دیا ہے۔ نیز فرمایا: مدینہ اسکے باشندوں کیلئے بہتر ہے اگر وہ سمجھیں، مدینہ سے بے رغبتی اختیار کرتے ہوئے کوئی اس سے نکل کر دوسری جگہ جا کر آباد ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسکی جگہ اس سے بہتر کو وہاں آباد فرما دیگا۔ مدینہ میں رہ کر اگر کوئی اس کی محنتوں اور مشقتوں کو برداشت کریگا تو میں کل بروز قیامت اسکا گواہ اور شفیع ہونگا۔۱۲م

(۴) مدینہ افضل ہے یا مکہ؟

۱۰۰۸۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه انه كان جالسا عند منبر مروان بن الحكم بمكة ومروان يخطب الناس ، فذكر مروان مكة وفضلها ، ولم يذكر المدينة ، فوجد رافع فى نفسه من ذلك ، وكان قد أسن ، فقام اليه فقال : ايها ذاالمتكلم ! أراك قد أطنبت فى مكة وذكرت منها فضلها ، وماسكتّ عنه من فضلها اكبر ، ولم تذكر المدينة ، وانى أشهد لسمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول : اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌمِّنْ مَّكَّةَ ۔ النيرة الوضيه ۳۰

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ مکہ مکرمہ میں مروان بن حکم کے منبر کے پاس بیٹھے تھے جب وہ خطبہ دے رہا تھا۔ مروان نے مکہ مکرمہ کے فضائل بیان کئے لیکن مدینہ منورہ کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ حضرت رافع بن خدیج نے اپنے دل میں اس طریقہ سے کھٹک محسوس کی۔ آپکی عمر شریف کافی ہوگئی تھی۔ پھر بھی آپ نے جرأت و بے باکی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: اے متکلم! نے تو مکہ مکرمہ کے فضائل تو خوب بیان کئے لیکن ابھی اسکے بہت سے فضائل چھوڑ دیئے جو عظیم ہیں۔ اور تو نے مدینہ منورہ کی کوئی فضیات نہیں بیان کی۔ میں اس بات کا گواہ ہوں کہ میں نے بلاشبہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے۔۱۲م

۱۰۰۸۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۲۸۸/٤ ☆ الكامل لابن عدى، ۱۹۱/٦
مجمع الزوائد للهيتمى، ۲۹۹/۳ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۴۸۰۱، ۲۳۰/۱۲
التاريخ الكبير للبخارى، ۱٦۰/۱ ☆

(۴) مدینہ میں مرنے والا شفاعت کا مستحق ہے

۱۵۰۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ ! فَاِنِّى اَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا ۔ النیرۃ الوضیہ ۳۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس سے مدینہ میں مرنا ہوسکے تو اسی میں مرے۔کہ جو مدینہ میں مریگا میں اسکی شفاعت فرماؤنگا۔

(۵) مدینہ مین سکونت کی فضیلت

۱۵۱۰۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَايَصْبِرُ عَلىٰ لَاوَآءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌمِّنْ اُمَّتِى اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَوْ شَهِيْدًا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرا جو امتی مدینہ کی سختی اور شدت پر صبر کریگا میں روز قیامت اسکا شفیع وگواہ ہونگا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پر ظاہر کہ روزہ میں شدت ومحنت پر صبر ہوتا ہے۔خصوصاً بلاد گرم میں خصوصاً موسم گرما میں۔خود حدیث میں آیا۔ الصوم نصف الصبر، روزہ آدھا صبر ہے۔

۱۵۰۹۔ السنن لابن ماجه، باب فضل المدينة ۲۳۲/۲
موارد الظمئان للهيثمى، ۱۰۳۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۲۲۳/۲
مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۰۶/۳ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ۱۲۴۷،
المسند لاحمد بن حنبل، ۷۴/۲ ☆ شرح السنة للبغوى، ۳۲۴/۷

۱۵۱۰۔ الصحيح لمسلم، باب فضل المدينة، ۴۴۳/۱
شرح السنة للبغوى، ۳۲۴/۷ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۴۸۵۳، ۲۴۰/۱۲
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۲۱۹/۲ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۲۸۵/۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸۸/۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۲۸۵/۴
دلائل النبوة للبيهقى، ۲۸۶/۲ ☆ تجريد التمهيد لابن عبد البر، ۳۵۸

فائدۂ جلیلہ: جن چیزوں میں وعدۂ شفاعت فرمایا گیا۔ جیسے یہ حدیث، یا حدیث زیارت شریفہ، یا حدیث موت فی المدینۃ، یا حدیث سوال وسیلہ وغیرہا وہ بحمد اللہ حسن خاتمہ کی بشارت جمیلہ ہیں ۔ کہ یہاں وعدۂ شفاعت ہے ۔ اور وعدۂ حضور وعدۂ رب غفور، واللہ لایخلف المیعاد ۔ اور کافر کی شفاعت محال، تو بلا جرم کہ سختی مدینہ پر صابر، اور حضور پرنور کا زائر، اور مدینہ طیبہ میں مرنے والا ، اور حضور کیلئے سوال وسیلہ کرنے والا ایمان پر خاتمہ پائیگا۔ والحمد للہ رب العالمین ۔ اللھم ارزقنا آمین ۔

حاشیہ المنیرۃ الوضیہ ۴۸
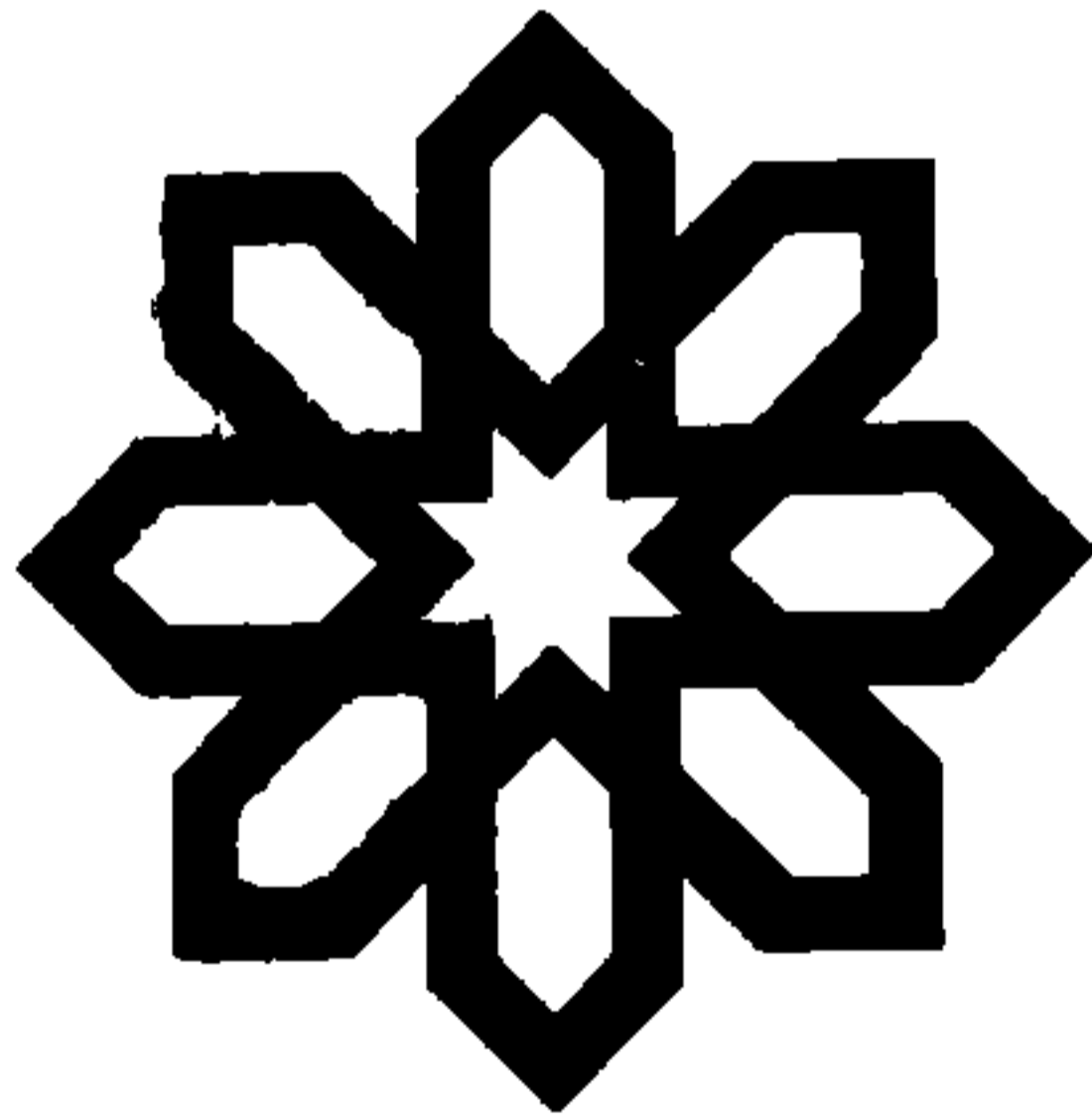
۵۔ فضیلت حرم

(۱) فضیلت کعبہ

۱۵۱۱۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِنَّ الْكَعْبَةَ تُحْشَرُ كَالْعُرُوْسِ الْمَزْفُوْفَةِ (إِلىٰ بَعْلِهَا) وَكُلُّ مَنْ حَجَّهَا يَتَعَلَّقُ بِأَسْتَارِهَا يَسْعَوْنَ حَوْلَهَا حَتّٰى تَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَيَدْخُلُوْنَ مَعَهَا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک کعبہ روز قیامت یوں اٹھایا جائیگا جیسے شب زفاف دلہن کو دولہا کی طرف لیجاتے ہیں۔ تمام اہل سنت جنہوں نے حج مقبول کیا اسکے پردوں سے لپٹے ہوئے اسکے گرد دوڑتے ہونگے یہاں تک کہ کعبہ اور اسکے ساتھ یہ داخل جنت ہونگے۔ فتاوی رضویہ ۶/۲۰۱

(۲) حرمین میں مرنے کی فضیلت

۱۵۱۲۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ مَّاتَ فِی أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

النیرۃ الوضیہ ۳۰

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حرمین میں سے کسی ایک میں مرے روز قیامت بے خوف اٹھے۔

۱۵۱۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ مَّاتَ فِی أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ من الْآمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ زَارَنِیْ مُحْتَسِبًا فِی الْمَدِيْنَةِ كَانَ فِی جَوَارِی يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حرمین میں سے کسی ایک میں مرا روز قیامت امن والوں میں

۱۵۱۱۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۷۶/٤ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۷۲
۱۵۱۲۔ الدر المنثور للسیوطی، ۵۵۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۵۰۰۵، ۲۷۱/۱۲
۱۵۱۳۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٤۱٦/٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵۵/۲

اٹھیگا۔اور جس نے ثواب کی نیت سے مدینہ آکر میری زیارت کی وہ روز قیامت میرے قریب ہوگا۔۱۲م

۱۵۱٤۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَاتَ فِی أَحَدِ الْحَرَمَیْنِ اِسْتَوْجَبَ شَفَاعَتِی، وَکَانَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنَ الْآمِنِیْنَ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حرمین میں سے کسی میں جسکا انتقال ہو اسکے لئے میری شفاعت واجب، اور قیامت میں وہ امن والوں میں ہوگا۔۱۲م

(۳) کعبۂ مقدسہ میں ایک نیکی ایک لاکھ کے برابر

۱۵۱۵۔**عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلصَّلاَةُ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِاۃِ أَلْفِ صَلاَۃٍ، وَالصَّلوٰةُ فِی مَسْجِدِی بِأَلْفِ صَلاَۃٍ ، وَالصَّلوٰةُ فِی بَیْتِ الْمُقَدَّسِ بِخَمْسِ مِاۃِ صَلاَۃٍ ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسجد حرام میں نماز ایک لاکھ نمازوں کا ثواب رکھتی ہے۔اور مسجد نبوی میں ایک ہزار کا ثواب،اور بیت المقدس میں نماز پانچسو نمازوں کا۔

النیرۃ الوضیہ ۴۸

۱۵۱٤۔ السنن الکبری للبیهقی، ۲٤٥/٥ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹٤/٦
المعجم الصغیر للطبرانی، ۲۲/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ۳۱۹/۲
کنز العمال للمتقی، ۳٥٠٠٦، ۲۷۱/۱۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۷۱/٤
الدر المنثور للسیوطی، ٥٥/۲ ☆ تنزیه الشریعة لابن عراق، ۱۷۳/۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۸٦/۲ ☆

۱۵۱۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی۔ ۷/٤ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۸٥/٤
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۷۹/٤ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲۱٦/۲
ارواء الغلیل للالبانی، ۳٤۲/٤ ☆ کنز العمال، ۳٤٦۳۲، ۱۹٥/۱۲
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۲۲٥/۷ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ٤٦/۸

۹

کتاب النکاح

ابواب

ا۔ فضیلت نکاح واحکام

(ا) نکاح حضور کی عظیم سنت ہے

١٥١٦۔ **عن** حمید بن ابی حمید الطویل رضی اللہ تعالیٰ عنه انه سمع انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه یقول : جاء ثلثة رهط الی بیوت ازواج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یسئلون عن عبادة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم، فلما اخبروا کانهم تقالوها، فقالوا :أین نحن من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم، قد غفرله ماتقدم من ذنبه وماتأخر، قال احدهم: اما انا فانی اصلی اللیل ابدا، وقال آخر :انا اصوم الدهر ولا افطر، وقال آخر : وانا اعتزل النساء فلا اتزوج ابدا، فجاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الیهم فقال : أَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُم : كَذَا وَكَذَا، أَمَا وَاللّٰهِ اِنِّی لَأَخْشَاكُم لِلّٰهِ وَأَتْقَاكُم لَهُ، لٰكِنِّی أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ ، وَأُصَلِّی وَأَرْقُدُ ،وَأَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِی فَلَیْسَ مِنِّی ۔

حضرت حمید بن ابوحمید طویل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: کہ تین حضرات نے امہات المؤمنین ازواج مطہرات کے گھروں پر اسی لئے حاضری دی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں دریافت کریں، جب انکو اس سلسلہ میں معلومات حاصل ہوئی تو گویا انہیں وہ عبادت قلیل نظر آئی۔لہذا کہنے لگے: ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح کہاں سرکار کی شان تو یہ ہے کہ آپ کی اگلی پچھلی لغزشیں معاف کردی گئی ہیں۔ان میں سے ایک صحابی بولے: میں تو آج سے ہمیشہ پوری رات نوافل پڑھا کروں گا۔دوسرے کہنے لگے: میں اب ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا۔کسی دن بھی افطار نہیں کروں گا۔تیسرے بولے: میں ہمیشہ عورتوں سے جدا رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا۔اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

١٥١٦۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الترغیب فی النکاح، ٧٥٧/٢
السنن الکبری للبیهقی، ٢٣٤/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٥٣١٠
نصب الرایة للزیلعی، ٩٣/٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١٥١/٤
التفسیر للقرطبی، ٢٦١/٦ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٤٣/٣
المعجم الکبیر للطبرانی، ١١/٩ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٤٢٥٣

تشریف لے آئے اور فرمایا: تم لوگوں نے ایسا ایسا کہا: سنو! خدا کی قسم، بلاشبہ میں تم سب کے مقابل میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا ہوں، لیکن روزہ رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں تو آرام بھی کرتا ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں تو جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

(۲) نکاح کی برکت

۱۵۱۷۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ تَزَوَّجَ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ دِيْنِهٖ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نکاح کیا اس نے اپنا آدھا دین مکمل کرلیا۔ اب باقی آدھے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نکاح فرض، واجب، سنت، مباح، مکروہ اور حرام سب کچھ ہے صور واحکام کی تفصیل سنئے۔ (یہاں وضاحت عورتوں کے اعتبار سے ہے)

۱۔ جس عورت کو اپنے نفس سے خوف ہو کہ غالبا اس سے شوہر کی اطاعت اور اسکے حقوق واجبہ کی ادا نہ ہو سکے گی۔ اسے نکاح ممنوع اور ناجائز ہے۔ اگر کرے گی گنہگار ہوگی۔ یہ صورت کراہت تحریمی ہے۔

۲۔ اگر یہ خوف مرتبہ ظن سے تجاوز کر کے یقین تک پہونچا تو اسے نکاح حرام قطعی ہے ایسی عورت کو نکاح اول خواہ ثانی کی ترغیب ہرگز نہیں دے سکتے۔ بلکہ ترغیب دینا خود خلاف شرع اور معصیت ہے۔ کہ گناہ کا حکم دینا ہوگا۔ یہ عورتیں یا انکے اولیا اگر نکاح کرنے سے انکار کرتے ہیں تو گناہ سے انکار کرتے ہیں۔ انہیں انکار سے پھیرنے والا جاہل ومخالف شرع۔

۳۔ جنہیں اپنے نفس سے ایسا خوف نہ ہو انہیں اگر نکاح کی حاجت شدید ہے کہ بے نکاح

۱۵۱۷۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۵۲/۴ ☆ اتحاف السادة للزبيد، ۲۸۸/۵
الجامع الصغير للسيوطى، ۵۲۲/۲ ☆

کئے معاذ اللہ گناہ میں مبتلا ہونے کاظن غالب ہے تو ایسی عورتوں کو نکاح کرنا واجب ہے۔

۴۔ بلکہ بے نکاح معاذ اللہ وقوع حرام کا یقین کلی ہو تو انہیں فرض قطعی۔ یعنی جبکہ اسکے سوا کثرت روزہ وغیرہ معالجات سے تسکین متوقع نہ ہو۔ ورنہ خاص نکاح فرض واجب نہ ہوگا بلکہ دفع گناہ جس طریقہ سے ہو۔ ایسی عورتوں کو بے شک نکاح پر جبر کیا جائے اگر خود نہ کریں گی وہ گنہگار ہوں گی۔ اور اگر انکے اولیا اپنے حد مقدور تک کوشش میں پہلو تہی کریں گے تو وہ بھی گنہگار ہوں گے۔

۵۔ اگر حاجت کی حالت اعتدال پر ہو۔ یعنی نہ نکاح سے بالکل بے پرواہی نہ اس شدت کا شوق کہ بے نکاح وقوع گناہ کا ظن یا یقین ہو ایسی حالت میں نکاح سنت ہے مگر بشرطیکہ عورت اپنے نفس پر اطمینان کافی رکھتی ہو۔ کہ مجھ سے ترک اطاعت اور حقوق شوہر کی اضاعت اصلاً واقع نہ ہوگی۔

۶۔ اگر ذرا بھی اسکا اندیشہ ہو تو اس کے حق میں نکاح سنت نہ رہے گا صرف مباح ہوگا بشرطیکہ اندیشہ حد ظن تک نہ پہونچے ورنہ اباحت جدا سرے سے ممنوع و ناجائز ہو جائے گا۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۱

(۳) تین لوگ دو گنے اجر کے مستحق ہیں

۱۵۱۸۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثَةٌ یُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَیْنِ ، عَبْدٌ أَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ وَ حَقَّ مَوَالِیْهِ ، فَذٰلِكَ یُؤْتٰی أَجْرَهُ مَرَّتَیْنِ ، وَ رَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ جَارِیَةٌ وَ ضِیْئَةٌ فَأَدَّبَهَا فَحَسَّنَ أَدَبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا یَبْتَغِی بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ یُؤْتٰی أَجْرَهُ مَرَّتَیْنِ ، وَ رَجُلٌ اٰمَنَ بِالْكِتَابِ الْاَوَّلِ ثُمَّ جَآءَهُ الْكِتَابُ الْاٰخَرُ فَاٰمَنَ بِهٖ فَذٰلِكَ یُؤْتٰی أَجْرَهُ مَرَّتَیْنِ ۔

۱۵۱۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل عتق الامة و تزویجها۔ ۱/۱۳۲
الجامع الصحیح للبخاری، باب تعلیم الرجل امته و اهله ۱/۲۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/۴۰۵ ☆ الصحیح لابی عوانة ، ۱/۱۰۳
شرح السنة للبغوی، ۱/۵۳ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ، ۱/۴۴
التفسیر لابن کثیر، ۱/۶۷ ☆ التفسیر للطبری، ۲۷/۱۴۰
التفسیر للقرطبی، ۴/۳۲۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳/۲۵
الدر المنثور للسیوطی، ۵/۱۳۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۲۵۲، ۱۵/۸۱۸

حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین اشخاص کو دوگنا ثواب ملتا ہے۔ پہلا وہ بندہ جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کا حق ادا کیا ہو۔تو اسکو دوگنا ثواب ملتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس کے پاس حسین وجمیل باندی تھی۔ پھر اس نے اسکو اچھی طرح ادب سکھایا۔ پھر اس نے اس کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے آزاد کر کے اپنے نکاح میں لے لیا۔اس کو بھی دوگنا ثواب ملتا ہے۔ تیسرا وہ شخص کہ اہل کتاب تھا۔ پھر اس نے قرآن کریم کو بھی کلام الٰہی تسلیم کیا اور اس پر ایمان لے آیا۔تو ایسے شخص کو بھی دوگنا ثواب ملتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۲۲۷

(۴) بچوں کی پرورش کی خاطر نکاح ثانی نہ کرنے والی عورت جنتی ہے

۱۵۱۹۔ **عن** عوف بن مالك الاشجعی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَنَا وَ اِمْرَأَةٌ سُفْعَآءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، و أومیٰ بیدیه یزید بن زریع رضی الله تعالیٰ عنه الوسطی والسبابه ، امرأة مات زوجهاذات منصب و جمال جبست نفسها علی یتاما ہ حتی بانوا او ماتوا۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قیامت کے دن میں اور سیاہ چہرے والی عورت ان دوانگلیوں کی طرح متصل ہونگے۔اور سرکار نے اپنے ہاتھ سے یزید بن زریع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کو ملایا۔ اس عورت سے مراد وہ عورت ہے جسکا شوہر انتقال کر جائے اور وہ عورت عزت والی وخوبصورت ہو لیکن پھر بھی اس نے اپنے یتیم بچوں کی خاطر شادی نہیں کی یہاں تک کہ وہ یا تو جدا ہو گئے یا مر گئے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

چہرہ کی رنگت بدلی ہوئی سیاہی مائل ہونا یہ کہ بے شوہری کے سبب بناؤ سنگار کی حاجت نہیں۔

۱۵۱۹۔ المسند لاحمدبن حنبل، ۶/ ۲۶ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳/ ۳٤۸
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/ ۵۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ٤۳۶
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۵۹۱، ۱۱/ ۲۹۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/ ٤۰۷
کنز العمال للمتقی، ٤۵۳۸۲، ۱۶/ ٤۵۰ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ٤۹۷۸

۱۵۲۰۔ **عن** أم هانی بنت أبی طالب رضی الله تعالیٰ عنها قالت : خطبنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقلت : مالی عنك رغبة ،یارسول الله ! ولکن لا أحب أن أتزوج وبنی صغار ، قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خَیْرُ نِسَآءٍ رَکِبْنَ الْاِبِلَ نِسَآءُ قُرَیْشٍ ، أَحْنَاهُ عَلیٰ طِفْلٍ فِی صِغْرِهٖ وَأَرْعَاهُ عَلیٰ بَعْلٍ فِی ذَاتِ یَدِهٖ ۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام دیا۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے آپ سے بے رغبتی نہیں ۔مگر مجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ میں نکاح کرلوں اور میرے یہ چھوٹے بچے ہیں۔سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرب کی تمام عورتوں میں بہتر قریش کی عورتیں ہیں کہ اپنے بچے پر بچپن میں نہایت مہربان ہوتی ہیں اور شوہر کے مال کی خوب حفاظت کرتی ہیں۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن سعد کی روایت میں اس طرح ہے۔کہ فرماتی ہیں: مجھے سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نکاح کا پیام دیا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بیشک حضور مجھے اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں سے زیادہ پیارے ہیں ۔اور شوہر کا حق عظیم ہے۔ میں ڈرتی ہوں کہ شوہر کا حق کہیں مجھ سے ادا نہ ہوسکے۔

نیز ابن سعد کی دوسری روایت میں ہے۔فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام دیا تو میں نے عرض کیا: میرے یہ دو بچے ہیں۔ان میں سے ایک کو دودھ پلاتی ہوں اور دوسرے کو ساتھ سلانے کی وجہ سے مجبور ہوں۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا واقعہ بھی کچھ اسی طرح ہے۔فرماتی ہیں: میں جب بیوہ ہوئی تو مجھے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کا پیغام دیا میں نے منع کردیا۔پھر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیغام دیا اس پر بھی انکار کردیا۔پھر

۱۵۲۰۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۳۱۳/۱۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۷۱/۴
شرح السنة للبغوی، ۱۶۷/۱۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۴۶/۱۲،۳۴۴۱۹
التفسیر لابن کثیر، ۳۲/۲ ☆

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیام دیا۔تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں رشک ناک عورت ہوں اور عیال دار ہوں اور میرا کوئی ولی حاضر نہیں۔

آپ کو اس بات کا خیال تھا کہ خدانخواستہ ازواج مطہرات پر مجھے رشک آئے۔ خلاصہ یہ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ان عذروں پر کچھ عتاب نہ فرمایا۔اور نہ یہ ارشاد ہوا کہ تم سنت سے منکر ہوتی ہو تم پر شرعی الزام ہے۔

بلکہ عذر سنکر انکے علاج وجواب ارشاد فرمادیئے کہ تمہارے رشک کے لئے ہم دعا فرمائینگے۔کہ اللہ تعالیٰ اسے دور کردے۔چنانچہ ایسا ہی ہوا۔کہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے ساتھ اس طرح رہتی تھیں گویا یہ ازواج ہی سے نہیں۔صلی اللہ تعالیٰ علی بعلہن وعلیھن وبارک وسلم۔

اور فرمایا: تمہارے بچے اللہ ورسول کے سپرد ہیں۔اور تمہارا کوئی ولی حاضر وغائب میرے ساتھ نکاح کو ناپسند نہ کرے گا۔

ابن عاصم کی روایت میں ہے۔کہ منجملہ عذروں کے یہ بھی عرض کیا: کہ میری عمر زیادہ ہے۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم سے بڑا ہوں۔

ام المؤمنین نے ۶۰ھ یا ۶۱ھ یا ۶۲ھ میں وفات پائی۔عمر شریف چوراسی برس ہوئی۔امام واقدی اور کثیر علماء کا یہ ہی مذہب ہے۔اور اصابہ میں یہ ہی منقول ہے۔یہ ہی درست ہے۔کما فی الزرقانی۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخر شوال ۴ھ میں ان سے نکاح فرمایا۔ھو الصحیح کما فی الزرقانی۔تو جس وقت ترک نکاح کیلئے عمر زیادہ ہونے کا عذر کیا تیس سال کی نہ تھیں یہ ہی کوئی چھبیس ستائیس برس کی عمر تھی۔رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۵۸۸

۱۵۲۱۔ **عن** أنس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أَيُّمَا امْرَأَةٍ قَعَدَتْ عَلىٰ بَيْتِ أَوْلَادِهَا فَهِيَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت اپنی اولاد کی وجہ سے گھر بیٹھی رہے گی وہ جنت میں میرے

۱۵۲۱۔ كنز العمال للمتقي، ۴۵۱۳۷، ۱۶/ ۴۰۸

ساتھ ہوگی۔

۱۵۲۲۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَّفْتَحُ بَابَ الْجَنَّةِ، أَلَا إِنِّی أَرٰی اِمْرَأَةً تُبَادِرُنِی فَأَقُوْلُ لَهَا: مَالَكِ وَمَنْ أَنْتِ ؟ فَتَقُوْلُ :أَنَا امْرَأَةٌ قَعَدْتُ عَلٰی اِيْتَامٍ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولوں گا۔لیکن سنو! میں ایک عورت کو دیکھوں گا جو جنت میں داخل ہونے کی مجھ سے آگے جلدی کریگی ۔تو میں اس سے کہوں گا ۔تجھے کیاہوا،اورتو کون ہے؟ وہ عورت عرض کرے گی: میں ایسی عورت ہوں کہ دنیا میں اپنے یتیم بچوں کی وجہ سے گھر میں بیٹھی رہی تھی۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بہشت میں تشریف لیجانا بار ہا ہوگا۔اولیت مطلقہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے ۔دروازہ کھلنا حضور والا کیلئے ہوگا۔ رضوان جنت عرض کریگا: مجھے یہ ہی حکم تھا کہ حضور سے پہلے کسی کیلئے نہ کھولوں۔حضور پر کوئی نبی مرسل بھی تقدیم نہیں پاسکتا۔صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم اجمعین۔

یہ سب مضامین احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں جن کی بعض فقیر نے اپنے رسالہ مبارکہ ’’تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین ‘‘میں ذکر کیں۔حضور کے بعداور بندگان خدا جائینگے دروازہ کھلا پائینگے۔حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے فتح باب فرماچکے ہونگے۔

قال تعالیٰ : جَنّٰتُ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْأَبْوَابُ ،

یہاں جو اس عورت کا آگے ہونا وارد ہوا یہ اور بار کے تشریف لیجانے میں ہے۔جب اہتمام کارامت میں آمدورفت فرماتے ہونگے نہ کہ خاص باراول میں۔وباللہ التوفیق ۔

فتاوی ارضویہ ۵/۵۹۰

۱۵۲۲۔ المسند لابی یعلی، ۶/۱۲۵ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۳۴۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۴۳۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۱۶۲
المطالب العالیة لابن حجر، ۲۰۳۶ ☆

(۵) جنت میں دنیوی بیوی ملے گی

۱۵۲۳۔ **عن** أم المؤمنین أم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : بلغنی أنه لیس المرأة یموت زوجهاوهو من أهل الجنة وهی من أهل الجنة ، ثم لم یتزوج بعده الا جمع الله بینهما فی الجنة ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ جس عورت کا شوہر مرجائے اور وہ دونوں جنتی ہوں۔ پھر اسکے بعد عورت نکاح نہ کرے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں جمع فرمائیگا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی بناپر انہوں نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھا کہ آؤ ہم تم عہد کریں جو پہلے مرجائے دوسرا اسکے بعد نکاح نہ کرے۔ مگر یہ علم الٰہی میں امہات المؤمنین میں داخل ہونے والی تھیں۔ لہذا حضرت ابوسلمہ نے قبول نہ فرمایا۔

۱۵۲٤۔**عن** سلمه بنت جابر رضی الله تعالی عنهما ان زوجها استشهد فاتت عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه فقالت : انی امرأة استشهد زوجی وقد خطبنی الرجال فابیت ان اتزوج حتی القاه ،فترجولی ان اجتمعت انا وهو ان اکون من ازواجه ، قال : نعم ، فقال له رجل : مارأینا ك نقلت هذا مذقاعدناك ، قال :انی سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : اِنَّ أَسرَعَ أُمَّتی لی لُحُوقًا فِی الْجَنَّةِ اِمْرَأَةٌ مِنْ أَحْمَسَ ۔

حضرت سلمہ بنت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انکے شوہر شہید ہوگئے تو یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: میرے شوہر شہید ہوچکے ہیں۔ اور مجھے بہت سے لوگوں نے نکاح کا پیام دیا ہے۔ لیکن میں نے شادی کرنے سے انکار کردیا ہے۔ کہ میری ملاقات ان سے ہوگی۔ تو کیا آپ میرے لئے امید

۱۵۲۳۔ الطبقات الکبری لابن سعد، ☆

۱۵۲٤۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/٤۰۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٥/۲۹٦

کنز العمال للمتقی، ۳٤٤١٤، ۱۲/۱٤٥ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٦۱۸۲

کرتے ہیں کہ اگر ہم دونوں جنت میں جمع ہوئے تو میں انکی بیوی ہونگی؟ آپ نے فرمایا: ہاں، وہاں ایک مرد جو موجود تھے انہوں نے کہا: ہم نے اس طرح کی کوئی بات آپ کی مجلس میں اب تک نہیں سنی جب سے ہم نے آپ کی صحبت اختیار کی ہے۔ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت میں سے وہ عورت جلد جنت میں پہونچے گی جس کا شوہر میدان جنگ میں شجاعت کے جوہر دیکھا کر شہید ہوا ہوگا۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت سید سعید شہید سیدنا امام حسین صلی اللہ تعالیٰ علی جدہ الکریم وعلیہ وبارک وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت رباب بنت امرئ القیس کہ حضرت علی اصغر وحضرت سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدہ ماجدہ ہیں۔ بعد شہادت امام مظلوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت شرفائے قریش نے انہیں پیام نکاح دیا۔ آپ نے فرمایا: میں وہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو اپنا خسر بناؤں۔ جب تک زندہ رہیں نکاح نہ کیا۔

مرثیہ حضرت امام انام رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتی ہیں۔

واللہ لاابتغی صھر بصھر کم ۔ حتی اغیب بین الرمل والطین

خدا کی قسم! میں تمہارے رشتہ کے بعد کسی سے رشتہ نہ چاہوں گی۔ یہاں تک کہ ریت اور مٹی میں دفن کردی جاؤں۔ ذکرہ ھشام بن الکلبی ۔

بلکہ علامہ ابو القاسم عماد الدین محمود ابن احمد فارابی ایک واقعہ ایک صحابیہ کا نقل کرتے ہیں۔ کہ ایک بی بی رباب نامی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک شخص عمرو نامی کی زوجہ تھیں۔ انکے آپس میں عہد ہولیا تھا کہ جو پہلے مرے دوسرا تادم مرگ نکاح نہ کرے۔ عمرو کا انتقال ہوا۔ رباب ایک مدت تک بیوہ رہیں۔ پھر انکے باپ نے نکاح کردیا۔ اسی رات اپنے پہلے شوہر کو خواب میں دیکھا۔ انہوں نے کچھ شعر اس معاملہ کی شکایت میں پڑھے۔

یہ صبح کو خائف وترساں اٹھیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حال عرض کیا: آپ نے حکم دیا کہ مرتے دم تک تنہائی سے جی بہلائیں اور اس شوہر کو حکم دیا کہ انہیں چھوڑ دیں۔ انہوں نے چھوڑ دیا۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ ۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۵۸۹

(۶) بالغہ کی شادی میں جلدی کرو

۱۵۲۵۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَکْتُوْبٌ فِی التَّوْرَاۃِ مَنْ بَلَغَتْ لَہٗ ابْنَۃُ اثْنَتَیْ عَشَرَۃَ سَنَۃً فَلَمْ یُزَوِّجْہَا فَأَصَابَتْ اِثْمًا فَاِثْمُ ذٰلِکَ عَلَیْہِ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تورات شریف میں فرماتا ہے: جس کی بیٹی بارہ برس کی عمر کو پہونچی اور اس نے اس کا نکاح نہ کیا، پھر یہ لڑکی گناہ میں مبتلا ہوئی تو اس کا گناہ اس شخص پر ہے۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب کنواری لڑکیوں کے بارے میں یہ حکم ہے بیاہیوں کا معاملہ تو اور سخت ہے کہ دختران دوشیزہ کو حیا بھی زائد ہوتی ہے گناہ میں تفضیح کا خوف بھی زائد۔ اور خود بھی اس لذت سے آگاہ نہیں۔ صرف ایک طبعی طور پر ناواقفانہ خطرات دل میں گزرتے ہیں۔ اور جب آدمی کسی خواہش کا لطف ایک بار پاچکا تو اب اسکا تقاضہ رنگ دگر پر ہوتا ہے۔ اور ادھر نہ ایسی حیا اور نہ وہ خوف واندیشہ۔ اللہ عزوجل مسلمانوں کو ہدایت بخشے۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۰

(۷) عاقلہ بالغہ کو اپنے نفس کا اختیار ہے

۱۵۲۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ

۱۵۲۵۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۴۱۲، ۱۶/۴۵۶ ☆ اتحاف السادۃ للزبید، ۲۷۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۱ ☆ شعب الایمان، للبیہقی،

۱۵۲۶۔ الصحیح لمسلم، باب استیذان الثیب فی النکاح، ۱/۴۵۵
الجامع للترمذی، باب ما جاء ان لا یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ، ۱/۱۳۵
السنن للنسائی، باب استیذان البکر فی نفسہا، ۲/۶۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۱۹ ☆ السنن للدارمی، ۲/۱۳۸
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۳۲۶ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۷/۱۱۵
السنن لسعید بن منصور، ۵۶۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۱۰۲۸۶، ۶/۱۴۳
شرح السنۃ للبغوی، ۹/۳۰ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۳۱۲۷
نصب الرایۃ للزیلعی، ۳/۱۸۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۴/۱۳۶

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِیِّهَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاذَنُ فِی نَفْسِهَا وَ اِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عاقلہ بالغہ ولی کے مقابلہ میں اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے۔ اور دوشیزہ سے اسکے نفس کا اذن لیا جائے گا۔ اور اسکا سکوت بھی اذن ہے۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ عورت سے اذن جبھی لیا جاتا ہے کہ عاقلہ بالغہ ہو۔ اور بے شک عاقلہ بالغہ کا اذن شرعاً معتبر، اور بے شک دوشیزہ کا سکوت بھی اذن ہے۔ مگر یہ اسی وقت ہے جبکہ ولی اقرب اس سے اذن لے ورنہ مجرد خاموشی اذن نہ ٹھہرے گی۔ اور بے شک اکثر لوگ جو وکیل کئے جاتے ہیں اجنبی یا ولی بعید ہوتے ہیں۔ تو ایسی حالت میں اگر انہوں نے اذن لیا اور دوشیزہ نے سکوت کیا تو سرے سے انہیں کے لئے وکالت ثابت نہ ہوئی۔ اور اگر اس نے صاف ہوں کہہ دیا۔ یا ولی اقرب کے اذن لینے پر سکوت کیا تو اس کے لئے وکالت حاصل ہوگئی۔

فتاوی رضویہ ۵/۱۰۳

(۸) کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دو

۱۵۲۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۵۲۶۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۵/۱۱۹ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳/۱۱
جامع مسانید ابی حنیفة ، ۲/۱۱۹ ☆ السنن للدار قطنی، ۳/۲۴۲

۱۵۲۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، لا یخطب علی خطبة اخیه ، ۲/۷۷۲
السنن لابی داؤد ، النکاح ، باب فی کراهية ان یخطب الرجل علی خطبة اخیه ۱/۲۸۴
السنن للنسائی، باب النهی ان یخطب الرجل علی خطبة اخیه، ۲/۶۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۵۰۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۵۶
مسند ابی حنیفة ، ۲/۱۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/۲۶۲
کنز العمال للمتقی، ۴۴۶۱۵، ۱۶/۳۰۵ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۱۴۴
المطالب العالیة لابن حجر، ۳۰۳۹ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳/۴
فتح الباری للعسقلانی، ۹/۱۹۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۹۲
المغنی للعراقی، ۲/۳۷ ☆ الکامل لابن عدی، ۵/۳۲۸
ارواء الغلیل للالبانی، ۶/۲۲۸ ☆

علیه وسلم : لَایَخطُبُ الرَّجُلُ عَلیٰ خِطبَةِ أخِیهِ حَتّی یَنکِحَ اَو یَترُكَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کے پیام پر پیام نہ دے جب تک کہ وہ نکاح نہ کرے یا اس رشتہ کوختم نہ کردے۔　　فتاوی رضویہ ۵/۵۷۷

۱۵۲۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَایَخطُبُ الرَّجُلُ عَلیٰ خِطبَةِ أخِیهِ وَلَایَسُمِ الرَّجُلُ عَلیٰ سَومِ أخِیهِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دے۔اورکوئی شخص اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ لگائے۔

(۹) متعہ حرام ہے

۱۵۲۹۔ **عن** سبرة بن معبد الجهنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یَا أیُّهَا النَّاسُ ! اِنّی کُنتُ اَذِنتُ لَکُم فِی الاِستِمتَاعِ مِنَ النِّسَآءِ ، وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَد حَرَّمَ ذٰلِكَ اِلیٰ یَومِ القِیَامَةِ ۔

حضرت سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے لوگو! میں نے تمہیں متعہ کی اس سے پہلے اجازت دی تھی۔اوراب بیشک اللہ تعالیٰ نے متعہ قیامت تک کیلئے حرام فرمادیا۔

۱۵۲۸۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم الخطبة ، ۱/۴۵۴
السنن لابن ماجه ، لا یخطب الرجل ، ۱/۱۳۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۵۰۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۵۶
کنز العمال للمتقی، ۴۴۶۱۵، ۱۶/۳۰۵ ☆ المغنی للعراقی، ۲/۳۷

۱۵۲۹۔ الصحیح لمسلم ، باب المتعة ، ۱/۴۵۱ ☆
السنن للدارمی، ۲/۱۴۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۷/۲۰۳
شرح السنة للبغوی، ۹/۱۰۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۴۰
کنز العمال للمتقی، ۴۴۷۵۳، ۱۶/۳۲۸ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۳/۱۷۷
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۳/۱۵۵ ☆ التفسیر للبغوی ، ۱/۵۰۶
فتح الباری للعسقلانی، ۹/۱۷۰ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۲/۲۲۶
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۳۸۱ ☆ زاد المسیر لابن الجوزی، ۲/۵۳

۱۰۳۰۔ **عن** أمیر المؤ منین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن نکاح المتعة یوم خیبر وعن لحوم الحمر الاهلیة ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متعہ سے غزوۂ خیبر کے دن منع فرمایا اور گدھے کے گوشت سے بھی۔

۱۰۳۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : انما المتعة فی اول الاسلام ،کان الرجل یقدم البلد لیس له بها معرفة ، فیتزوج المرأة بقدر مایری أنه یقیم فتحفظ له متعة وتصلح له شیئه حتی اذا نزلت الآیه . اِلَّاعَلیٰ أزْوَاجِهِمْ أوْمَامَلَکَتْ أیمَانُهُمْ ،قال ابن عباس : فکل فرج سواهما فهو حرام ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ متعہ ابتدائے اسلام میں جائز تھا۔ مرد کسی شہر میں جاتا جہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی تو کسی عورت سے اتنے دنوں کیلئے عقد کرلیتا جتنے روز اسکے خیال میں وہاں ٹھہرنا ہوتا۔ وہ عورت اسکے اسباب کی حفاظت ،اسکے کاموں کی درستگی کرتی۔ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ''سب سے اپنی شرمگاہیں محفوظ رکھو سوا بیویوں اور کنیزوں کے'' اس دن سے ان دو کے سوا تمام شرمگاہیں حرام ہوگئیں۔

۱۰۳۲۔ **عن** جابر بن عبد الله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قا ل : تمتعنا نسوة فی غزوة تبوك ، فجاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فنظر الیهن وقال : من هؤلاء النسوة ؟ قلنا : یارسول الله ! نسوة تمتعناهن، قال : فغضب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی احمر ت وجنتاه وتمعر وجهه وقام فیناخطیبا،فحمدالله واثنی علیه ،ثم نهی عن المتعة ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں ہم نے کچھ عورتوں سے متعہ کیا۔ اسی درمیان سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں تشریف

۱۰۳۰۔ الجامع للترمذی، باب فی النکاح ، المتعة ، ۱۳۳/۱
۱۰۳۱۔ نصب الرایة للزیلعی، ۱۷۹/۳

لائے اوران عورتوں کو دیکھ کرارشادفرمایا: یہ عورتیں کون ہیں؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان سے ہم نے متعہ کیا ہے۔ یہ سن کرحضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غضب فرمایا یہاں تک کہ دونوں رخسار مبارک سرخ ہوگئے اور چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا۔ اسی وقت ہمارے درمیان کھڑے ہوکر خطبہ شروع کردیااور حمدوثنا کے بعد متعہ کاحرام ہونا بیان فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۵/۳۴۳

(۱۰) حضرت سیدہ فاطمہ کا نکاح

۱۵۳۳۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : جاء ابوبكر ثم عمر رضى الله تعالىٰ عنهما يخطبان فاطمة الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فسكت ولم يرجع اليهما شيئا ،فانطلقا الى على رضى الله تعالىٰ عنه بامر انه يطلب ذلك ، قال على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم فنبهانى لأمر كنت عنه غافلا ،فقمت اجر ردائى حتى أتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقلت :تزوجنى فاطمة ، قال : عند ك شئ ؟ فقلت : فرسى وبدنى، قال : أمَّا فَرَسُكَ فَلَابُدَّلَكَ مِنْهَا ، وَاَمَّابُدْنُكَ فَبِعْهَا، فَبِعْتُهَا بِأَرْبَعِ مِأةٍ وَثَمَانِيْنَ دِرْهَمًا ،فجئته بها فوضعتها فى حجره صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقبض منها قبضة فقال : أىْ بِلَالُ ! اِبْتَعْ بِهَا لَنَا طِيْبًا، وامرهم ان يجهزوها ،فجعل لها سرير مشروط ووسادة من أُدم حشوها ليف ، وقال لعلى : اِذَا أَتَتْكَ فَلَا تُحْدِثْ شَيْئًا حَتّٰى آتِيْكَ، فجاء ت مع أُم أيمن حتى قعدت فى جانب البيت وأنا فى جانب ،وجاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الحديث ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبراور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما یکے بعد دیگرے سرکار کی خدمت میں حضرت فاطمہ کے بارے میں پیغام نکاح لیکر حاضر ہوئے۔لیکن سرکار نے دونوں حضرات کوکوئی جواب نہیں دیا بلکہ دونوں مواقع پرسکوت فرمایا: تو یہ دونوں حضرات حضرت علی کے پاس تشریف لائے اوراسی بابت ان سے کہا: حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: ان دونوں حضرات نے مجھے ایسی چیز سے باخبر کیا جسکی طرف میری کوئی توجہ ہی نہیں تھی۔لیکن ان دونوں حضرات

۱۵۳۳۔ السنن لابی داؤد، کتاب النکاح، ۲۸۹/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۷۷۵۵، ۶۸۴/۱۳ ☆ موارد الظمئان للهیثمی، ۲۲۲۵

کے کہنے پر میں بے ساختہ اٹھ کھڑا ہوا اور جذبات سے مغلوب بارگاہ رسالت میں اس طرح حاضر ہوا کہ میری چادر زمین پر گھسٹ رہی تھی۔ میں نے عرض کیا: فاطمہ کی شادی مجھ سے فرمادیں۔ سرکار نے فرمایا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے کہا: میرے پاس ایک گھوڑا اور ایک اونٹ ہے۔ سرکار نے فرمایا: گھوڑا تو تمہارے لئے ضروری ہے۔ لیکن اونٹ کو فروخت کردو۔ چنانچہ چارسواسی درہم میں اس کو میں نے فروخت کردیا اور ان دراہم کو لیکر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوگیا۔ حضور نے ان میں سے کچھ دراہم لئے اور حضرت بلال کو دیتے ہوئے فرمایا: کہ اس سے خوشبو خریدلاؤ۔ اور صحابہ کرام کو حکم دو کہ فاطمہ کیلئے جہیز تیار کریں۔ تو سرکار کی صاحبزادی کا جہیز ایک بنی ہوئی چارپائی اور تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری تھی تیار کیا گیا پھر حضرت علی سے سرکار نے فرمایا: اس وقت تک کوئی نئی بات پیش نہ آئے جب تک میں تمہارے پاس نہ پہونچ جاؤں۔ پھر حضرت فاطمہ رخصت ہوکر حضرت ام ایمن کے ساتھ آئیں اور گھر کے ایک کنارے تشریف فرما ہوئیں۔ اور میں دوسری جانب میں مقیم ہوا کہ اتنے میں سرکار تشریف لے آئے۔ فتاوی رضویہ ۴۹۴/۵

(۱۱) ام المؤمنین حضرت عائشہ کا نکاح

۱۵۳٤۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها ، ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تزوجها و هى بنت سبع سنين و زفت اليه وهى بنت تسع سنين و لعبها معها ، و مات عنها وهى بنت ثمانى عشرة۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح فرمایا تو آپ کی عمر سات سال تھی اور جب رخصت ہوئیں تو عمر نو سال تھی یہاں تک کہ آپ کے کھلونے ساتھ میں گئے تھے۔ اور جب سرکار کا وصال اقدس ہوا تو عمر اٹھارہ سال کی تھی۔ فتاوی رضویہ ۵۹۱/۵

(۱۲) لڑکا بالغ ہوجائے تو نکاح کردو

۱۵۳۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى

۱۵۳٤۔ الصحيح لمسلم، باب جواز تزويج الاب البكر، ٤٥٦/١

۱۵۳۵۔ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۳۱۲۸

الله تعالیٰ علیه وسلم :مَنْ وُلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنْ اِسْمَهٗ وَ اَدَبَهٗ ، فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ، فَاِنْ بَلَغَ وَ لَمْ يُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلٰى اَبِيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے کوئی بچہ پیدا ہو وہ اسکا اچھا نام رکھے اور اسے اچھا ادب دے، پھر جب بالغ ہو اس کا نکاح کردے۔ اور اگر وہ بالغ ہوا اور یہ اسکا نکاح نہ کرے اور اس سے کوئی گناہ صادر ہو تو بات یونہی ہے کہ اسکا گناہ اس کے باپ پر ہے۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور باپ پر گناہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اولاد پر نہ ہو جبکہ وہ مکلف ہو۔ خود حدیث میں بیان فرمایا: فاصابت اثما ، اور فاصاب اثما ۔ کہ گناہ کی نسبت لڑکی اور لڑکے کی طرف بھی ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/

(۱۴) حضرت سلیمان علیہ السلام کی نوے یا سو بیویاں تھیں

۱۰۳۶۔**عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : قَالَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ والسَّلامُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَأَةً (وَفِی رواية) بِمِاَةِ اِمْرَأَةٍ كُلُّهُنَّ تَاتِی بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيْعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَأَةٌ وَّاحِدَةٌ جَآءَ تْ بِشِقِّ رَجُلٍ ، وَاَيْمُ اللّٰهِ الَّذِی نَفْسِی مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَو قَالَ: اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ اَجْمَعُوْنَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: قسم ہے آج کی رات میں نوے اور ایک روایت میں سو عورتوں پر طواف کرونگا کہ ہر ایک سے ایک سوار پیدا ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے۔ پھر آپ نے ان پر طواف کیا تو صرف ایک بیوی حاملہ ہوئیں اور ان سے بھی کامل اعضاء والا بچہ نہ پیدا ہوا۔ حضور نے فرمایا: قسم بخدا، اگر آپ انشاء اللہ کہہ لیتے تو بیویوں سے مجاہدین ہی پیدا ہوتے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۸۰

۱۰۳۶۔

۲۔مہر

(۱)مہر کا بیان

۱۵۳۷۔**عن** أمیر المؤمنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ماعلمت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نکح شیئا من نسائه ، و لا انکح شیئا من بناته علی أکثر من اثنتی عشرۃ أوقیه۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازاج مطہرات میں سے کسی سے بارہ اوقیہ (تقریباً پانچ سو درہم) سے زیادہ پر نکاح کیا۔اور نہ اپنی بنات طیبات میں سے کسی کا اس سے زیادہ پر نکاح کیا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیکن ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہابنت ابی سفیان خواہر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ انکا مہر ایک روایت پر چار ہزار درہم تھا۔جیسا کہ سنن ابی داؤد میں ہے۔

۱۵۳۸۔ **عن** عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنه عن ام حبیبه رضی اللہ تعالیٰ عنها انها کانت تحت عبید اللہ بن جحش فمات بارض الحبشة فزوجها النجاشی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وامهر ها عنه اربعة آلاف ،وبعث بها الی رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم مع شرحبیل بن حسنة ،قال ابو داؤد :وحسنة هی امه ۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ پہلے حضرت عبیداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں ۔انکا وصال حبشہ میں ہوگیا۔تو وہاں۔کے بادشاہ حضرت اصحمہ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپکو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نکاح میں چار ہزار درہم کے عوض دیدیا۔اور حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ آپکی خدمت میں بھیج دیا۔ابو داؤد کہتے ہیں: حسنہ حضرت شرحبیل کی

۱۵۳۷۔ السنن لابن ماجه ، باب صداق النساء ، ۱/۱۳۵

۱۵۳۸۔ السنن لابی داؤد ، باب الصداق، ۱/۲۸۷

والدہ کا نام ہے۔

دوسری روایت میں چار ہزار دینار تھا۔ جیسا کہ حاکم نے مستدرک میں روایت کرکے اسکو صحیح قرار دیا۔ اور امام ذہبی نے اسکو باقی رکھا۔

لیکن یہ سب کچھ ہماری پیش کردہ حدیث کے خلاف نہیں جو ہم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ کیونکہ یہ چار ہزار کا مہر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے نہیں تھا۔ بلکہ شاہ حبشہ حضرت نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے تھا۔

اور حضرت بتول زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر اقدس چار سو مثقال چاندی تھا۔ جیسا کہ مرقات، مواہب لدنیہ اور روضۃ الاحباب میں منقول ہے۔ درہم شرعی کا وزن ۳/ ۱ ۲ ماشہ ۱/۵ ۱ سرخ چاندی ہے۔ اور دینار ایک مثقال یعنی چار ماشہ سونا۔ یہ ہی وزن سبعہ ہے۔ یعنی سات مثقال وزن میں برابر دس درہم کے۔ اور باعتبار قیمت ایک دینار شرعی دس درہم کا تھا۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۴۸۶

۱۵۳۹۔ **عن** أبی سلمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سألت أُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها کم کان صداق النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم؟ قالت : کان صداقه لأزواجه ثنتی عشرة أوقیه و نش ، قالت أتدری ، ما النش ؟ قلت: لا ، قالت : نصف أوقیة ، فتلك خمس مأة دراهم ۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مہر کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: سرکار کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی (پانچ سو درہم) تھا۔ ام المؤمنین نے فرمایا: نش جانتے ہو کسے کہتے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: نصف اوقیہ کو کہتے ہیں۔ تو یہ پانچ سو درہم ہوئے۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۴۸۶

۱۵۳۹۔ الصحیح لمسلم، کتاب النکاح، ۲/ ۴۵۸

(۲) مہر سیدہ فاطمہ

۱۵٤۰ـ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال: لما تزوج علی فاطمة رضی الله تعالیٰ عنها قال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اعطها شیئا، قال:ماعندی شیٔ ، قال : أَیۡنَ دِرۡعُكَ الۡحَطِیۡمَةُ ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے علی! تم فاطمہ کو بطور مہر کچھ ادا کرو۔ حضرت علی نے عرض کیا: یارسول اللہ میرے پاس کچھ نہیں جو میں پیش کروں۔ سرکار نے فرمایا: تمہاری وہ زرہ کیا ہوئی جو حطیمہ کی بنی ہوئی ہے۔

۱۵٤۱ـ **عن** رجل من أصحاب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان علیا کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم لما تزوج فاطمة بنت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أرادأن یدخل بها فمنعه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی یعطیها شیئا ، فقال: یارسول الله ! لیس لی شیٔ ،فقال له النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَعۡطِهَا دِرۡعَكَ !فأعطاها درعه ثم دخل بها ـ

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے جب حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا اور دخول کا ارادہ کیا تو سرکار نے منع فرمایا۔ کہ پہلے بطور مہر کچھ ادا کرو۔ آپ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم اپنی زرہ دیدو! تو حضرت علی نے زرہ دی پھر دخول واقع ہوا۔

۱۵٤۰ـ السنن لابی داؤد، باب الرجل یدخل امراته ، ۲۸۹/۱
السنن للنسائی، باب تحلة الخلوة ، ۷٦/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۲۳٤/۷ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۸۳/٤
دلائل النبوة للبیهقی، ۱٦۱/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۸۳/٤
کنز العمال للمتقی، ۲٦۳۷۹، ۱۱۷/۱۳ ☆ السنن لسعید بن منصور ، ٦۰۰

۱۵٤۱ـ السنن لابی داؤد ، باب الرجل یدخل امراته ، ۲۸۹/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲۵۲/۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۵۵/۱۱
المصنف لابن ابی شیبة ، ۱۹۹/٤ ☆

۱۰٤۲۔ **عن** نجیح رضی اللہ تعالیٰ عنه عن رجل سمع علیا کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم یقول : اردت ان اخطب الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ابنته فقلت : واللہ مالی من شئ ثم ذکرت صلته وعائدته ،فخطبتها الیه ،فقال : وهل عندك شئ ،فلت : لا ،قال : وَأَیْنَ دِرْعُكَ الْحَطِیْمَةُ الَّتِی أَعْطَیْتُكَ یَوْمَ کَذَا وَکَذا، قلت :هو عندی ،قال: أَعْطِهَا اِیَّاهَا ۔

حضرت نجیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے ایک صاحب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو فرماتے سنا: کہ میں نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بارے میں پیغام دوں ۔لیکن خدا کی قسم !میرے پاس کچھ نہیں تھا ۔پھر مجھے حضور کی صلہ رحمی اورنوازشات یاد آئیں اور میں نے پیغام دیا تو سرکار نے فرمایا: تمہارے پاس کچھ ہے ۔میں نے کہا نہیں ۔سرکار نے ارشاد فرمایا: تمہاری وہ زرہ کہاں ہے جو میں نے تم کو فلاں دن دی تھی؟ میں نے عرض کیا: وہ میرے پاس ہے ۔فرمایا: وہی مہر میں ادا کردو۔

۱۰٤۳۔ **عن** علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم رضی اللہ تعالیٰ عنه انه خطب فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنها ،فقال له النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَیْءٍ ، قلت : لا ، قال : فَمَافَعَلْتَ الدِّرْعَ الَّتِی سَلَحْتُکَهَا ،یَعْنِی مِنْ مَّغَانِمِ بَدْرٍ ۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں پیغام دیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے کہا: نہیں ۔تو سرکار نے فرمایا: تم نے اس زرہ کا کیا کیا جو میں نے تم کو غزوۂ بدر کے مال غنیمت سے دی تھی ۔

۱۰٤٤۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه

۱۰٤۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۰/۱

۱۰٤۳۔ السیرۃ الکبری لابن اسحاق۔

۱۰٤٤۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۰٤/۹ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٤۷۱۰

کنز العمال للمتقی، ۳۲۸۹۱، ۶۰۰/۱۱ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲۰۵/۱

المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹٤/۱۰ ☆ میزان الاعتدال ، ۵۲۸۰

وسلم : اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اَمَرَنِی اَنْ اُزَوِّجَ فَاطِمَۃَ مِنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبِ ،رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، فَاَشْھَدُوْا اِنِّی قَدْ زَوَّجْتُہٗ عَلیٰ اَرْبَعِ مِاۃِ مِثْقَالِ فِضَّۃٍ اِنْ رَضِیَ بِذٰلِکَ عَلِیٌّ ،ثم دعا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بطبق من بسر ،ثم قال : اِنْتَھِبُوْا ! فانتھبنا ،ودخل علی فتبسم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی وجھہ ،ثم قال : اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اَمَرَنِی اَنْ اُزَوِّجَکَ فَاطِمَۃَ عَلیٰ اَرْبَعِ مِاۃِ مِثْقَالِ فِضَّۃٍ ،اَرَضِیْتَ بِذٰلِکَ ؟ فقال: قد رضیت بذلک ،یارسول اللہ ! فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : جَمَعَ اللّٰہُ شَمْلَکُمَا وَاَعَزَّجَدَّکُمَا وَبَارَکَ عَلَیْکُمَا وَاَخْرَجَ مِنْکُمَا کَثِیْرًاطَیِّبًا، قال انس: فواللہ! لقد اخرج منھما الکثیر الطیب ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں فاطمہ کی شادی علی ابن طالب سے کردوں۔لہذا تم سب حضرات گواہ رہوکہ میں نے فاطمہ کوعلی کے نکاح میں چارسو مثقال چاندی کے عوض دیا اگرعلی اس سے راضی ہوں۔ پھرحضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک طبق کھجوریں منگائیں اور فرمایا: لوٹ لو۔لہذاہم سب نے وہ کھجوریں لوٹ لیں۔اسکے بعد حضرت علی داخل ہوئے توسرکارمسکرائے اورفرمایا: اے علی! مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ملا ہے کہ میں فاطمہ کو تمہارے نکاح میں چارسومثقال چاندی کے عوض دیدوں،تو کیا تم اس سے راضی ہو؟ حضرت علی نے عرض کیا میں راضی ہوں یارسول اللہ! پھرسرکاردوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم دونوں کی چادرکوجمع فرمائے،تمہارے خاندان کوعزت دے،تم میں برکت رکھے،اورتم سے خیرکثیرکوعالم میں پھیلائے۔حضرت انس فرماتے ہیں: قسم خدا کی! سرکارکی یہ دعاایسی دعاقبول ہوئی کہ دونوں پاک ہستیوں سے اللہ تعالیٰ نے خیر کثیرکوعالم میں خوب خوب عام فرمایا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مہر اقدس سیدۃ النساء بتول زہراء صلی اللہ تعالیٰ علی ابیہا الکریم وعلیہا وسلم میں روایات بظاہر مختلف ہیں۔مگر بتوفیق اللہ تعالیٰ ان سب میں تطبیق بروجہ نفیس و دقیق حاصل ہے۔

۱۵۴۴۔ تنزیہ الشریعۃ لابن عراق، ۴۱۰/۱ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۱۲۶/۴
الموضوعات لابن الجوزی، ۴۱۵/۱ ☆ الفوائد المجموعۃ، ۳۹۰

مندرجہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ اس بارے میں روایات مستندہ معتد بہا تین ہیں۔

(۱) یہ کہ مہر مبارک درم و دینار نہ تھے بلکہ ایک زرہ کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امیر المؤمنین مولی المسلمین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو عطا فرمائی تھی۔ وہی مہر میں دی گئی۔

(۲) یہ کہ چار سو اسی درہم تھے۔

(۳) یہ کہ چار سو مثقال چاندی۔

انکے علاوہ جو اقاویل مجہولہ ہیں کہ پانسو درم مہر تھا۔ یا چالیس مثقال سونا۔ سب بے اصل ہیں۔

اب بتوفیقہ تعالیٰ توفیق سنئے!

پہلی دو روایتوں میں وجہ تطبیق ظاہر ہے کہ مہر میں زرہ دی کہ چار سو اسی کو بکی۔ اب چاہے زرہ کہیئے خواہ اتنے درم۔ حافظ محب الدین احمد بن عبد اللہ طبری نے دونوں رولیات میں اسی طرح توفیق کی۔ اور روایت ثالثہ سے انکی توفیق یوں ہے کہ حدیث زرہ کو ہمارے علمائے کرام نے مہر معجل پر محمول فرمایا جو وقت زفاف اقدس ادا کیا۔ ملا علی قاری اور محقق علی الاطلاق نے اسی کو بیان فرمایا۔ کہ اہل عرب کی عادت یہی تھی کہ دخول سے قبل، کچھ مہر ضرور ادا کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ایسی ہی روایت کی بنیاد پر بعض ائمہ کرام کا مسلک یہی ہے کہ مہر معجل ہونا ضروری ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۴۹۴
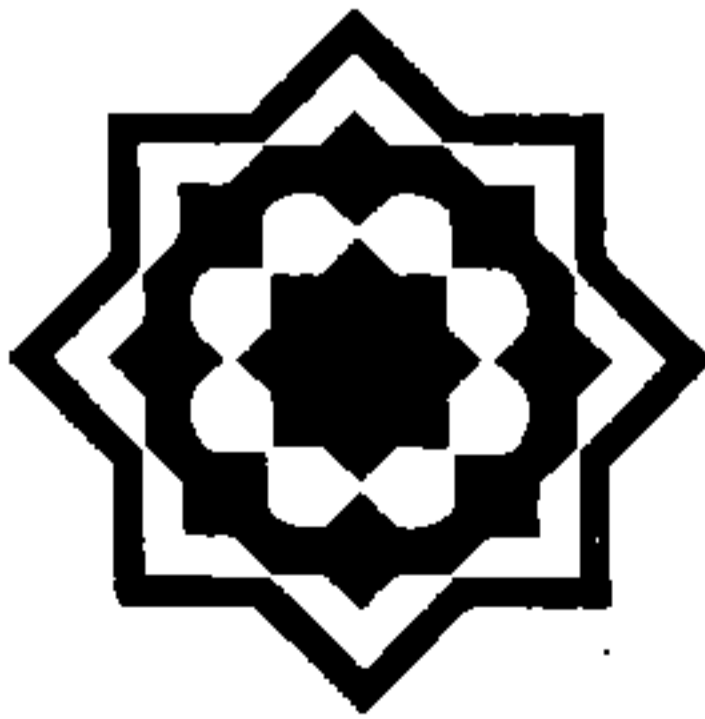
۳۔ حسن معاشرت

(ا) عورتوں سے حسن سلوک

۱۰۴۵۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کامل وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو، اور تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنی عورتوں سے اچھے طریقے پر پیش آئے۔

۱۰۴۶۔ عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهٖ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِیْ ۔

۱۰۴۵۔ الجامع للترمذی، باب حق المرأة علی الزوج ۱/۱۳۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۲۵۰ ☆ السنن للدارمی، ۲/۳۲۳
المستدرك للحاكم ۱/۳ ☆ المعجم الصغير للطبرانی، ۱/۲۱۸
موارد الظمئان للهيثمی، ۱۳۱۱، ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۵/۳۰۳
المطالب العالية لابن حجر ، ۲۵٤۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۳/٤۱۱
حلية الاولياء لابی نعيم ، ۹/۲٤۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۲۵۸
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۳۲٦٤ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۵/۳۵۵
المغنی للعراقی، ۲/٤۵ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ۱/۲۰۰
السلسلة الصحيحة للالبانی، ۷۵۱ ☆ التاريخ الكبير للبخاری، ۲/۱۳۰
عمل اليوم و الليلة لابن السنی، ٦٤ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۲/۷٤
التمهيد لابن عبد البر، ۹/۲۳۷ ۷ ☆ كنز العمال للمتقی، ۵۱۲۰
تاريخ اصفهان لابی نعيم ، ۲/٦۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۸۸

۱۰٤٦۔ السنن لابن ماجه ، باب حسن معاشرة اللنساء ۱/۱٤۳
السنن للدارمی، ۲/۱۵۹ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۷/٤٦۸
موار الظمأن للهيثمی، ۱۳۱۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ٤/۳۰۳
المعجم الكبير للطبرانی، ۱۹/۳٦۳ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ۳/۲۱۱
السلسله الصحيحة للالبانی، ٤٦۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ۵/۳۵۵
الطبقات الكبری لابن سعد، ۸/۱٤۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤٤۹٤۱، ۱٦/۳۷۱
الطبقات الكبری لابن سعد، ۸/۱٤۱ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۳۲۵۲
حلية الاولياء لابی نعيم ، ۷/۱۳۸ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۲۵۰

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم میں بہتر وہ ہے جواپنے اہل وعیال کیلئے بہتر سلوک کرے۔ اور میں اپنے اہل پر تم میں بہتر ہوں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر چند کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی۔

الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضهم علی بعض و بما انفقوا من اموالهم ، یہاں تک کہ حدیث میں آیا۔ کہ اگر کسی کیلئے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ مرد کو سجدہ کرے۔ مگر عورتوں کو بے وجہ شرعی ایذا دینا ہرگز جائز نہیں۔ بلکہ انکے ساتھ نرمی اور خوش خلقی اور انکی بدخوئی پر صبر اور انکی دلجوئی اور جن چیزوں میں مخالفت شرع نہیں انکی مراعات شارع کو پسند ہے۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے مردوں کے حق ان پر مقرر فرمائے انکے حق بھی مردوں پر مقرر فرمائے۔ ولهن مثل الذی علیهن بالعروف ، از آنجملہ کھلانے پہنانے وغیرہما امور اختیاریہ میں چند بیویوں کو برابر رکھنا واجب ہے۔ یہاں تک کہ اگر فرق کریگا قیامت کے دن ایک طرف جھکا اٹھیگا۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۷۱

(۲) عورت کو حسن تدبیر سے سیدھا رکھو

۱۰۴۷۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ ،لَنْ تَسْتَقِیْمَ لَكَ عَلیٰ طَرِیْقَةٍ، فان استمتعت اِسْتَمْتَعْتَ بِهَا ،وبِهَا عِوَجٌ ،وِاِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهَا كَسَرْتَهَا ،وَكَسْرُهَا طلاقُها۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ ہرگز کسی طرح تیرے لئے سیدھی نہ ہوگی ، اگر تو اس سے نفع حاصل کرنا چاہتا ہے تو نفع حاصل کرلے۔ اور اگر سیدھی کرنے کی کوشش کی تو تو اسکو (سیدھا نہیں کرسکے گا بلکہ) توڑ دیگا۔ اور اسکو توڑنا طلاق دینا ہے۔

۱۰۴۷۔ الصحیح لمسلم، باب الوصیة بالنساء ۱/۴۷۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۳۶۰ ☆ المسند للحمیدی، ۱۱۶۸
جمع الجوامع للسیوطی، ۷۸۷۴ ☆

(۳) عورتوں کو نہ ستاؤ

۱۰٤۸۔ **عن** أياس بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :لَقَدْطَافَ بَالِ مُحَمَّدٍ نِسَآءٌ كَثِيرٌ يَشْكُوْنَ أَزْوَاجَهُنَّ ،لَيْسَ أُولٰئِكَ بِخِيَارِكُمْ ـ

حضرت ایاس بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آج کی رات بہت سی عورتوں نے ہماری بارگاہ اقدس کا طواف کیا۔وہ اپنے شوہروں کی شکایت کرتی تھیں ۔وہ تم میں کے بہتر لوگ نہیں جوعورتوں کوایذادیتے ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۷۹

(۴) میاں بیوی کی محبت بے مثال چیز ہے

۱۰٤۹۔ **عن** محمد بن عبدالله جحش رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ لِلزَّوْجِ مِنَ الْمَرْأَةِ لَشُعْبَةً مَاهِىَ لِشَيْءٍ ـ

حضرت محمد بن عبداللہ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میاں بیوی کے درمیان اتنی محبت ہوتی ہے جو دوسرے کسی سے نہیں ہوتی۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۶۵

(۵) عورت کو شوہر سے جدا کرنا حرام ہے

۱۰۵۰۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَيْسَ مِنَّامَنْ خَبَّبَ اِمْرَأَةً عَلٰى زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلٰى سَيِّدِهٖ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: وہ شخص ہماری جماعت سے نہیں جس نے کسی عورت کو اسکے شوہر سے بگاڑا۔اور

۱۰٤۹۔ السنن الكبرى للبيهقى، ٦٦/٤ ☆ المستدرك للحاكم ٦١/٤
البداية و النهاية لابن كثير ، ٤٧/٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٤٤٥٣، ٢٧٨/١٦

۱۰۵۰۔ السنن لابى داؤد ، باب من خبب امرأة ، ٢٩٦/١
المستدرك للحاكم ٢٠٦/٢ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٨١/٣
مجمع الزوائد للهيثمى، ٣٣٢/٤ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٤٧/٢
المصنف لعبدالرزاق، ٢٠٩٩٤، ٤٥٦/١١ ☆

جس نے کسی غلام کو اسکے آقا سے بگاڑا۔

(۶) دو بیویوں کے درمیان انصاف ضروری ہے

۱۵۵۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ كَانَتْ لَهُ اِمْرَأتَانِ فَمَالَ اِلیٰ اِحْدٰهُمَا جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ مَائِلٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی دو بیویاں ہوں اور پھر وہ ایک طرف جھکا رہے تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ ایک طرف جھکا ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۷۱

(۷) ازواج کے درمیان باری مقرر کرنا

۱۵۵۲۔ **عن** أم المؤمنين أم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قال لها : اِنِّی لَا أنْقُصُكِ شَيْئًا مِمَّا أعْطَيْتُ فُلَانَةَ ، رَحْيَيْنِ وَجَرَّتَيْنِ مِرْفَقَةً حَشْوُهَا لِيْفٌ ، اِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِی ۔

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میں نے ازواج مطہرات میں سے فلاں کو جو چیزیں عطا کی ہیں ان میں سے تمہارے لئے کوئی چیز کم نہیں کرونگا۔ دو چکیاں، دو مٹکے، ایک گدا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی۔ اگر سات دن تمہارے یہاں قیام کروں گا تو سات دن باقی ازواج کیلئے۔

جد الممتار ۲/۴۵۰

۱۵۵۱۔ السنن لابی داؤد، باب القسم بین النساء، ۲۹۰/۱
الدر المنثور للسیوطی، ۲۳۳/۲ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۳۸۲/۲
التفسیر للطبری، ۲۵۳/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۸۱۹، ۳۴۱/۱۶
۱۵۵۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۲/۶ ☆ المستدرک للحاکم ۱۷۹/۲
التمهید لابن عبد البر، ۱۸۸/۳ ☆ موارد الظمئان للهیثمی، ۱۲۸۲
ارواء الغلیل للالبانی، ۸۳/۷ ☆

۴۔ شوہر کے حقوق

(۱) بیوی پر شوہر کا حق

۱۵۵۳۔ عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء ت امرأة الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالت :یا رسول الله !اخبرنی ماحق الزوج علی الزوجة؟قال: لَوْكَانَ يَنْبَغِي لِبَشَرٍ أنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَأمَرْتُ الْمَرْأةُ أنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا إذَا دَخَلَ عَلَيْهَا لِمَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر ایک عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ! شوہر کا عورت پر کیا حق ہے ؟فرمایا: اگر کسی بشر کو لائق ہوتا کہ دوسرے بشر کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم فرماتا کہ جب شوہر گھر میں آئے اسے سجدہ کرے، اس فضیلت کے سبب جو اللہ تعالیٰ نے اس پر رکھی ہے۔

۱۵۵٤۔ عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لَوْ كُنْتُ آمُرُ أحدًا أنْ يَّسْجُدَ لِأحَدٍ لَأمَرْتُ الْمَرْأةَ أنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ غیر خدا کو سجدہ کرے تو پہلے عورت کو حکم دیتا کہ وہ

۱۵۵۳۔ المستدرک للحاکم ، ۱۸۹/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۲/۲
التر غیب و التر ھیب للمنذری ، ۵٤/۳ ☆ دلائل النبوۃ لابی نعیم ، ۱۳۵

۱۵۵٤۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی حق الزوج علی المرأة ۱۳۸/۱
السنن لابی داؤد ، باب حق الزوج علی المرأة ، ۲۹۱/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۸۱/٤ ☆ المستدرک للحاکم، ۱۸۷/۲
کنز العمال للمتقی، ٤٤۷۷۳، ۳۳۲/۱٦ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲۹۱/۷
ارواء الغلیل للالبانی، ۵٤/۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۷/۵
الدر المنثور للسیوطی، ۱۵٤/۲ ☆ التر غیب و التر ھیب للمنذری، ۵۵/۳
دلائل النبوۃ لابی نعیم ، ۱۳٦ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۳۰٦/٤
التفسیر لابن کثیر ، ۲۵۷/۲ ☆ المغنی لعراقی، ۵۹/۲
البدایة و النھایة لابن کثیر، ۱۵۷/٦ ☆ المغنی للعراقی، ۵۹/۲
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۲۲۵۰ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲۲۸/۲
امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے ☆

اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔۱۲م

۱۰۵۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخل النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم حائطا ،فجاء بعير فسجدله ،فقالوا: هذه بهيمة لا تعقل سجدت لك ونحن نعقل ،فنحن أحق أن نسجدلك ،فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم:لَايَصْلَحُ لِبَشَرٍ اَنْ يَّسْجُدَ لِبَشَرٍ ،لَوْ صَلَحَ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا لِمَالَهُ مِنَ الْحَقِّ عَلَيْهَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے ۔ایک اونٹ نے حاضر ہوکر حضور کو سجدہ کیا۔صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یہ بے عقل چوپایہ ہے۔اس نے حضور کو سجدہ کیا،ہم تو عقل رکھتے ہیں تو ہمیں زیادہ لائق ہے کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: آدمی کو لائق نہیں کہ آدمی کو سجدہ کرے،ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو فرماتا: کہ شوہر کو سجدہ کرے اس حق کے سبب جو اس کا اس پر ہے۔

۱۰۵۶۔**عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان اهل بيت من الانصار لهم جمل يسنون عليه ،وان الجمل استصعب عليهم فمنعهم ظهره ،وان الانصار جاء وا الی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فقالوا :انه كان لنا جمل نسنی عليه وأنه استصعب علينا ومنعنا ظهره ، وقد عطش الزرع والنخل فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: لأصحابه، قوموا :فقاموا فدخل الحائط والجمل فی ناحية ، فمشی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم نحوه فقالت الانصار :يا نبی الله ! انه قد صار مثل الكلب الكلب ،وانا نخاف عليك صولته،فقال:ليس علی منه بأس، فلما نظرالجمل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اقبل نحوه حتی خر ساجدا بين يديه ،فأخذ رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم بنا صيته اذل

۱۰۵۵۔ كنز العمال للمتقی، ۴۴۷۷۷، ۳۳۳/۱۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۴/۹
الدر المنثور للسيوطی، ۱۵۴/۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۲۰۶/۲
امام اسیوطی نے مناہل الصفا میں اس حدیث کی سند کو حسن فرمایا۔
۱۰۵۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۵۹/۳ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۵۵/۳
امام منذری نے اس حدیث کی سند کو جید کہا۔اور اسکے راوی مشاہیر ثقہ ہیں

ماکانت قط حتی أدخله فی العمل ،فقال له أصحابه : یارسول الله اھذه بھیمة لاتعقل تسجدلك ونحن نعقل فنحن احق ان نسجد لك ؟ فقال :لَایَصۡلَحُ لِبَشَرٍ اَنۡ یَّسۡجُدَ لِبَشَرٍ ،لَوۡ صَلَحَ لَاَمَرۡتُ الۡمَرۡاَةَ اَنۡ تَسۡجُدَ لِزَوۡجِھَا مِنۡ عَظۡمِ حَقِّهٖ عَلَیۡھَا، وَالَّذِی نَفۡسِی بِیَدِهٖ! لَوۡکَانَ مِنۡ قَدَمِهٖ اِلیٰ مَفۡرَقِ رَاۡسِهٖ قُرۡحَةٌ تَنۡبَجِسُ بِالۡقَیۡحِ وَالصَّدِیۡدِ ثُمَّ اسۡتَقۡبَلَتۡهُ لِلۡحَسۡیِهٖ مَااَدَّتۡ حَقَّهٗ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری گھرانے کا اونٹ تھا جس پر وہ لوگ کھیتی کیلئے پانی لادکرلاتے تھے۔ایک دن وہ اونٹ قابو سے باہر ہوگیا اور پیٹھ پر بوجھ نہیں لادنے دیا۔انصاری قبیلہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: ہمارا ایک اونٹ تھا جس پر ہم پانی لادکرلاتے تھے لیکن اب وہ ہمارے قابو سے باہر ہے۔اور ہماری کھیتیاں اور کھجور کی فصلیں قحط کا شکار ہیں۔حضور نے صحابہ کرام سے فرمایا: چلو چل کردیکھیں حضور باغ میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ اونٹ ایک طرف کھڑا ہے۔حضور اسکی طرف تشریف لے گئے۔انصاری بولے: یارسول اللہ! یہ بورائے ہوئے کتے کی طرح ہورہا ہے۔ہمیں خوف ہے کہ کہیں حضور پر حملہ کردے۔فرمایا: مجھے اس سے کوئی خطرہ نہیں۔جب اونٹ نے حضور کو دیکھا تو حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر سجدہ میں گر پڑا حضور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی پیشانی پکڑی تو وہ ایسا تابع ہوگیا کبھی نہیں تھا یہاں تک کہ حضور نے اسکو کام پر لگادیا۔صحابۂ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ بے عقل جانور آپکو سجدہ کرتا ہے ہم تو ذی عقل ہیں۔لہذا ہم اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: کسی انسان کو یہ جائز نہیں کہ وہ کسی انسان کو سجدہ کرے۔اگر کسی انسان کو سجدہ جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ شوہر کا بیوی پر نہایت حق عظیم ہے۔قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر شوہر کے قدم سے سر تک زخم ہو جس سے خون اور پیپ بہتا ہو۔پھر وہ اسکو چاٹ کر صاف کرے جب بھی شوہر کے حق سے سبکدوش نہ ہو۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۲۱۸

۱۵۵۷۔**عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: دخل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حائطا للأنصار ومعه أبو بكر و عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فی رجال من الأنصار ، وفی الحائط غنم فسجد ن له فقال أبو بكر : یا رسول الله! كنا نحن احق بالسجود لك من هذه الغنم ، قال: اِنَّهٗ لَا یَنۡبَغِی فِی اُمَّتِی اَنۡ یَسۡجُدَ اَحَدٌ لِاَحَدٍ ، وَلَوۡ كَانَ یَنۡبَغِی اَنۡ یَّسۡجُدَ اَحَدٌ لِاَحَدٍ لَاَمَرۡتُ الۡمَرۡاَةَ اَنۡ تَسۡجُدَ لِزَوۡجِهَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انصار کے ایک باغ میں تشریف فرما ہوئے ۔صدیق وفاروق اور کچھ انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہ رکاب تھے۔باغ میں بکریاں تھیں ۔انہوں نے حضور کو سجدہ کیا۔صدیق نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان بکریوں سے ہم زیادہ حقدار ہیں اس کے کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: بیشک میری امت میں نہ چاہئے کہ کوئی کسی کو سجدہ کرے۔اور ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو شوہر کے سجدہ کا حکم فرماتا۔

۱۵۵۸۔ **عن** عبد الله بن أبی أوفی رضی الله تعالیٰ عنه قال: بینما نحن قعود مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذ أتاه آت فقال: یارسول الله ! ناضح آل فلان قد ابق علیهم ، فنهض رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم (فذكر القصة وفیه سجود البعیر له صلی الله تعالیٰ علیه وسلم)فقال اصحابه: یا رسول الله! بهیمة من البهائم تسجد لك لتعظیم حقك ، فنحن احق ان نسجد لك ، قال: لا ، لَوۡ كُنۡتُ آمِرَ اَحَدًا مِنۡ اُمَّتِی اَنۡ یَّسۡجُدَ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ لَاَمَرۡتُ النِّسَآءَ اَنۡ یَّسۡجُدۡنَ لِاَزۡوَاجِهِنَّ۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے، کسی نے آکر عرض کی: فلاں گھر کا شتر آبکش بے قابو ہوگیا۔حضور اٹھے اور ہم ہمراہ رکاب اٹھے ہم نے عرض کی حضور اس کے پاس نہ جائیں،

۱۵۵۷۔ دلائل النبوة للبیهقی، ۱۳۶ ☆
ملا علی قاری اور علامہ خفاجی نے شرح شفا میں اس کی سند کو صحیح کہا

۱۵۵۸۔ دلائل النبوة للبیهقی، ۲۹/۶ ☆ دلائل النبوہ لابی نعیم، ۱۳۷

حضور تشریف لے گئے۔اونٹ کی نظر جمال انور پر پڑنا اور اسکا سجدہ میں گرنا ہم نے دیکھا۔تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک چوپایہ تو حضور کی تعظیم حق کیلئے حضور کو سجدہ کرے، ہم زیادہ اس کے لائق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: نہیں، اگر میں اپنی امت میں ایک دوسرے کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو فرماتا کہ شوہروں کو سجدہ کریں۔

۱۵۵۹۔**عن** یعلی بن مرة الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : خرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یوما فجاء بعیر یرغو حتی سجد له ، فقال المسلمون : نحن احق أن نسجد للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال: لَوْ كُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالیٰ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لئے جاتے تھے۔ایک اونٹ بولتا ہوا آیا اور قریب آکر سجدہ کیا۔مسلمانوں نے کہا: ہمیں تو زیادہ لائق ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کریں۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کسی کو غیر خدا کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۶۰۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان فی نفر من المهاجرین والانصار فجاء بعیر فسجد له ، فقال اصحابه : یا رسول اللہ ! تسجد لك البها ئم والشجر فنحن احق ان نسجد لك ، فقال: اُعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَاَكْرِمُوْا اَخَاكُمْ ، وَلَوْ كُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جماعت مہاجرین وانصار میں تشریف فرما تھے۔ایک اونٹ نے آکر سجدہ کیا۔صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! چوپائے اور درخت حضور کو سجدہ کرتے ہیں۔تو ہم تو زیادہ

۱۵۵۹۔ السنن لابن ماجه ، باب حق الزوج علی المرأة ، ۱۳۳/۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۶/۳ ☆ دلائل النبوة لابی نعیم ، ۲۷۳
مطالع المسرات میں کہا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۵۶۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۷۶/۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۱۰/۴
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۲۷۰ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ۱۵۷/۶

مستحق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرواور ہماری تعظیم۔اگر میں کسی کو کسی کے سجدہ کرنے کا حکم کرتا تو عورت کو حکم دیتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۶۱۔ **عن** ثعلبة بن أبی مالك رضی ا للہ تعالی عنه قال: اشتری انسان من بنی سلمة جملا ینضح علیه فادخله فی مربد ، فجاء لما یحمل فلم یقدر احد ان یدخل علیه الا تخبطه ، فجاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فذکر له ذلك، فقال:افتحو ا عنه ! فقالوا: انا نخشی علیك یا رسول اللہ ! قال: افتحوا عنه ! ففتحوا ، فلما رأه الجمل خر ساجدا، فسبح القوم وقالوا: یارسول اللہ ! کنا احق بالسجو د من هذه البهیمة ، قال: لَوْ یَنْبَغِی لِشَیْءٍ مِّنَ الْخَلْقِ أَنْ یَّسْجُدَ لِشَیْءٍ دُوْنَ اللّٰهِ یَنْبَغِی لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا ۔

حضرت ثعلبہ ابن ابی مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنوسلمہ میں سے کسی نے ایک اونٹ آب کشی کو خریدا اور سار میں کردیا۔جب اسے لادنا چاہا جو پاس جاتا اس پر حملہ کرتا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے سرکار میں حال معروض ہوا ارشاد ہوا: دروازہ کھولو عرض کی: حضور اندیشہ ہے،فرمایا: کھولو، کھولدیا گیا۔اونٹ کی نگاہ جمال انور پر پڑنی تھی کہ حضور کیلئے سجدہ میں گرا۔حاضرین میں سبحان اللہ سبحان اللہ کا شور پڑ گیا۔پھرعرض کی: یارسول اللہ! ہم تو اس چوپائے سے زیادہ سجدہ کرنے کے سزاوار ہیں۔فرمایا:اگرمخلوق میں کسی کو کسی غیر خدا کیلئے سجدہ مناسب ہوتا تو عورت کو چاہیئے تھا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۶۲۔ **عن** غیلان بن سلمة الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی بعض اسفاره فرأینا عجبا من ذلك ، ثم مضینا فنزلنا منزلا ، فجاء رجل فقال : یا رسول اللہ ! انه کان لی حائط فیه عیشی و عیش عیالی ،و لی فیه ناضحان ، فاغتلما علی فمنعا نی انفسهما ، و حائطی و ما فیه ، لا یقدر أحد أن یدنو منهما ، فنهض نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم باصحابه حتی أتی الحائط فقال : لصاحبه: افتح!فقال : یا نبی اللہ !امرها اعظم من ذلك ، قال : اِفتح! فلما حرك الباب أقبلا ، لهما جلبة کخفیف الریح، فلما ا نفرج

۱۵۶۱۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم، ۲۷۲ ☆

۱۵۶۲۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم، ۳۴۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۵۳۹۰، ۱۲/۳۷۴

الباب و نظر ا الی نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بر کا ، ثم سجد ا فاخذ نبی الله صلی الله تعالی علیه وسلم برأسهما ثم دفعهما الی صاحبهما فقال : استعملهما و احسن علفهما ، فقال القوم : یا نبی الله! تسجد لك البهائم فما لله عندنا بك احسن من هذا حین هدانا الله من الضلالة و استنقذنا بك من المهالك ، افلا تاذن لنا فی السجود لك ؟ فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ السُّجُوْدَ لَیْسَ اِلَّالِلْحَیِّ الَّذِی لَا یَمُوْتُ، وَ لَوْ اَنِّی آمُرُ أَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ بِالسُّجُوْدِ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رکاب انور میں تھے۔ہم نے ایک عجب دیکھا۔ایک منزل میں اترے۔وہاں ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کی: یا نبی اللہ! میرا ایک باغ ہے کہ میری اور میرے عیال کی وہی وجہ معاش ہے اس میں میرے دوشتر آبکش تھے۔دونوں مست ہوگئے ہیں۔نہ اپنے پاس آنے دیں، نہ باغ میں قدم رکھنے دیں۔کسی کی طاقت نہیں کہ قریب جائے ۔حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع صحابۂ کرام اُٹھکر اس باغ کو گئے۔فرمایا: کھول دے عرض کی : یا نبی اللہ! ان کا معاملہ اس سے سخت تر ہے۔فرمایا: کھول! دروازے کو جنبش ہونی تھی کہ دونوں شور کرتے ہوئے ہوا کی طرح جھپٹے دروازہ کھلا اور انہوں نے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیکھا۔فوراً سجدہ میں گر پڑے۔حضور نے ان کے سر پکڑ کر مالک کے سپرد کردئے۔ اور فرمایا: ان سے کام لے اور چارہ بخوبی دے ,حاضرین نے عرض کی: یا نبی اللہ! چوپائے حضور کو سجدہ کرتے ہیں۔تو حضور کے سبب ہم پر اللہ کی نعمت تو بہتر ہے۔اللہ نے گمراہی سے ہم کو راہ دکھائی اور حضور کے ہاتھوں پر ہمیں دنیا وآخرت کے مہلکوں سے نجات دی کیا حضور ہم کو اجازت نہ دیں گے کہ ہم حضور کو سجدہ کریں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک سجدہ میرے لئے نہیں۔وہ تو اسی زندہ کیلئے ہے جو کبھی نہ مرے گا۔میں امت میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا حکم دیتا۔

۱۰۶۳۔ عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما ان رجلا من الانصار کان

۱۰۶۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸۲/۱۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹/۵
البدایة و النهایة لابن کثیر، ۱۰۶/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۷۹۵، ۳۳۶/۱۶
مجمع بحرین میں کہا: اس حدیث کے جملہ رجال ثقہ ہیں۔

له فحلان ، فاغتلما فأدخلهما حائطا فسد عليهما الباب ، ثم جاء الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، فأراد أن يد عو له، والنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قاعد ومعه نفر من الأنصار ، فقال: يانبى الله ! انى جئت فى حاجة ، وإن فحلين لى اغتلما، وإنى أدخلتهما حائطا وسددت الباب عليهما، فأحب أن تدعولى أن يسخر هما الله لى ، فقال لاصحابه : قوموا معنا ! فذهب حتى أتى الباب فقال: افتح ! فاشفق الرجل على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، فقال: افتح ، ففتح الباب، فاذا أحد الفحلين قريب من الباب ، فلما رأى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سجدله ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ائتنى بشئ أشدبه رأسه وامكنك منه ، فجاء بحطام فشد به رأسه وامكنه منه ، ثم مشى الى أقصى الحائط الى الفحل الآخر ، فلما رأه وقع له ساجدا، فقال لرجل: ائتنى بشيء أشد به رأسه ، فشد رأسه وامكنه منه ،فقال: اذهب فانهما لا يعصيا نك ، فلما رأى أصحاب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ذلك ، قالوا: يا رسول الله ! هذين فحلين لا يعقلان سجدا لك ،أفلا نسجد لك ؟ قال: لَا آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِأَحَدٍ ، وَلَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا يَسْجُدُ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص کے دواونٹ مست ہوگئے، انہوں نے دونوں کو باغ میں بند کردیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دعا کیلئے حاضر آئے۔ حضور اسوقت چند انصار کرام کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ عرض کیا: یا نبی اللہ! میں ایک ضرورت کے تحت حاضر آیا ہوں۔ میرے دواونٹ مست ہوگئے ہیں۔ میں نے دونوں کو باغ میں بند کردیا ہے۔ میری خواہش ہے کہ حضور دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انکو میرے تابع بنادے۔ حضور نے صحابہ کرام سے فرمایا: ہمارے ساتھ چلو! حضور دروازے کے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا: دروازہ کھولو! وہ صاحب حضور کے بارے میں ڈرے کہ کہیں کوئی تکلیف پہونچائیں۔ فرمایا: کھولو! دروازہ کھول دیا گیا۔ دیکھا کہ ایک اونٹ تو دروازہ کے قریب ہی موجود ہے۔ جب اس نے حضور کو دیکھا تو فوراً سجدہ کیا۔ حضور نے فرمایا: کوئی چیز لاؤ جس سے میں اس کا سر باندھوں اور تمہارے قبضہ میں دیدوں۔ لہذا ایک مہار لائی گئی، حضور نے اسکا سر باندھا اور حوالہ کردیا۔ پھر باغ کے دوسرے کنارے پر دوسرا ملا اس نے بھی ایسا کیا۔ حضور نے اسکے لئے بھی ایسا ہی کیا اور مالک کے حوالہ کردیا۔ پھر ان سے

فرمایا: تمہاری تابعداری میں رہیں گے اور بے قابو نہیں ہونگے۔ صحابہ کرام نے جب یہ دیکھا تو عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دونوں بے عقل اونٹ آپکو سجدہ کرتے ہیں۔ تو کیا ہمیں اجازت نہیں کہ ہم حضور کو سجدہ کریں؟ فرمایا: میں کسی کو کسی کے سجدہ کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر کسی مخلوق کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ شوہر کو سجدہ کرے۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں پہلی حدیث کی طرح دو اونٹوں کا مست ہونا ہے۔ وہ سفر کا واقعہ تھا۔ اور یہاں انکے مالک انصاری خود دعا کرانے آئے۔ تغایر سیاق دلیل ہے کہ جدا واقعہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۱۹

۱۵٦٤۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: خرجت مع رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فی سفر وکان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا أراد البراز تباعد حتی لا یراه أحد ، فنزلنا منزلا بفلات من الأرض لیس فیها علم ولا شجر ، فقال لی : یا جابر ! خذ الأداوة وانطلق بنا! فملأت الأداوة ماء ، فانطلقنا فمشینا حتی لانکاد نری ، فاذا شجرتان بینهما أربعةأذرع ، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : یا جابر ! انطلق ، فقل لهذه الشجرة ! یقول لك رسول الله صلیی الله تعالی علیه و سلم : ألحقی بصاحبتك حتی اجلس خلفکما ، ففعلت ، فرجعت حتی لحقت بصاحبتها ، فجلس خلفهما حتی قضی حاجته ثم رجعنافرکبنا رواحلنا فسرنا کانماعلینا الطیریظلنا ، فاذا نحن بامرأة قد عرضت لرسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم معها صبی تحمله ، فقالت : یا رسول الله ! إن إبنی هذا یا خذ ه الشیطان کل یوم ثلاث مرات لایدعه، فوقف رسول الله صلی ا لله تعالی علیه وسلم، فتناوله ، فجعله بینه و بین مقدمة الرحل ، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اخسأعدو الله ! انا رسول الله ، فاعاد رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ذلك ثلث مرات ، ثم ناولها اياه ، فلما رجعنا فکنا بذلك الماء عرضت لنا المرأة معها کبشان تقودهما و الصبی تحمله ،فقالت : یا

۱۵٦٤۔ دلائل النبوة للبیهقی، ۱۸/٦ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۵۵۳/۳
المسنن للدارمی، ۱۱/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/۹
التمهید لابن عبدالبر، ۲۲٤/۱ ☆

رسول الله ! أقبل منی هدیتی ! فوالذی بعثك بالحق ان عاد الیه ، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: خذوا أحدهما منها وردوا الآخر ۔ ثم سرنا و رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم بیننا فجاء جمل ناداً ، فلما کان بین السما طین خر ساجدا، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ایها الناس ! من صاحب هذا الجمل فقال فتیة من الأنصار : هو لنا با رسول الله ! قال: فماشانه ؟ قال : ما سنونا علیه منذ عشرین سنة ، فلما کبرت سنة وکان علیه شحمة واردنا نحره لنقسمه بیننا غلمنا فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: تبیعونه ؟ قالوا:یا رسول الله ! هو لك ، قال فأحسنو ا الیه حتی یاتیه اجله ، قالوا یا رسول الله انحن احق ان نسجد لك من البهائم ، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَا یَنْبَغِي لِبَشَرٍ اَنْ یَّسْجُدَ لِبَشَرٍ ، وَلَوْ کَانَ ذٰلِكَ کَانَتِ النِّسَآءُ لِأَزْوَاجِهِنَّ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں ہمراہ رکاب والا تھا۔حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ رفع حاجت کیلئے دور لوگوں کی نگاہوں سے غائب تشریف فرما ہوتے ۔ہم نے ایک میدان میں قیام کیا۔ جہاں نہ کوئی ٹیلہ تھا اور نہ درخت ، مجھ سے فرمایا: اے جابر! مشکیزہ لیکر ہمارے ساتھ چلو۔ میں نے مشکیزہ پانی سے بھرا۔ پھر لوگوں کی نگاہوں سے دور چلے گئے ۔ وہاں دو پیڑ چار گز کے فاصلہ پر تھے۔ مجھ سے فرمایا: اے جابر! اس پیڑ سے کہدے کہ دوسرے سے مل جا۔ فورا مل گئے ۔ بعد فراغ اپنی اپنی جگہ چلے گئے ۔ پھر سوار ہوئے ۔ گویا ہمارے سروں پر پرندہ سایہ کئے ہیں ۔ راہ میں ایک عورت ایک اپنا بچہ لئے ہوئے ملی عرض کی: یارسول اللہ! اسے ہر روز تین دفعہ شیطان دبا تا ہے۔ بچہ اس سے لیکر تین بار فرمایا: دور ہواے خدا کے دشمن! میں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر بچہ اسکی ماں کو دیدیا۔ جب ہم پلٹتے ہوئے اس منزل میں پہونچے ۔ وہی بی بی اپنا بچہ اور دو دنبے لئے حاضر ہوئی ۔ عرض کی : یارسول اللہ! میرا یہ ہدیہ قبول فرمالیں ۔قسم اسکی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا کہ جب سے بچہ کو خلل نہ ہوا۔ حضور نے فرمایا: ایک دنبہ لے لو اور ایک پھیر دو ۔ پھر ہم چلے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے بیچ میں تھے ۔ ناگاہ ایک اونٹ چھوٹا ہوا آیا ۔ جب دونوں قطاروں کے بیچ میں ہوا سجدہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: اسکا مالک حاضر ہو۔ کچھ انصاری جوان حاضر ہوئے ۔ بولے یارسول اللہ! یہ ہمارا ہے۔ فرمایا: اس کا کیا

قصہ ہے۔؟ عرض کی: بیس برس سے اس پر ہم نے آب کشی نہ کی۔ یہ فربہ چربی دار ہے۔اب چاہا کہ اسے حلال کر کے بانٹ لیں۔ یہ ہم سے چھوٹ آیا۔فرمایا: یہ ہمارے ہاتھ فروخت کر دو۔عرض کی: بلکہ یا رسول اللہ وہ حضور کی نذر ہے۔فرمایا: میرا ہے تو مرتے دم تک اسکے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ یہ دیکھکر مسلمانوں نے عرض کی؛ یارسول اللہ! چوپایوں سے زیادہ ہمیں لائق ہے کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: کسی کو کسی کا سجدہ مناسب نہیں۔ورنہ عورتیں شوہروں کو کرتیں۔

١٥٦٥۔**عن** بريدة بن حصيب رضى الله تعالى عنه قال : جاء اعرابى الى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فقال: يا رسول الله ! قد اسلمت فارنى شئيا ازدادبه يقينا ، فقال : مالذى تريد قال ادع تلك الشجرة ان تاتيك قال: اذهب فادعها فاتا ها الاعرابى فقا ل : أجيبى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فمالت على جانب من جوانبها فقطعت عروقها ، ثم مالت على الجانب الآخر فقطعت عروقها حتى اتت النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فقالت : السلام عليك يا رسول الله ! فقال الأعرابى : حسبى حسبى فقال لها النبى صلى الله تعالى عليه وسلم : اِرجعى فرجعت فجلست على عروقها اوفروعها ، فقال الأعرابى إئذن لى يا رسول الله ان اقبل رأسك و رجليك ، ففعل ثم قال إئذن لى أن أسجد لك ! قال لَا يَسْجُدُ اَحَدٌ لِاَحَدٍ ، وَ لَوْ اَمَرْتُ اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا لِعَظْمِ حَقِّهٖ عَلَيْهَا ۔

حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! میں اسلام لایا ہوں۔ مجھے کوئی ایسی چیز دکھایئے کہ میرا یقین بڑھے۔فرمایا: کیا چاہتا ہے؟ عرض کی: حضور اس درخت کو بلائیں کہ حضور میں حاضر ہو۔فرمایا: جابلا، وہ اعرابی درخت کے پاس گئے اور کہا: تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں وہ فوراً ایک طرف کو اتنا جھکا کہ ادھر کے ریشے ٹوٹ گئے۔ پھر ادھر اتنا جھکا کہ ادھر کے ریشے ٹوٹ گئے۔ پھر چلا۔اور حضور میں حاضر ہوکر صاف زبان سے کہا: سلام حضور پر اے اللہ کے رسول! اعرابی نے کہا: مجھے کافی ہے، مجھے کافی

١٥٦٥۔ دلائل النبوة لابى نعيم ، ٢٨١ ☆ المستدرك للحاكم ، ١٧٢/٤
مجمع الزوائد للهيثمى ، ٧/٩ ☆
حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔ ☆

ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درخت سے فرمایا: پلٹ جا، فوراً واپس ہوا اور انہیں ریشوں پر مع شاخوں کے بدستور جم گیا۔ اعرابی نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اجازت عطا ہو کہ سر اقدس اور دونوں پاؤں مبارک کو بوسہ دوں۔ حضور نے اجازت دی۔ پھر عرض کی: اجازت عطا ہو کہ حضور کو سجدہ کروں۔ فرمایا: مجھے سجدہ نہ کرنا۔ مخلوق میں کوئی کسی کو سجدہ نہ کرے۔ میں کسی کیلئے اس کا حکم کرتا تو عورت کو حکم فرماتا کہ حق شوہر کی تعظیم کیلئے اسے سجدہ کرے۔

۱۰۶٦۔ **عن** عبد الله بن ابی اوفی رضی الله تعالی عنه قال : لما قدم معاذ رضی الله تعالیٰ عنه من الشام سجدللنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، قال: مَا هٰذَا یَامُعَاذُ ؟ قال : أتیت الشام فوافقتهم یسجدون لاسافقتهم و بطارقتهم فوددت فی نفسی ان نفعل ذلك بك ، فقال رسول الله صلی تعالیٰ علیه وسلم : فَلَا تَفعَلُوا ، فَاِنِّی لَو کُنتَ آمُرَ أَحَدًا أَنْ یَّسجُدَ لِغَیرِ اللّٰهِ لَأَمَرتُ الْمَرأَةَأَنْ تَسجُدَ لِزَوجِهَا، وَالَّذِی نَفسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَا تُؤَدِّی الْمَرأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰی تُؤَدِّیَ حَقَّ زَوجِهَا ، وَ لَو سَأَلَهَا نَفسَهَا وَ هِیَ عَلٰی قَتَبٍ لَم تَمنَعهُ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ملک شام سے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔ حضور نے فرمایا: معاذ! یہ کیا؟ عرض کی: میں ملک شام کو گیا تو وہاں نصاریٰ کو دیکھا کہ اپنے پادریوں سرداروں کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو میرا دل چاہا کہ ہم حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: نہ کرو۔ میں اگر سجدۂ غیر خدا کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا حکم دیتا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عورت اپنے رب کے حق سے سبکدوش اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک شوہر کا حق ادا نہ کرے۔ اگر شوہر عورت کو بلائے اور وہ کجاوے پر ہو تب بھی منع نہ کرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن ہے اسکی سند میں کوئی ضعف نہیں۔ ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ اور امام منذری نے اس کے صالح ہونے کا اشارہ کیا۔ فتاوی رضویہ دوم ۹/۲۲۰

۱۰٦٦۔ السنن لابن ماجه ، باب حق الزوج علی المرأة ۱۳۳/۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۸۱/٤

۱۰٦۷۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنه قال : انه اتی الشام فرأی النصاری یسجدو ن لاساقفتهم و قسیسیهم و بطارقتهم ، و رأی الیهود یسجدون لاحبار هم و رهبانهم و ربانیهم و علمائهم و فقهائهم ، فقال : لای شئ تفعلون هذا ؟ قالوا : هذه تحیة الانبیاء علیه الصلوٰة و السلام ، قلت ، فنحن احق ان نصنع بنبینا ، فقال نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّهُمْ كَذِبُوْا عَلٰی أَنْبِیَائِهِمْ كَمَا حَرَّفُوْا كِتَابَهُمْ ، لَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا أَنْ یَّسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ عَظْمِ حَقِّهٖ عَلَیْهَا ، وَ لَا تَجِدُ اِمْرَأَةٌ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی تُؤَدِّیَ حَقَّ زَوْجِهَا وَلَوْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِیَ عَلٰی ظَهْرِ قَتَبٍ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ شام کو گئے تو دیکھا نصاری اپنے پادریوں، فقیروں، کوسجدہ کرتے ہیں ۔اور یہود اپنے عالموں اور عابدوں کو، ان سے پوچھا یہ کیوں کرتے ہو؟ بولے یہ انبیاء کی تحیت ہے۔حضرت معاذ فرماتے ہیں میں نے کہا: تو ہمیں زیادہ سزاوار ہے کہ ہم اپنے نبی کو کریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے انبیاء پر بہتان کرتے ہیں۔جیسے انہوں نے اپنی کتاب بدل دی ہے میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم فرماتا تو شوہر کے عظیم حق کے سبب عورت کو حکم دیتا۔کوئی عورت ایمان کی حلاوت اس وقت تک نہیں پا سکتی جب تک اپنے شوہر کا حکم نہ بجالائے خواہ شوہر اسکو پالان پر ہی کیوں نہ بلائے ۔۱۲م

۱۰٦۸۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنه انه لما رجع من الیمن قال: یارسول اللہ ! رأیت رجالا بالیمن یسجد بعضهم لبعضهم ، افلا نسجد لك ؟ قال: لَوْ كُنْتُ آمُرُ بَشَرًا یَسْجُدُ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب یمن سے واپس

۱۰٦۷۔ المستدرك للحاکم، ۱۷۲/٤ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۰٦/۳
الدر المنثور للسیوطی، ۱۰٤/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۱۰/٤
شرح السنة للبغوی، ۱۰۸/۹ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۲۰/۳
تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۱۰۳/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۰۳/۲
حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۰٦۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۸/۰ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷۰/۲۰

آئے۔عرض کی: یارسول اللہ! میں نے یمن میں لوگوں کو دیکھا کہ ایک دوسرے کو سجدہ کرتے ہیں۔تو کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں۔فرمایا: اگر میں کسی بشر کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔اسکے سب راوی رجال بخاری ومسلم ہیں۔اور جب دونوں حدیثیں صحیح ہیں لاجرم دو واقعے ہیں۔اول بار شام میں یہود ونصاری کو دیکھ کر آئے۔اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔جس پر ممانعت فرمائی دوبارہ اہل یمن کو دیکھ کر آئے۔اب اپنے مولی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کے کمال شوق میں یا تو پہلا واقعہ ذہن سے اتر گیا۔یا اس میں بوجہ مخالفت یہود و نصاریٰ کہ آخر میں عمل نبوی اس پر تھا۔ نہی کے ارشاد کو محتمل سمجھا اور سبب احتمال نہی حتمی اس بار پہلے کی طرح سجدہ کیا نہیں۔صرف اذن چاہا اور ممانعت فرمادی گئی۔واللہ تعالیٰ اعلم۔　　فتاوی رضویہ دوم ۹/۲۲۱

۱۵۶۹۔عن قیس بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ قال: اتیت الحیرة فرأیتھم یسجد ون لمر زبان لھم ، فقلت: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احق ان یسجد لہ ، قال: فاتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت: انی اتیت الحیرة فرأیتھم یسجدون لمرزبان لھم، فانت یا رسول اللہ ! احق ان نسجد لك ، قال: ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ ، قال: قلت : لا ، قال: فَلَا تَفعَلُوا ، لَو کُنتُ آمُرُ اَحَدًا اَن یَّسجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرتُ النِّسَآءَ اَن یَسجُدنَ لِاَزوَاجِھِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰہُ لَھُم عَلَیھِنَّ مِنَ الحَقِّ۔

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں شہر حیرہ میں (کہ قریب کوفہ ہے) گیا۔وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے شہر یار کو سجدہ کرتے ہیں۔میں نے کہا: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیادہ مستحق ہیں۔خدمت اقدس میں حاضر ہوکر یہ حال وخیال عرض کیا: فرمایا: بھلا تم ہمارے مزار کریم پر گزرو تو کیا سجدہ کروگے۔میں نے عرض کی: نہ، فرمایا: تو نہ کرو۔میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو شوہروں کے سجدہ کا حکم فرماتا۔اس حق کے

۱۵۶۹۔ السنن لابی داؤد ، باب فی حق الزوج ، ۱/۲۹۱
السنن الکبری للبیھقی ، ۷/۲۹۱ ☆ المستدرك للحاکم ۲/۱۸۷

سبب جو اللہ تعالیٰ نے انکا ان پر رکھا ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابوداؤد نے سکوتا اس حدیث کو حسن بتایا۔ حاکم نے تصریحا کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔ اورذہبی نے تلخیص میں اسے مقرر رکھا۔ کما فی الاتحاف۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۲۱

۱۵۷۰۔ **عن** سراقة بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله تعالىٰ عليه وسلم : لَوْ كُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگر مجھے کسی کو کسی کیلئے سجدہ کا حکم دنیا ہوتا تو عورت کوفرماتا کہ شوہر کوسجدہ کرے۔

۱۵۷۱۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَوْ كُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگر میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کوشوہر کے سجدہ کا حکم فرماتا۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۲۱

۱۵۷۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّ حَقَّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ إِنْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلىٰ ظَهْرِ قَتَبٍ أَنْ لَاتَمْنَعَهُ نَفْسَهَا وَمِنْ حَقِ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ أَنْ لَا تَصُومَ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِهِ، فَإِنْ فَعَلَتْ جَاعَتْ وَعَطِشَتْ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا ، وَلَاتَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ، فَإِنْ فَعَلَتْ لَعَنَتْهَا مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ وَمَلَائِكَةُ الْأَرْضِ وَمَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ

۱۵۷۰۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۷/۱۲۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۸۱
مجمع الزوائد للهيثمى، ۴/۳۱۰ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۴۷۷۶، ۱۶/۳۳۲
السنن الكبرى للبيهقى، ۷/۲۹۱ ☆ ارواء الغليل للالبانى، ۷/۵۴
الدر المنثور للسيوطى، ۲/۱۵۴ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۳/۵۵
۱۵۷۱۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى حق الزوج على المرأة ، ۱/۱۳۸
۱۵۷۲۔ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۳/۵۷ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲/۱۵۲
المطالب العالية لابن حجر ، ۱۶۱۲ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۴۸۰۸، ۱۶/۳۳۹

حَتّٰی تَرْجِعَ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شوہر کا حق بیوی پر یہ ہے کہ عورت کجاوہ پر بیٹھی ہو اور مرد اسی سواری پر اس سے قربت چاہے تو یہ منع نہ کرے۔ اور شوہر کا حق بیوی پر یہ بھی ہے کہ نفلی روزہ شوہر کی اجازت کے بغیر نہ رکھے۔ اگر روزہ رکھا تو بھوکی اور پیاسی رہنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اسکا روزہ قبول نہ ہوگا۔ اور شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے قدم نہ نکالے کہ اگر ایسا کیا تو اس پر آسمان وزمین کے فرشتے اور رحمت وعذاب کے فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے رہیں گے جب تک وہ واپس نہ لوٹ آئے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک زن خثعمیہ نے خدمت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! حضور مجھے سنائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے۔ میں زن بے شوہر ہوں اسکی ادا کی اپنے میں طاقت دیکھوں تو نکاح کروں ورنہ بیٹھی رہوں۔ یہ سنکر سرکار نے مندرجہ بالا فرمان ذی شان سنایا۔ یہ سنکر ان بی بی نے کہا: بلاشبہ اب میں کبھی شادی کا نام نہ لونگی۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۴

۱۵۷۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء ت امرأة الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالت : یا رسول الله ! انا فلانة بنت فلان، قال: قد عرفتك فما حاجتك ، قالت: حاجتی الی ابن عمی فلان العابد ، قا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قد عرفته ، قالت : یخطبنی فاخبرنی ما حق الزوج علی الزوجة ؟فان کان شیئا اطیقه تزوجته وان لم اطق لا اتزوج ۔ قال: مِنْ حَقِّهٖ لَوْ سَالَ مَنْخَرَاهُ دَمًا أَوْ قَيْحًا فَلَحِسَتْهُ بِلِسَانِهَا مَا أَدَّتْ حَقَّهٗ ، لَوْ كَانَ يَنْبَغِي لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا لِمَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهَا ۔ اذا سمعت هذا فقالت: والذی بعثك بالحق لا اتزوج ما بقیت الدنیا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بی بی نے حضور اکرم صلی

۱۵۷۳۔ المسند للحاکم، ۲/۱۸۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۵۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳/۵٤ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں فلاں بنت فلاں ہوں۔ سرکار نے فرمایا: میں نے تم کو پہچان لیا۔ انہوں نے عرض کیا: مجھے اپنے چچا زاد بھائی سے کام ہے۔ فرمایا: میں نے اسے بھی پہچان لیا۔ انہوں نے عرض کیا: اس نے مجھے نکاح کا پیام دیا ہے، تو آپ مجھے شوہر کے حقوق سے باخبر فرمائیں۔ اگر وہ میرے قابو کی چیز ہیں تو میں اس سے شادی کرلونگی۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: شوہر کے حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ اگر اسکے دونوں نتھنے خون اور پیپ سے بہ رہے ہوں اور بیوی اسے اپنی زبان سے چاٹے تو بھی شوہر کا حق ادا نہیں کرسکتی۔ اگر کسی انسان کا کسی انسان کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ کہ مرد جب بھی باہر سے اسکے سامنے آئے تو یہ اسے سجدہ کرے۔ کیونکہ خداوند قدوس نے مرد کو فضیلت ہی اس طرح کی دی ہے۔ یہ ارشاد سن کر ان بی بی نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپکو مبعوث فرمایا۔ رہتی دنیا تک میں نکاح کا نام نہ لونگی۔

۱۵۷۴۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنه قال: جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه و سلم با بنة له فقال: یا رسول اللہ ! هذه ابنتی قد ابت ان تزوج فقال لها النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم : أَطِيعِى أَبَاكِ ۔ فقالت : والذی بعثك بالحق لا أتزوج حتی تخبر نی ما حق الزوج علی الزوجة ؟ قال: حَقُّ الزَّوْجِ عَلىٰ زَوْجَتِهِ لَوْ كَانَتْ بِهِ قُرْحَةٌ فَلَحِسَتْهَا ، اَوِ انْتَثَرَ مَنْخَرَاهُ صَدِيْدًا اَوْ دَمًا ثُمَّ ابْتَلَعَتْهُ مَا أَدَّتْ حَقَّهُ، قالت: و الذی بعثك بالحق لا اتزوج ابد ا ، قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لَا تَنْكِحُوْ هُنَّ اِلَّا بِاِذْنِهِنَّ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی اپنی صاحبزادی کو لیکر بارگاہ عالم پناہ حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میری یہ بیٹی نکاح کرنے سے انکار کرتی ہے۔ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے والد محترم کا حکم مان، اس لڑکی نے عرض کیا: قسم اس پروردگار عالم کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا۔ میں اس وقت تک نکاح نہ کرونگی جب تک حضور یہ نہ بیان فرمادیں۔ کہ شوہر کا

۱۵۷۴۔ المستدرك للحاکم ۲۰۵/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۹۱/۷
الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۳/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۴/۲

حق عورت پر کیا ہے۔فرمایا: شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اس کے کوئی پھوڑا ہو اور عورت اسکو چاٹ کر صاف کرلے، یا اسکے نتھنوں سے خون یا پیپ نکلے اور عورت اس کو نگل لے۔تو مرد کے حق سے ادا نہ ہوئی اس لڑکی نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں کبھی شادی نہ کروں گی۔حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کا نکاح انکی مرضی کے بغیر نہ کرو۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام حافظ زکی الملت والدین کا قول ہے: اس حدیث کی سند جید اور اسکے سب راوی ثقات مشہورین ہیں۔سبحان اللہ، اس حدیث جلیل کو دیکھئے! دختر نا کتخدا کو نکاح سے انکار، باپ کو اصرار، باپ حضور کی بارگاہ میں شکایت کرتے ہیں، صاحبزادی عین دربار اقدس میں قسم کھاتی ہیں کبھی نکاح نہ کرونگی، اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نہ اس انکار کرنے والی پر ناراض ہوتے ہیں اور نہ اعتراض کرتے ہیں، بلکہ اولیاء کو ہدایت کرتے ہیں، جب تک انکی مرضی نہ ہو انکا نکاح نہ کرو۔　　فتاوی رضویہ ۵/۵۸۶

۱۵۷۵۔**عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أَعْظَمُ النَّاسِ حَقًّا عَلَى الْمَرْأَةِ زَوْجُهَا ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت پر سب سے بڑھکر حق شوہر کا ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۶۷

(۳) شوہر کی غیرت کا خیال بیوی پر لازم ہے

۱۵۷۶۔ **عن** أسماء بنت أبى بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنهما قالت: تزوجنى الزبير وماله فى الارض من مال ولامملوك ولا شىء غيرنا ضح وغيرفرسه،

۱۵۷۵۔ كنز العمال للمتقى، ۴۴۷۷۱، ۶/۳۳۱

۱۵۷۶۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الـ[illegible] ۲/۷۸۶
الصحيح لمسلم، باب جو ز ارداف المرأة لا جنبه ۲/۲۱۸
فتح البارى للعسقلانى، [illegible] ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۵/۴۱۱
الطبقات الكبرى، [illegible] ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۳۴۷

فکنت أعلف فرسه وأستقی الماء وأحرز غربه وأعجن ، ولم أکن أحسن أخبز، وکان یخبز جارات لی من الأ نصار وکن نسوة صدق ، وکنت أنقل النوی من أرض الزبیر التی أقطعه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم علی رأسی وهی منی علی ثلثی فرسخ ، فجئت یوما والنوی علی رأسی ، فلقیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ومعه نفر من النصار فدعا نی، ثم قال: أخ، أخ لیحملنی خلفه، فاستحییت أن أسیر مع الرجال ، وذکرت الزبیر فقلت : لقینی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وعلیٰ رأسی النوی ومعه نفر من أصحابه ، فأناخ لا رکب فاستحییت منه وعرفت غیرتك ، فقال: واللہ ،لحملك النوی کان أشد علی من رکوبك معه ، فقالت: حتی أرسل الیّ أبو بکر بعد ذلك بخادم یکفینی سیاسة الفرس فکأنما أعتقنی۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس وقت شادی کی اس وقت نہ انکے پاس مال تھا اور نہ کوئی غلام اور نہ کوئی اور دوسری چیز، صرف ایک کھجور کا باغ اور ایک انکا گھوڑا تھا۔ میں اس گھوڑے کیلئے چارہ لاتی، پانی پلاتی، اور کنویں سے پانی لاکر آٹا گوندھتی۔ چونکہ مجھ سے روٹی پکانا اچھی طرح نہیں آتی تھی اس لئے میری پڑوسن انصاری عورتیں روٹی پکا دیتی تھیں۔ وہ دیانت دار اور سچی عورتیں تھیں۔ میں حضرت زبیر کے اسی باغ سے جو سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو عطا کیا تھا کھجور کے دانے جمع کر کے دو میل دور سے لاتی تھی۔ ایک دن میں سر پر گٹھری رکھ کر لا رہی تھی کہ راستہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاقات ہوگئی۔ سرکار کے ساتھ انصار کی ایک جماعت بھی تھی۔

سرکار نے مجھے دیکھ کر بلایا تا کہ مجھے پیچھے اونٹ پر بٹھالیں۔ لیکن مجھے مردوں کے ساتھ سفر کرتے ہوئے شرم محسوس ہوئی۔ اس لئے میں نے منع کر دیا مجھے حضرت زبیر کی غیرت کا خیال بھی مانع ہوا۔ کیونکہ حضرت زبیر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں نہایت غیرت مند صحابی تھے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکی شرمندگی کو سمجھ گئے اور آگے بڑھ گئے۔ پھر جب میں گھر آئی اور میں نے پورا واقعہ حضرت زبیر کو سنایا تو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہارا گٹھلیاں سر پر لیکر چلنا مجھ پر زیادہ سخت تھا اس سے کہ تم حضور کے

ساتھ سوار ہولیتیں۔ پھر حضرت امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکے بعد میرے لئے غلام بھیج دیا کہ گھوڑے کی خدمت کیا کرتا تھا۔ تو گویا آپ نے مجھے آزاد کردیا۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۹۳

(۴) اکثر عورتیں شوہر کی نافرمانی کی وجہ سے جہنمی ہیں

۱۵۷۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : رَأَيْتُ النَّارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَآءَ قالوا: لم یا رسول اللہ ! قال: بِكُفْرِهِنَّ ، قیل : یکفرن باللہ ، قال: يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ، وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ،لَوْ أَحْسَنْتَ إِلىٰ إِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے آج دوزخ کو ملاحظہ کیا تو آج جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا۔ اور دوزخ میں میں نے اکثر عورتوں کو دیکھا۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! اسکی وجہ کیا ہے؟ سرکار نے فرمایا: انکے کفر کی وجہ سے، عرض کیا گیا: کیا اللہ تعالیٰ کا کفر کرتی ہیں؟ فرمایا: اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں۔ اور احسان نہیں مانتیں۔ اگر تم ان میں سے کسی کے ساتھ ایک طویل زمانے تک بھلائی کرتے رہے پھر تمہاری طرف سے تھوڑی سی کوئی بات خلاف مزاج دیکھے تو کہے گی میں نے تجھ سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۳

(۵) شوہروں کی اطاعت پر عظیم اجر

۱۵۷۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: جاء ت امرأۃ الی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقالت: انی رسولۃ النساء الیک ، واللہ ما

۱۵۷۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کفران العشیر ، ۷۸۳/۲
الصحیح لمسلم ، باب الکسوف ، ۲۹۸/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۲۹۸/۹ ☆ التمہید لابن عبد البر، ۳۰۳/۳

۱۵۷۸۔ کنز العمال للمتقی، ۱۴۵۶۹، ۸۶۲/۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳۰۶/۴
المصنف لعبد الرزاق، ۱۵۹۱۴، ۴۶۳/۸ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۵۲/۹

منهن امرأة علمت اولم تعلم الا وهی تهوی مخرجی الیك ، الله رب الرجال والنساء والهھن ، وانت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی الرجال والنساء ، کتب الله تعالیٰ الجهاد علی الرجال ، فان اصابوا اجروا، وان اسشهدوا کانوا احیاء عند ربهم یرزقون ، فما یعدل ذلك من النساء ؟ قال: طَاعَتُهُنَّ لِأَزْوَاجِهِنَّ ، وَالْمَعْرِفَةُ بِحُقُوقِهِمْ وَقَلِیْلٌ مِّنْکُنْ مَنْ یَّفْعَلُهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکرایک بی بی نے عرض کیا؛ یارسول اللہ! میں عورتوں کی بھیجی ہوئی عورت ہوں۔ جن عورتوں کو میری اس حاضری کی خبر ہے وہ، اور جنہیں خبرنہیں ہے وہ سب اس بات کی خواہش مند ہیں کہ میں ایک بات آپ سے دریافت کروں۔ وہ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں اور عورتوں سب کا پروردگار ہے۔ اور حضور سب کیلئے رسول بن کر مبعوث ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں پر جہاد فرض کیا ہے کہ فتح پائیں تو دولت مند ہو جائیں۔ اور شہید ہوں تو اپنے رب تبارک وتعالیٰ کے پاس زندہ رہیں اور رزق پائیں۔ اور ہم عورتیں انکے کاموں کا انتظام کرتی ہیں۔ تو ہمارے لئے وہ کونسی اطاعت ہے جو ثواب میں جہاد کے برابر ہو؟ سرکار نے ارشاد فرمایا: شوہروں کی اطاعت اور انکے حق پہچاننا۔ لیکن وہ عورتیں بہت کم ہیں جو اپنے شوہروں کے ان حقوق کی کامل طور پر ادائیگی کرتی ہیں۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۴

(۲) شوہروں کی فرمانبردار عورتیں جنتی ہیں

۱۵۷۹۔ **عن** أبی اُمامة الباهلی رضی الله تعالی عنه قال: اتت البنی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امرأة معها صبیان لها ، قد حملت احدهماوهی تقود الآخر ، فقال رسول ا لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حَامِلاَتٌ وَالِدَاتٌ مُرْضِعَاتٌ رَحِیْمَاتٌ بِأَوْلَادِهِنَّ لَوْلَا مَایَاتِیْنَ اِلیٰ أَزْوَاجِهِنَّ دَخَلَ مُصَلِّیَا تُهُنَّ الْجَنَّةَ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

۱۵۷۹۔ السنن لابن ماجه ، باب المرأة تؤدی حق زوجها ، ۱۴۶/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵۲/۵ ☆ المستدرك للحاکم ، ۱۷۳/۴
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۰۲/۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۴/۲
المصنف لعبدالرزاق، ۲۰۶۰۲، ۳۰۳/۱۱ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۴۷/۲

علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک عورت حاضر آئیں۔ انکے ساتھ دو بچے تھے۔ ان میں سے ایک حمل میں تھا، اور دوسرا گود میں۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: حمل کی سختیاں اٹھانے والیاں، ولادت کی تکلیف برداشت کرنے والیاں، دودھ پلانے والیاں، اور اولاد سے محبت وشفقت سے پیش آنے والیاں اگر اپنے شوہروں کی نافرمانیاں نہ کریں تو سیدھی جنت میں جائیں۔

(۷) شوہر کی نافرمانی سے بیوی نکاح سے خارج نہیں ہوتی

۱۵۸۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: ان امرأتی لاتمنع ید لامس، قال: غَرِّبْهَا، قال: اخاف ان تتبعها نفسی، قال: فَاسْتَمْتِعْ بِهَا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میری بیوی ہر کس وناکس سے خلوت گزیں ہو جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا: طلاق دے ڈال۔ بولے: مجھے خوف ہے کہ میری خواہش اس سے کہیں وابستہ نہ رہے۔ فرمایا: تو تم اس سے فائدہ حاصل کرتے رہو۔ ۱۲م

۱۵۸۰۔ السنن لابی داؤد، باب فی تزویج الابکار، ۲۸۰/۱
السنن للنسائی، باب تزویج الزانیہ، ۵۹/۲
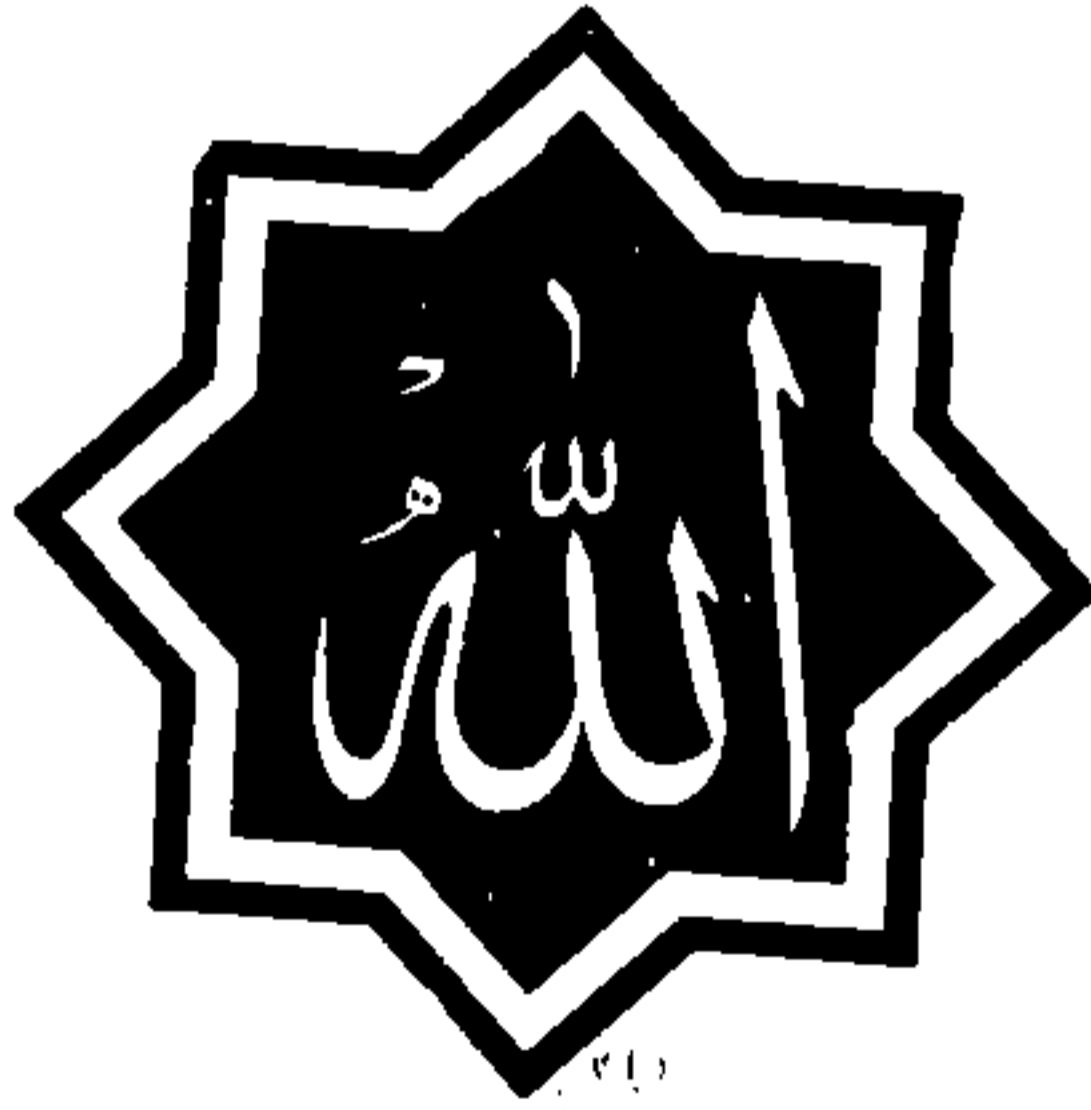
۵۔ نسب ورضاعت

(۱) اچھے نسب والوں میں نکاح کرو

۱۵۸۱۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقه رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: تَخَيَّرُوا لِنُطَفِكُمْ ، فَانْكِحُوا لِاَكْفَآءِ وَأَنْكِحُوا اِلَيْهِمْ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے نطفہ کیلئے اچھی جگہ تلاش کرو۔ کفو میں بیاہو اور کفو سے بیاہ کرلاؤ۔

۱۵۸۲۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: تَخَيَّرُوا لِنُطَفِكُمْ وَ اجْتَنِبُوا هٰذَا السَّوَادَ فَاِنَّهُ لَوْنٌ مُّشَوَّهٌ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے نطفہ کیلئے اچھی جگہ تلاش کرو کہ اور اس سیاہی سے بچو کہ یہ بدصورت رنگ ہے۔

۱۵۸۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : تَخَيَّرُوا لِنُطَفِكُمْ فَاِنَّ النِّسَآءَ يَلِدْنَ أَشْبَاهَ اِخْوَانِهِنَّ وَاَخَوَاتِهِنَّ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۵۸۱۔ السنن لابن ماجل ، باب الاکفاء ، ۱۴۲/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۱۳۳/۷ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۱۹۳
فتح الباری للعسقلانی، ۱۲۵/۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۴۸/۵
کنزالعمال للمتقی، ۴۵۵۹۳، ۳۰۱/۱۶ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴۱۵/۴
المغنی للعراقی، ۱۲۰/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹۶/۱
المستدرك للحاکم، ۱۷۷/۲ ☆

۱۵۸۲۔ کنز العمال للمتقی، ۴۴۵۵۷، ۲۹۵/۱۶ ☆

۱۵۸۳۔ کنز العمال للمتقی، ۴۴۵۵۶، ۲۹۵/۱۶ ☆ الکامل لابن عدی، ۲۴۲/۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹۶/۱ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے نطفہ کے لئے اچھی جگہ تلاش کرو، کہ عورتیں اپنے ہی کنبہ کے مشابہ جنتی ہیں۔

۱۰۸۴۔ **عن** أنس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: تَزَوَّجُوا فِي الْحِجْرِ الصَّالِحِ ، فَإِنَّ الْعُرُوقَ دَسَّاسٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھی نسل میں شادی کرو رگ خفیہ اپنا کام کرتی ہے۔

۱۰۸۵۔ **عن** أبي سعيد الخدري رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِيَّاكُمْ وَخَضْرَآءَ الدِّمَنِ ، أَلْمَرْأَةُ الْحَسْنَآءُ فِي الْمَنْبَتِ السُّوْءِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی ہریالی سے بچو۔ بری نسل میں خوبصورت عورت۔

اراءۃ الادب ۳۳

(۲) شریف ورذیل کا ثبوت

۱۰۸۶۔ **عن** عبدالله بن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أَلنَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَالْعِرْقُ دَسَّاسٌ ، وَأَدَبُ السُّوْءِ كَعِرْقِ السُّوْءِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جیسے سونے چاندی کی مختلف کانیں ہوتی ہیں یونہی آدمیوں کی ہیں، اور رگ خفیہ اپنا کام کرتی ہے، اور برا ادب بری رگ کی طرح ہے۔

اراءۃ الادب ۳۲

۱۰۸۴۔ اتحاف لاسادة للزبيدى، ۳۴/۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۴۵۵۹، ۲۹۶/۱۶
الكامل لابن عدى، ۷۳/۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱۹۷/۱
۱۰۸۵۔ كنز العمال للمتقى، ۴۴۵۸۷، ۳۰۰/۱۶ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۳۴۸/۵
۱۰۸۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۳۹/۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۷۴/۱

(۳)بغیر عمل نسبی شرافت کام نہیں دیتی

۱۵۸۷۔عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَبْطأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ یُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکا عمل کوتاہ ہو اسکو اسکی شرافت نسبی کام نہیں دیتی۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں نفی نفع مطلق ہے، نہ نفی مطلق۔ ورنہ معاذ اللہ کریمہ الحقنا بهم ذریتهم، کے صریح معارض ہوگی۔ ہاں آیت کریمہ " فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینهم یومئذ ولا یتساء لون " کے معارض نہیں کہ ایک وقت مخصوص کیلئے ہے۔الا ترى الى قوله تعالیٰ، ولایتساء لون مع قوله عز وجل " واقبل بعضهم علی بعض یتسائلون۔

اراءۃ الادب ۵۴۔

۱۵۸۸۔عن أبی نضرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: حدثنی من سمع خطبة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی وسط أیام التشریق فقال: یا أَیُّهاالنّاسُ! اَلَا اِنَّ رَبَّکُمْ وَاحِدٌ ، اِنَّ أَبَاکُمْ واحِدٌ، اَلَا لَافَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلیٰ أَعْجَمِیٍّ ولا لِعَجَمِیٍّ عَلیٰ عَرَبِیٍّ ، وَلَا لِأَحْمَرَ عَلیٰ أَسْوَدَ ، ولَا أَسْوَد علیٰ أَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰی۔ أَبَلَّغْتُ ؟ قالوا بلغ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، ثم قال : أَیُّ یَوْمٍ هٰذَا ؟ قالوا : یوم حرام، ثم قال: أَیُّ شَهْرٍ هٰذَا ؟ قالوا: شهر حرام ، قال: ثم قال: أَیُّ بَلَدٍ هٰذا؟ فالوا بلد حرام ، قال: فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ بَیْنَکُمْ دِمَائَکُمْ وَأَمْوَالَکُمْ ، کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ هٰذَا ، فِی شَهْرِکُمْ هٰذَا، فِی بَلَدِکُمْ هٰذَا،أَبَلَّغْتُ ؟ قالوا:بلغ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

۱۵۸۷۔ الصحیح لمسلم، کتاب الذکر، ۳۲۵/۲
الجامع للترمذی ابواب القرآن، ۱۱۸/۲
السنن لابی داؤد، باب فضل العلم، ۵۱۳/۲
السنن لابن ماجه باب فضل العلماء، ۲۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۲/۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۸/۱
موارد الظمئان للهیثمی، ۷۸
۱۵۸۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴۱۱/۵ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۵۱۹۸

وسلم، قال: يُبَلِّغُ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔

حضرت ابونضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے یہ حدیث ان صحابی نے روایت کی جنہوں نے ایام تشریق میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع کے موقعہ پر خطبہ سنا تھا۔ حضور نے فرمایا: اے لوگو! سنتے ہو، بیشک تمہارا رب ایک ہے۔ اور بیشک تمہارے باپ ایک ہیں۔ خبردار کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں، نہ عجمی کو عربی پر، اور نہ گورے کو کالے پر، اور نہ کالے کو گورے پر مگر تقوی کی بنا پر، کیا میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام تم تک پہونچا دیا؟ سب نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم تک پیغام خداوندی پہونچادیا۔ پھر فرمایا: یہ کونسا دن ہے؟ سب نے عرض کیا: حرمت والا دن، پھر فرمایا: یہ کونسا مہینہ ہے؟ سب نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: حرمت والا مہینہ، فرمایا: یہ کونسا شہر ہے؟ عرض کیا: حرمت والا شہر، فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے جان ومال اسی طرح حرام فرمادئے ہیں جس طرح یہ حرمت والا دن تمہارے اس مہینہ اور شہر میں۔ فرمایا: کیا میں نے پیغام خداوند قدوس کو تم تک پہونچا دیا؟ عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم تک پہونچادیا۔ فرمایا: تو چاہئے کہ حاضرین غائبین تک میرا یہ پیغام پہونچادیں۔۱۲

۱۵۸۹۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لی: اُنْظُرْ ! فَإِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِّنْ أَحْمَرَ وَلَا أَسْوَدَ ، أَلَا أَنْ تَفْضُلَهُ بِتَقْوٰی۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیکھو! تم کسی گورے اور کالے سے بہتر نہیں ہوسکتے۔

ہاں فضیلت تقوی کی بنا پر ہوتی ہے۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان دونوں احادیث میں آیت کریمہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ کی طرح سلب فضل کلی ہے نہ سلب کلی فضل۔　اراءۃ الادب ۵۴

۲۵۸۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۵۸/۵ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۱۹۵
التفسیر لابن کثیر ۳۶۵/۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۹۹/۶

(۴) نسب بدلنا حرام ہے

۱۵۹۰۔ **عن** أبی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنِ ادَّعٰی اِلیٰ غَیْرِ أَبِیْهِ وَهُوَ یَعْلَمُ أَنَّهٗ غَیْرُ أَبِیْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَیْهِ حَرَامٌ ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جواپنے باپ کے سوادوسرے کودانستہ اپناباپ بتائے اس پر جنت حرام ہے۔

اراءة الادب ٦٣

۱۵۹۱۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنِ ادَّعٰی اِلیٰ غَیْرِ أَبِیْهِ أَوِ انْتَمٰی اِلیٰ غَیْرِ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلآئِکَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِیْنَ، لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

۱۵۹۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الفرائض ، ١٠٠١/٢
الصحیح لمسلم ، کتا ب الحج ، ٤٤٢/١
السنن لابی داؤد ، ادب ١٢٠ ، باب فی الارجل ینمی الی غیر موالیه ١٩٧/٦
السنن لابن ماجه ، باب من ادعی الی غیر ابیه ١٩١/٢
السنن الکبری للبیهقی، ٤٠٣/٧ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ١٧٤/١
السنن للدارمی، ٢٤٣/٢ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ٥٣٧/٨
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٧٣/٣ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٣٣١٤
الصحیح لابی عوانة ، ٢٩/١ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٥٤/١٢
شرح السنة للبغوی، ٢٧٢/٩ ☆

۱۵۹۱۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم تولی العتیق الی غیر موالیه ، ٤٩٥
الجامع للترمذی، ٢١٢٠، باب الوصة الوارث ، ٣٣/٢
السنن لابن ماجه ، باب لوصیة الوارث ، ١٩٩/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٨١/١ ☆ السنن للدارمی، ٢٤٤/٢
السنن للدار قطنی، ٤١/٣ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ٥٣٧/٨
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٧٣/٣ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٩٨/١
نصب الرایة للزیلعی، ٥٧/٤ ☆ المطالب العالیة لابن حجر ، ٢٥٢٣
کنز العمال للمتقی، ١٢٩١٦، ٢٩٢/٥ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٣٤/١٧
البدایة و النهایة لابن کثیر ، ٣٤٨/٤ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ١٦٦/٧
تاریخ بغداد للخطیب، ٣٤٧/٢ ☆ جامع مسانید ابی حنیفه ، ٥٨/٢
الاسرار المرفوعة لعلی القاری، ٢٧١ ☆ الادب المفرد للبخاری، ٤٣٣

صَرفًا وَلَا عَدلًا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۰۷

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف نسبت کی، یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی دوسرے مولی کی طرف خود کو منسوب کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ اسکا فرض قبول فرمائے اور نہ نفل۔ ۱۲م

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرع مطہر میں نسب باپ سے لیا جاتا ہے۔ جس کے باپ دادا پٹھان یا مغل یا شیخ ہوں وہ انہیں قوموں سے ہوگا۔ اگرچہ اسکی ماں اور دادی سب سیدانیاں ہوں۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت خاص امام حسن اور امام حسین اور انکے حقیقی بھائی بہنوں کو عطا فرمائی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے ٹھہرے پھر انکی جو خاص اولاد ہے، ان میں بھی وہی قاعدہ عام جاری ہوا۔ کہ اپنے باپ کی طرف منسوب ہوں۔ اسی لئے سبطین کریمین کی اولاد سید ہیں۔ نہ بنات فاطمہ زہراء کی اولاد کہ وہ اپنے والدوں ہی کی طرف نسبت کی جائیگی۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۸۶۵

(۵) ولد الزنا پر کوئی گناہ نہیں

۱۵۹۲۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لَیسَ عَلیٰ وَلَدِ الزِّنَا مِن وِزرِ أبَوَیهِ شَیءٌ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والدین کا گناہ ولد الزنا پر کچھ نہیں۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۴۵۷

۱۵۹۲۔ المستدرک للحاکم　۱۱۲/٤　☆　الدر المنثور للسیوطی،　٦٧/٣
کنز العمال للمتقی، ۱۳۰۹۱، ۳۳۲/٥　☆

(۶) حرامی بچہ عموماً بدخصلت ہوتا ہے

۱۰۹۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلاثَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کا بچہ ماں باپ سے بھی بدتر ہوتا ہے۔

۱۰۹۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلاثَةِ اِذَا عَمِلَ بِعَمَلِ أَبَوَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کا بچہ ماں باپ سے بھی بدتر ہوتا ہے اگر ان جیسے کام کرے۔ ۱۲م

۱۰۹۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : فَرْخُ الزِّنَا لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کا بچہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

۱۰۹۶۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَا يَبْغِی عَلَی النَّاسِ اِلَّا وَلَدُ بَغِيٍّ وَالْاِبْنُ فِيهِ عِرْقٌ مِنْهُ۔

فتاوی رضویہ ۱۲۳/۴

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۰۹۳۔ المستدرك للحاكم ۱۰۰/٤ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۹۱/۳
مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۵۷/٦ ☆ العلل المتناهية ، ۱۸۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱۱/۲ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ٦٧٢
الكامل لابن عدی، ۹۱/۳ ☆
۱۰۹٤۔ المعجم الكبری للطبرانی، ۳٤٦/۱۰ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۵۸/۱۰
۱۰۹۵۔ كنز العمال للمتقی، ۱۳۰۸۹، ۳۳۲/۵ ☆
۱۰۹٦۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۳۳/۵ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۳۰٤/۳
كنز العمال للمتقی، ۱۳۰۹۳، ۲۳۳/۵ ☆ التاريخ الكبير للبخاری، ۱۰۲/٤
كشف الخفاء للعجلونی، ۵۱٦/۲ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ظلم نہ کرے مگر زنا کی اولاد، اور وہ جس میں اسکی کوئی رگ ہو۔

۱۵۹۷۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَدُ زَنْيَةٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کا بچہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔۱۲م

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ جب حرامی بچہ بھی وہی حرکات اختیار کرے۔ یا یہ مطلب ہے کہ یہ عادتوں اور خصلتوں میں غالبا ان سے بھی بدتر ہوتا ہے جبکہ علم وعمل اسکی اصلاح نہ کریں۔ کہ برے تخم سے بری ہی کھیتی ہی غلط پیدا ہوتی ہے۔

ع شمشیر نیک زآہن بد چوں کند کسے۔

یا یہ مطلب ہے کہ غالبا اس سے وہ افعال صادر ہونگے جو سابقین کے ساتھ دخول جنت سے روکیں گے۔ فتاوی رضویہ ۵/۴۵۸

(۷) بچہ بستر والے کا اور زانی کے لئے پتھر

۱۵۹۸۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنهاقالت : اختصم سعد بن أبی وقاص وعبد بن زمعة فی غلام ، فقال سعد :هذا يا رسول الله ابن أخی عتبة بن أبی وقاص ، عهد الی انه ابنه ، انظر الی شبهه ، وقال عبد بن زمعة : هذا أخی يا رسول الله ! ولد علی فراش ابی من وليدته ، فنظر رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم الی شبهه فرأی شبها بينا بعتبة ، فقال: هو لك يا عبد ! اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ کے درمیان ایک بچے کے بارے میں اختلاف ہوگیا۔ حضرت

۱۵۹۷۔ کنز العمال للمتقی، ۱۳۰۹۶، ۵/۳۳۲ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳/۳۰۷
مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۹۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۴۷۰

۱۵۹۸۔ الصحیح لمسلم، باب الولد للفراش، ۱/۴۷۰

سعد نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ میرا بھتیجا عتبہ بن ابی وقاص کالڑکا ہے۔ انہوں نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ میرا بیٹا ہے (تم اسکی پرورش کرنا) سرکار دیکھئے! یہ بچہ میرے بھائی سے کتنا مشابہ ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا یارسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے۔ میرے والد کے بستر پر انکی باندی سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب بچے کو دیکھا تو کامل طور پر عتبہ بن ابی وقاص سے مشابہ تھا۔ لیکن پھر بھی وہ بچہ عبد بن زمعہ کو دیتے ہوئے فرمایا: بچہ اسکا ہے جسکے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کیلئے پتھر ہیں۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جو عورتیں شوہر والی ہیں انکا حمل شوہر ہی کا قرار پائے گا۔ خواہ اس عورت کا حمل زنا سے ہو۔
فتاوی رضویہ ۵/۱۹۹

(۸) رشتۂ ولا نسبی رشتہ کی طرح ہے

۱۵۹۹۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلْوِلَاءُ لَحْمَةٌ کَلَحْمَةِ النَّسَبِ لَا یُبَاعُ وَلَا یُوْهَبُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولاء ایک رشتہ ہے جو نسب کے رشتہ کی طرح ہوتا ہے۔ نہ اسکو بیچا جاسکتا ہے۔ نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ امام عطاء بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب یہ تھا کہ جو شخص جس کے ہاتھ پر مسلمان ہوا اسکی ولاء اسی کیلئے ہے۔

۱۵۹۹۔ السنن الکبری للبیہقی، ۶/۲۴۰ ☆ المستدرک للحاکم، ۴/۳۷۹
المصنف لعبد الرزاق، ۱۶۱۴۹، ۹/۵ ☆ التمہید لابن عبد البر، ۳/۶۹
مجمع الزوائد للہیثمی، ۵/۲۳۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۹۶۲۴، ۱۰/۳۲۴
ارواء الغلیل للالبانی، ۶/۱۰۹ ☆ الکامل لابن عدی، ۵/۳۰۰
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۶۴۵، ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۴۸۱
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۴/۲۱۳ ☆ جامع مسانید ابی حنیفۃ، ۲/۱۷۳

۱۶۰۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهما قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَوْلیَ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کی ولاء جس قوم کیلئے ہو وہ اسی میں گنا جاتا ہے۔

۱۶۰۱۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَسْلَمَ عَلیٰ یَدَیْ رَجُلٍ فَلَهٗ وِلَآئُهٗ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کے ہاتھ پر کوئی شخص ایمان لائے تو اسکا رشتۂ ولاء اسی سے قرار پائیگا۔

۱۶۰۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ فَارِسٍ فَهُوَ قَرَشِیٌّ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اہل فارس کا جو شخص بھی ایمان لائے وہ قرشی ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۴۵۷

(۹) رضاعت سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے

۱۶۰۳۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهاقالت : قال

۱۶۰۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مولی القوم من انفسهم ۱۰۰۰/۲
السنن لابی داؤد، باب الصدقة علی بن هاشم، ۲۳۳/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۱۵۱/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۵۲/۸
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۰۴۴ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۴۰۴/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۴۸/۱۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۳۶/۴
کنز العمال للمتقی، ۱۶۵۱۷، ۴۵۶/۶ ☆ الکامل لابن عدی، ۳۳۸/۱
۱۶۰۱۔ الکامل لابن عدی، ۱۳۵/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۹۶۲۶، ۳۲۴/۱۰
السنن لدار قطنی، ۱۸۱/۴ ☆
۱۶۰۲۔ کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۲۱، ۳۸۳/۴ ☆
۱۶۰۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء یحرم من الرضاعة الخ، ۱۳۷/۱
کنز العمال للمتقی، ۱۵۶۶۱، ۳۷۱/۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴۵۲/۷
جمع الجوامع للسیوطی، ۴۷۹۵، ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۳۶/۵

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَاحَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے رضاعت کے رشتہ سے ان عورتوں کو حرام فرمادیا جن کو نسب سے حرام فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۵/۳۴۲
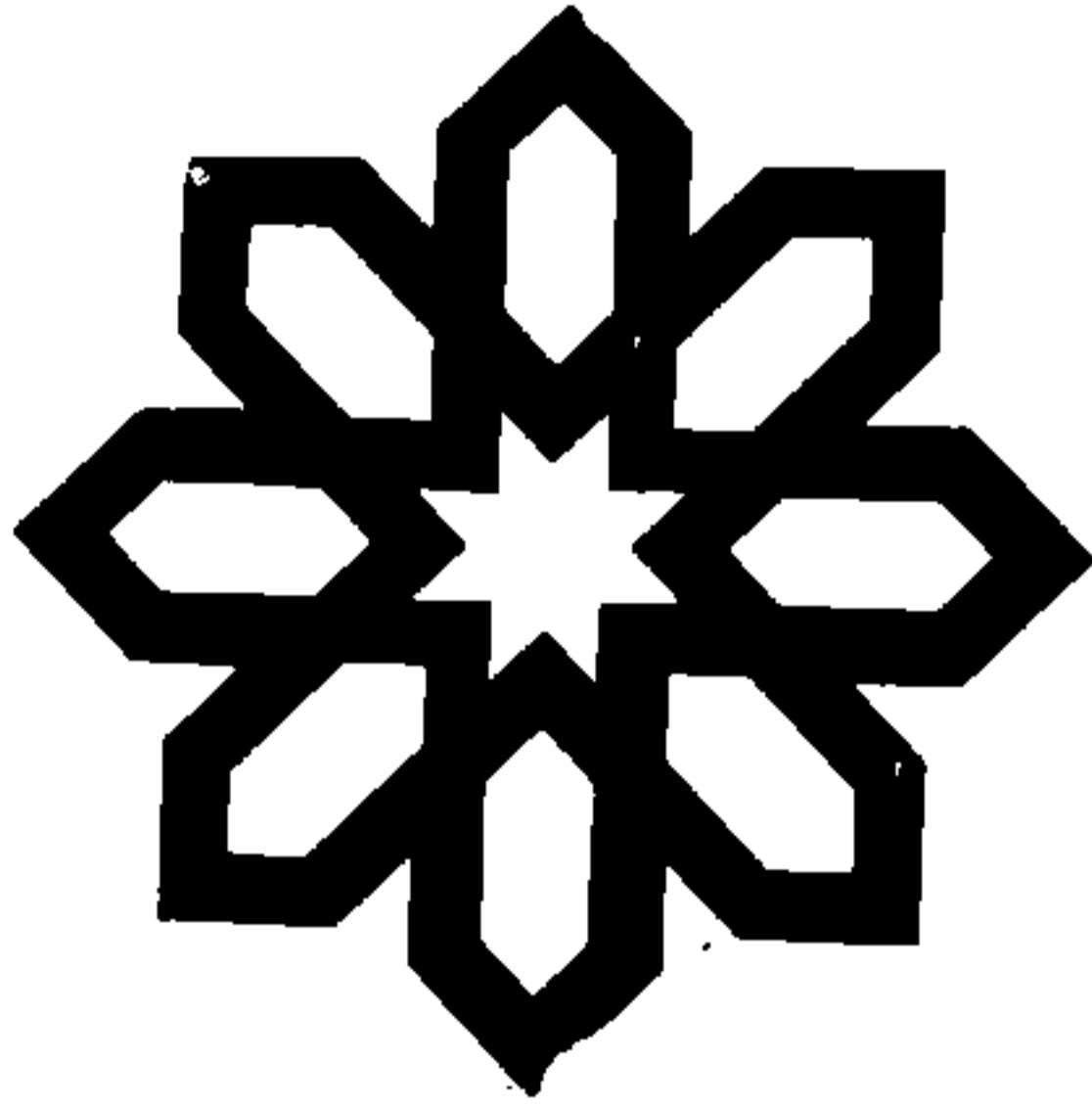
۱۵۰۳۔ ارواء الغلیل للالبانی، ۶/۲۸۵ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۶/۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۳۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۳۵۲
السنن لسعید بن منصور، ۹۴۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۳۵۲

٦۔اعلان نکاح

(۱)اعلان نکاح اور مساجد میں انعقاد مسنون ہے

١٦٠٤۔**عن** اُم المؤمنین عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنهاقالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:أَعْلِنُوا هٰذَا النِّكَاحَ ، وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَاضْرِبُو ا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۱۹۱

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نکاح کا اعلان کرو،اور انعقاد مسجدوں میں کیا کرو،اور اعلان کیلئے دف بجاؤ۔ ۱۲م

(۲) نکاح میں لوگوں کو اطلاع ضروری ہے

١٦٠٥۔**عن** محمدبن حاطب الجمحى رضى الله تعالىٰ عنه قال:قال رسول الله

١٥٠٤۔ الجامع للترمذى ، باب ما جاء فى اعلان النكاح ، ١٢٩/١
السنن لابن ماجه ، باب اعلان النكاح، ٥٦/١
الجامع الصغير للسيوطى، ٧٧/١ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٢٨٩/٤
حلية الاولياء لابى نعيم ، ٣٢٧/٨ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٢٣٢/٥
السنن الكبرى للبيهقى، ٢٨٨/٧ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ٢٢٦/٩
كشف الخفاء للعجلونى، ١٦٢/١ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٤٥٣٤، ٢٩١/١٦
ميزان الاعتدال ، ٦٦١٧ ☆ المسند لاحمدبن حنبل ، ٥/٤
المستدرك للحاكم ١٨٣/٢ ☆ شرح السنة للبغوى، ٤٧/٩
المغنى للعراقى، ٤٢/٢ ☆ تاريخ اصفهان لابى نعيم ، ١٧٤/١
١٦٠٥۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى اعلانك النكاح، ١٢٩/١
السنن للنسائى، كتاب النكاح ، اعلان النكاح بالصوت و ضرب الدف ، ٧٥/٢
السنن لابن ماجه ، باب اعلان النكاح، ١٣٨/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤١٨/٣ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٢٨٩/٧
المستدرك للحاكم ١٨٤/٢ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ٢٤٢/١٩
السنن لسعيد بن منصور ، ٦٢٩ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ٣١٢٣
كنز العمال للمتقى، ٤٤٥٥٢، ٢٩٥/١٦ ☆ شرح السنه للبغوى، ٢٦٣/٤
فتح البارى للعسقلانى، ٢٢٦/٩ ☆ ارواء الغليل للالبانى، ٥٠/٧
آداب الزفاف للالبانى، ٩٦ ☆ المغنى للعراقى، ٤٣/٢
اتحاف السادة للزبيدى، ٣٥٠/٥ ☆ تذكرة الموضوعات لابن القيسرانى ٥٣٠

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فَصْلُ مَابَیْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ فِی النِّکَاحِ۔　　ھادی الناس ۹

حضرت محمد بن حاطب جمحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال وحرام (نکاح وزنا) کے درمیان فرق اعلان ودف کے ذریعہ ہے۔ ۱۲م

(۳) شادی میں گانے کی محفل کا حکم

۱۶۰۶۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهاقالت : کانت عندی جاریة من الانصار زوجتها ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلَا تُغَنِّیْنَ ، فَاِنَّ هٰذَا الْحَیَّ مِنَ الْاَنْصَارِ یُحِبُّوْنَ الْغِنَآءَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک انصاری لڑکی تھی جسکی میں نے شادی کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا عورتوں نے گانا نہیں گایا۔ کیونکہ اس قبیلہ انصار کے لوگ تو گانا پسند کرتے ہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ گانے باجے کہ ان بلاد میں معمول ورائج ہیں بلاشبہ ممنوع وناجائز ہیں۔ خصوصا وہ ناپاک ملعون رسم کہ بہت خزاں بے تمیز احمق جاہلوں نے شیاطین ھنود ملاعین بے بہبود سے سیکھی، یعنی فحش گالیوں کے گیت گوانا مجلس کے حاضرین وحاضرات کو لچھے دار سنانا، سمدھیانہ کی عفیف پاک دامن عورتوں کو الفاظ زنا سے تعبیر کرنا کرانا، خصوصا اس ملعون رسم کا مجمع زناں میں ہونا، ان کا اس ناپاک فاحشہ حرکت پر ہنسنا، قہقہے اڑانا، اپنی کنواری لڑکیوں کو یہ سب کچھ سنا کر بدلحاظ بنانا، بے حیا بے غیرت خبیث بے حمیت مردوں کا اس شہدپن کو جائز رکھنا، کبھی برائے نام لوگوں کے دکھاوے کو جھوٹ سچا ایک آدھ بار جھڑک دینا، مگر بندوبست قطعی نہ کرنا، یہ شنیع گندی مردود رسم ہے جس پر صدہا لعنتیں اللہ عزوجل کی اترتی ہیں۔ اسکے کرنے والے، اس پر راضی ہونے والے، اپنے یہاں اسکا کافی انسداد نہ کرنے والے سب فاسق وفاجر مرتکب کبائر مستحق غضب جبار وعذاب نار ہیں۔ والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت

۱۶۰۶۔ السنن لابن ماجه ، باب الغناء و الدف ، ۱۳۸/۱

بخشے۔ آمین۔

جس شادی میں یہ حرکتیں ہوں مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس میں ہرگز شریک نہ ہوں۔ اگر نادانستہ شریک ہو گئے تو جس وقت اس قسم کی باتیں شروع ہوں فوراً اسی وقت اٹھ جائیں اور اپنی جورو، بیٹی، ماں، بہن کو گالیاں نہ دلوائیں، فحش نہ سنوائیں، ورنہ یہ بھی ان ناپاکیوں میں شریک ہونگے اور غضب الٰہی سے حصہ لیں گے۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

زنہار زنہار اس معاملہ میں حقیقی بہن بھائی بلکہ ماں باپ کی بھی رعایت ومروت روا نہ رکھیں، کہ لاطاعۃ لاحد فی معصیۃ اللہ،

ہاں شرع مطہر نے شادی میں بغرض اعلان نکاح صرف دف کی اجازت دی ہے۔ جبکہ مقصود سے تجاوز کر کے لہو مکروہ وتحصیل لذت شیطانی کی حدود تک نہ پہونچے۔ ولہذا اعطاء شرط لگاتے ہیں کہ قواعد موسیقی پر نہ بجایا جائے، تال وسم کی رعایت نہ ہو، نہ اس میں جھانجھ ہوں، کہ وہ خواہی نخواہی مطرب وناجائز ہیں، پھر اسکا بجانا بھی مردوں کو ہر طرح مکروہ ہے، نہ شرف والی بیبیوں کے مناسب، بلکہ نابالغہ چھوٹی چھوٹی بچیاں یا لونڈیاں باندیاں بجائیں اور اسکے ساتھ کچھ سیدھے سادھے اشعار، یا سہرے سہاگ ہوں جن میں اصلا نہ فحش ہو، نہ کوئی بے حیائی کا ذکر، نہ فسق وفجور کی باتیں، نہ مجمع زناں یا فاسقاں میں عشقیات کے چرچے، نہ نامحرم مردوں کو نغمۂ عورات کی آواز پہونچے۔ غرض ہر طرح منکرات شرعیہ ومظان فتنہ سے پاک ہوں تو اس میں بھی مضائقہ نہیں۔ جیسے انصار کرام کی شادیوں میں سدھیانے جا کر یہ شعر پڑھا جاتا تھا۔

اتیناکم اتیناکم ☆ فحیانا وحیاکم

ہم تمہارے پاس آئے۔ ہم تمہارے پاس آئے۔ اللہ ہمیں بھی زندہ رکھے تمہیں بھی جلائے۔ بس اس قسم کے پاک صاف مضمون ہوں تو اصل حکم میں اس قدر کی رخصت ہے مگر حال زمانہ کے مناسب یہ ہے کہ مطلق بندش کی جائے۔ کہ جہال حال خصوصاً زنان زماں سے کسی طرح امید نہیں کہ انہیں جو حد باندھ کر اجازت دی جائیگی۔ اسکے پابند رہیں گی۔ او رحد مکروہ تک تجاوز نہ کریں گے۔ لہذا سرے سے فتنہ کا دروازہ ہی بند کیا جائے۔ نہ انگلی نکلنے کی جگہ پائیں گے نہ آگے پاؤں پھیلائیں گے۔ خصوصا بازاری فاجرہ فاحشہ عورتیں رنڈیوں

ڈومنیوں کو ہرگز ہرگز قدم نہ رکھنے دیں، کہ ان سے حد شرعی کی پابندیاں محال عادی ہے، وہ بے حیائیوں فحش سرائیوں کی خوگر ہیں۔ منع کرتے کرتے اپنا کام کرگزریں گی۔ بلکہ شریف زادیوں کا ان آوارہ بدوضعوں کے سامنے آنا ہی سخت بے ہودہ و بیجا ہے۔ صحبت بد زہر قاتل ہے اور عورتیں نازک شیشیاں جنکے ٹوٹنے کی ادنی ٹھیس بہت ہوتی ہے۔

فتاوی رضویہ ۹/ ۷۸

۱۶۰۷۔ **عن** الربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: جاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدخل حین بنی علی ، فجلس علی فراشی کمجلسك منی ، فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف ، ویندبن من قتل من آبائی یوم بدر۔

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب میری رخصتی ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ اور اس طرح میرے بستر پر آکر جلوہ افروز ہوئے۔ جیسے آپ (خالد بن ذکوان راوی حدیث) بیٹھے ہیں پس کچھ لڑکیاں دف بجا کر اپنے ان بزرگوں کے کارنامے بیان کررہی تھیں جو غزوۂ بدر میں جام شہادت نوش فرماگئے تھے۔

۱۶۰۸۔ **عن** اُم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہاانہازفّت امرأۃ الی رجل من الانصا ر ،فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :یَا عَائِشَۃُ ! مَا کَانَ مَعَکُمْ لَھْوٌ ، فَاِنَّ الْاَنْصَارَ یُعْجِبُھُمُ اللَّھْوُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک عورت کا نکاح کسی انصاری مرد کے ساتھ کردیا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! تمہارے پاس بچیوں کیلئے کوئی گانے بجانے کی چیز نہیں کہ انصار کو یہ پسند ہے۔

۱۶۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ضرب الدف فی النکاح، ۲/۷۷۳
السنن لابی داؤد ، الادب، باب فی الغناء ، ۲/۶۷٤
السنن الکبری لبیھقی، ۷/۲۸۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/۵۵۸
فتح الباری للعسقلانی، ۹/۲۰۲ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۹/٤۷
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۳۱٤۰ ☆
۱۶۰۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب النسوۃ اللاتی یھد ین الخ، ۲/۷۷۵
آداب الزفاف للالبانی، ۹٤ ☆ تلبیس ابلیس لابن الجوزی، ۲۳۱

۱۶۰۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: انکحت عائشة رضی الله تعالیٰ عنها ذات قرابة لها من الأنصا ر ، فجاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: أَهَدَيْتُمُ الْفَتَاةَ ؟قالوا : نعم، قال: أَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ تُغَنِّي؟ قالت: لا، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:اِنَّ الْاَنْصَارَ قَوْمٌ فِيهِمْ غَزَلٌ، فَلَوْبَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَّقُوْلُ: اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ،فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ۔ ھادی الناس ۹

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی کسی رشتہ دار لڑکی کا نکاح ایک انصاری سے کردیا۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے لڑکی کو رخصت کردیا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں،فرمایا: کیا تم نے اسکے ساتھ کوئی گانے والی بچی بھی بھیجی ہے۔ام المؤمنین نے عرض کیا: نہیں،اس پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اسکے ساتھ کسی کو بھیج دیتے تو اچھا تھا جو یہ کہتی جاتیں۔ہم تمہارے پاس آئے،ہم تمہارے پاس آئے۔اللہ ہمیں بھی زندہ رکھے تمہیں بھی جلائے۔۱۲م

۱۶۱۰۔ **عن** السائب بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه قال: لقی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جواری یتغنین یقلن:تحیونا نحییکم : فوقف رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، ثم دعاهن فقال: لَا تَقُوْلُوا هٰكَذَا ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: حَيَّانَا وَاِيَّاكُمْ ، فقال رجل: یارسول الله ! اترخص للناس فی هذا؟ قال: نَعَمْ، اِنَّهٗ نِكَاحٌ لَاسَفَاحٌ، أَشِيْدُوْا بِالنِّكَاحِ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملاقات چند بچیوں سے ہوئی جو گا رہی تھیں۔تم ہمیں سلام کرو ہم تمہیں سلام کریں۔ حضور سید عالم یہ سنکر تشریف فرما ہوئے۔اور انکو بلا کر فرمایا: اس طرح نہ کہو! بلکہ یوں کہو! اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں زندہ سلامت رکھے۔ایک مرد بولے یا رسول اللہ ! کیا لوگوں کو اس طرح کے گانے کی اجازت ہے؟فرمایا: ہاں،یہ نکاح ہے زنا نہیں،نکاح کا خوب چرچا اور اعلان کرو۔

۱۶۰۹۔ السنن لابن ماجه ، باب الغناء و الدف ، ۱۳۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۱/۳ ☆
۱۶۱۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵۲/۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۸/۳

۱۶۱۱۔ **عن** عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: دخلت علی قرظة بن کعب وأبی مسعود الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی عرس واذا جواری یغنین فقلت : أی صاحبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واہل بدر ! یفعل ھذا عند کم فقال: اِجلس اِن شئت ، فاسمع معنا ، وان شئت فاذھب ، فانہ قد رخص لنا فی اللھو عند العرس ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۴۳

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت قرظہ بن کعب اور حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک شادی میں پہونچا، تو وہاں کچھ بچیاں گا رہی تھیں۔ میں نے کہا: اے رسول اللہ کے بدری صحابہ! یہ تمہارے سامنے کیا ہو رہا ہے؟ بولے: بیٹھ جاؤ! چاہو تو سنو ورنہ چلے جاؤ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شادیوں کے موقعہ پر اس طرح کی خوشی ومسرت والی چیزوں کی اجازت عطا فرمائی ہے۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام عینی عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں ولیمۂ نکاح میں دف بجانے اور اس جیسے کھیل کرنے کے جواز پر علماء کا اتفاق ہے۔

مرقات میں ہے۔ کہا گیا ہے کہ وہ لڑکیاں نہ حد شہوت کو پہونچی تھیں اور نہ انکے دف میں جھانجھ تھے۔

اکمل الدین بابرتی نے کہا: اس حدیث میں بغرض اعلان نکاح اور زفاف کے وقت دف بجانے کی دلیل ہے۔ بعض لوگوں نے ختنہ، عیدین، سفر سے آمد اور احباب کے اجتماع مسرت کو بھی اسی سے لاحق کیا ہے۔ نیز اس سے مراد وہ دف ہے جو اگلوں کے زمانے میں ہوتا تھا۔ لیکن اب ایسا دف جس میں جھانجھ ہوں وہ تو بالاتفاق مکروہ ہونا چاہئے۔

علامہ جامی نے فتاوی سراجیہ سے نقل کی کہ شادی میں دف بجانے کا جواز اسی وقت ہے کہ اس میں گھنگھرو نہ ہوں۔ اور طرب کے طور پر نہ بجایا جائے۔ زمانۂ حدیث اور عہد رسالت میں دف کے اندر گھنگھرو ہونے کا ثبوت نہیں۔ یہ تو ایک نیا تماشا ہے جسے بعد کے لوگوں میں بیکاروں اور تماشائیوں نے ایجاد کیا۔

۱۶۱۱۔ السنن للنسائی، باب اللھو و الغناء عند العرس، ۲/۷۷

خیال رہے کہ ہرلہو حرام ہے چھوٹا ہو یا بڑا۔رہا وہ جو شادی وغیرہ میں جائز اور مباح فرمایا گیا۔یعنی دف بجانا اور شعر پڑھنا مباح اور مندوب ارادے سے، نہ کہ تماشہ اور معیوب کھیل کے طور پر۔تو اسے صورۃ لہو کہا گیا ہے۔جیسے تینوں سنتوں کو،یعنی گھوڑے،عورت اور تیر اندازی سے کھیل کرنے کو اسی بنا پر لہو کہا گیا ہے۔

رہا اعلان نکاح کیلئے بندوق کی گولی چھوڑنا تو اس میں شک نہیں کہ نکاح میں اعلان مطلوب و مندوب ہے تاکہ نکاح اور سفاح میں فرق ہو جائے۔حدیث میں دف کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ نکاح اور سفاح میں آواز و اعلان کے ذریعہ فرق کرو۔اور بندوق بھی ایک آواز ہی ہے جس سے اعلان ہوتا ہے بلکہ اس مقصد میں اسے زیادہ دخل ہے۔

مختصر یہ کہ نہی مفقود ہے اور یہ عمل مفید مقصود ہے۔تو اسکا جواز بلاشبہ حاصل و موجود ہے۔اور ممانعت کی بات مردود ہے۔کیا کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس چیز سے روکے جس سے اللہ و رسول نے نہیں روکا۔جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔لیکن بعض جہال وہابیہ نے اسکو اسراف کہا اور اس بنیاد پر حرام کہدیا حالانکہ یہ اسراف کے معنی سے جہالت پر مبنی ہے۔اسراف کا معنی ہے۔نامحمود غرض میں خرچ کرنا۔میانہ روی سے آگے بڑھنا۔حد سے تجاوز کرنا۔اور بس۔ ھادی الناس ۱۹ تا ۵۳ ملخصا۔

(۴) شادی سے قبل عورت کو دیکھ لینا جائز ہے

۱۶۱۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: كنت عند النبی صلی الله تعالىٰ عليه و سلم فاتاه رجل فاخبره انه تزوج امرأة من الانصار ، فقال له رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم: أَنَظَرْتَ اِلَيهَا ؟ قال: لا ، قال: فَاذْهَبْ ، فَانْظُرْ اِلَيهَا فَاِنَّ فِی أَعْيُنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ایک شخص حاضر ہوئے۔اور عرض کیا: میں ایک انصاری عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس عورت کو دیکھ لیا ہے؟ عرض کیا: نہیں، آپ نے فرمایا: جاؤ دیکھ لو! کیونکہ انصار کی آنکھ میں کچھ

۱۶۱۲۔ الصحیح لمسلم ، باب النظر الی وجهها قبل خطبتها، ۱/۴۵۶

ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کسی کے عیب کو دوسروں پر خالص خیر خواہی کی نیت سے بیان کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے۔ کہ اسمیں مصلحت دینیہ ہے اور معاذ اللہ اعتراض کے پہلو سے پاک ہے۔ جیسے کچھ لوگ کسی طرف عازم سفر ہیں انکو بتانا کہ فلاں راستہ بہت خراب ہے۔ اس راستہ سے نہ جاؤ۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۱۶۷
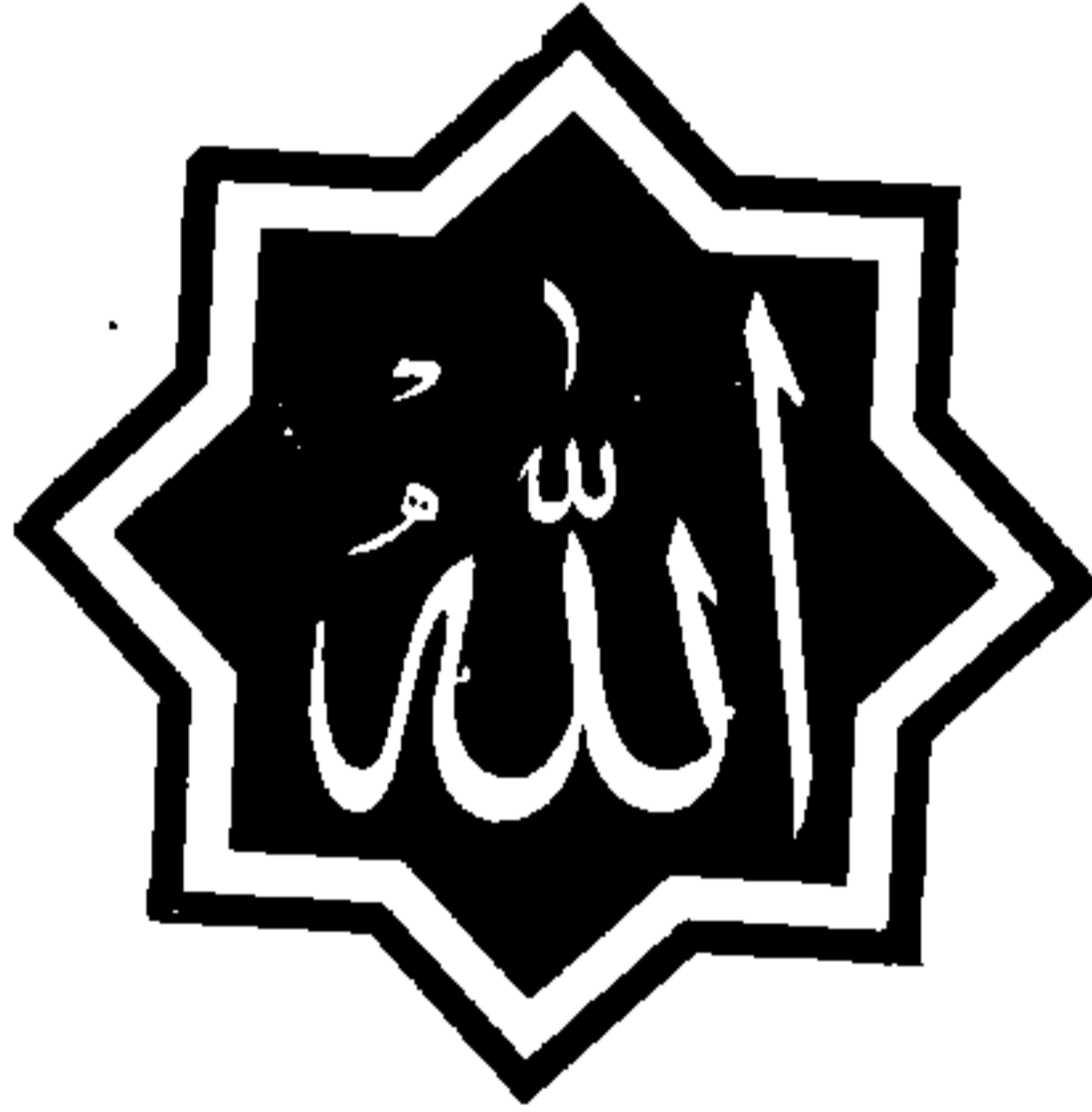
۷۔ مباشرت

(۱) بغیر غسل چند بیبیوں کے پاس جاسکتا ہے

۱۶۱۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالىٰ عنه قال: كان النبی صلی الله تعالی عليه وسلم يطوف على النساء بغسل واحد۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی غسل سے اپنی ازواج مطہرات پر طواف فرماتے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۸۰

(۲) وقت جماع برہنگی صحیح نہیں

۱۶۱۴۔ **عن** عتبة بن عبد السلمی رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلی تعالىٰ عليه سلم: إِذَا أَتٰى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ فَلْيَسْتَتِرْ، وَلَا يَتَجَرَّدُ تَجَرُّدَ الْعِيْرَيْنِ۔

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے تو پردہ کرے۔ اور جنگلی گدھوں کی طرح برہنہ نہ ہو۔ ۱۲م

۱۶۱۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب من طاف على نسائه بغسل واحد، ۷۸۵/۲
الصحيح لمسلم، باب الحيض، ۱۴۴/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء في الرجل يطوف على نسائه، الخ، ۲۰/۱
السنن للنسائی، باب اتيان النساء قبل احداث الغسل، ۳۰/۱
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فيمن يغتسل من جميع نسائه، ۴۴/۱
السنن للدارمی، ۴۴/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۵/۳
الجامع الصغير للسيوطی، ۴۳۶/۲ ☆ الصحيح لابی عوانة، ۲۸۰/۱
اتحاف السادة للزبيدی، ۳۶۹/۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۷/۲
حلية الاولياء لابی نعيم، ۱۰۰/۷ ☆

۱۶۱۴۔ السنن لابن ماجه، باب التستر عند الجماع، ۱۳۸/۱

۸۔نکاح پر قدرت نہ ہو تو کیا کرے

(۱) صاحب استطاعت نکاح کرے ورنہ روزہ رکھے

١٦١٥۔**عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَ ةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جوانوں کے گروہ تم میں سے جو بھی نکاح کی قدرت رکھتا ہے تو وہ نکاح کرے، اور جسکو یہ قدرت نہیں اسکو روزہ رکھنا چاہئے کہ روزہ خواہشات نفسانی کو توڑتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۳۱۵/۶

١٦١٦۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنهاقالت :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِى فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ بِسُنَّتِى فَلَيْسَ مِنِّى وَتَزَوَّجُوا فَإِنِّى مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ ، وَمَنْ كَانَ ذَا طَوْلٍ فَلْيَنْكِحْ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصِّيَامِ ، فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح میری سنت ہے تو جس شخص نے میری سنت پر عمل نہیں کیا وہ مجھ سے نہیں۔ اور تم لوگ شادیاں کرو کہ میں تمہارے سبب باقی امتوں پر کثرت کا اظہار کرونگا۔ اور جو شادی کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرے۔ اور جس میں اتنی وسعت نہیں وہ روزہ رکھے۔ کہ اس سے شہوت ختم ہوتی ہے۔

١٦١٥۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب من استطاع امنكم الباءة ٧٥٨/٢
كنز العمال للمتقى، ٤٤٤٠٨، ٢٧٢/١٦ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٢٨٦/٥
المغنى للعراقى، ٢٣/٢ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ١٨٣٠
تاريخ اصفهان لابى نعيم ٢٤٤/١ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٢٥٢/٤
١٦١٦۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فى فضل النكاح، ١٣٤/١
المغنى للعراقى، ٤١/٣ ☆

١٦١٧۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَ ةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ جواناں تم میں سے جسے نکاح کی طاقت ہو وہ نکاح کرے، کہ نکاح پریشان نظری وبدکاری سے روکنے کا سب سے بہتر طریقہ ہے، اور جسے ناممکن ہو اس پر روزے لازم ہیں۔ کہ کسر شہوت نفسانی کردیں گے۔
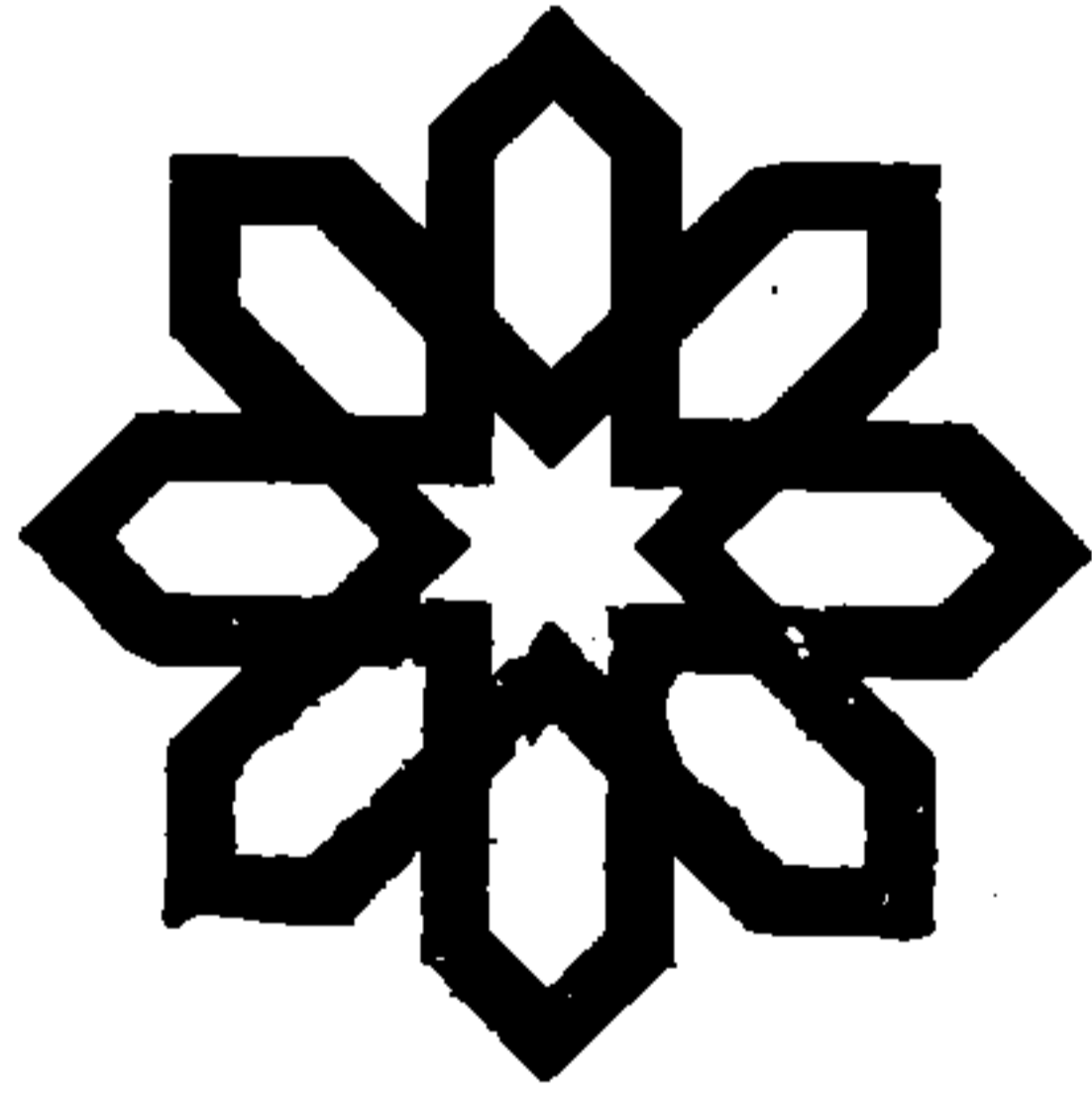
١٥١٧۔ الصحيح لمسلم، كتاب النكاح، ٤٤٩/١
السنن الكبرى للبيهقى، ٢٩٦/٤ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٣٨٧/١
الترغيب والترهيب للمنذرى، ٤٠/٣ ☆ شرح السنة للبغوى، ٣/٩
فتح البارى للعسقلانى، ١٠٦/٩ ☆ المعجم الكبرى للطبرانى، ١٤٩/١٠

۱۰

کتاب الطلاق

ابواب
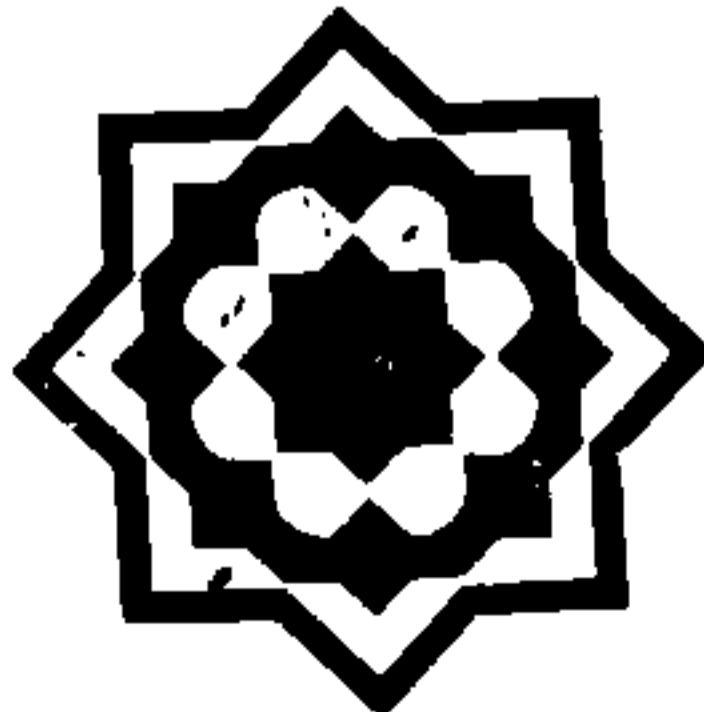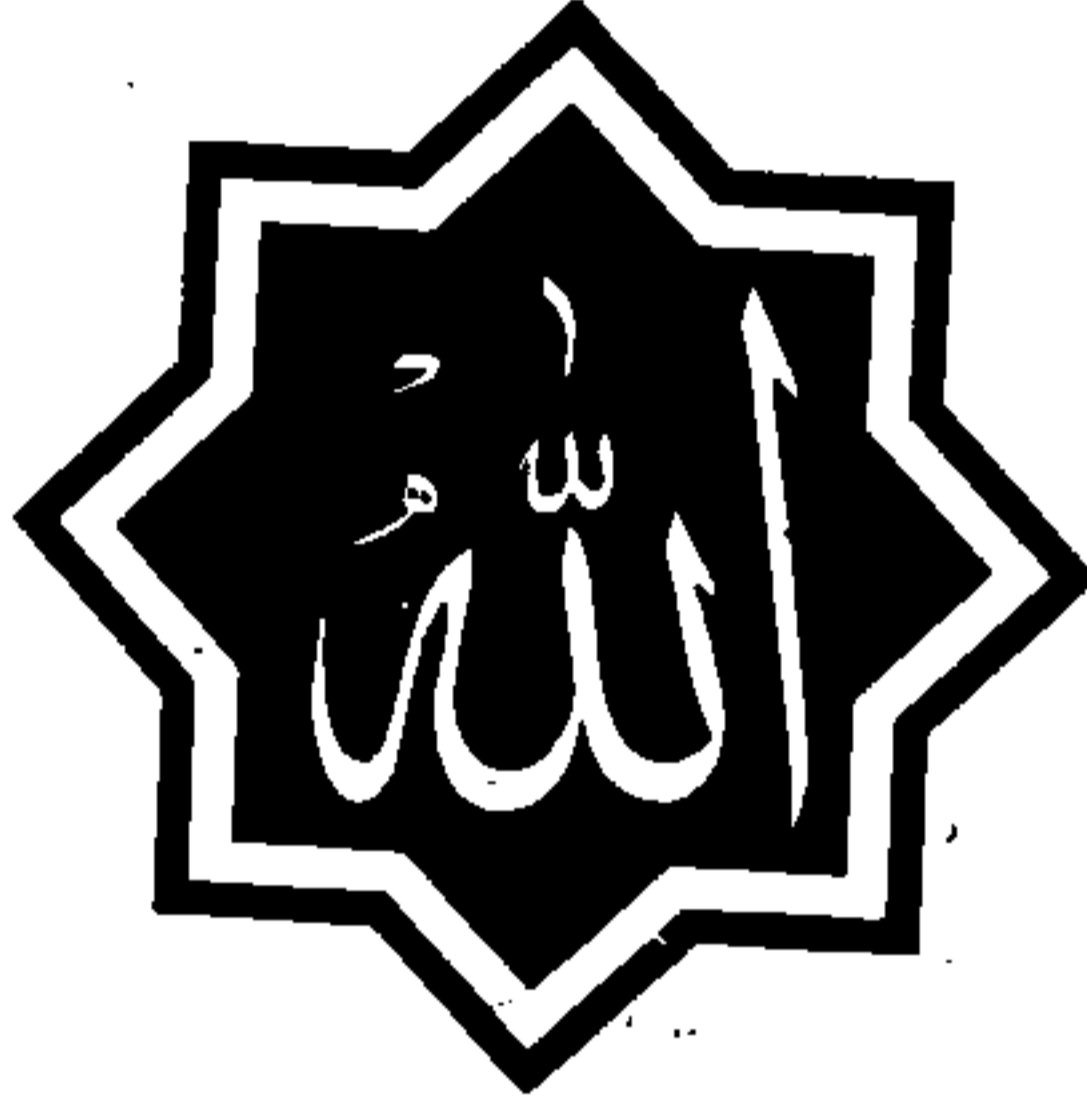
ا۔ طلاق کی شرعی حیثیت

(۱) مباح چیزوں میں مبغوض تر طلاق ہے

۱۶۱۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ الطَّلَاقُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں زیادہ ناپسند طلاق ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلاوجہ شرعی طلاق دینا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند و مبغوض و مکروہ ہے۔ مگر شوہر اسکا اختیار ضرور رکھتا ہے۔ اگر دیگا تو ہو جائیگی۔ پھر اگر زوجہ سے ابھی خلوت یعنی بغیر کسی مانع کے تنہا یکجائی نہ کی۔ یا زوجہ کہ دس سالہ ہے قابلیت جماع اصلا نہ رکھتی ہو جب تو نصف مہر دینا ہوگا اگر بندھا ہو۔ اور اگر کچھ نہ بندھا تھا تو ایک پورا جوڑا جس میں دوپٹہ پاجامہ اور عورتوں کے چھوٹے کپڑے اور جوتا سب کچھ ہو۔ اور مرد و عورت دونوں کے لحاظ سے عمدہ نفیس یا کم درجہ، یا متوسط ہو، دینا آویگا۔ جسکی قیمت نہ پانچ درہم سے کم ہو نہ عورت کے نصف مہر سے زیادہ ہو۔ اگر مرد و عورت دونوں غنی ہیں تو نفیس۔

اور دونوں فقیر تو ادنی۔ اور ایک فقیر دوسرا غنی تو متوسط اور اگر دس سالہ لڑکی قابل جماع ہے اور خلوت ہو چکی تو پورا مہر لازم ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۵/۶۰۲

فتاوی رضویہ ۵/۷

۱۶۱۸۔ السنن لابی داؤد، باب کراهية الطلاق، ۱/۲۹۶
السنن لابن ماجه، باب الطلاق، ۱/۱۴۶
الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۱۰ ☆ التفسير للبغوی، ۲/۶۵
شرح السنة للبغوی، ۹/۱۹۵ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۵/۳۹۱
الكامل لابن عدی، ۶/۴۶۱ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱/۲۸۸
التفسير لابن كثير، ۲/۳۸۲ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۲/۷۲
علل الحديث لابن ابی حاتم، ۹۷۱۲،

(۲) کثرت نکاح وطلاق ممنوع ہے

۱۶۱۹۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:تَزَوَّجُوا وَلَا تُطَلِّقُوا ! فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ لَایُحِبُّ الذَّوَّاقِیْنَ وَالذَّوَّاقَاتِ ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نکاح کرو، اور جب تک عورت کی طرف سے کوئی شک پیدانہ ہوطلاق نہ دو! کہ اللہ تعالیٰ بہت چکھنے والے مردوں اور بہت چکھنے والی عورتوں کودوست نہیں رکھتا۔

جدالممتار ۲/۴۶۴

(۳) طلاق کی قسم کھانا اور کھلانا صفت نفاق ہے

۱۶۲۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَاحَلَفَ بِالطَّلَاقِ مُؤمِنٌ ، وَمَااسْتَحْلَفَ بِهٖ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مومن طلاق کی قسم نہ کھاتا ہے اور نہ کھلاتا ہے، ہاں جومنافق صفت انسان ہووہ ایسا کرتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۵/۷۸۶

(۴) زمانہ جاہلیت میں ایک مجلس کی چند طلاقوں کی حیثیت نہ تھی

۱۶۲۱۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: کان الناس اوالرجل یطلق امرأته ماشاء ان یطلقها وهی امرأته اذا ارتجعها وهی فی العدة ان طلقها مأة مرة أو أکثر حتی قال رجل لامرأته: والله لا اطلقك فتبینین منی ولا

۱۶۱۹۔ کنز العمال للمتقی، ۲۷۸۷۳، ۹/۶۶۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۱۹۷
تاریخ بغداد للخطیب، ۱۲/۱۹۱ ☆ تنزیه الشریعة للابن عراق، ۲/۲۰۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۳۶۱ ☆ الکامل لابن عدی،
۱۶۲۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۸۲ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/۲۴۹ ☆
۱۶۲۱۔ الجامع للترمذی ، ابواب الطلاق و اللعان ، ۱/۱۴۳
السنن الکبری للبیهقی، ۷/۳۳۳ ☆

/ورديك أبدا قالت:و كيف ذاك ؟قال: أطلقك فكلما همت عدتك ان تنقضى راجعتك فذهبت المرأة حتى دخلت على عائشة فأخبرتها ، فسكتت عائشة حتى جاء النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاخبرته فسكت النبى صلى الله تعالىٰ عليه سلم حتى نزل القرآن ، اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ ، قالت عا ئشة رضى الله تعالىٰ عنها : فاستانف الناس الطلاق من كان طلق ومن لم يكن طلق ۔ فتاوی رضویہ ۸۲/۵ ۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ اپنی بیویوں کو جتنی چاہتے طلاق دیتے لیکن وہ انکی بیوی بدستور رہتی، اس طرح کے عدت میں اس سے رجعت کر لیتے ۔ خواہ انہوں نے ایک سو یا اس سے بھی زائد طلاقیں دی ہوں ۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ زمانۂ اسلام میں ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: خدا کی قسم نہ تو میں تجھے طلاق دونگا کہ تو مجھ سے جدا ہو جائے ، اور نہ ہی تجھے کبھی پناہ دونگا ۔ عورت نے پوچھا وہ کیسے؟ اس نے کہا: تجھے طلاق دونگا اور جب عدت پوری ہونے لگے گی تو رجعت کر لونگا ۔ وہ عورت ام المؤمنین حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئی ۔ اور واقعہ سنایا، ام المؤمنین خاموش رہیں ۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے ۔ تو آپ سے واقعہ عرض کیا گیا: آپ نے بھی سکوت فرمایا: یہاں تک کہ قرآن کریم کی یہ آیات نازل ہوئیں ۔ طلاق دو مرتبہ ہے، اسکے بعد یا تو اچھے طریقے سے روک لینا ہے یا احسان کے ساتھ چھوڑ دینا ہے ۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں: تو لوگوں نے اس طریقے سے طلاق دینا شروع کی جس نے پہلے طلاق دے دی تھی اور جس نے نہیں دی تھی اس نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا۔۱۲م

۱۶۲۲۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت:لم يكن للطلاق وقت يطلق اِمرأته ثم يراجعها مالم تنقضى العدة ، و كان بين رجل وبين اهله بعض مايكون بين الناس ،فقال: والله ! لا تركنك لا ايما ولا ذا ت زوج ، فجعل يطلقها حتى اذا كادت العدة ان تنقضى لرجعها ، ففعل ذالك مرارا ، فانزل الله نيه ، اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ، فوقت لهم الطلاق ثلاثا ،يراجعها فى الواحدة والثنتين،وليس فى الثلاثة رجعة حتى تنكح

۱۶۲۲۔ السنن الکبری للبیهقی، ۳۲۳/۷

زوجاغیرہ۔ فتاوی رضویہ ۵/۷۸۲

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ پہلے طلاق کی کوئی تعداد یا اسکا کوئی وقت مقرر نہیں تھا۔کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دیتا پھر اس سے جب تک عدت نہ گزری ہوتی رجعت کر لیتا ایک شخص اور اسکی بیوی کے درمیان کوئی نہ خوش گوار واقعہ رونما ہوا شوہر نے قسم کھا کر کہا: میں تجھے ضرور چھوڑ دوں گا۔لیکن اس طرح کہ نہ تو مطلقہ ہوگی اور نہ شوہر والی، پھر اس شخص نے اسکو طلاق دیدی اور جب عدت گزرنے کے قریب ہوئی تو رجعت کر لی اور اس طرح بارہا کرتا رہا چنانچہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، الطلاق مرتا ن الآیۃ، لہذا تین طلاقیں متعین ہوگئیں۔ایک یا دو تک رجعت کا اختیار ہے لیکن تیسری کے بعد نہیں جب تک دوسرے شوہر سے نکاح، صحبت اور طلاق کے بعد عدت نہ گزر جائے۔۱۲م

(۵) طلاق مغلظہ اور حلالہ کا حکم

۱۶۲۳۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: جاء ت امرأة رفاعة القرظی الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: فقالت: انی کنت عند رفاعة فطلقنی فبت طلاقی، فتزوج بعده عبد الرحمن بن الزبیر ومامعه الامثل هدبة الثوب، فقال: أَتُرِیدِینَ أَنْ تَرْجِعِی اِلیٰ رِفَاعَةَ؟ قالت: نعم، قال: لَا، حَتّٰی تَذُوقِی عُسَیْلَتَهٗ وَیَذُوقَ عُسَیْلَتَكِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں رفاعہ کی بیوی تھی تو انہوں نے مجھے تین طلاقیں دیدیں میں نے انکے بعد عبد الرحمٰن بن زبیر سے

۱۶۲۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من قال الامراته انت علی، ۲/۷۹۲
السنن لابن ماجه باب الرجل یطلق امراته ثلثا، ۱/۱۴۰
السنن لابی داؤد، الطلاق باب البینونة لا یرجع الیها زوجها حتی تنکح الخ، ۱/۳۱۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۱۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۸۴
السنن الکبری للبیهقی، ۷/۳۳۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۵۰۳
اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۱۱۴ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۴/۲۷۴

شادی کرلی۔لیکن وہ نامرد ہیں۔سرکار نے فرمایا: تو کیا تم رفاعہ کی طرف پھر واپس پلٹنا چاہتی ہو؟انہوں نے کہا: ہاں،سرکار نے ارشاد فرمایا:نہیں،جب تک کہ تم ان سے اور وہ تم سے نہ چکھ لیں۔یعنی جب تک جماع نہ ہوجائے۔

فتاوی رضویہ ۵/۶۴۰

(۶) حلالہ کرنے والا ملعون ہے

۱۶۲۴۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: لعن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه سلم: المحلل والمحلل له۔

امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے،اور جسکے لئے حلالہ کیا جائے ان دونوں پر لعنت فرمائی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرائط وقصد میں فرق ہے۔شرط تو یہ ہے کہ عقد نکاح میں لگائی جائے کہ اس صورت میں نکاح ہو رہا ہے۔ایسا حلالہ کرنے والے پر لعنت آئی۔اور قصد یہ کہ دل میں ارادہ تو ہو مگر شرط نہ کی جائے تو جائز بلکہ اس پر اجر کی امید ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۶۴۵

(۷) طلاق مغلظہ کا حکم

۱۶۲۵۔ **عن** مجاهد رضى الله تعالى عنه قال: كنت عند ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما فجاءه رجل فقال:انه طلق امرأته ثلاثا ، قال: فسكت حتى ظننت انه رادها اليه ، ثم قال: ايطلق احدكم فيركب الحموقة ، ثم يقول : يا ابن عباس ! يا ابن عباس ! وان الله قال: ومن يتق الله يجعل له مخرجا، وانك لم تتق الله فلا اجد لك مخرجا ، عصيت ربك و بانت منك امرأتك ، وان الله تعالىٰ قال: يا أَيُّها النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لعدتهن۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی

۱۶۲۴۔ السنن لابن ماجه ، باب المحلل و المحلل له ، ۱/۱۴۰
الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۴۴۶

۱۶۲۵۔ السنن لابن داؤد ، باب بقية نسخ المراجعة ، ۱/۲۹۸

اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا۔ایک شخص آیا اور اسنے کہا: میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدی ہیں۔حضرت مجاہد کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خاموشی سے یہ سمجھا کہ آپ بیوی سے رجعت کا حکم دیدیں گے۔پھر آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص طلاق دیکر پھر بیوی کو رکھ سکتا ہے۔پھر اپنے آپ کو مخاطب کر کے فرمانے لگے۔ اے ابن عباس! اے ابن عباس! بیشک جو اللہ تعالیٰ سے خوف رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے لئے راہ متعین فرماتا ہے۔اور تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا۔میرے نزدیک تیرے لئے کوئی راستہ نہیں۔تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تیری بیوی جدا ہوگئی۔اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔اے نبی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، جب تم عورتوں کو طلاق دو تو حیض سے قبل حالت طہر میں طلاق دو۔

فتاوی رضویہ ۵/۴۴۶

(۸) ایک وقت میں تین طلاق دینے سے تین ہی ہونگی

۱۶۲۶۔**عن** مالك رضى الله تعالىٰ عنه بلغه ان رجلا قال لعبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما: اِنى طلقت امرأتى مائة تطليقة ، فما ذا ترى علىّ؟ فقال: ابن عباس : طلقت منك بثلث، وسبع وتسعون اتخذت بها آيات الله هزوا۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکو یہ روایت پہونچی کہ ایک مرد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا: کہ میں نے اپنی بیوی کو ایک سو طلاقیں دی ہیں۔تو میرے بارے میں آپ کا کیا فیصلہ ہے؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعہ تمہاری بیوی نکاح سے خارج ہوگئی۔اور باقی ستانوے کے ذریعہ تم نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے مذاق کیا۔

۱۶۲۷۔**عن** مالك رضى الله تعالىٰ عنه انه بلغه ان رجلا جاء الى عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه فقال: انى طلقت امرأتى بمائتى تطليقات فقال: ما قيل لك ؟فقال: قيل لى :بانت منك ، قال: صدقوا هو مثل مايقولون۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکو روایت پہونچی کہ ایک

۱۶۲۶۔ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۲۸٤/۲

۱۶۲۷۔ المؤطا لمالك ۱۹۹

شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو دوسو طلاقیں دی ہیں۔ آپ نے فرمایا: پھر تمکو کیا فتوی ملا؟ بولے مجھے یہ حکم سنایا گیا کہ تمہاری بیوی تم سے جدا ہوگئی۔ آپ نے فرمایا: اس کو سچ جانو اور یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ تم نے سنا۔

۱۶۲۸۔ **عن** محمد بن أیاس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان ابن عباس وابا هريرة وعبد الله بن عمروبن العاص رضی الله تعالیٰ عنهم سئلوا عن البکر یطلقها زوجها ثلاثا، فکلهم قال: لا تحل له حتی تنکح زوجا غیره۔

حضرت محمد بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جس سے ابھی اسکے شوہر نے خلوت یا جماع نہیں کیا ہے اور اسکو تین طلاقیں دے دیں تو ان سب حضرات نے فرمایا: اب وہ عورت اسکے لئے حلال نہیں جب تک دوسرے شوہر سے نکاح ہو کر صحبت نہ ہو جائے۔ اور عدت نہ گزر جائے۔

۱۶۲۹۔ **عن** علقمة رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء رجل الی عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه فقال: انی طلقت امرأتی تسعا وتسعین فقال له ابن مسعود: ثلاث، تبنها وسائرهن عدوان۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر آئے۔ اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو ننانوے طلاقیں دی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعہ تمہاری بیوی بائنہ ہوگئی۔ اور باقی سب ظلم اور حد سے تجاوز ہے۔

۱۶۳۰۔ **عن** حبیب بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء رجل الی علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه فقال: انی طلقت امرأتی الفا فقال له علی: بانت منك بثلاث، وقسم سائرهن علی نسائك۔

۱۶۲۸۔ السنن لابی داؤد، باب نسخ المراجعه، ۲۹۹/۲

۱۶۲۹۔ المصنف لعبد الرزاق، باب المطلق ثلاثا، ۳۹۵/۶

۱۶۳۰۔ کنز العمال للمتقی، ۲۷۹۳۲، ۶۷۳/۹

حضرت حبیب بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دی ہیں۔ اس پر حضرت امیر المؤمنین نے ارشاد فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعہ ہی بیوی نکاح سے نکل گئی باقی کو اپنی دوسری بیویوں پر اگر ہیں تو تقسیم کر دے۔

۱۶۳۱۔ **عن** معاویة بن ابی یحیی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: جاء رجل الی عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنه فقال: طلقت امرأتی الفا فقال: بانت منك بثلاث۔

حضرت معاویہ ابن ابی یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دی ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہاری بیوی تین طلاقوں کے ذریعہ ہی نکاح سے نکل گئی۔

۱۶۳۲۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنه ان اباه طلق امرأته الف تطلیقة ، فانطلق عبادة فسأله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال: بانت بثلاث فی معصیة اللہ تعالیٰ، وبقی تسعمائة وسبع و تسعون عدوانا وظلما، ان شاء عذبه اللہ ان شاء غفر له۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکے والد حضرت صامت نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دیں۔ حضرت عبادہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: سرکار نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے باوجود تین طلاقوں سے بائنہ ہوگئی۔ باقی نوسوستانوے ظلم اور حد سے تجاوز ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے گا تو عذاب فرمائیگا اور چاہیگا تو مغفرت فرمادیگا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک بار تین طلاقیں دینے سے نہ صرف نزد حنفیہ بلکہ باجماع مذاہب اربعہ تین طلاقیں

۱۶۳۱۔ المسند لوکیع ، ۲۹۳/۶

۱۶۳۲۔ المصنف لعبدالرزاق، باب المطلق ثلاثا، ۲۳۲/۶ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۲۸/۱۴

الدر المنثور للسیوطی،

مغلظہ ہو جاتی ہیں۔ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم ائمہ متبوعین میں سے کوئی امام اس بات میں اصلا مخالف نہیں، لیکن ایک ساتھ تین طلاقیں دینا گناہ ہے۔ ہاں دیں تو عورت اسکے نکاح سے ایسی نکل گئی کہ اب بے حلالہ ہر گز اسکے نکاح میں نہیں آسکتی۔ اگر یونہی کرلیا۔ یا بلا حلالہ نکاح جدید کرلیا تو دونوں مبتلائے حرام کاری ہونگے۔ اور عمر بھر حرام کاری کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا، اس نے تقوی نہ کیا بلکہ خلاف حکم خدا ورسول تین طلاقیں لگا تار دینے کا مرتکب ہوا۔ اللہ عزوجل نے اسکے لئے مخرج نہ رکھا۔ اب حلالہ کے سخت تازیانہ سے اسے ہر گز مفر نہیں۔ یہاں تک کہ ائمہ دین نے فرمایا: اگر قاضی شرع حاکم اسلام ایسے مسئلہ میں ایک طلاق پڑنے کا حکم دے تو وہ حکم باطل ومردود ہے۔ وہابیہ غیر مقلدین کہ اب اس مسئلہ میں خلاف اٹھا رہے ہیں گمراہ بد دین ہیں۔ انکی تقلید حلال نہیں۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۶۴۶

(۹) تین طلاقوں کے بعد رجعت منسوخ ہوگئی

۱۶۳۳۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: ان الرجل کان اذا طلق امرأته فهو احق برجعتها، وان طلقها ثلاثا فنسخ ذلك، فقال: الطلاق مرتان الآية۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی کو طلاق دیتا تو اسے رجعت کا حق حاصل رہتا تھا۔ خواہ اس نے تین طلاقیں ہی دی ہوں۔ لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: طلاق دو مرتبہ ہے، اسکے بعد یا تو بھلائی سے روک لو۔ یا پھر احسان کرتے ہوئے چھوڑ دو۔

۱۶۳۴۔ **عن** عروة بن الزبير رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: كان الرجل اذا طلق امرأته ثم ارتجعها قبل أن تنقض عدتها كان ذلك له وان طلقها الف مرة، فعمد رجل الى امرأته فطلقها حتى اذا جاء وقت انقضاء عدتها ارتجعها ثم طلقها ثم قال: واللہ! لا اويك لي ولا تحلين أبدا، فانزل اللہ تعالیٰ: اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ، فَاِمۡسَاكٌ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌ بِاِحۡسَانٍ۔

۱۶۳۳۔ السنن لابی داؤد، الطلاق، باب فی نسخ المراجعة بعد التطليقات الثلث، ۱/ ۲۹۷
السنن للنسائی، باب نسخ المراجعة بعد التطليقات الثلث، ۲/ ۱۰۳
۱۶۳۴۔ السنن الكبرى للبيهقی، ۷/ ۶۰۲

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مرد جب اپنی بیوی کو طلاق دیتا تھا تو عدت گزرنے سے قبل رجعت کر لیتا تھا۔ یہ اختیار اسکو حاصل تھا خواہ ایک ہزار مرتبہ اس نے طلاق دی ہو۔ چنانچہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہی اور دیدی۔ یہاں تک کہ جب عدت کے پورا ہونے کا وقت آیا تو رجعت کر لی۔ پھر اسکو طلاق دیدی اور کہا: قسم خدا کی! میں تجھے اپنے پاس ٹھکانا نہیں دونگا اور تو کبھی میرے لئے حلال بھی نہ ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ طلاق دو مرتبہ ہے۔ اسکے بعد یا تو بھلائی سے روک لو، یا پھر احسان کرتے ہوئے چھوڑ دو۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۵/۸۳۷

(۱۰) حالت حیض میں طلاق واقع ہو جاتی ہے

۱۶۳۵۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: سمعت عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: طلق ابن عمر امرأته وهى حائض،فذكر عمر رضى الله تعالىٰ عنه للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال: لِيُرَاجِعَهَا! قلت:أيحتسب، قال: فَمَهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ بیان کیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: چاہئے کہ وہ رجعت کر لے! فاروق اعظم فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا: کیوں نہیں۔۱۲م

۱۶۳۶۔**عن** عبدالله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهماقال:قال رسول الله تعالىٰ عليه وسلم : مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ، قلت :تحتسب ؟قال: أ رَأَيْتَهُ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا: انہیں حکم دو کہ رجعت کریں! حضرت فاروق اعظم فرماتے ہیں: میں نے

۱۶۳۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا طلق الحائض یعتد، ۲/۷۹۰
فتح الباری للعسقلانی، ۹/۳۴۸ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۷/۱۲۶
۱۶۳۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا طلق الحائض یعتد، ۲/۷۹۰

عرض کیا: کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا: بھلا بتاؤ تو کہ اگر وہ عاجز ہو گئے۔ اور حماقت کر بیٹھے تو کیا طلاق ساقط ہو جائیگی۔ ۱۲م

۱۶۳۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: حسبت علی تطلیقة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ طلاق میرے حق میں شمار کی گئی۔ ۱۲م

۱۶۳۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: طلقت امرأتی علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهی حائض ،فذکر ذلك عمر لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: مُرْهُ فَلْیُرَاجِعْهَا ، ثُمَّ لِیَدَعْهَا حَتّٰی تَطْهُرَ ، ثُمَّ تَحِیْضَ حَیْضَةً اُخْرٰی، فَاِذَا طَهُرَتْ فَلْیُطَلِّقْهَا قَبْلَ اَنْ یُجَامِعَهَا اَوْیُمْسِکْهَا، فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ یُطَلِّقَ بِهَاالنِّسَآءَ، قال عبیدالله: قلت: لنافع، ما صنعت التطلیقة؟ قال: واحدة اعتدبها۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی۔ حضور کی خدمت میں یہ واقعہ حضرت عمر نے عرض کیا: حضور نے فرمایا: انکو حکم دو کہ رجعت کریں۔ پھر اس سے علیحدہ رہیں یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر دوبارہ حیض آکر جب پاک ہو جائے تو مجامعت سے پہلے یا تو طلاق دے دیں یا بیوی بنا کر رکھیں یہی وہ عدت ہے جسکا حکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت نافع سے پوچھا کہ اس طلاق کا کیا حکم رہا جو حالت حیض میں دی گئی تھی۔ فرمایا: اسکو ایک طلاق شمار کیا گیا۔ ۱۲م

۱۶۳۹۔ **عن** سالم بن عبدا لله رضی الله تعالیٰ عنهما ان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: طلقت امرأتی وهی حائض ، فذکر ذلك عمر للنبی صلی

۱۶۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا طلق الحائض یعتد، ۷۹۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳٤٦/۱۲
۱۶۳۸۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم طلاق الحائض، ٤٧٦/۱
۱۶۳۹۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم طلاق الحائض ، ٤٧٦/۱

الله تعالیٰ علیه سلم فتغیظ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم قال: مُرْهُ فَلْيُراجِعْهَا حَتّٰی تَحِیْضَ حَیْضَةً مُسْتَقْبَلَةً سِوٰی حَیْضَتِهَا الَّتِی طَلَّقَهَا فِیْهَا، فَاِنْ بَدَالَهٗ اَنْ یُّطَلِّقَهَافَلْیُطَلِّقْهَا طَاهِرًا مِنْ حَیْضَتِهَا قَبْلَ اَنْ یَّمُسَّهَا، قال: فَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا اَمَرَ اللّٰهُ ، وکان عبد الله طلقها تطلیقة فحسبت من طلاقها، وراجعها عبد الله كماامره رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدی۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واقعہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: حضور یہ سنکر غضبناک ہوگئے اور فرمایا: انہیں حکم دو کہ رجعت کرلیں۔ پھر اسکے بعد ایک حیض اور آجائے اور پھر طہر آئے تو بیوی کے پاس جانے سے پہلے طلاق دے سکتے ہیں۔ پھر فرمایا: یہی تو وہ طلاق ہے جو عدت شمار کرنے کیلئے موزوں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا: چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرتے ہوئے رجعت کرلی اور حالت حیض کی طلاق بھی شمار کی گئی۔ فتاوی رضویہ ۵/۷۸۳

۱٦٤٠۔ **عن** الزهری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال عبد الله بن عمررضی الله تعالیٰ عنهما: فراجعتها وحسبت لها التطلیقة التی طلقتها۔

حضرت امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رجعت کرلی اور وہ طلاق شمار کی گئی جو حالت حیض میں دی تھی۔ ۱۲م

۱٦٤١۔ **عن** ابن سیر ین رضی الله تعالیٰ عنه قال: مکثت عشرین سنة یحدثنی من لا اتهم ان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما طلق امرأته ثلاثا وهی حائض، فامر ان یراجعها، فجعلت لا اتهمهم ولا اعرف الحدیث حتی لقیت ابا خلاب یونس بن جبیر الباهلی وکان ذاثبت، فحدثنی انه سأل ابن عمر فحدثه انه طلق امرأته تطلیقة وهی حائض، فامر ان یراجعها، قال: قلت: افحسب علیه ؟قال: فمه، او ان عجز واستحمق۔

۱٦٤٠۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم طلاق الحائض، ۱/٤٧٦

۱٦٤١۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم طلاق الحائض، ۱/٤٧٧

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیس سال تک ٹھہرا، مجھ سے ایسے محدث نے حدیث بیان فرمائی جنکو میں جھوٹ سے متہم نہیں جانتا۔ کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں تین طلاقیں دے ڈالیں۔ حضور کی طرف سے حکم ملا کہ وہ رجعت کریں۔ اب میں اس حال میں تھا کہ نہ تو انکو جھوٹ سے متہم جانتا تھا اور نہ ہی کسی دوسرے محدث سے اس کا سراغ پاتا تھا۔ یہاں تک کہ میری ملاقات ابو خلاب یونس بن جبیر باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوگئی جو نہایت ثقہ راوی تھے۔ چنانچہ انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے خود حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ واقعہ معلوم کیا تو انہوں نے بتایا: میں نے اپنی بیوی کو صرف ایک طلاق دی تھی جبکہ وہ حالت حیض میں تھیں۔ حضور نے حکم فرمایا کہ رجعت کریں۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے کہا: کیا حضرت ابن عمر کے حق میں وہ طلاق شمار کی گئی؟ بولے: حضور نے یہ سنکر فرمایا تھا: کیوں نہیں۔ کیا وہ عاجز ہوگئے اور حماقت کر بیٹھے تو معذور سمجھے جائیں گے۔ ۱۲م

۱٦٤۲۔ **عن** أنس بن سيرين رضى الله تعالىٰ عنه قال: سألت ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما عن امرأته التى طلق، قال: طلقتها وهى حائض، فذكرت ذلك لعمر،فذكر للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال: مره فليراجعها، فاذا طهرت فليطلقها لطهرها، قال: فراجعتها ثم طلقتها لطهرها ، قلت:فاعتددت بتلك التطليقة التى طلقت وهى حائض ، قال: مالى لاعتدبها وان كنت عجزت واستحمقت۔

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انکی بیوی کے بارے میں پوچھا جن کو انہوں نے حالت حیض میں طلاق دے دی تھی۔ تو فرمایا: میں نے حالت حیض میں طلاق دی تھی۔ میں نے یہ واقعہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کیا: حضور نے فرمایا: حکم دو کہ رجعت کریں۔ پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو حالت طہر میں طلاق دیں۔ بولے میں نے رجعت کرلی۔ پھر حالت طہر میں طلاق

۱٦٤۲۔ الصحيح لمسلم ، باب تحريم طلاق الحائض ، ۱/٤۷۷

السنن للدار قطنى، ٤/٦

دیدی میں نے کہا: کیا وہ طلاق شمار کی گئی؟ فرمایا: کیوں نہیں شمار کی جاتی اگر چہ میں نے حماقت کی۔ اور جلد بازی میں حکم الٰہی بجالانے سے عاجز ہو گیا۔ ۱۲م

۱٦٤٣۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما انه طلق امرأته وهی حائض، فاتی عمر رضی الله تعالیٰ عنه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فذکر ذلك له فجعلها واحدة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ ذکر کیا تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طلاق کو آئندہ طلاقوں میں شمار کرایا۔ ۱۲م　　فتاوی رضویہ ۵/۷۸۴

(۱۱) بیوی کو بہن کہنے کا حکم

۱٦٤٤۔ **عن** أبی تمیمة الهجمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رجلا قال لامرأته یا اخیة! فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اُخْتُكَ هِیَ، فکره ذلك ونهی عنه۔

حضرت ابو تمیمہ ہجمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے اپنی بیوی کو بہن کہہ دیا سرکار نے ارشاد فرمایا: تیری یہ بہن ہے پھر سرکار نے اسکو ناپسند فرمایا: اور ممانعت فرمائی۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ ظہار نہیں کہ صرف ناپسندیدگی وممانعت فرمادی۔

اور ظہار کے قبیل سے کوئی بات نہ فرمائی ہاں صرف اتنی قباحت ہوگی کہ اسنے بے کسی مصلحت وضرورت کے ایک جائز وحلال شئی کو حرام نام سے تعبیر کیا۔ پھر اگر مصلحت ہو تو قباحت بھی نہیں۔ جیسے حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم نے سیدتنا حضرت سارہ

۱٦٤٣۔ السنن الکبری للبیهقی، ۷/۳۲٦

۱٦٤٤۔ السنن لابی داؤد، باب فی الرجل یقول لا مراته یا اختی، ۱/۳۰۱

السنن الکبری للبیهقی، ۷/۳٦٦ ☆ شرح السنة للبغوی، ۹/۷۵

التفسیر لابن کثیر، ۸/٦۵ ☆

کو اپنی بہن فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۷/ ۸۷

(۱۲) مفقود الخبر شوہر کا حکم

۱۶۴۵۔ **عن** مغيرة بن شعبة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِمْرَاَةُ الْمَفْقُوْدِ اِمْرَاَتُهٗ حَتّٰى يَاْتِيَهَا الْخَبَرُ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مفقود الخبر کی عورت اسکی عورت ہے یہاں تک کہ اس کی موت کا حال ظاہر ہو۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زوجۂ مفقود کیلئے چار برس کی مہلت کہ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے جمہور ائمہ کرام اسکے خلاف پر ہیں ادھر قرآن عظیم صاف صاف ارشاد فرما رہا ہے: والمحصنات من النساء تم پر حرام ہیں وہ عورتیں جو دوسروں کے نکاح میں ہیں۔ اس عورت کا نکاح مفقود میں ہونا تو یقیناً معلوم ہے اور چار برس کے بعد اسکی موت مشکوک وموہوم۔ کیا آدمی اتنی مدت میں خواہ مخواہ مر ہی جاتا ہے یا اسکی مرگ پر ظن غلبہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ خود علمائے مالکیہ رحمہم اللہ تعالیٰ اقرار فرماتے ہیں اس چار سال کی تقدیر پر سوائے تقلید امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں نہ ہرگز نظر فقہی اسکی مساعد۔ کما نقل العلامة الزرقانى فى شرح المؤطا عن الكافى انها مسئلة قلدنا فيها عمر ليست مسئلة النظر۔ تمام ائمہ کا اجماع کہ شک سے یقین زائل نہیں ہوتا تو نص قطعی وقضیہ یقینی کے خلاف ایک موہوم بات پر کیوں کر زن زید نکاح عمر میں آسکتی ہے امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت سیدنا علی مرتضی، وکنیف العلم سید الفقہاء سند الائمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ پہلے قائل چار سال کے تھے۔ بلکہ وہی پہلے قائل چار سال کے ہوئے۔ بعدہ قول حضرت مولی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی طرف رجوع فرمایا۔ کما فی الفتح۔ تو وہ دلیل کہ مالکیہ کو اس قول پر حاصل تھی یعنی تقلید فاروقی وہ بھی نہ رہی۔ اسی طرح امام شافعی رضی

۱۶۴۵۔ السنن للدار قطنی، ۲/ ۴۲۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۷۶۰، ۲۰/ ۴۵۱
جمع الجوامع للسیوطی، ۴۴۰۳، ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۳/ ۴۷۳

اللہ تعالیٰ عنہ کہ ارشد تلامذۂ امام مالک ہیں پہلے قول امام مالک کے قائل تھے پھر ہمارے ہی قول کی طرف رجوع لائے۔اور وہی انکے مذہب میں راجح قرار پایا۔

بلکہ جمہور ائمہ شافعیہ رحمہم اللہ تعالیٰ تو یہاں تک اس سے اختلاف رکھتے ہیں کہ قاضی مہلت چار سالہ کے بعد تفریق کردے تو اسکی قضا توڑ دی جائے۔کہ اس نے دلیل صریح کے خلاف حکم کیا۔پھر معاملہ بھی کونسا معاملۂ فروج۔جسمیں شریعت مطہرہ کو سخت احتیاط ملحوظ۔یہاں تک کہ اصل اشیاء میں اباحت وحلت ہے۔فروج میں اصل حرمت ٹھہری۔تو ایسے امر میں ایسے قول کی طرف اپنا ایسا قوی ومدلل مذہب چھوڑ کر جانا کیسی کھلی بے احتیاطی ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/۳۱۵
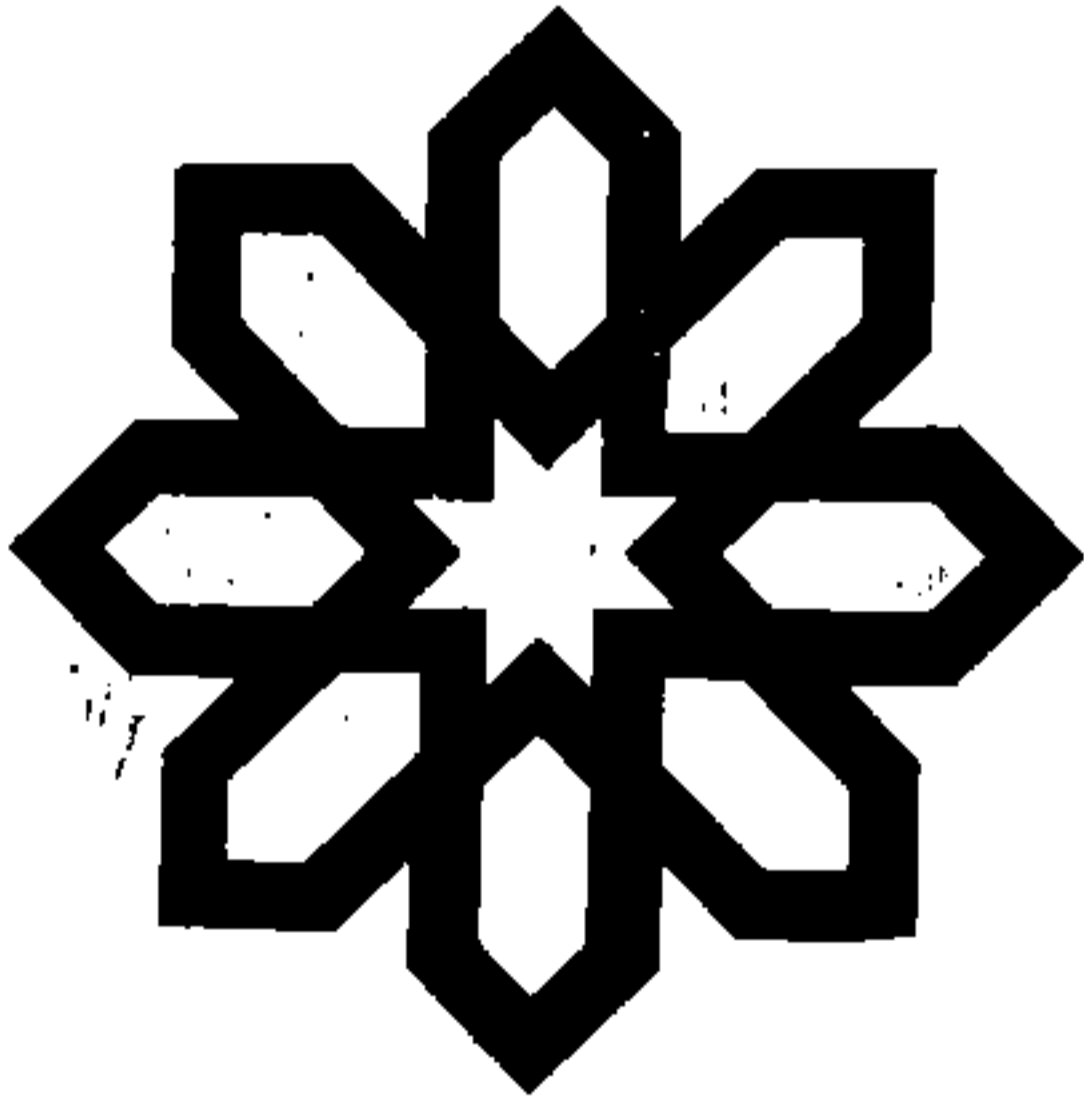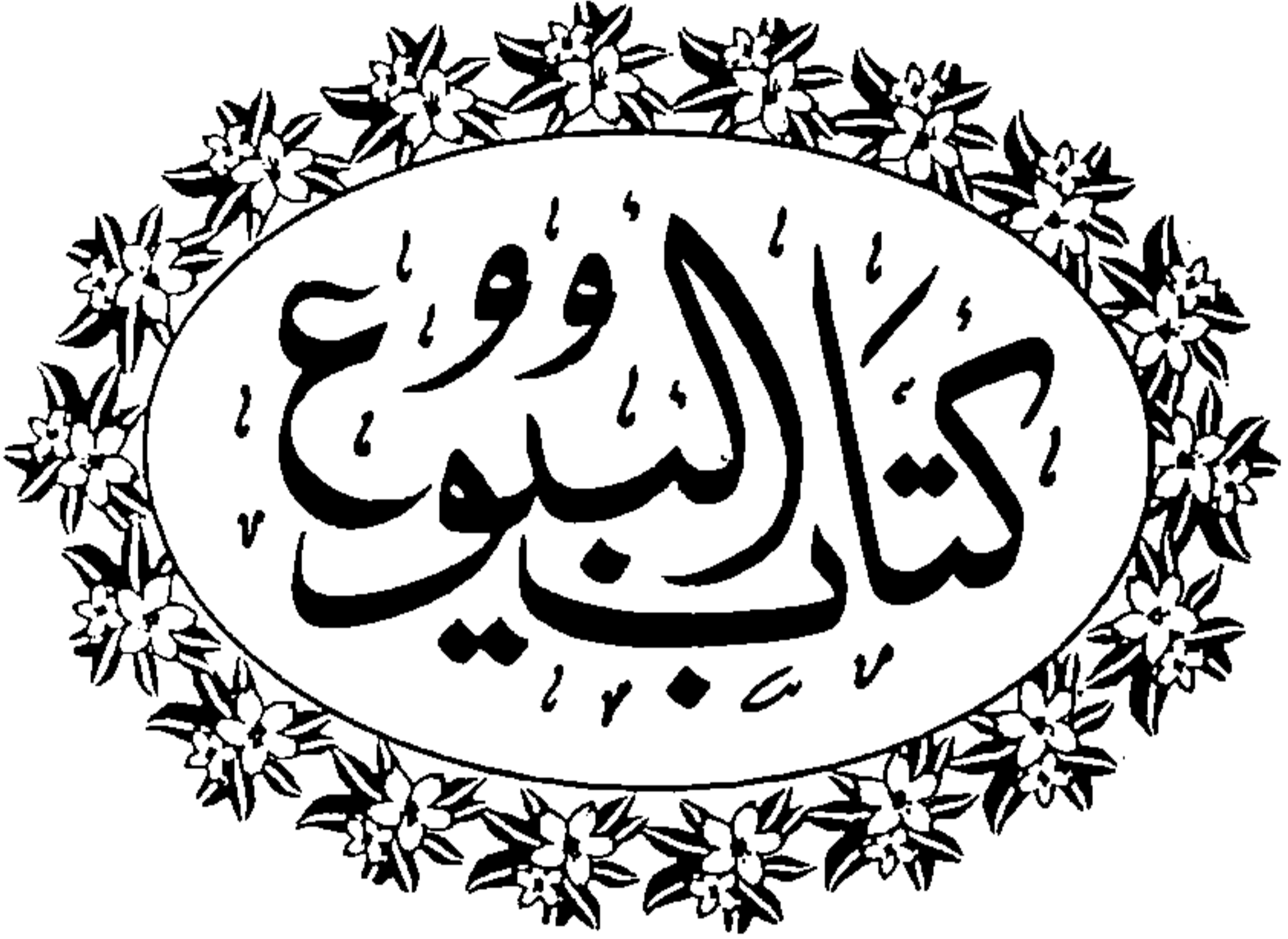
۱۱

کتاب البیوع

ابواب
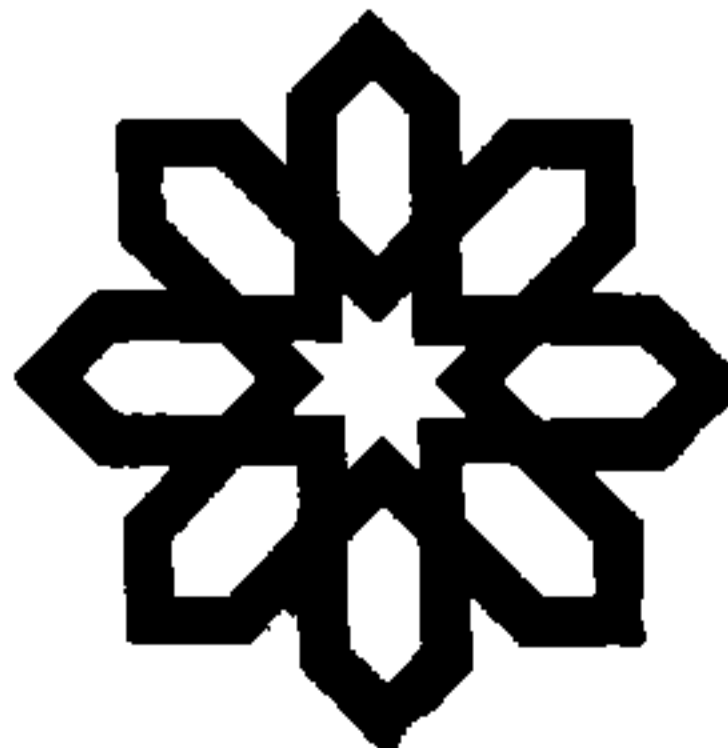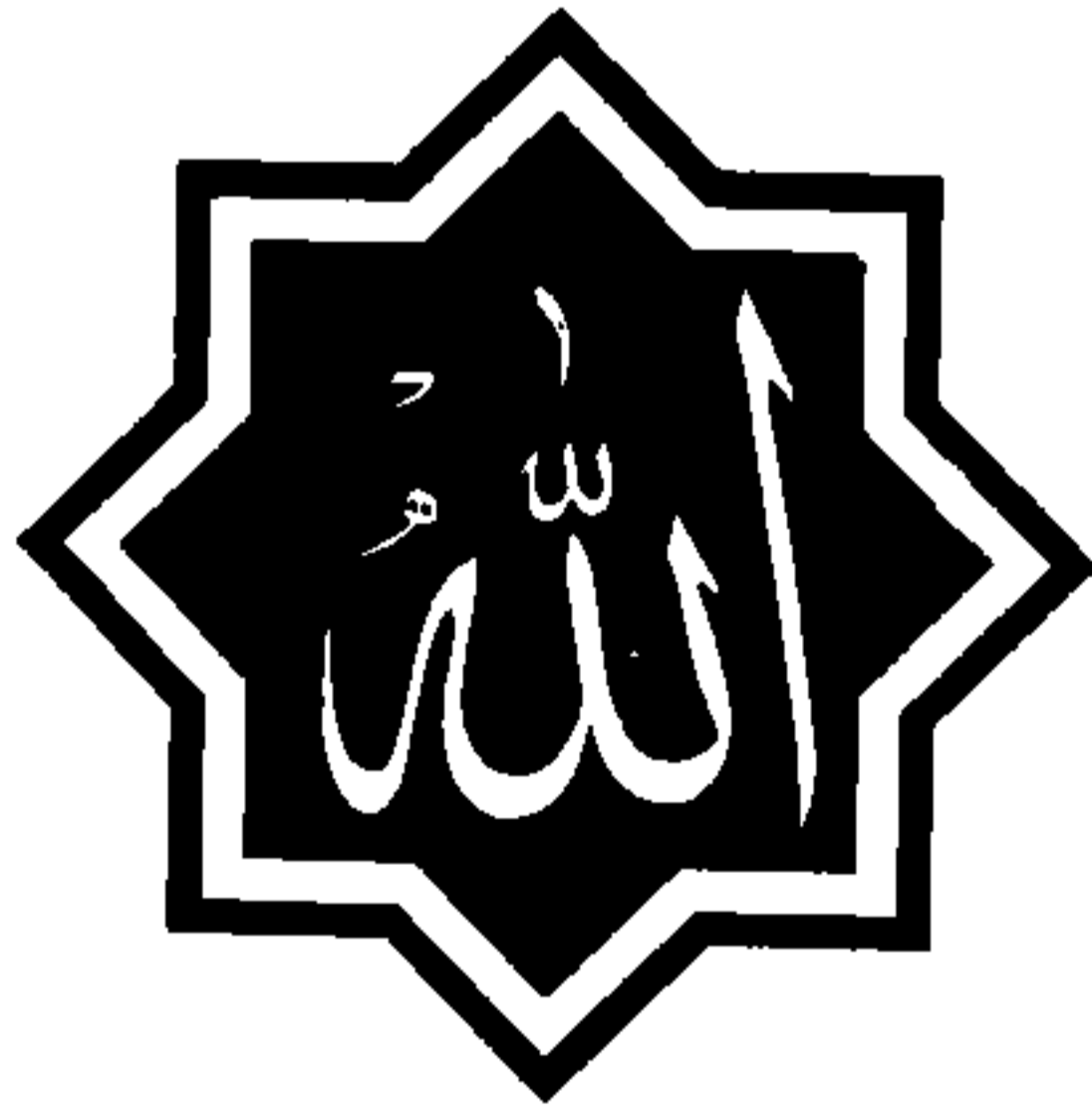
۱۔ کسب حلال وحرام

(۱) کسب حلال کی فضیلت

١٦٤٦۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: طَلَبُ كَسُبِ الْحَلاَ لِ فَرِيُضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيُضَةِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آدمی پرفرض کے بعددوسرافرض یہ ہے کہ کسب حلال کی تلاش کرے۔

١٦٤٧۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: طَلَبُ الْحَلاَ لِ وَاجِبٌ عَلىٰ كُلِّ مُسُلِمٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: طلب حلال ہرمسلمان پرواجب ہے۔

١٦٤٨۔ **عن** المقداد بن معدى كرب رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَاأَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنُ أَنُ يَّأكُلَ مِنُ عَمَلِ يَدِهٖ ، وَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيهِ السَّلاَمُ كَانَ يَأكُلُ مِنُ عَمَلِ يَدِهٖ ۔

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کبھی کسی شخص نے کوئی کھانا اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر نہ کھایا۔ اور بیشک نبی اللہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنی دستکاری کی اجرت سے کھاتے۔

١٦٤٦۔ المعجم الكبير للطبراني، ١٠/٩٠ ☆ كنز العمال للمتقى، ٩٢٣١ ٤/٩
اتحاف السادة للزبيدى، ٤/١٣٨ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٢/٣٢٥
١٦٤٧۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ١٠/٢٩١ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٢/٥٤٦
كشف الخفاء للعجلونى، ٢/١٦٤ ☆ الكامل لابن عدى، ٦/٢٦٣
الجامع الصغير للسيوطى، ٢/٣٢٥ ☆
١٦٤٨۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤/١٣١ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ١/٥٩٢
فتح البارى للعسقلانى، ٤/٣٠٣ ☆ التاريخ الكبير للبخارى، ٧/٤٢٩
كنز العما ل للمتقى، ٩٢٢٣، ٤/٨ ☆ شرح السنة للبغوى، ٨/٦
التفسير للبغوى، ٣/٢٨٨ ☆

۱۶۴۹۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ پاکیزہ کھانا وہ ہے جو اپنی کمائی سے کھاؤ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۷۹

۱۶۵۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اَلدُّنْيَا حُلْوَةٌ خُضْرَةٌ ، مَنِ اكْتَسَبَ مِنْهَا مَالاً فِي حِلِّهِ وَأَنْفَقَهُ فِي حَقِّهِ أَثَابَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَوْرَدَهُ جَنَّتَهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا دیکھنے میں ہری، چکھنے میں میٹھی، جو اسے حلال وجہ سے کمائے اور حق جگہ پر اٹھائے اللہ تعالیٰ اسے ثواب دے اور اپنی جنت میں لیجائے۔

۱۶۵۱۔ **عن** خولة بنت قيس امرأة سيدنا حمزة بن عبدالمطلب رضى الله تعالىٰ عنهم قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خُضْرَةٌ حُلْوَةٌ ، فَمَنْ أَصَابَهُ بِحَقِّهِ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ۔

۱۶۴۹۔ السنن لابن ماجه ، باب الحث على المكاسب ، ۱/۱۵۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۱۷۸ ☆ التاريخ الكبير للطبرانی، ۱/۴۰۷
اتحاف السادة للزبيدی، ۹/۳۰۸ ☆ كنز العمال للمتقی، ۹۲۲۵، ۴/۸
السنن الكبرى للبيهقی، ۷/۴۸۰ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱/۳۴۷
الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۱۳۴ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۶۲۰۹
۱۶۵۰۔ الترغيب و الترهيب للمنذری ، ۲/۵۵۲ ☆ التاريخ الكبير للبخاری، ۱/۱۹۰
الدر المنثور للسيوطی، ۴/۲۰۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۲۴۶
كنزالعمال للمتقی، ۶۰۷۶، ۳/۱۸۴ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۶۹۶۲
اتحاف السادة للزبيدی، ، ۶/۱۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۲۶۰
۱۶۵۱۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب ما يحذر من زهرة الدنيا ، ۲/۹۵۱
الصحيح لمسلم ، باب التحذير من الاغترار بزينة الدنياء ۳/۳۳۶
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اخذ المال ، ۲/۶۰
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۱۵۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۳/۲۱
جمع الجوامع للسيوطی، ۷۳۷۸ ☆

حضرت خولہ بنت قیس زوجہ حضرت سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک یہ دنیوی مال ومتاع ہرا بھرا اور میٹھا ہے۔تو جس نے اسکو جائز طور پر حاصل کیا اسکے لئے اس میں برکت ہے۔۱۲م

(۲) طلب معاش میں اچھا طریقہ اپناؤ

۱۶۵۲۔ **عن** أبی حمید الساعدی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِجْمَلُوْا فِی طَلَبِ الدُّنْیَا، فَاِنَّ کُلٌّ مُیَسَّرٍ لِمَا کُتِبَ لَهُ مِنهَا ۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا کی طلب میں اچھی روش سے عدول نہ کرو کہ جسکے مقدر میں جتنی لکھی ہے ضرور اسکے سامان مہیا پائیگا۔

۱۶۵۳۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یَا أَیُّهَا النَّاسُ ! اِتَّقُوا اللّٰهَ وَاجْمَلُو ا فِی الطَّلَبِ ، فَاِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰی تَسْتَوْفِیَ رِزْقَهَا، فَاِنْ أَبْطَأَ مِنهَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ ، وَاجْمَلُوا فِی الطَّلَبِ، خُذُوْا مَا حَلَّ وَ دَعُوْا مَا حَرُمَ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور طلب رزق نیک طور پر کرو۔ کہ کوئی جان دنیا سے نہ جائیگی جب تک اپنا رزق پورا نہ کرلے۔تو اگر روزی میں دیر دیکھو تو خدا سے ڈرو اور روش محمود پر تلاش کرو حلال کو لو اور حرام کو چھوڑ دو۔

۱۶۵۴۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

۱۶۵۲۔ السنن لابن ماجه ، باب الاقتصاد فی طلب المعیشة ، ۱۵٦/۱
المستدرك للحاکم ۳/۲ ☆ الترغیب و الترهیب لمنذری، ۵۳٤/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۲٦٤/۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۸/۱
کنز العمال للمتقی، ۹۲۹۱ ، ۲۰/٤ ☆
۱۶۵۳۔ السنن لابن ماجه ، باب الاقتصاد فی طلب المعیشة ، ۲۵٦/۱
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۱۰۰ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۳٤/۲
۱۶۵۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۳۸/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۰٤/۱٤
التمهید لابن عبد البر ، ۲۸٤/۱ ☆ مسند الشهاب ۱۱۵۱

الله تعالیٰ علیه وسلم:اِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِي رَوْعِي ، اِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوتَ حَتّٰی تَسْتَكْمِلَ أَجَلَهَا وَتَسْتَوْعِبَ رِزْقَهَا ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاجْمَلُوا فِي الطَّلَبِ، وَلَا يَحْمِلَنَّ أَحَدُكُمْ اِسْتِبْطَآءَ الرِّزْقِ اَنْ يَّطْلُبَ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ لَا يَنَالُ مَا عِنْدَهٗ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک روح القدس حضرت جبرئیل علیہ السلام نے میرے دل میں ڈالا کہ کوئی جان نہ مریگی جب تک کہ اپنی عمر اور اپنا رزق پورا نہ کرلے۔تو خدا سے ڈرو اور نیک طریقے سے تلاش کرو۔اور خبردار رزق کی درنگی تم میں کسی کو اس پر نہ لائے کہ نافرمانی خدا سے اسے طلب کرے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا فضل تو اسکی طاعت ہی سے ملتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۴

(۳) تلاش معاش کی فضیلت

۱۶۵۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: اِنَّ مِنَ الذُّنُوبِ ذُنُوبًا لَا يُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَلَا الصِّيَامُ وَلَا الْحَجُّ وَلَا الْعُمْرَةُ يُكَفِّرُهَا الْهُمُومُ فِي طَلَبِ الْمَعِيشَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کچھ گناہ ایسے ہوتے ہیں جنکا کفارہ نہ نماز ہو، نہ روزہ ہو، نہ حج ہو، اور نہ عمرہ ہو، ان کا کفارہ وہ پریشانیاں ہوتی ہیں۔جو آدمی کو تلاش معاش حلال میں پہونچتی ہیں۔

۱۶۵۶۔ **عن** كعب بن عجرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: مر علی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم رجل فرأی اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم من

۱۶۵۵۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۴/۶۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۵/۳۱۵
كنز العمال للمتقی، ۱۶۶۰۰، ۶/۴۷۱ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۱/۲۹۷
تاريخ اصفهان لابی نعيم ، ۱/۱۸۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۱۴۸
السلسلة الضعيفة للالبانی ۹۲۴ ☆
۱۶۵۶۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۹/۱۲۹ ☆ اتحاف السادة لزبيدی، ۴۱۵
مجمع الزوائد لهيثمی، ۴/۳۲۵ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱/۳۳۷
الترغيب و الترهيب لمنذری، ۲/۵۲۴ ☆

جلده ونشطه ، فقالوا: یا رسول الله ! لو کان هذا فی سبیل الله ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:اِنْ کَانَ خَرَجَ یَسْعٰی عَلیٰ نَفْسِهٖ یَعُفُّهَا فَهُوَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَاِنْ کَانَ خَرَجَ یَسْعٰی عَلیٰ اَبَوَیْنِ شَیْخَیْنِ کَبِیْرَیْنِ فَهُوَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ ، وَاِنْ کَانَ خَرَجَ یَسْعٰی رِیَآءً وَّمُفَاخِرَۃً فَهُوَ فِی سَبِیْلِ الشَّیْطَانِ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص کا گزر ہوا تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے دیکھا کہ تیز وچست کسی کام کو جارہا۔عرض کی: یارسول اللہ! کیا خوب ہوتا کہ اگر اسکی یہ تیزی وچستی خدا کی راہ میں ہوتی ۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگر یہ شخص اپنے لئے کمائی کو نکلا ہے کہ سوال وغیرہ کی ذلت سے بچے تو اسکی یہ کوشش اللہ کی راہ میں ہی ہے۔ اور اگر اپنے بوڑھے ماں باپ کیلئے نکلا ہے جب بھی خدا کی راہ میں ہے۔ ہاں اگر ریا وتفاخر کیلئے نکلا ہے تو شیطان کی راہ میں ہے۔　　فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۱

(۴) تلاش معاش میں دنیا وآخرت دونوں کو پیش نظر رکھے

۱۶۵۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:لَیْسَ بِخَیْرِکُمْ مَنْ تَرَکَ دُنْیَاهُ لِاٰخِرَتِهٖ وَلَاآخِرَتَهٗ لِدُنْیَاهُ حَتّٰی یُصِیْبَ مِنْهُمَا جَمِیْعًا،فَاِنَّ الدُّنْیَابَلَاغٌ اِلَی الْاٰخِرَۃِ ، وَلَا تَکُوْنُوْا کَلًّا عَلَی النَّاسِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تمہارا بہتر وہ نہیں جو اپنی دنیا آخرت کیلئے چھوڑ دے۔ اور نہ جو اپنی آخرت دنیا کیلئے چھوڑ دے، بہتر وہ ہے جو دونوں سے حصہ لے، کہ دنیا آخرت کا وسیلہ ہے۔ اپنا بوجھ دوسروں پر ڈال کر نہ بیٹھے رہو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے ثابت ہوا تلاش حلال اور فکر معاش اور تعاطی اسباب ہرگز منافی توکل نہیں بلکہ عین مرضی الٰہی ہے کہ آدمی تدبیر کرے اور بھروسہ تقدیر پر رکھے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۱

۱۶۵۷۔ کنز العمال للمتقی، ۶۳۳۴، ۳/۲۳۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۲۳۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۶۵ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی، ۵۰۰

(۵) قوت بازو کی کمائی افضل ہے

١٦٥٨۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رجل من اصحابه: يا رسول الله! اى الكسب افضل ؟ فقال: عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهٖ وَ كُلُّ بَيْعٍ مَبْرُوْرٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے ایک مرد نے عرض کیا: یارسول اللہ! علیک الصلوۃ والسلام، سب سے بہتر کسب کونسا ہے؟ فرمایا: اپنے ہاتھ کی مزدوری اور ہر مقبول تجارت کہ مفاسد شرعیہ سے خالی ہو۔

١٦٥٩۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ مسلمان پیشہ ور کو دوست رکھتا ہے۔

١٦٦٠۔ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ أَمْسٰى كَالًّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ أَمْسٰى مَغْفُوْرًا لَهٗ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے مزدوری سے تھک کر شام ہو جائے۔ اسکی وہ شام مغفرت

١٦٥٨۔ المعجم الكبير للطبراني، ٣٣٠/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمي، ٦٠/٤
المسند لاحمد بن حنبل، ١٤١/٤ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ٣/٣
اتحاف السادة للزبيدى، ٤١٥/٥ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٥٢٣/٢
تاريخ دمشق لابن عساكر، ٢٠/٢ ☆ المغنى للعراقى، ٦٢/٢
الدر المنثور للسيوطى، ٣٤٧/١ ☆ كنز العمال للمتقى، ٩٢٥٣، ١٣/٤
علل الحديث لابن ابى حاتم، ١١٧٢ ☆ الجامع الصغير لسليوطى، ٨١/١

١٦٥٩۔ مجع الزوائد للهيثمى، ٢٠٠/١٠ ☆ مجمع الجوامع للسيوطى، ٥٢١٦
الدر المنثور للسيوطى، ٢٤٩/٦ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٥٠٦/٨
كشف الخفا للعجلونى، ٢٩١/١ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ١١٦/١
علل الحديث لابن ابى حاتم، ١٨٧٧

١٦٦٠۔ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٥٢٤/٢ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٦٢/٤
اتحاف السادةللزبيدى، ٩/٦ ☆ كنز العمال للمتقى، ٩٢١٤، ٧/٤
المغنى للعراقى، ٩١/٢ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٥١٩/٢

ہوگی۔

۱۶۶۱۔ **عن** رکب المصری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : طُوبیٰ لِمَنْ طَابَ کَسْبُهٗ۔

حضرت رکب مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پاک کمائی والے کیلئے جنت ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۸۰/۱۱

(۸) کسب حلال ضروری ہے

۱۶۶۲۔ **عن** صفوان بن امیة رضی الله تعالیٰ عنه قال: کنا عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فجاء ہ عمروبن قرۃ فقال: یا رسول الله ! ان الله قد کتب علی الشقوۃ ، وما ارانی ارز ق الامن دفی یلفی، فأذن لی فی الغناء من غیر فاحشة ! فقال:لَا اٰذَنُ لَكَ وَلَا کَرَامَةَ وَلَا نِعْمَةَ، اِبْتَغِ عَلیٰ نَفْسِكَ وَعَیَالِكَ حَلَالًا ، فَاِنَّ ذٰلِكَ جِهَادٌ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ ، وَاعْلَمْ أنَّ عَوْنَ اللّٰهِ تَعَالیٰ مَعَ صَالِحِی التِّجَارَةُ۔

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ کہ عمرو بن قرہ آئے۔اور عرض کیا: یارسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بے روزگاری مسلط کردی ہے۔تو میں اب یہ سمجھتا ہوں کہ بغیر دف بجائے کوئی دوسری چیز میرا ذریعہ معاش نہیں بن سکتی۔لہذا مجھے مکروہ گانوں کے علاوہ دوسرے گانوں کی اجازت عطا فرمادیں۔فرمایا: میں تمہیں گانے کی اجازت نہیں دیتا۔یہ تمہارے لئے نہ تو اچھا ہے اور نہ بزرگی کا کام۔تم اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کیلئے حلال روزی حاصل کرو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد ہے۔جان لو۔کہ اللہ تعالیٰ کی مدد نیک تاجروں کے ساتھ ہے۔۱۲م

۱۶۶۳۔**عن** أبی ہریرۃ رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۶۶۱۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵٤۷/۲

۱۶۶۲۔ الاصابه فی معرفة الصحابة لابن حرم ۵۵٦/٤

۱۶۶۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب بیع الحطب و الکلاء، ۳۱۹/۱

الصحیح لمسلم ، زکوٰۃ ، باب النهی عن المسئلة ، ۳۳۳/۱

الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النهی عن المسئلة ، ۸٦/۱

علیه وسلم: وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ حَبْلَهٗ فَیَذْهَبَ بِهٖ اِلَی الْجَبَلِ فَیَحْتَطِبَ ثُمَّ یَاْتِیَ بِهٖ فَیَحْمِلَهٗ عَلٰی ظَهْرِهٖ فَیَاْکُلَهٗ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّسْاَلَ النَّاسَ ، وَلَاَنْ یَّاْخُذَ تُرَابًا فَیَجْعَلَهٗ فِی فِیْهِ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّجْعَلَ فِی فِیْهِ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! آدمی رسی لیکر پہاڑ کو جائے لکڑیاں چنے، انکا گٹھا اپنی پیٹھ پر لادکر لائے۔ اسے بیچ کر کھائے۔ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔ اور منہ میں خاک بھرلینا حرام نوالہ سے بہتر ہے۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۷۳

(۷) ناجائز کمائی

۱۶۶۴۔ **عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَمَنُ الْکَلْبِ خَبِیْثٌ ، وَمَهْرُ الْبَغِیِّ خَبِیْثٌ ، وَکَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِیْثٌ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کتے کی قیمت لینا ناجائز، زنا کی خرچی حرام اور پچھنہ لگانے والے کی کمائی ناجائز ہے۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۴۵

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۷۷

۱۶۶۳۔ السنن للنسائی، زکاة ، الاستحفاف عن المسئلة ، ۱/۲۷۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۵۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۲۹۳
شرح السنة للبغوی، ۶/۱۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۰۰، ۶/۴۹۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۴۱۷ ☆ المؤطا لمالك، ۹۹۸

۱۶۶۴۔ الصحیح لمسلم ، مساقاة ، ۹ باب تحریم ثمن الکلب ، ۲/۱۹
السنن لابی داؤد ، البیوع، باب فی کسب الحجام ، ۲/۴۸۶
الجامع للترمذی باب ما جاء فی ثمن الکلن، ۱/۱۵۳
السنن لابن ماجه ، باب النهی عن ثمن الکلب ، ۱/۱۵۷
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۴/۵۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۹/۳۳۷
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۴۶۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۱۷
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۱۹۳ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۴/۳۷۵
التمهید لابن عبد البر، ۲/۲۲۶ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۶۲
التفسیر لابن کثیر ، ۶/۵۹ ☆

(۸) جس کسب سے رزق ملے اسی کو اختیار کرے

۱۶۶۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ رُزِقَ فِي شَيْءٍ فَلْيَلْزَمْهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسب سے روزی ملے اسے اختیار کرے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۱۱
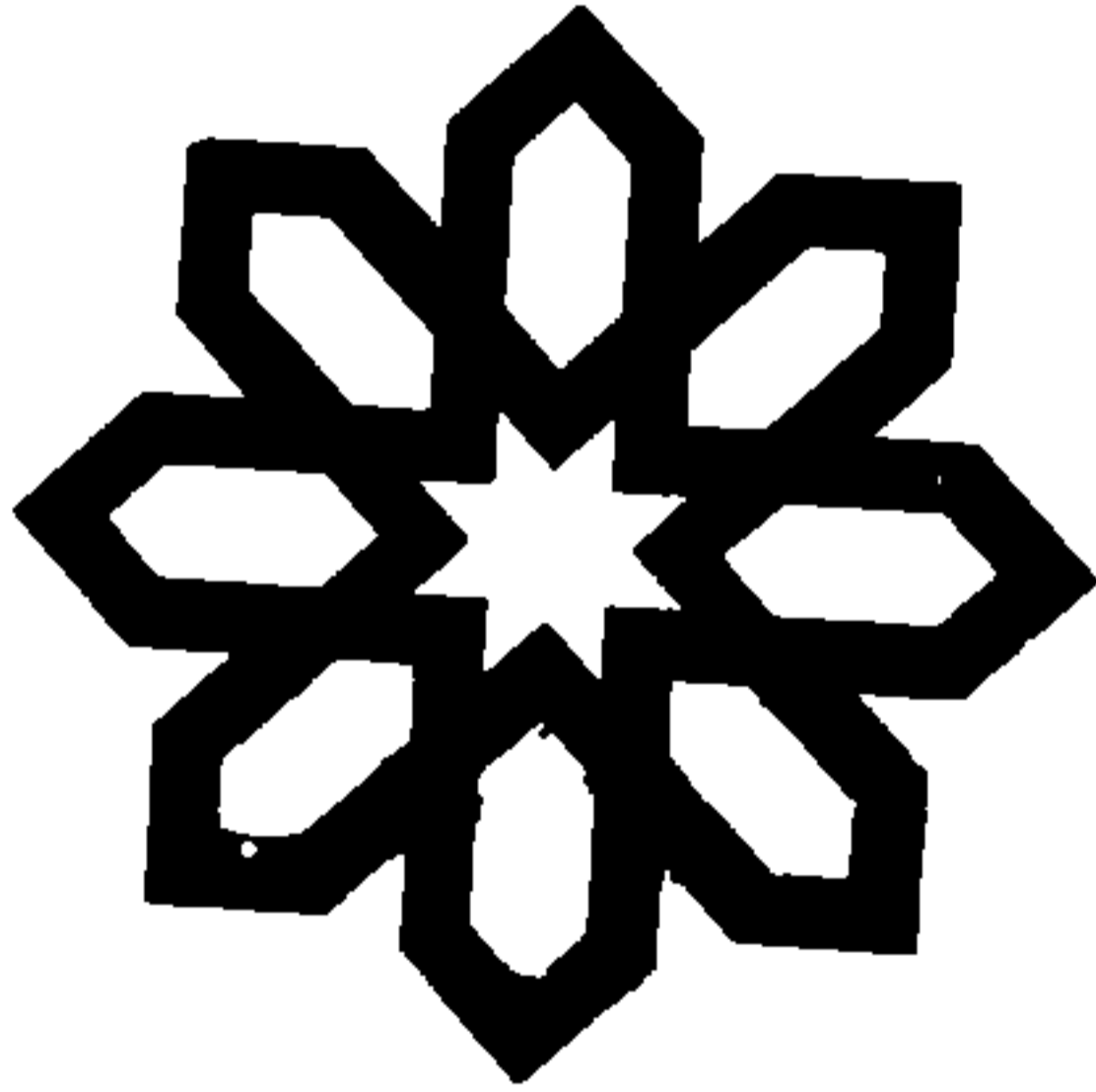
۱۶۶۵۔ کنز العمال للمتقی، ۹۲۸۶، ۱۹/٤ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ۲۳۸
تنزیه الشریعة لابن عراق، ۹۷٦/۲ ☆ المغنی للعراقی، ۲٤٥/۱

۲۔خرید وفروخت

(۱)مسلمان کے عقد پر عقد نہ کرو

١٦٦٦ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم نهی أن يستام الرجل علیٰ سوم أخيه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی مرد کو اسکے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ کرنے سے منع فرمایا۔۱۲م

(۲)معدوم کی بیع جائز نہیں

١٦٦٧ـ **عن** حکيم بن حرام رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم نهی عن بيع ما ليس عنده ـ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس چیز کی بیع سے منع فرمایا جو تمہارے پاس نہیں۔۱۲م

(۳) آدمی اپنی کمائی برباد نہ کرے

١٦٦٨ـ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم :كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا أَنْ يُّضِيعَ مَنْ يَّقُوتُ ـ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کیلئے یہی گناہ کافی ہے کہ وہ اپنا رزق برباد کردے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۱/۶

١٦٦٦ـ الصحيح لمسلم، باب تحريم بيع الرجل علی بيع اخيه ٣/٢

١٦٦٧ـ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٥٢/٥ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٥٦٤/٢

١٦٦٨ـ السنن لابی داؤد، باب فی صلة الرحم، ٢٣٨/١

المستدرك للحاكم ٤١٥/١ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ١٦٠/٢

السنن الكبری للبيهقی، ٤٦٧/٧ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٣٢٥/٤

المعجم الكبير للطبرانی، ٣٨٢/١٢ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ٢٥٤/١

شرح السنة للبغوی، ٣٤٢/٩ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ١٦٧/٤

التفسير للقرطبی، ١٤٩/٤ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ١٦٥/٢

(۴) بلاضرورت جائداد نہ بیچو

۱۶۶۹۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَامِنُ عَبُدٍ یَّبِیُعُ تَالِدًا اِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَیُهِ تَالِفًا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موروثی جائداد کو بیچ کر حاصل شدہ رقم تلف ہوکر ہی رہتی ہے۔ ۱۲م

۱۶۷۰۔ **عن** معقل بن یسار رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ بَاعَ عِقُرَدَارٍ مِنُ غَیُرِ ضَرُوُرَةٍ سَلَّطَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلیٰ ثَمَنِهَا تَالِفًا یَتُلُفُهٗ۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۵۰۵

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے گھر کا سازوسامان بےضرورت فروخت کیا اسکا روپیہ پیسہ ضائع ہی ہوجاتا ہے۔ ۱۲م

(۵) بیع کو قرض کی شرط سے مشروط نہ کرو

۱۶۷۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَحِلُّ سَلَفٌ وَبَیُعٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرض کی شرط پر کسی چیز کی بیع حلال نہیں۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قرض لینے والا بضرورت قرض، قرض کے ساتھ کم مالیت کی شی زیادہ قیمت کو اگر اس طرح خریدے کہ وہ بیع اس قرض پر مشروط ہو تو بالا تفاق حرام ہے۔ اور اگر عقد قرض پہلے ہو اور یہ بیع اس میں نصایا دلالۃ مشروط نہ ہو تو اس میں اختلاف ہے۔ بعض علماء اجازت دیتے ہیں

۱۶۶۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/۲۲۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۱۱۰
کنز العمال للمتقی، ۹۴۴۳، ۳/۵۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۹۳
۱۶۷۰۔ کنز العمال للمتقی، ۹۴۴۲، ۲/۵۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۲۰
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۳۲۷ ☆
۱۶۷۱۔ السنن لابی داؤد، باب فی الرجل بیع ما لیس عنده، ۲/۴۹۵

کہ یہ بیع بشرط قرض نہیں۔ بلکہ قرض بشرط بیع ہے۔اور قرض شروط فاسدہ سے فاسد نہیں ہوتا۔ اورراجح یہ ہے کہ یہ بھی ممنوع ہے کہ اگرچہ شرط مفسد قرض نہیں مگر یہ وہ قرض ہے جس کے ذریعہ سے ایک منفعت قرض دینے والے نے حاصل کی اور یہ ناجائز ہے۔لہذا ان صورتوں کو ترک کیا جائے۔اور قرض کا نام ہی نہ لیا جائے۔ بلکہ خالص بیع ایک وعدہ معینہ پر ہو۔اب نوٹ کی بیع روپے کے عوض جائز ہوگی اگرچہ دس کا نوٹ سو کو بیچے۔اور دونوں صورتوں میں فرق وہی ہے جو قرآن عظیم نے فرمایا: واحل اللہ البیع وحرم الربوا ہ مگر چاندی سونے کی بیع اب بھی جائز نہ ہوگی اور نوٹ کی جائز ہوگی۔قال البنی صلی اللہ تعالیٰ علہ وسلم اذا اختلف النوعان فبیعوا کیف شئتم۔اور یہ زیادہ قیمت دینا اگرچہ بحالت قرض ہے لیکن بوجہ بیع جائز ہے۔ اگرچہ اولی نہیں۔درمختار میں ہے شراء شئ بثمن غال لحاجۃ القرض ، یجوز و یکرہ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ ۷/۷۴

(۶)روپے کی بیع تفاضل کے ساتھ جائز ہے

۱۶۷۲۔**عن** أبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا اخۡتَلَفَ النَّوۡعَانِ فَبِیۡعُوا کَیۡفَ شِئۡتُمۡ بَعۡدَ اَنۡ یَّکُوۡنَ یَدًا بِیَدٍ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو چیزیں اپنی نوع کے اعتبار سے مختلف ہوں تو جس طرح چاہو بیچو اس کے بعد کہ وہ دست بدست ہوں۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

روپے کا نوٹ پندرہ آنے کو بیچنا، خریدنا مطلقاً جائز ہے جبکہ باہم رضامندی سے ہو اور کوئی مانع شرعی عارض نہ ہو۔اسے سود سے کوئی علاقہ نہیں۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۸۹

(قرض میں ایک صورت جواز کی یہ بھی ہے کہ) قرض دینے والا لینے والے کے ہاتھ کوئی متاع ادھار بیچے اور متاع اسکے قبضہ میں دیدے، پھر قرض لینے والا اس متاع کو کسی اور کے ہاتھ اتنے سے کم کو بیچے جتنے کو خود خریدی تاکہ وہ متاع بعینہا اسے پہونچ جائے اور اس سے

۱۶۷۲۔ نصب الرایۃ للزیلعی، ٤/٤

قیمت لیکر قرض لینے والے کو دیدے تو قرض لینے والے کو قرض مل جائیگا اور دینے والے کو نفع حاصل ہو جائیگا۔

امام قاضی خاں نے فرمایا: اس حیلہ کا نام بیع عینہ ہے جسکو امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر فرمایا اور مشائخ بلخ نے فرمایا: بیع عینہ ان بیعوں میں سے ہے۔ کہ ہمارے بازاروں میں آج کل رائج ہیں۔ امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: عینہ جائز ہے اور اس پر ثواب ملیگا۔ اور فرمایا: کہ ثواب کی وجہ یہ ہے کہ اس میں حرام یعنی سود سے بھاگنا ہے۔

فتح القدیر میں فرمایا کہ عینہ میں کوئی کراہت نہیں سوا خلاف اولیٰ کے۔ اس لئے کہ اسمیں قرض دینے کے اچھے سلوک سے روگردانی ہے انتہی، اور اسے بحر الرائق اور نہر الفائق اور درمختار وشرنبلالیہ وغیرہا نے برقرار رکھا۔ نیز فتح القدیر میں امام ابو یوسف نے فرمایا: یہ بیع مکروہ نہیں۔ اس لئے کہ بہت سے صحابہ کرام نے اسے کیا۔ اسکی تعریف کی اور اسے سود نہ ٹھہرایا۔

تو جب بکثرت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اسکا کرنا اور اسکی تعریف ثابت ہوئی تو اس سے عدول نہ ہوگا۔ اس لئے کہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی تقلید ہے۔ اور بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں انکی تقلید و پیروی کا حکم دیا۔ فتاوی رضویہ ۷/۱۷۴
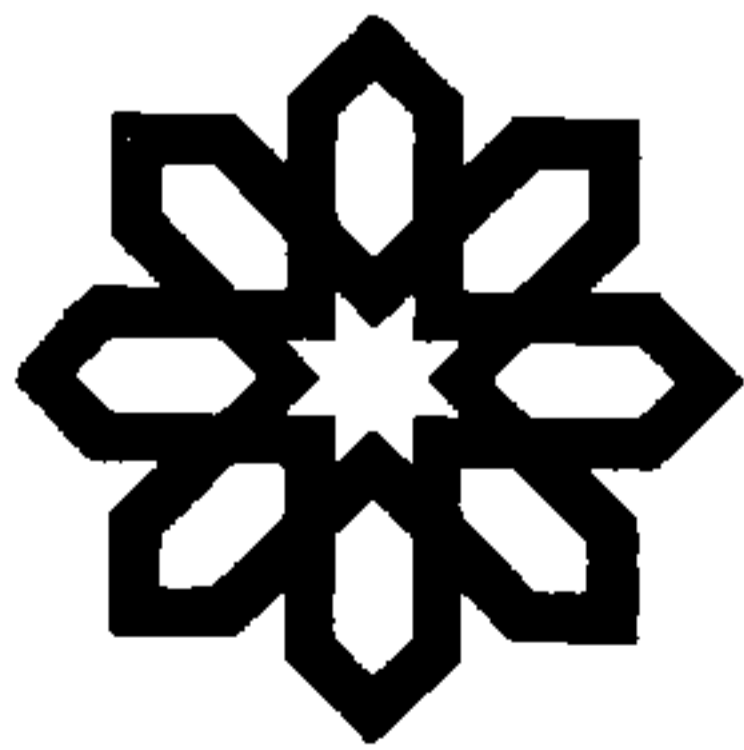
۳۔ غبن وغصب وعاریت

(۱) غبن مذموم ہے

۱۶۷۳۔ **عن** الحسين بن على رضى الله تعالىٰ عنهما قال:قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اَلْمَغْبُوْنُ لَا مَحْمُوْدٌ وَلَا مَاْجُوْرٌ۔

حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: غبن کھانے میں نہ ناموری ہے اور نہ ثواب۔

فتاوی رضویہ ۱۷۶/۷

(۲) غصب کا وبال

۱۶۷۴۔ **عن** يعلى بن مرة رضى الله تعالىٰ عنه قال:قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يَّحْفِرَهُ حَتّٰى يَبْلُغَ آخِرَ سَبْعِ أَرْضِيْنَ ثُمَّ يُطَوَّقَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَقْضِيَ بَيْنَ النَّاسِ۔

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایک بالشت زمین ناحق لے لے اللہ تعالیٰ اسے تکلیف دے کہ اس زمین کو کھودے یہاں تک کہ ساتویں طبقے کے ختم تک پہونچے۔ پھر قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر اسکے گلے میں ڈالے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ختم ہو کر فیصلہ فرمادیا جائے۔

۱۶۷۵۔ **عن** سعد بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال:قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حِلِّهٖ طَوَّقَهُ اللّٰهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِيْنَ، لَايَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا۔

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۶۷۳۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷۵/٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ۹۲۸۷، ۱۹/٤
الجامع الصغير للسيوطى، ۵۵۲/۲ ☆ المغنى للعراقى، ۸۲/۲
۱۶۷٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۳/٤ ☆ فتح البارى للعسقلانى ۱۰٤/۵
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱۵/۳ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ۹۵۳۳
موارد الظمئان للهيثمى، ۱۱۶۷ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ۲٤۰

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی قدر زمین ناجائز طور پر لے اللہ تعالیٰ ساتوں زمینوں سے اسکے گلے میں طوق ڈالے، نہ اسکا فرض قبول ہو نہ نفل۔

فتاوی رضویہ ۸/۱۴۰

(۳) عاریت کا مال واپس کرے

۱۶۷۶۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: عَلَی الْیَدِ مَا اَخَذَتُ حَتّٰی تُؤَدِّیَهُ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس ہاتھ سے مال لیااسی ہاتھ سے واپس کردے۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۳

۱۶۷۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما جاء فی سبع ارضین ، ۱/۴۵۴
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۱۸۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۶/۹۸
مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۱۷۶ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/۹۹
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۲/۱۸۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۰۳۴۹، ۱۰/۶۳۹
تاریخ بغداد للخطیب، ۱/۲۷۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳/۱۶
المصنف لابن ابی شیبة ، ۶/۵۶۵ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر ، ۱/۱۹
۱۶۷۶۔ السنن لابن ماجه ، العاریة ، ۲/۱۷۵ ☆
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۳۸
السنن الکبری للبیهقی، ۶/۹۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵/۲۴۱
شرح السنة للبغوی، ۸/۲۲۶ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۳/۵۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/۲۵۲ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۳/۳۷۶
المصنف لابن ابی شیبة ، ۶/۱۴۶ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۱/۵۰۰
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۹۰ ☆

۴۔اجرت ومزارعت

(۱)اجرت ادا کرو

۱۶۷۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم:قال الله تعالیٰ : ثَلٰثَةٌ أنَا خَصمُهُم يَومَ القِيَامَةِ ، رَجُلٌ أعْطٰی بِی ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَکَلَ ثَمَنَهُ ، وَرَجُلٌ اِستَاجَرَ أجِيرًا فَاستَوفٰی مِنْهُ وَلَم يُعطِ أجْرَهٗ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قیامت کے دن تین شخصوں کا میں مدعی ہونگا۔ایک وہ جس نے میرا عہد دیا پھر عہد شکنی کی ، دوسرا وہ جس نے کسی آزاد کو غلام بنا کر بیچ ڈالا اور اسکی قیمت کھائی، تیسرا وہ جس نے کسی شخص کو مزدوری میں لیکر اپنا کام تو اس سے پورا کرالیا اور مزدوری پوری نہ دی۔　　فتاوی رضویہ ۸/ ۱۴۷

(۲)تعویذ پر اجرت جائز ہے

۱۶۷۸۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: ان نفرا من اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم مرو ابماء فيهم لديغ او سليم ، فعرض لهم رجل من اهل الماء فقال: هل فيکم من راق ؟ إن فی الماء رجلا لديغا اوسليما ، فانطلق رجل منهم فقرأ بفاتحة الکتاب علی شاة فبرأ فجاء بالشاة الی اصحابه فکرهوا ذاك وقالوا: أخذت علی کتاب الله اجرا، حتی قدموا الی المدينةفقالوا: يا رسول الله ! اخذ علی کتاب الله اجرا ، فقا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه

۱۶۷۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب اثم من باع حرام، ۲۹۷/۱
السنن لابن ماجه ، باب اجر الاجرا ، ۱۷۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۵۸/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲۱۱/۱
السنن الکبری للبيهقی، ۱٤/٦ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۳۵۹/۲
نصب الراية للزيلعی، ۱۳۲/٤ ☆
۱۶۷۸۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الشرط فی الرقية الخ، ۸۵٤/۲
السنن الکبری للبيهقی، ٤۳۰/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۹۸/۱۰
التفسير للقرطبی، ۳۳۵/۱ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ٦۱۳۱،
کنز العمال للمتقی، ۹۳۳۹، ۳۰/٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤۵۱/٤

وسلم: اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا کِتَابُ اللّٰہِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت کا گذر چشمے والوں کے پاس سے ہوا جن میں سے ایک آدمی کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا تھا۔ ان میں سے ایک آدمی صحابہ کرام کے پاس آیا اور کہا: کیا آپ حضرات میں کوئی سانپ یا بچھو کے کاٹے کا دم جانتا ہے؟ کیونکہ چشمے والوں میں سے ایک شخص کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا ہے۔ ان میں ایک صاحب گئے اور کچھ بکریوں کے بدلے سورۂ فاتحہ پڑھکر دم کر دیا۔ وہ ٹھیک ہو گیا۔ اور یہ بکریاں لیکر اپنے ساتھیوں کے پاس آ گئے۔ ساتھیوں نے اس بات کو ناپسند کیا اور کہا آپ نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے۔ چنانچہ یہ تمام حضرات مدینہ شریف پہونچے تو بارگاہ رسالت میں واقعہ عرض کیا: حضور نے ارشاد فرمایا: جن باتوں کی تم مزدوری لیتے ہو ان میں اللہ تعالیٰ کی کتاب سب سے زیادہ اجرت کی مستحق ہے۔ ۱۲م

۱۶۷۹۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنه قال: ان ناسا من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم أتوا علی حی من أحیاء العرب فلم یقروهم، فبینما هم کذلك إذ لدغ سید اولئك فقالوا: هل معکم من دواء أوراق؟ فقالوا انکم لم تقرو نا ولا نفعل حتی تجعلو ا لنا جعلا، فجعلو لهم قطیعا من الشاة، فجعل یقرء بأم القرآن ویجمع بزاقه وتیفل فبرأ، فأتوا بالشاء فقالوا: لا نأخذه حتی نسأل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فسأله فضحك وقال: وَمَا اِدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْیَةٌ، خُذُوْهَا وَاضْرِبُوا لی بِسَهْمٍ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کچھ حضرات عرب کے ایک قبیلہ

۱۶۷۸۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷۷/۳ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۷۹۸۵
السنن للدار قطنی، ۹۵/۳ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۳۱۸/۲
تنزیه الشریعة لابن عراق، ۲۶۱/۱ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۸۱
مولرد الظمئان للهیثمی، ۱۱۳۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴۸

۱۶۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الرقی بالقرآن و المعوذات، ۸۵۴/۲
الصحیح لمسلم، باب جواز الاجرۃ علی الرقبة، ۲۲۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۴/۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۹۸/۱۰
التفسیر للقرطبی، ۱۱۳/۱ ☆

کے پاس گئے تو انہوں نے انکی مہمان نوازی نہ کی۔اسی اثنا میں انکے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا۔ تو انہوں نے کہا: کیا آپ لوگوں کے درمیان کوئی دوا یا دم کرنے والا ہے؟ صحابہ کرام نے فرمایا: چونکہ تم نے ہماری ضیافت نہ کی لہذا ہم بغیر اجرت تمہارے ساتھ کچھ نہیں کریں گے۔انہوں نے بکریاں دینا منظور کیا۔چنانچہ ایک صحابی نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور لعاب جمع کر کے اس جگہ پر تھوک دیا۔اسکی تکلیف دور ہوگئی۔وہ بکریاں لیکر آئے تو صحابہ کرام نے فرمایا: ہم جب تک اس سلسلہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معلومات نہیں حاصل کرلیں گے بکریاں نہیں لیں گے۔حضور نے یہ سنکر تبسم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: خیر بکریاں لے لو اور ان میں میرا حصہ بھی ہے۔ فتاوی رضویہ ۸/۱۸۲

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے محض تعویذ اور دم کرنے کیلئے قرآن پڑھنے پر اجرت لینے کا جواز معلوم ہوا مطلق تلاوت اور تعلیم قرآن پر اجرت کا جواز ثابت نہیں ہوتا۔لہذا یہ حدیث امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک کے خلاف ہرگز نہیں کہ امام اعظم تلاوت وتعلیم قرآن پر اجرت کو ناجائز قرار دیتے ہیں جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔

تعلموا القرآن ولا تاکلوا بہ، یعنی تعلیم قرآن کی کمائی نہ کھاؤ۔ عمدۃ القاری۔

(۳) کام ختم ہوتے ہی مزدور کی اجرت ادا کرو

۱۶۸۰۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہماقال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلَمْ تَرٰی اِلَی الْعُمَّالِ یَعْمَلُوْنَ فَاِذَا فَرَغُوْا مِنْ اَعْمَالِهِمْ وَفَّوْا اُجُوْرَهُمْ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تو نے نہ دیکھا کہ مزدور کام کرتے ہیں جب اپنے عمل سے فارغ ہوتے ہیں۔اس وقت پوری مزدوری پاتے ہیں۔

۱۶۸۱۔**عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی

۱۶۷۰۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۸٤

۱۶۸۱۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۸٤

علیہ وسلم: اَلْعَامِلُ اِنَّمَا یُوَفّٰی اَجْرَہٗ اِذَا قَضٰی عَمَلَہٗ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عامل کو اسی وقت اجر کامل دیا جاتا ہے جب عمل تمام کر لیتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۲/۷۷۸

(۴) تعلیم قرآن پر اجرت کا حکم

۱۶۸۲۔ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: علمت ناسا من اهل الصفة القرآن والکتابة فاهدی الی رجل منهم قوسا ، فقلت : لیست بمال وارمی عنها فی سبیل اللہ ، فسألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنهافقال: اِنْ سَرَّكَ اَنْ تُطَوَّقَ بِهَا طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا۔ فتاوی رضویہ ۸/۲۱۲

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اصحاب صفہ میں سے چند حضرات کو قرآن کی تعلیم دی اور لکھنا سکھایا۔تو ان میں سے ایک صاحب میرے پاس بطور ہدیہ ایک کمان لائے۔میں نے سوچا یہ کوئی مال نہیں اور مجھے جہاد میں کام آئیگی۔پھر میں نے حضور سے اسکے بارے میں پوچھا تو فرمایا: اگر تم جہنم کا طوق گلے میں ڈالنا چاہتے ہو تو قبول کرلو۔۱۲م

(۵) بٹائی پر زراعت کا حکم

۱۶۸۳۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهماقال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: مَنْ لَمْ یَذَرِ الْمُخَابَرَةَ فَلْیُؤْذَنْ بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو بٹائی نہ چھوڑے وہ اللہ ورسول سے لڑائی کا اعلان کرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ باتباع جماعت صحابہ وتابعین محرمین مانعین

۱۶۸۲۔ السنن لابن ماجہ ، باب الاجر علی تعلیم القرآن، ۱/۱۵۷

۱۶۸۳۔ السنن لابی داؤد، البیوع ، باب فی المخابرۃ ، ۲/۴۸۳

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۴۳

حرام وفاسد جانتے ہیں۔ بایں ہمہ صاحبین نے بوجہ تعامل اجازت دی اور اسی پر فتوی قرار پایا۔
فتاوی رضویہ ۸/۲۱۳
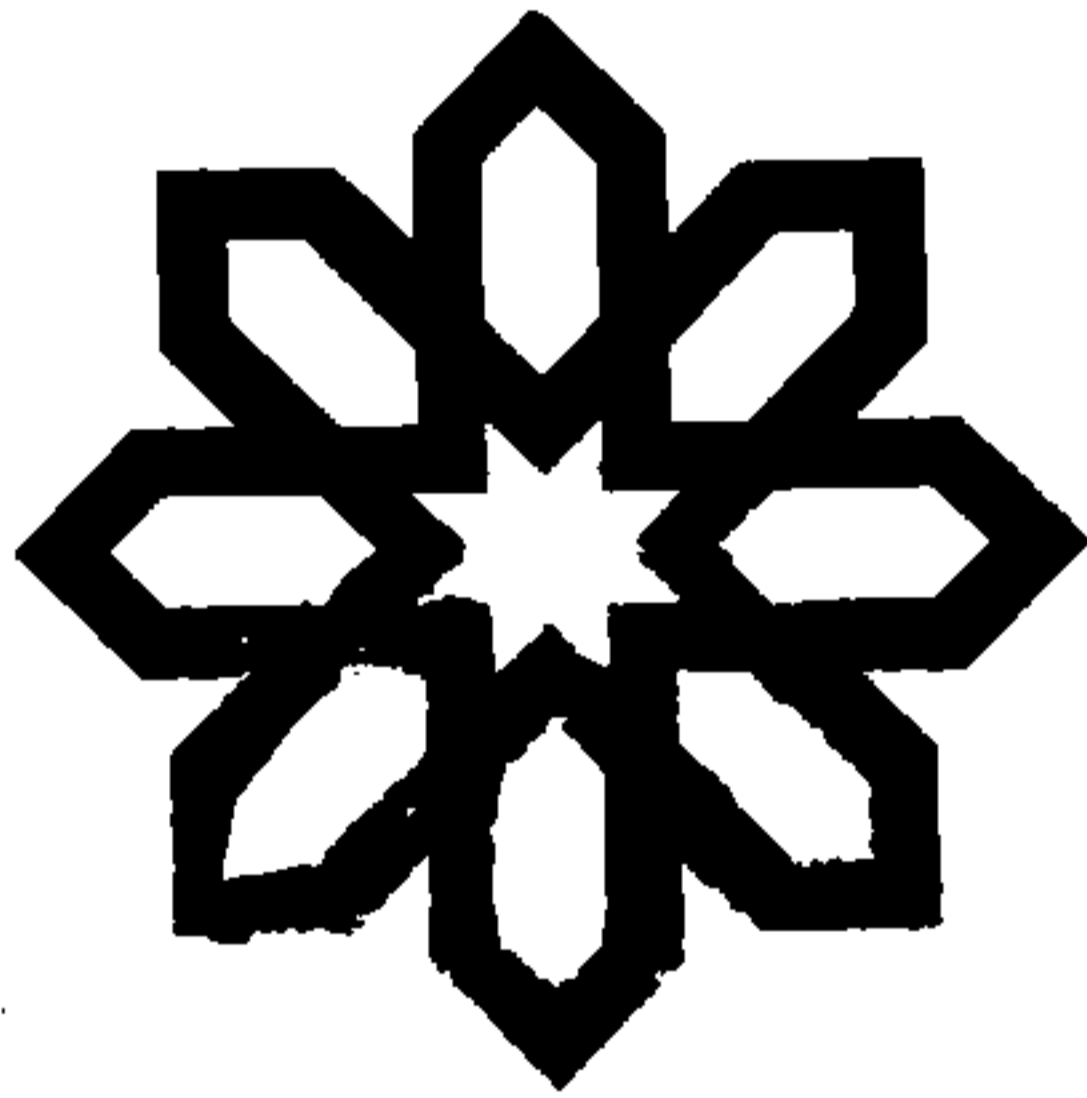
۵۔قرض وسود

(۱)ہر قرض جس سے منفعت مقصود ہو سود ہے

۱۶۸۴۔**عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَ رِبٰوا۔

حضرت امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر قرض جو منفعت کمائے سود ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۷

(۲)سود کی لعنت

۱۶۸۵۔**عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم آکل الربوا و مأکله و شاھدیه و کاتبه۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اور اسکے گواہ و کاتب پر لعنت فرمائی۔

فتاوی رضویہ ۷/۷۵

۱۶۸۶۔**عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم آکل الربوا ومؤکله وکاتبه وشاھدیه وقال: ھم سواء۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۶۸۴۔ الدر المنثور للسیوطی، ۵/۳۵۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۵۱۶، ۶/۲۳۸
ارواء الغلیل للالبانی، ۵/۲۳۵ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۱۳۷۳

۱۶۸۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اکل الربوا ۱/۱۴۵
السنن لابن ماجه، باب التغلیظ فی الربا، ۱/۱۶۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۴۶
السنن لابی داؤد، باب فی اکل الربوا، ۲/۴۷۳

۱۶۸۶۔ الصحیح لمسلم، باب الربوا، ۲/۲۷
مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۱۱۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۴۴۶
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۵۳۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۶۷

علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اور اسکے کاتب وگواہ سب پر لعنت فرمائی۔ اور فرمایا: وہ سب برابر گنہگار ہیں۔ فتاوی رضویہ ۷/۷۵

(۳) سود کی مذمت

۱۶۸۷۔ **عن** کعب الأحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لان ازنی ثلث وثلثین زنیة احب الی من ان آکل درهما ربا یعلم اللہ انی اکلته من ربا۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک مجھے اپنا تینتیس بار زنا کرنا اس سے زیادہ پسند ہے کہ سود کا ایک درم کھاؤں۔ جسے اللہ عزوجل جانے کہ میں نے سود کھایا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سود جس طرح لینا حرام ہے دینا بھی حرام ہے۔ مگر شریعت مطہرہ کا قاعدہ مقرر ہے کہ الضرورة تبیح المحظورات، اسی لئے علماء فرماتے ہیں کہ محتاج کو سودی قرض لینا جائز ہے۔ محتاج کے یہ معنی جو واقعی حقیقی ضرورت قابل قبول شرع رکھتا ہو کہ اسکے بغیر چارہ ہو، نہ کسی طرح بے سودی روپیہ ملنے کا یارا۔ ورنہ ہرگز جائز نہ ہوگا۔ جیسے لوگوں میں رائج ہے کہ اولاد کی شادی کرنی چاہی۔ سو روپے پاس ہیں ہزار روپے لگانے کو جی چاہا تو سودی نکلوائے، یا مکان رہنے کو موجود ہے دل پکے محل کو ہوا۔ سودی قرض لیکر بنایا یا دوسو کی تجارت کرتے ہیں۔ قوت اہل وعیال بقدر کفایت ملتا ہے۔ نفس نے بڑا سوداگر بننا چاہا۔ پانچ چھ سو سودی نکلوا کر لگوادئے یا گھر میں زیور وغیرہ موجود ہے جسے بیچ کر روپیہ حاصل کر سکتے ہیں۔ نہ بیچا بلکہ سودی قرض لیا وعلی ھذا القیاس۔ صدہا صورتیں ہیں کہ یہ ضرورت نہیں۔ تو ان میں حکم جواز نہیں ہوسکتا اگر چہ لوگ اپنے زعم میں ضرورت سمجھیں۔ ولہذا قوت اہل وعیال کیلئے سودی قرض لینے کی اجازت اسی وقت ہوسکتی ہے جب اسکے بغیر کوئی طریقہ بسر اوقات کا نہ ہو، نہ کوئی پیشہ جانتا ہو، نہ نوکری ملی ہے جس کے ذریعہ سے دال روٹی اور موٹا کپڑا احتاج آدمی کی بسر اوقات کے لائق مل سکے۔ ورنہ اس قدر پاسکتا ہے تو سودی روپے سے تجارت پھر وہی تونگری کی ہوس ہوگی نہ ضرورت قوت۔ رہا ادائے قرض کی نیت سے سودی قرض لینا اگر جانتا ہے کہ اب ادا

۱۶۸۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۲۵

نہ ہوا تو قرض خواہ قید کرائے گا۔ جس کے باعث بال بچوں کو نفقہ نہ پہونچ سکے گا۔ اور ذلت وخواری علاوہ اور فی الحال اسکے سوا کوئی شکل ادا کی نہیں تو رخصت دی جائیگی کہ ضرورت متحقق ہولی۔ حفظ اور تحصیل قوت کی ضرورت ہوتو خود ظاہر۔ اور ذلت ومطعونی سے بچنا بھی ایسا امر ہے کہ جسے شرع نے بہت مہم سمجھا اور اسکے لئے بعض محظورات کو جائز فرمایا۔

مثلاً شریر شاعر جو امراء کے پاس قصائد مدح لکھ کر لے جاتے ہیں کہ خاطر خواہ انعام نہ پائیں تو ہجو سنائیں۔ انہیں اگرچہ وہ انعام لینا حرام ہے اور جس چیز کا لینا جائز نہیں دینا بھی روا نہیں۔ پھر یہ لوگ کہ اپنی آبرو بچانے کو دیتے ہیں خاص رشوت دیتے ہیں اور رشوت دینا صریح حرام ہے۔ بایں ہمہ شرع نے حفظ آبرو کیلئے انہیں دینا دینے والے کے حق میں روا فرمایا اگرچہ لینے والے کو بدستور حرام محض ہے۔　　　فتاوی رضویہ ۷/۸۳

(۴) سود کھانا زنا سے بدتر کام ہے

۱۶۸۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَكَلَ دِرْهَمًا مِنَ رِّبٰوا فَهُوَ مِثْلُ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ زَنْيَةٍ ، وَمَنْ نَبَتَ لَحْمُهٗ مِنْ سُحْتٍ فَالنَّارُ أَوْلٰى بِهٖ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک درہم سود کھانا تینتیس بار زنا کے برابر ہے، اور جسکا گوشت حرام سے بڑھے تو نار جہنم اسکی زیادہ مستحق ہے۔

۱۶۸۹۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَدِرْهَمٌ يُصِيْبُهُ الرَّجُلُ مِنَ الرِّبٰوا أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ ثَلٰثٍ وَثَلٰثِيْنَ زَنْيَةً يَزْنِيْهَا فِي الْإِسْلَامِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ایک درہم کہ آدمی سود سے پائے اللہ عزوجل کے نزدیک سخت تر ہے تینتیس بار زنا سے کہ آدمی اسلام میں کرے۔

۱۶۸۸۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۳/۲۱۱ ☆ تذکرۃ الموضوعات لابن القیسرانی، ۷۲٤

۱۶۸۹۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳٦٦ ☆ الترغیب والترهیب للمدری، ٦۳

۱۶۹۰ـ **عن** عبد الله بن حنظلة غسيل الملائكة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : دِرْهَمُ رِبًا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ سِتٍّ وَّثَلٰثِيْنَ زَنْيَةً۔

حضرت عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کا ایک درہم کہ آدمی دانستہ کھائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس زنا سے سخت تر ہے۔

۱۶۹۱ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّ الدِّرْهَمَ يُصِيْبُهُ الرَّجُلُ مِنَ الرِّبَا أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ فِي الْخَطِيْئَةِ مِنْ سِتٍّ وَّ ثَلٰثِيْنَ زَنْيَةً يَزْنِيْهَا الرَّجُلُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک درہم کہ آدمی سود سے پائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرد کے چھتیس بار زنا کرنے سے گناہ میں زیادہ ہے۔

۱۶۹۲ـ **عن** أم المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَدِرْهَمُ رِبًا أَشَدُّ جُرْمًا عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ سَبْعٍ وَّثَلٰثِيْنَ زَنْيَةً۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۶۹۰ـ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۷/۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۴۴۶/۵
كنز العمال للمتقى، ۹۷۶۱، ۱۰۶/۴ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۱۷/۴
مشكوة المصابيح للتبريزى، ۲۸۲۵ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۳۶۷/۱
الجامع الصغير للسيوطى، ۲۵۶/۱ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ۱۰۳۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۵/۵ ☆ السنن للدار قطنى، ۱۶/۳
تاريخ دمشق لابن عساكر، ۳۷۳/۷ ☆ المغنى للعراقى، ۹۱/۲
۱۶۹۱ـ اتحاف السادة للزبيدى، ۷۳۵/۷ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ۵۴۷۵
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۷/۳ ☆ الدر المنثور لسيوطى، ۳۶۴/۱
المغنى للعراقى، ۱۳۹/۳ ☆ الكامل لابن عدى،
اللآلى المصنوعة للسيوطى، ۸۳/۲ ☆
۱۶۹۲ـ كنز العمال للمتقى، ۹۷۸۰، ۱۰۹/۴ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سود کا ایک درہم اللہ عزوجل کے یہاں سینتیس زنا سے بڑھ کر ہے۔

۱۶۹۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ حُوْبًا أَيْسَرُ هَا كَالَّذِی يَنْكِحُ أُمَّهٗ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کا گناہ ستر درجے ہے۔ جس میں سب سے آسان تر اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں پر پڑے۔

۱۶۹۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ بَابًا أَدْنَا هَا كَالَّذِی يَقَعُ عَلٰی أُمِّهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کا گناہ ستر درجہ ہے۔ جس میں سب سے آسان تر اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں پر پڑے۔

۱۶۹۵۔ **عن** الأسود بن وهب بن عبد مناف بن زهرة الزهری القرشی خال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ورضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:اِنَّ الرِّبَا أَبْوَابٌ، اَلْبَابُ مِنْهُ عَدْلٌ بِسَبْعِيْنَ حُوْبًا، أَدْنَاهُ فَجْرَةٌ كَاِضْطِجَاعِ الرَّجُلِ مَعَ أُمِّهٖ۔

حضرت اسود بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماموں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سود کے کئی دروازے ہیں، ان میں سے ایک دروازہ برابر ستر گناہ کے ہے جن میں سب سے ہلکا گناہ ایسا

۱۶۹۳۔ السنن لابن ماجه، باب التغليظ فی الربا، ۱۶۵/۲
الجامع الصغير للسيوطی، ۲۷۶/۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۵۳۷/۷
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۸/۳ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۵۰۸/۱
كنز العمال للمتقی، ۹۷۵۵، ۱۰۵/۴ ☆ المغنی للعراقی، ۳۲۳/۳
۱۶۹۴۔ السنن لابن ماجه، باب التغليظ فی الربا، ۱۶۵/۲
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۶/۳ ☆
۱۶۹۵۔ الجامع الكبير للطبرانی ۲۰۴/۲ ☆

ہے جیسے اپنی ماں کے ساتھ ہم بستر ہونا۔

۱۶۹۶۔ **عن** رجل من الأنصار رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلرِّبَا أَحَدٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، او قال: ثَلٰثَةٌ وَسَبْعُوْنَ حُوْبًا، أَهْوَنُهَا مِثْلَ اِتْيَانِ الرَّجُلِ أُمَّهٗ۔

ایک انصاری صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود اکہتر دروازے ہیں۔ یا فرمایا: تہتر گناہ جن میں سب سے ہلکا ایسا جیسے آدمی کا اپنی ماں سے جماع کرنا۔

۱۶۹۷۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلرِّبَا اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، أَدْنَا هُنَّ مِثْلَ اِتْيَانِ الرَّجُلِ أُمَّهٗ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے بہتر دروازے ہیں۔ ان میں سب سے کم ایسا ہے جیسے اپنی ماں سے صحبت کرنا۔

۱۶۹۸۔ **عن** عبد الله بن سلام رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ أَبْوَابَ الرِّبَا اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ حُوْبًا، أَدْنَاهَا كَالَّذِي يَأْتِي أُمَّهٗ فِي الْاِسْلَامِ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سود کے دروازے بہتر گناہ ہیں۔ سب میں کمتر ایسا ہے جیسے اسلام میں اپنی ماں سے زنا کرنا۔

۱۶۹۶۔ المصنف لعبد الرزاق، ۳۱٤/۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۲۷/۸

۱۶۹۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۱۷/٤ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۸۷۱

الکامل لابن عدی، ۳۹۱/٦ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲٦۷/۱

علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۱۳٦ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳٦۷/۱

الترغیب والترهیب للمنذری، ۸/۳ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۸٤/۲

کنز العمال للمتقی، ۹۷۵۹، ۱۰۵/٤ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۲۷۰۵

۱۶۹۸۔ جمع الجوامع للسیوطی، ٦۰۷٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۷۵٦، ۱۰۵/٤

۱۶۹۹۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلرِّبَا ثَلٰثَةٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، اَیْسَرُهَا مِثْلَ اَنْ یَّنْكِحَ الرَّجُلَ اُمَّهٗ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے تہتر دروازے ہیں، سب میں ہلکا اپنی ماں سے زنا کے مثل ہے۔

۱۷۰۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الرِّبَا نِیْفٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، اَهْوَنُهُنَّ مِثْلَ مَنْ اَتٰی اُمَّهٗ فِی الْاِسْلَامِ ، وَدِرْهَمٌ مِنْ رِبَا اَشَدُّ مِنْ خَمْسٍ وَّثَلٰثِیْنَ زِنْیَةً۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے کچھ اوپر ستر دروازے ہیں۔ ان میں سب سے ہلکا ایسا ہے کہ مسلمان ہوکر اپنی ماں سے زنا کرے۔ اور سود کا درہم پینتیس زنا سے سخت تر ہے۔

۱۷۰۱۔ **عن** امیر المؤمنین عثمان غنی ذی النورین رضی الله تعالیٰ عنهم قال: الربا سبعون بابا۔ أهونها مثل نكاح الرجل امه۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: سود کے ستر دروازے ہیں، ان میں آسان تر اپنی ماں سے زنا کے مثل ہے۔

۱۷۰۲۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: الربا اثنان وسبعو نحوبا، أصغر ها كمن أتى أُمه فی الاسلام ودرهم من الربا اشد من بضع وثلثين زنية۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: سود بہتر گناہ ہے، سب میں چھوٹا بحالت اسلام اپنی ماں سے زنا کی طرح ہے۔ اور سود کا ایک درم کی

۱۶۹۹۔ المستدرك للحاكم، ۳۷/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲۶۶/۱
اتحاف السادة للزبيدی، ۳۲۷/۸ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲۷۶/۱

۱۷۰۰۔ الترغيب والترهيب للمنذری، ۸/۳ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۹۶/۶

۱۷۰۱۔ كنز العمال للمتقی، ۱۰۱۰۳، ۱۹۰/٤

۱۷۰۲۔ كنز العمال للمتقی، ۹۷۵۹، ۱۰۵/٤

اور تیس زنا سے سخت تر ہے۔

۱۷۰۳۔ **عن** عبد الله بن سلام رضی الله تعالیٰ عنه قال : الربا ثلثة وسبعون حوبا، ادناها کمن اتی امه فی الاسلام ،و درهم من الربا کبضع وثلثين زنية ۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سود میں تہتر گناہ ہیں، سب میں کم ایسا ہے جیسے اسلام میں اپنی ماں سے جماع کرنا، اور سود کا ایک درم چند اور تیس زنا کے مانند ہے۔　　فتاوی رضویہ ۸۲/۷

(۵) سود اور اس سے بچنے کی صورت

۱۷۰۴۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء بلال بتمر برنی فقال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مِنُ أَینَ هٰذَا ؟فقال بلال: تمر کان عندنا ردئ فبعت منه صاعین، بصاع لمطعم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عند ذلك:أَوَّهُ عَینُ الرِّبَا، لَاتَفعَلُ ، وَلٰکِنُ اِذَا أَرَدُتَ انُ تَشتَرِیَ التَّمرَ فَبِعُهُ بِبَیعٍ آخَرَ ثُمَّ اشتَرِبِهٖ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں خرمائے برنی لیکر حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: یہ تم کہاں سے لائے؟ حضرت بلال نے عرض کیا: ہمارے پاس خراب چھوارے تھے ہم نے انکے دو صاع کے بدلے ان کا ایک صاع خریدا تا کہ حضور کی خدمت میں پیش کروں۔ حضور نے یہ سنکر ارشاد فرمایا: اف یہ تو خاص ربا ہے۔ ایسا نہ کرو مگر جب انکو خریدنا چاہو تو اپنے چھواروں کو کسی اور چیز سے بیچ کر اس شی کے بدلے انکو خریدو۔

۱۷۰۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۷۰۳۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۱۱٤، ۱۹۳/٤
۱۷۰٤۔ الصحیح لمسلم ، باب الربوا، ۲٦/۲
الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا اراد بیتع تمر الخ، ۲۹۳/۱
۱۷۰۵۔ الصحیح لمسلم باب الربوا، ۲٦/۲ ☆ المؤطا لمالك ، ۲۲۳
الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا اراد البیع تمر الخ، ۲۹۳/۱
السنن الکبری لبیهقی، ۲۹۱/۵ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۲۲/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۳۹۹/٤ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۱۲٦/۵

عليه وسلم استعمل رجلا على خيبر فجاء ه بتمر جنيب فقال له رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اكل تمر خيبر هكذا ؟ قال:لا، والله! يارسول الله انا لناخذ الصاع من هذا بالصاعين والصاعين بالثلث ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: فَلَا تَفعَلُ! بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو خیبر پر صوبہ دار بنا کر بھیجا۔ وہ خدمت اقدس میں خرمائے جنیب لیکر حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خیبر کے سب چھوارے ایسے ہی ہیں؟ عرض کی: نہیں، خدا کی قسم یا رسول اللہ! ہم اس میں کا ایک صاع دو صاع کو اور دو صاع تین صاع کو لیتے ہیں۔ فرمایا: ایسا نہ کرو۔ اپنے چھوارے روپیوں سے بیچ کر ان روپیوں سے یہ چھوارے خرید لو۔ فتاوی رضویہ ۷/۱۹۵

(۶) قرض ادا کی نیت سے لوتا کہ اللہ کی مدد شامل حال رہے

۱۷۰۶۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ أَدَآءَ هَا أَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَنْ أَخَذَ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللّٰهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کے مال بہ نیت ادا لے اللہ تعالیٰ اسکی طرف سے ادا فرما دیتا ہے۔ اور جو تلف کر دینے کے ارادے سے لے اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کر دیتا ہے۔

۱۷۰۶۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب من اخذ اموال الناس ، ۱/۳۲۱
السنن لابن ماجه ، باب من ادان دينا الخ، ۲/۱۷۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۶۱ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۵/۳۵۴
كنز العمال للمتقى، ۱۵۴۲۹، ۶/۲۲۱ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۵/۵۴
اتحاف السادة للزبيدى، ۵/۵۰۲ ☆ شرح السنة للبغوى، ۸/۲۹۲
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱/۵۹۷ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۲۹۱۰
التفسير للقرطبى، ۳/۴۱۶ ☆ التاريخ الكبير للبخارى، ۱/۳۸۳
الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۵۰۹ ☆

۱۷۰۷۔ **عن** میمون الکروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَدَانَ دَیْنًا یَنْوِیْ قَضَآءَہٗ أَدَّاہُ اللّٰہُ عَنْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

حضرت میمون کروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی دین لیکر ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ روز قیامت اسکی طرف سے ادا فرمادیگا۔

۱۷۰۸۔ **عن** أم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ حَمَلَ مِنْ أُمَّتِیْ دَیْنًا ثُمَّ جَھَدَ فِیْ قَضَآءِہٖ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ یَّقْضِیَہٗ فَأَنَا وَلِیُّہٗ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میرا امتی دین کا بار اٹھائے پھر اسکے ادا میں کوشش کرے پھر بے ادا کئے مرجائے تو میں اسکا ولی وکفیل ہوں۔

۱۷۰۹۔ **عن** أبی أمامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ تَدَایَنَ بِدَیْنٍ وَفِیْ نَفْسِہٖ وَفَآءَہٗ ثُمَّ مَاتَ تَجَاوَزَ اللّٰہُ عَنْہُ وَأَرْضٰی غَرِیْمَہٗ بِمَاشَآءَ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکسی دین کا معاملہ کرے اور دل میں اسکے ادا کا ارادہ رکھے پھر مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرمائیگا اور اسکے قرض خواہ کو جیسے چاہے گا راضی کردیگا۔

فتاوی رضویہ ۸۴/۷

۱۷۰۷۔ السنن الکبری للبیہقی، ۳۵٤/۵ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵۰۲/۵
کنزالعمال للمتقی، ۱۵٤۲۷، ۲۲۱/٦ ☆ المغنی للعراقی، ۸۳/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۱۰/۲ ☆

۱۷۰۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۷٤/٦ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۲۲/۷
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۵۹۸/۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۳۲/٤

۱۷۰۹۔ المستدرک للحاکم ۲۳/۲ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۵۹۷/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۵٤٤۵، ۲۲۵/٦ ☆

(۷) قرض ادا کرتے وقت زیادہ دینا جائز ہے

۱۷۱۰۔ **عن** جابربن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: اتیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو فی المسجد ، قال مسعر اراه قال: ضحی ، فقال: صل رکعتین، وکان لی علیه دین فقضانی وزادنی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد نبوی شریف میں تشریف فرما تھے۔ حضرت مسعر بن کدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ حضرت جابر نے یہ بھی کہا کہ چاشت کا وقت تھا سرکار نے فرمایا: دو رکعت نماز پڑھو۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ میرا سرکار کی طرف کچھ قرض تھا تو آپ نے ادا فرمایا اور کچھ زیادہ بھی عطا فرمایا۔۱۲م

۱۷۱۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان لرجل علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سن من الابل فجاء ه یتقاضاه فقال: اعطوه فطلبوا سنه فلم یجدوا له الاسنا فوقها فقال: اعطوه فقال:او فیتنی اوفی الله لك ، قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ خَیَارَکُمْ اَحْسَنُکُمْ قَضَآءً۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب ایک شخص کا اونٹ قرض میں آرہا تھا۔ تو وہ تقاضا کرنے آگیا۔ سرکار نے فرمایا: ادا کردو۔ صحابہ کرام نے تلاش کیا لیکن اس عمر کا اونٹ نہیں ملا بلکہ اس سے زیادہ عمر والا ملا۔ سرکار نے فرمایا: وہی دیدو۔ وہ قرض خواہ کہنے لگا۔ آپ اگر مجھے پورا عطا فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ آپکو بھی ایسا ہی کامل عطا فرمائیگا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تم میں بہتر وہ ہے جو قرض کی ادائیگی اچھے طور پر کرتا ہے۔

۱۷۱۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حسن القضاء، ۳۲۲/۱
الصحیح لمسلم ، باب جواز افتراض الحیوان ، ۳۰/۲
۱۷۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حسن القضاء ۳۲۲/۱
الصحیح لمسلم ، باب جواز اقتاض الحیوان ، ۳۰/۲
السنن للنسائی، الترغیب فی حسن القضاء، ۲۰۳/۲
التفسیر للبغوی، ۳۰۳/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۹۳/۲
فتح الباری للعسقلانی، ٤٨٢/٤ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ۱۸۸/۱

۱۷۱۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رجلا تقاضارسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فأغلظ له فهم به أصحابه فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:دَعُوهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا، وقال: اِشْتَرُوْالَهُ بَعِیْرًا فَأعْطُوهُ اِیَّاهُ، فطلبوه فلم یجدوا الاسنا أفضل من سنه فقال:اِشْتَرُوهُ فَأعْطُوهُ اِیَّاهُ، فَاِنَّ خَیرَکُمْ أحْسَنُکُمْ قَضَآءً۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اپنے قرض کا تقاضا کیا جس میں وہ سختی سے پیش آیا۔تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اسکی اس سخت گفتگو کا جواب دینا چاہا جس سے سرکار نے روک دیا اور فرمایا: حقدار کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کچھ کہے۔ پھر سرکار نے ارشاد فرمایا: اسکے لئے اونٹ خریدو اوراس کو دیدو۔صحابہ کرام نے تلاش کیا لیکن اس عمر کا نہ ملا بلکہ اس سے عمر و قیمت میں زیادہ مل رہا تھا۔فرمایا:اسی کو خرید کراسے دیدو۔ پھر فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جوقرض کی ادائیگی بہتر طریقے پر کرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جبکہ قرض پر زیادہ دینا لفظا موعود، نہ عادۃ معہود،تو معنیٰ ربا یقیناً مفقود خصوصاً جبکہ خود لفظوں میں نفی ربا کا ذکر موجود، بلکہ یہ صرف ایک نوع احسان وکرم ومروت ہے۔اور بیشک مستحب وثابت بہ سنت، کما فی الاحادیث المذکورۃ۔

مگر محل اسکا وہاں ہے کہ یا تو وہ زیادت قابل تقسیم نہ ہو۔مثلا ساڑھے نو روپے آتے تھے دس پورے دے کہ اب بقدر نصف روپے کی زیادتی ہے اور ایک روپیہ دو پارہ کرنے کے

۱۷۱۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی استقراض البعیر، ۱۵۸/۱
السنن لابن ماجه، باب حسن القضاء، ۱۷۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۱۶/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۵۱/۵
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۳۹/۴ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۶۸/۴
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۹۰۶ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۳۴/۳
اتحاف السادة المزبیدی، ۵۰۳/۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۹۴/۸
المغنی للعراقی، ۸۳/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۰۴۷، ۱۰۵/۶
فتح الباری لعسقلانی، ۴۸۳/۴ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۱۳۸۴

لائق نہیں۔یا قابل تقسیم ہوتو جدا کر کے دے۔ مثلاً دس آتے تھے وہ دیکر ایک روپیہ احساناً الگ دیا۔تو ان صورتوں میں یہ زیادتی حلال ہو جائیگی۔اور اگر قابل تقسیم تھی اور یونہی مخلوط ومشاع دی۔مثلاً دس آتے تھے گیارہ یکمشت دیئے۔دس آتے ہیں اور ایک احساناً۔تو نہ ہبہ صحیح ہوگا اور نہ لینے والا اس زیادت کا مالک۔　　فتاوی رضویہ ۷/۹۰

(۸) قرضدار کو مہلت دینے پر اجر

۱۷۱۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم :مَنُ نَفَّسَ عَنُ غَرِيُمِهٖ أَوُ مَحٰی عَنُهُ كَانَ فِی ظِلَلِ الُعَرُشِ يَوُمَ الُقِيَامَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو اپنے قرض دار کو مہلت دے یا قرض معاف کردے وہ قیامت کے دن عرش کے سایہ کے نیچے ہوگا۔

(۹) قرض معاف کرنے والا اجر عظیم کا مستحق

۱۷۱٤۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم:كَانَ فِی الُأُمَمِ السَّابِقَةِ رَجُلٌ عَاصٍ يَمُحُو عَنِ الُمُسُتَقُرِضِيُنَ ، إِذَا مَاتَ عَفَااللّٰهُ عَنُهُ وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ : إِذَا كَانَ يَعُفُوُ فَأَنَا أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنُهُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگلی امتوں میں ایک گنہگار شخص تھا جو لوگوں کے قرض معاف کردیا کرتا تھا۔جب اسکا انتقال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اسکو بخش دیا۔اور پروردگار عالم نے فرمایا: جب وہ معاف کردیا کرتا تھا تو میں اس سے زیادہ حقدار ہوں۔

۱۷۱۳۔ الصحيح لمسلم ، باب انظار المعسر و التجاوز الخ، ۱۸/۲
المسند لاحمدبن حنبل ، ۵/۳۰۰ ☆ السنن للدارمی، ۲۶۲/۲
الدر المنثور للسيوطی، ۳۶۹/۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۵۳۷۹، ۲۱۱/۶
شرح السنة للبغوی، ۱۹۹/۸ ☆ التفسير لابن كثير ، ٤۹۱/۱
۱۷۱٤۔ الصحيح لمسلم ، باب فصل انظار المعسر و التجازو ،الخ، ۱۸/۲
الجامع الصحيح للبخاری، باب حسن التقاضی، ۳۲۲/۱

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورت اپنا مہر معاف کردے تو بیشک یہ نیک کام ہے اور اس پر بڑے ثواب کی امید ہے۔
فتاوی رضویہ ۵/۴۸۸

۱۲

کتاب الایمان والنذور
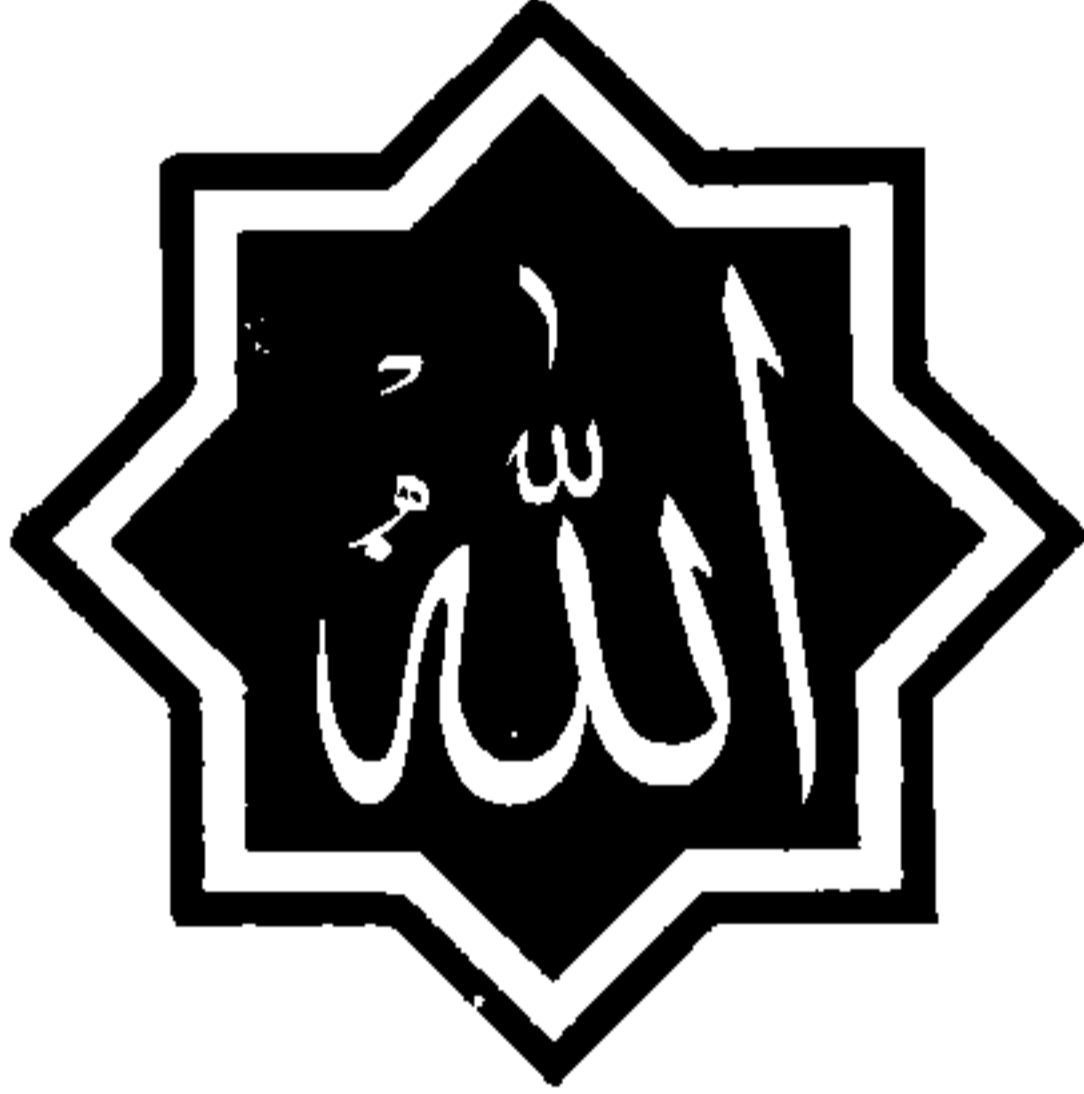
ابواب
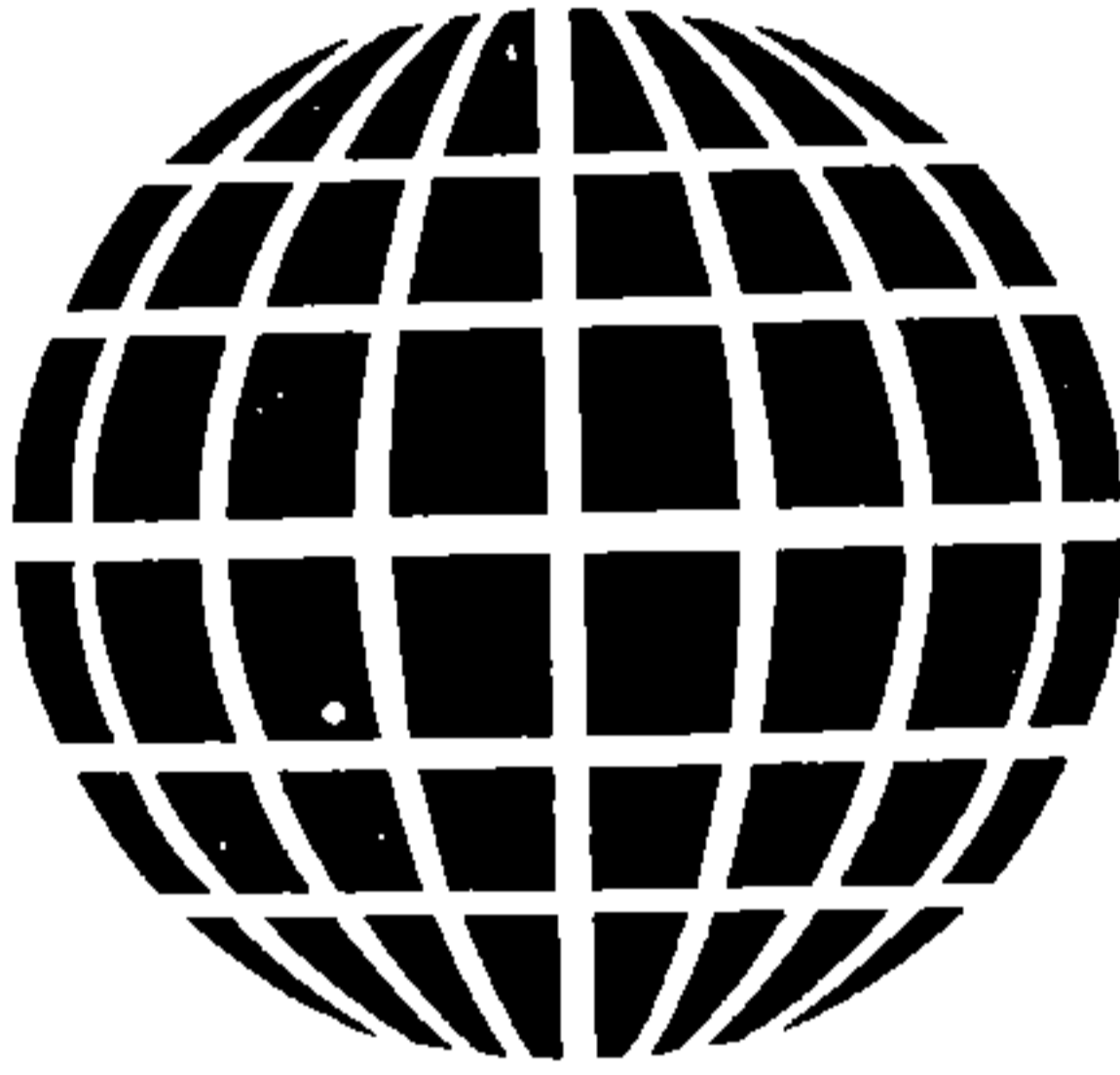
۱۔ قسم وکفارہ

(۱) اچھی چیز کی قسم کھالے تو اسکو توڑنا ضروری ہے

۱۷۱۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنُ حَلَفَ عَلیٰ يَمِينٍ فَرَأی غَيرَهَا خَيرًا مِنُهَا فَلْيَاتِ الَّذِیُ هُوَ خَيرٌ وَ لْيُكَفِّرُ عَنُ يَمِينِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کسی شخص نے قسم کھائی پھر خیال آیا کہ اسکا خلاف بہتر ہے تو اس بہتر پر ہی عمل کرے اور قسم کا کفارہ ادا کردے۔

۱۷۱۶۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اِنِّی وَاللّٰهُ ! اِنُ شَآءَ اللّٰهُ لَا أحُلَفُ عَلیٰ يَمِينٍ فَأرٰی غَيرَهَا خَيرًامِنهَا اِلَّا كَفَّرُتُ عَنُ يَمِينِیُ وَأتَيتُ الَّذِیُ هُوَ خَيرٌ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: خدا کی قسم! ان شاء اللہ میں کسی چیز پر قسم نہیں کھاؤں گا کہ اسکے غیر میں بھلائی نظر آئی تو قسم کا کفارہ دیکر اس اچھے کام پر عمل کرونگا۔

فتاوی رضویہ ۹۵۰/۵

۱۷۱۵۔ الصحيح لمسلم ، كتاب الايمان و النذور ، ۴۸/۲
المعجم الكبير للطبرانی ۹۷/۱۷ ☆ المسند لابی داؤدالطبالسی، ۱۳۸/۴
تلخيص الحبير لابن حجر ، ۱۷۰/۴ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۵۲۴/۲

۱۷۱۶۔ الجامع الصحيح للبخاری ، كتاب الايمان و النذور ، ۹۸۰/۲
السنن لابن ماجه ، باب من حلف علی يمين ، ۱۵۳/۱
السنن الكبری للبيهقی، ۲۲/۱۰ ☆ التفسير لابن كثير، ۵۱۷/۴
فتح الباری للعسقلانی، ، ۶۴۵/۹ ☆ الدر المنثور للسيوطی ۔ ۲۶۸/۱
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۳۴۱۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۶۴۰۱، ۶۹۹/۱۶
البداية و النهاية لابن كثير ، ۶/۵ ☆

(۲) قسم صرف خدا کے نام کی کھاؤ

۱۷۱۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ إِلَّا بِاللّٰهِ ، كَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ: لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ۔　　حاشیۂ ہدایہ ۱۲۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قسم کھانا چاہے وہ اللہ عزوجل کے نام کی ہی قسم کھائے۔ قریش کا طریقہ تھا کہ وہ اپنے آباء واجداد کی قسمیں کھاتے۔ لہذا فرمایا: تم اپنے آباء کی قسمیں نہ کھاؤ۔ ۱۲م

(۳) ماں باپ کی قسم نہ کھاؤ

۱۷۱۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ۔　　حاشیۂ ھدایہ ۱۲۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمکو آباء واجداد کی قسمیں کھانے سے منع فرماتا ہے۔ ۱۲م

۱۷۱۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا تحلفو بآبا ئکم ۹۸۳/۲
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ، ۴۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، التشیدی فی الحلف بغیر الله تعالیٰ ، ۱۲۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۹۸/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۰/۱۰
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۷۷/۴ ☆ نصب الرایة للزیلعی ، ۳۵۹/۳
تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۱۶۸/۴ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۴۶۳۳۱

۱۷۱۸۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب لا تحلفوا بآبا ئکم ، ۹۸۳/۲
الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان ، ۴۶/۲
الجامع للترمذی ، باب فی کراهیة الحلف بغیر الله ، ۱۸۵/۱
السنن للنسائی، التشدید فی الحلف بغیر الله، ۱۲۴/۲
السنن لابی داؤد ، الایمان والنذور، باب کراهیة الحلف بالآباء ، ۴۶۳/۲
السنن لا بن ماجه ، باب النهی ان یحلف بغیر الله ، ۱۵۲/۱
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱۸/۱ ☆ السنن الکبری ، للبیهقی ، ۲۸/۱۰
المستدرك للحاکم ، ۵۲/۱ ☆ السنن للدارمی ، ۱۸۵/۲
فتح الباری ، للعسقلانی ، ۵۳۰/۱۱ ☆ منحة المعبود للساعاتی ، ۱۲۱۰
مناقیب الشافعی ، للبیهقی ، ۴۰۳/۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۵۳۵۰

(۴) نذر اطاعت، صحیح اور نذر معصیت، گناہ

۱۷۱۹ـ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: **مَنْ نَذَرَ أَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ ، وَمَنْ نَذَرَأَنْ يَّعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِيْهِ۔**

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی طاعت الٰہی (مثلا نماز و روزہ وغیرہما) کی منت مانے وہ بجالائے۔ اور جو کسی گناہ کی منت مانے وہ باز رہے۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۹۶۶

۱۷۲۰ـ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال

۱۷۱۸ـ مشكوة المصابيح للتبريذى، ۳٤۰۷ ☆ كنز العمال ، ٤٦٣٣٣، ٦٧٨/١٦
تاريخ دمشق لا بن عساكر ، ٧/ ٣٧١ ☆ المعجم الكبير للطبرانى ، ١/ ٢٦
اتحاف السادة للزبيدى ، ٧/ ٥٧٥ ☆ شرح السنة للبغوى ، ١٠/ ٣
المغنى للعراقى ، ٣/ ١٥٨ ☆ حلية الاولياء لا بى نعيم ، ٩/ ١٦٠
البداية والنهاية لا بن كثير ، ٦/ ١٣٩ ☆ مشكل الآثار للطحاى ، ١/ ٣٥٤
نصب الراية للزيلعى ، ٣/ ٢٩٥ ☆ المؤطا لمالك ، ٤٨٠

۱۷۱۹ـ الجامع الصحيح للبخارى ، باب النذور فى الطاعة ، ٢/ ٩٩١
السنن للنسائى ، النذر فى المعصية ، ٢/ ١٢٧
المؤطا لمالك ، ٧٤٦ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٦٤٦٢، ١٦/ ٧١٠
التفسير لا بن كثير ، ٨/ ٣١٣ ☆ المسند للعقيلى ، ٤/ ١٤٠
حلية الاولياء لا بى نعيم ، ٦/ ٣٤٦ ☆ تلخيص الحبير لا بن حجر ، ٤/ ١٧٥
مشكل الآثار للطحاوى ، ١/ ٤٧٠ ☆ شرح معانى الآثار للطحاوى ، ٣/ ١٣٣
فتح البارى للعسقلانى ، ١١/ ٥٧٩ ☆ الجامع الصغير للسيوطى ، ٢/ ٥٤٤

۱۷۲۰ـ الصحيح لمسلم ، كتاب النذر ٢/ ٤٥
الجامع للترمذى ، باب ما جاء ان لا نذر فى معصية ، ١/ ١٨٤
السنن لا بى داؤد ، ايمان باب من راى عليه كفاره اذا كان فى لعقيه ، ٢/ ٤٦٧
السنن لا بن ماجه ، باب النذر المعصية ، ١/ ١٥٥
مشكوة المصابيح للتبريزى ، ٣٤٣٥ ☆ تلخيص الحبير لا بن حجر ، ٤/ ١٧٥
المسند لا حمد بن حنبل ، ١/ ١٢٩ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ٤/ ١٨٧
المطالب العالية لابن حجر، ٧٤٥ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ١٠/ ٢٦٧
الدر المنثور للسيوطى، ١/ ٢٨٨ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٦٧٩، ١٦/ ٧١٣

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:لَانَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ ، وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: معصیت کی نذر جائز نہیں۔اور اسکا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۳۶/۹

(۵) نذر سے تقدیر کا لکھا نہیں ٹلتا

۱۷۲۱۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا تَنْذِرُوا ، فَإِنَّ النَّذْرَ لَايُغْنِى مِنَ الْقَدْرِ شَيْأً، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نذر مت مانو کہ نذر تقدیر الہی کونہیں ٹالتی ۔ہاں البتہ اسکے ذریعہ فقط اتنا ہوتا ہے کہ بخیل سے مال نکال لیا جاتا ہے

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمانوں پر لازم کہ اپنی نذریں پوری کریں۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع نہیں فرمایا بلکہ اسکی وفا کا حکم دیا۔ہاں یہ سمجھنا کہ نذر ماننے سے تقدیر الہی بدل جائیگی۔جونعمت نصیب میں نہیں مل جائیگی۔جو بلا مقدر میں ہے وہ ٹل جائیگی۔یہ اعتقاد فاسد ہے۔ایسی ہی نذر سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

فتاوی رضویہ ۹۶۶/۵　☆　جدالممتار ۲۱۵/۲

(٦) احباب کو ایذاء دینے کی قسم نہ کھاؤ

۱۷۲۲۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ

۱۷۲۱۔ الصحيح لمسلم ، كتاب النذر والايمان ، ٤٤/٢
الدر المنثور ، للسيوطى ، ٣٥١/١ ☆ حلية الاولياء لا بى نعيم، ٣٤/٩
شرح السنة للبغوى ، ٢٢/١٠ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى ، ٣٤٢٦

۱۷۲۲۔ الجامع الصحيح للبخارى ، كتاب الايمان النذر ، ٩٨٠/٢
الصحيح لمسلم ، باب النهى عن الاصرار على اليمين ، ٥٠/٢
المسند لا حمد بن حنبل ، ٣١٧/٢ ☆ شرح السنة ، للبغوى ، ١٦/١٠
فتح البارى ، للعسقلانى ، ٥١٧/١١ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٦٤٣٦، ٧٠٥/١٦

عليه وسلم :لَأَنْ يَّلِجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ فِى اَهْلِهٖ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَنْ يُّعْطِىَ كَفَّارَتَهُ الَّتِى اِفْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قسم خدا کی ! اگرکوئی شخص اپنے اہل کو ایذاء اور نقصان پہونچانے کیلئے قسم کھائیگا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قسم پر اصرار کفارہ کے مقابلہ میں جو اللہ تعالیٰ نے فرض فرمایا ہے زیادہ گناہ کا باعث ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۵/۹۵۰
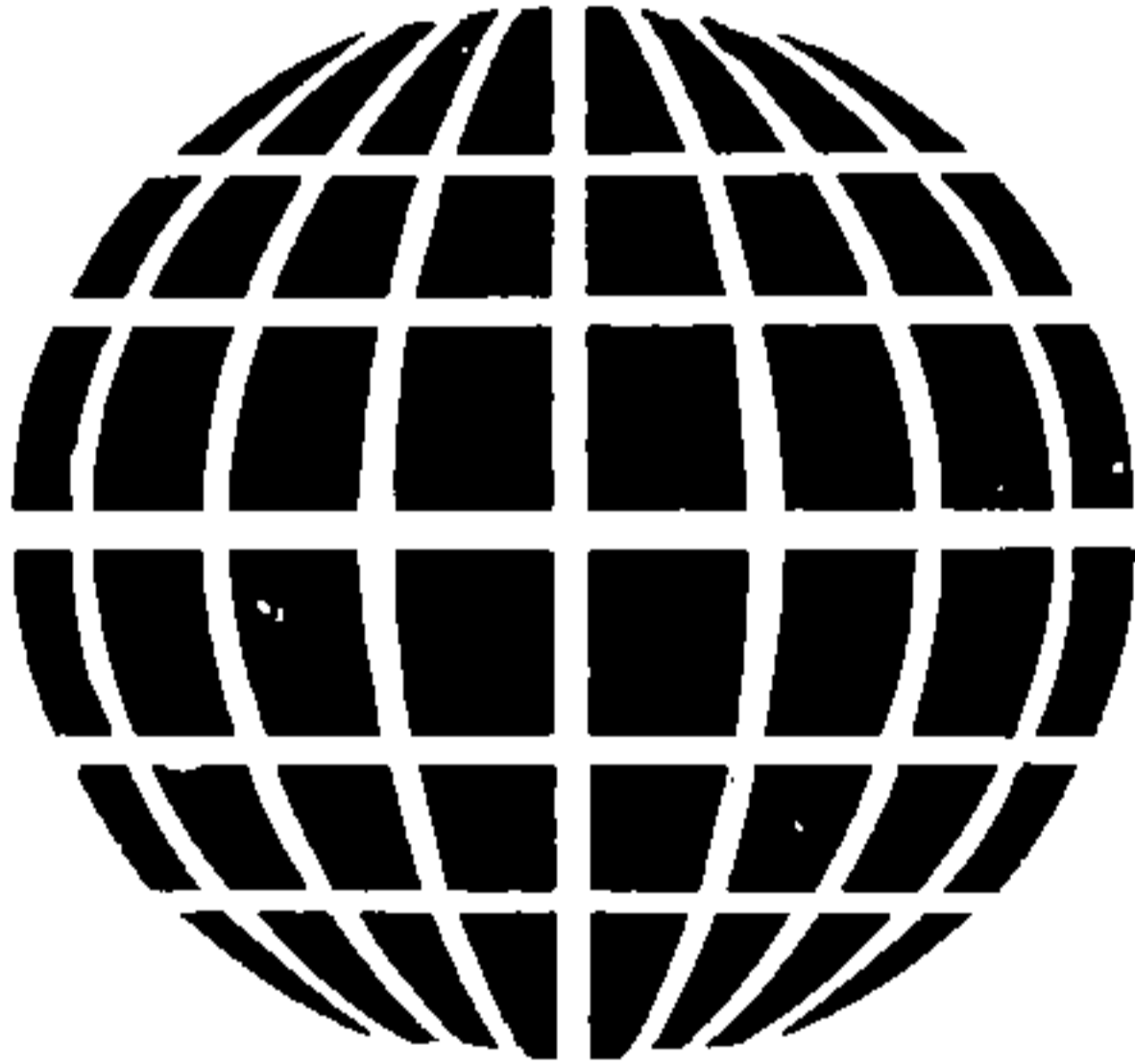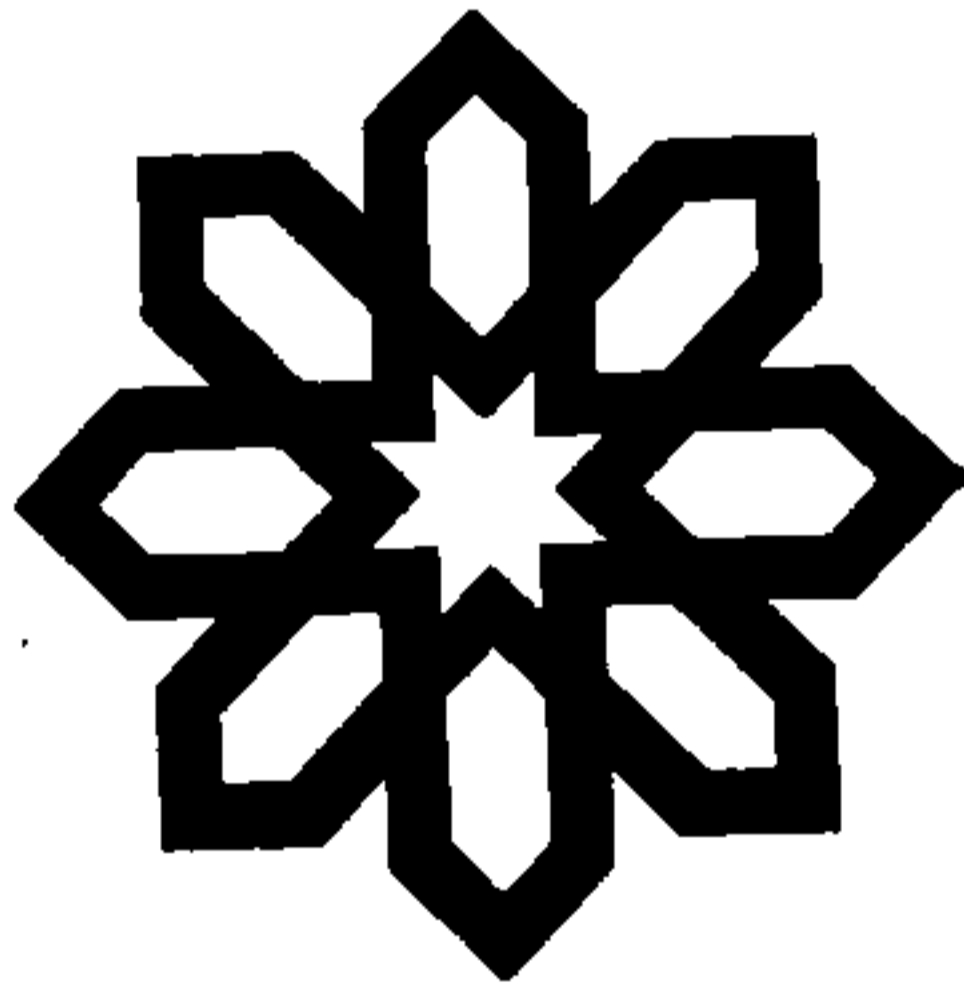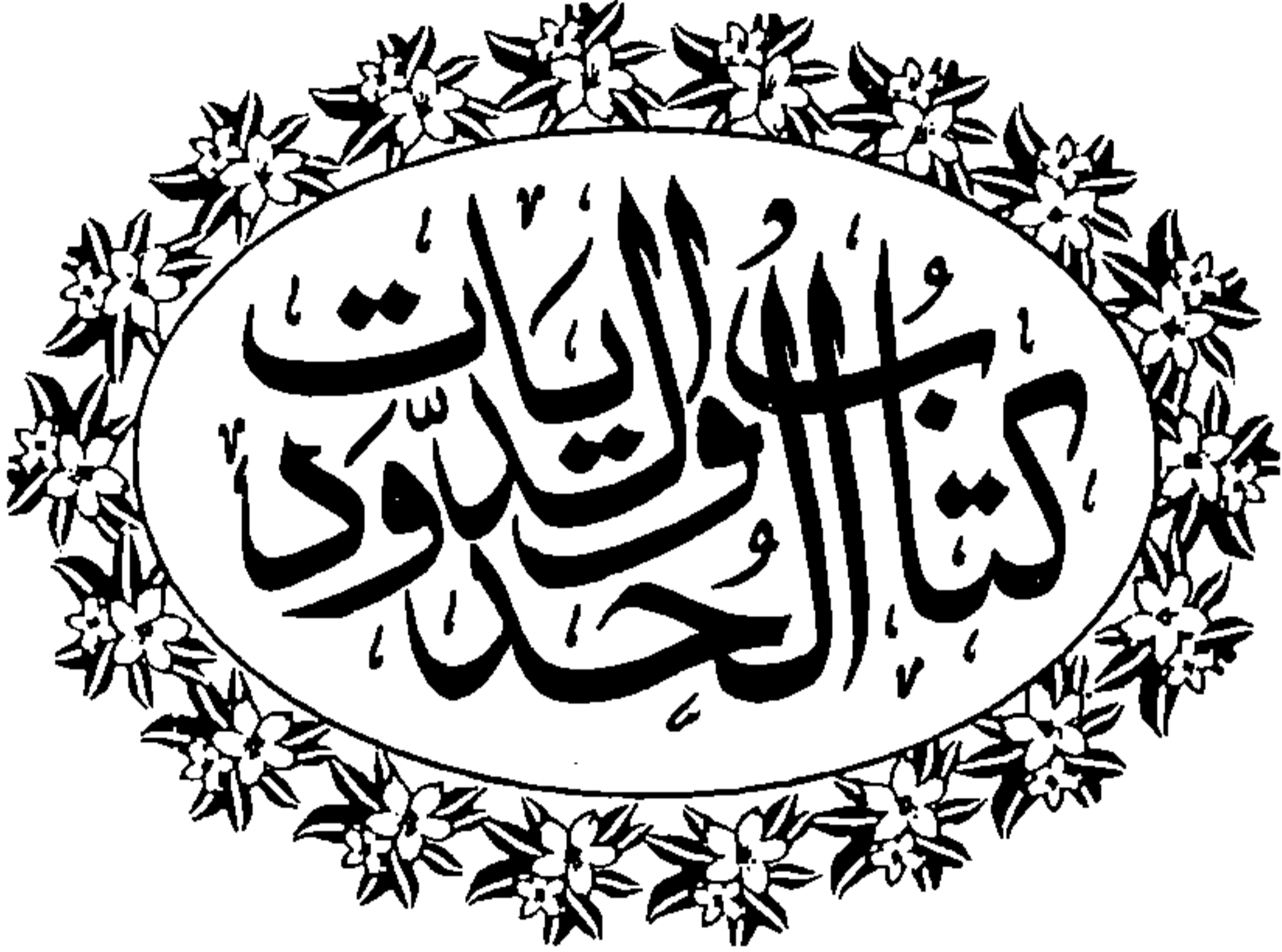
ابواب
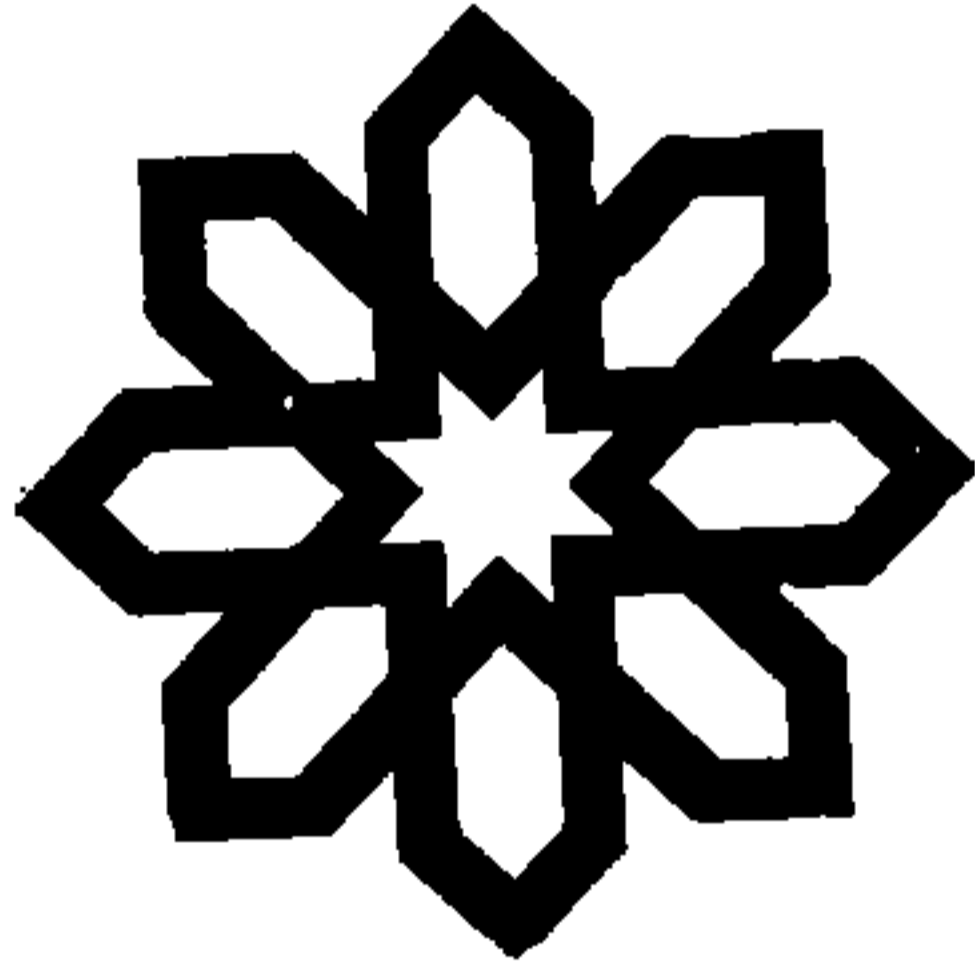
ا۔ شراب

(۱) شراب کی حرمت

۱۷۲۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَیْهِ وَآكِلَ ثَمَنِهَا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۲۸

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے شراب پر، پینے والے اور پلانے والے پر، بیچنے والے اور خریدنے والے پر، نچوڑنے والے پر، اور بنوانے والے پر، اور اسکو لیجانے والے اور جسکے لئے لیجائی جائے اس پر، اور اسکی قیمت استعمال کرنے والے پر۔ ۱۲م

(۲) شراب اور شرابی کی مذمت

۱۷۲۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَایَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤمِنٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شراب پیتے وقت شرابی کا ایمان ٹھیک نہیں رہتا۔

۱۷۲۳۔ السنن لابی داؤد، باب العصیر للخمر، ۲/ ۵۱۷
المستدرک للحاکم، ۴/ ۱۵۴ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۳۱۶
السنن الکبری، للبیهقی، ۵/ ۳۲۷ ☆ مجمع الزوائد، للهیثمی، ۴/ ۸۹
اتحاف السادة للزبیدی، ۶/ ۱۵۰ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/ ۲۶۶
کنز العمال للمتقی، ۱۳۱۷۷، ۵/ ۳۴۸ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۴/ ۷۳
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۲۳۹ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۷۷۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۴۵ ☆

۱۷۲۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الاشربة، ۲/ ۸۳۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۳۸۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/ ۱۸۶
المصنف لابن ابی شیبة، ۵/ ۹۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/ ۱۰۰
المصنف لعبد الرزاق، ۱۳۶۸۲ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۴/ ۲۲۱

۱۷۲۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال:لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی الخمر عشرة، عاصرها ومعتصرها وشاربها وحاملها والمحمولة الیه وساقیها وبائعها وا کل ثمنها والمشتری والمشتری له۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ان دس اشخاص پر، جوشراب کیلئے شیرہ نکالے، اور جونکلوائے، جو پیئے، اور جو اٹھا کر لائے، جس کے پاس لائی جائے اور جو پلائے، جو بیچے اور جو اسکے دام کھائے، جو خریدے اور جس کیلئے خریدی جائے۔

۱۷۲۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ زَنٰی أَوْ شَرِبَ الْخَمْرَ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْهُ الْاِیْمَانَ کَمَا یَخْلَعُ الْاِنْسَانُ الْقَمِیْصَ مِنْ رَأسِهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو زنا کرے یا شراب پئے اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کھینچ لیتا ہے جیسے آدمی اپنے سر سے کرتا کھینچ لے۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۴۷

۱۷۲۷۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله

۱۷۲۵۔ الجامع للترمذی ۔　باب ما جاء بیع الخمر والنهی عن ذلك ،　۱/ ۱۵۵
السنن لا بن ماجه ،　باب لعنة الخمر علی عشرة اوجه ،　۲/ ۲۵۰
الجامع الصغیر للسیوطی ،　۲/ ۴۴۵ ☆
۱۷۲۶۔ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/ ۲۵۲ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۲۹۹۳، ۵/ ۳۱۴
فتح الباری ، للعسقلانی ، ۱۲/ ۶۱ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی ، ۵۰۹
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۲۸ ☆
۱۷۲۷۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۲۷۲ ☆ السنن للنسائی ، ۲/ ۲۸۲
السنن الکبری ، للنسائی ، ۱۰/ ۲۳۶ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/ ۱۰۶
کنز العمال للمتقی ، ۴۳۸۰۶، ۱۶/ ۳۱ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ۶/ ۹
التفسیر للقرطبی ۳/ ۳۰۸ ☆ المستدرك للحاکم ۱/ ۷۲
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۴/ ۳۲۷ ☆ الدر المنثور ، للسیوطی ، ۱/ ۳۳۹
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۲۱۴ ☆ المسند لا بی یعلی ، ۶/ ۳۸۹

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ثَلٰثَةٌ لَایَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ ، مُدْمِنُ الْخَمَرِ ، وَقَاطِعُ الرَّحِمِ، وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ،وَمَنْ مَاتَ مُدْمِنُ الْخَمَرِ سَقَاهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنْ نَهْرِ الْغُوطَةِ ، قیل: وما نھر الغوطة؟ قال: نَهْرٌ يَّجْرِیْ مِنْ فُرُوْجِ الْمُوْمِسَاتِ تُوْذِیْ أَهْلَ النَّارِ رِيْحُ فُرُوْجِهِنَّ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے، شرابی اور اپنے قریبی رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنے والا۔ اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔ اور جو شرابی بے توبہ مرجائے اللہ اسے وہ خون اور پیپ پلائیگا جو دوزخ میں فاحشہ عورتوں کی بری جگہ سے اس قدر بہیگا کہ ایک نہر ہو جائیگی۔ دوزخیوں کو انکی فرج کی بدبو عذاب پر عذاب ہوگی۔ وہ سخت بدبو گندی پیپ جو بدکار عورتوں کی فرج سے بہیگی اس شرابی کو پینی پڑیگی۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمان ذرا آنکھ بند کرکے غور کرے کہ شراب چھوڑنا قبول ہے یا اس پیپ کے گھونٹ نگلنا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۴۷

(۳) شرابی کے سوئے خاتمہ کا اندیشہ ہے

۱۷۲۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھماقال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:مُدْ مِنُ الْخَمَرِ اِنْ مَاتَ لَقِیَ اللّٰهَ كَعَابِدِ وَثَنٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: شرابی اگر بے توبہ مرے تو اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح حاضر ہوگا جیسے کوئی بت پوجنے والا۔

(۴) شرابی کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں

۱۷۲۹۔ **عن** أبی أمامة الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی

۱۷۲۸۔ المسند لاحمد بن جنبل، ۱/ ۲۷۲ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/ ۲۵۵

۱۷۲۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۱۲۷ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳/ ۲۵۸
المستدرك للحاکم، ۴/ ۱۴۷ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/ ۶۸

الله تعالیٰ علیه وسلم: مَامِنْ أَحَدٍ يَشْرَبُهَا فَتُقْبَلُ لَهُ صَلوٰةُ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، وَلَايَمُوْتُ وَفِي مَثَانَتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا حُرِمَتْ بِهَا عَلَيْهِ الْجَنَّةُ ، فَإِنْ مَاتَ فِي أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً مَاتَ مَيْتَةً جَاهِلِيَّةً۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص شراب کی ایک بوند پئے چالیس روزتک اسکی نمازقبول نہ ہو۔ اور جومر جائے اوراسکے پیٹ میں شراب کا ایک ذرہ بھی ہوتو جنت اس پرحرام کردی جائیگی۔ اورجوشراب پینے سے چالیس دن کے اندرمریگاوہ زمانۂ کفرکی موت مریگا۔

(۵) شرابی کوجہنم کا کھولتا پانی ملیگا

۱۷۳۰۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَقْسَمَ رَبِّي بِعِزَّتِهِ! لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عَبِيْدِي جُرْعَةً مِّنَ الْخَمَرِ إِلَّا سَقَيْتُهُ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيْمِ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا أَوْ مَغْفُوْرًا لَهُ ، وَلَا يَسْقِيْهَا صَبِيًّا صَغِيْرًا إِلَّا سَقَيْتُهُ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيْمِ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا أَوْ مَغْفُوْرًا لَهُ، وَلَا يَدَعُهَا عَبْدٌ مِّنْ عَبِيْدِي مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهُ إِيَّاهُ مِنْ حَظِيْرَةِ الْقُدُسِ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرے رب نے اپنی عزت کی قسم یادفرمائی ہے! کہ میراجو بندہ شراب کاایک گھونٹ پیئے گا میں اسے اسکے عوض جہنم کا کھولتا ہواپانی پلاؤنگا اگرچہ وہ بخشاہی گیاہو۔ اورجوکسی چھوٹے کو پلائے گاجب بھی اسکی سزامیں وہ پانی پلاؤنگا اگرچہ وہ بخشاہی گیاہو۔اور میراجوبندہ میرے خوف سے شراب چھوڑیگا اسے میں اپنے پاک دربارمیں پلاؤنگا۔

(۶) شرابی دخول جنت سے محروم رہیگا

۱۷۳۱۔ **عن** عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ أَبَدًا، الدَّيُّوْثُ وَالرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَآءِ وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ۔

حضرت عماربن یاسررضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۷۳۰۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۲۵۷ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۲۶۲

۱۷۳۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/ ۳۲۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۱۴

وسلم نے ارشادفرمایا: تین شخص کبھی جنت میں نہیں جائیں گے دیوث، مردانی وضع بنانے والی عورت، اور شرابی۔　　فتاوی رضویہ ۵/۸۱۱

(۷)شراب وجوا حرام ہے

۱۷۳۲۔ **عن** عبد الله بن عمر وبن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن الخمر والمیسر والکوبة والغبیراء وقال: کل مسکر حرام۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب، جوا، شطرنج اور چینا کی شراب سے منع فرمایا۔ نیز فرمایا: ہرنشہ آور چیز حرام ہے۔　　حاشیہ ہدایہ، ۱۲۷

۱۷۳۲۔ السنن لابی داؤد،　　کتاب الاشربة،　　۲/ ۵۱۹
المسند لاحمد بن حنبل،　　۲/ ۱۵۸　☆
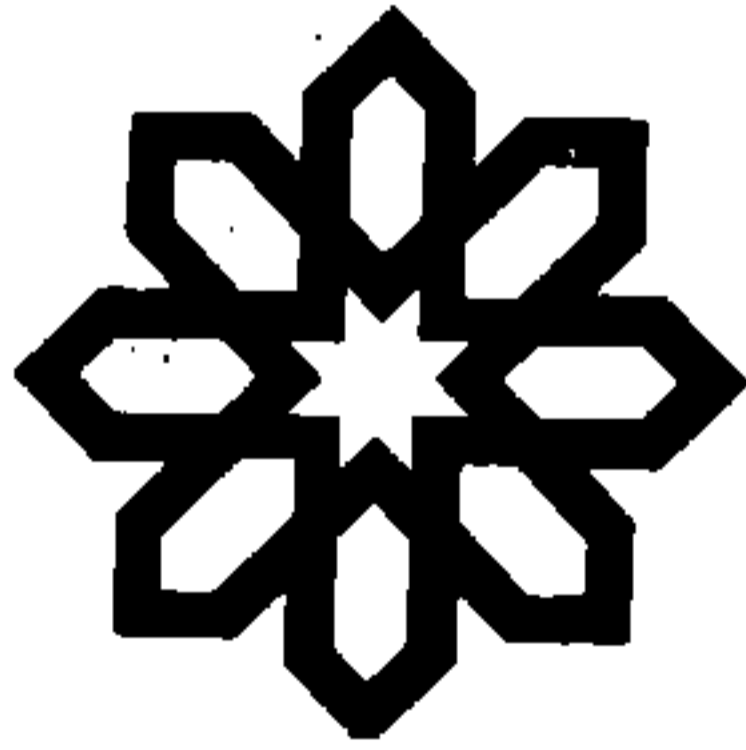
۲۰۔ نشہ آور اشیاء

(۱) ہر نشہ والی رقیق چیز حرام

۱۷۳۳۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ چیز جسکی کثرت نشہ لائے اسکی قلیل بھی حرام ہے۔۱۲م

۱۷۳۴۔ **عن** أم المؤمنين أُم سلمۃ رضی الله تعالیٰ عنها قالت: نهى رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن كل مسكر و مفتر۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۷۳۳۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الاشربة ، ۲ / ۵۱۸
الجامع للترمذی ، باب ماجاء اسکر کثیرة فضیلة حرام ، ۲ / ۹
السنن للنسائی ، تحریم کل شرب اسکر کثیرة ، ۲ / ۲۷۷
السنن لابن ماجه ، باب ما اسکر کثیرة فقلیلة حرام ، ۱ / ۲۴۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲ / ۹۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۸ / ۲۹۶
المستدرك للحاکم ۳ / ۴۱۳ ☆ المعجم الکبیر ، للطبرانی ، ۴ / ۲۴۴
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۵ / ۵۷ ☆ نصب الرایة ، للزیلعی ، ۴ / ۳۰۱
اتحاف السادة للزبیدی ، ۶ / ۱۶ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱۱ / ۳۵۱
کنز العمال للمتقی، ۱۳۱۵۴، ۵ / ۳۴۴ ☆ التمهید لابن عبد البر ، ۱ / ۲۵۲
فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰ / ۴۳ ☆ شرح معانی الآثار ، ۴ / ۲۱۷
ارواء الغلیل للالبانی ، ۸ / ۴۲ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی ، ۳۶۴۵
تاریخ بغداد للخطیب ، ۹ / ۹۴ ☆ تاریخ جرجان للهیثمی ، ۳۲۷
المجروحین لابن حبان ، ۱ / ۳۵۸ ☆ المسند للعقیلی ، ۲ / ۲۳۳
میزان الاعتدال للذهبی ، ۲۶۳۹ ☆ لسان المیزان لابن حجر ، ۲ / ۱۹۷
الاشربه لابی حمد بن حنبل ، ۶ / ۱۸ ☆ الکامل لابن عدی ، ۱ / ۳۹۷
تذکرة الموضوعات لابن قیسرانی ، ☆ ۶۷۷
۱۷۳۴۔ السنن لابی داؤد ، الاشربة باب ماجاء فی السکر ، ۲ / ۵۱۹
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴ / ۲۷۳ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۵ / ۶۶
السنن الکبری للبیهقی ، ۸ / ۲۹۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲ / ۵۶۵

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر نشلی چیز اور حواس میں خلل پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۱

(۲) طلا، تاڑی سیندھی اور نبیذ کے احکام

۱۷۳۵۔ **عن** محمود بن لبید الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنه حین قدم الشام شکی الیه اهل الشام وباء الارض او ثقلها وقالوا : لا یصلح لنا الا هذا الشراب ،قال: اشربوا العسل! قالوا: لا یصلحنا العسل ، قال له رجل من أهل الأرض: هل لك ان اجعل لك من هذا الشراب شیأ لا یسکر ،قال: نعم ، فطبخوه حتی ذهبت ثلثا ه وبقی ثلثه، فاتو ا به الی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه فأدخل اصبعه فیه ثم رفع یده تبعه یتمطط فقال: هذا الطلاء مثل طلاء الإبل فامرهم ان یشر بوه ، فقال عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنه : احللتها واللہ ! قال: کلا واللہ ! ما حللتها ، اللهم إنی لا أُحل لهم شیأ حرمته علیهم ، ولا أُحرم علیهم شیأ حللته لهم، قال محمد: وبهذا نا خذ لا باس بشرب الطلاء الذی قد ذهب ثلثا ہ وبقی ثلثه وهولا یسکر ،فاما کل معتق لیسکر فلا خیر فیه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۵۷

حضرت محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ملک شام تشریف لائے تو شام کے باشندوں نے وہاں کی وباؤں اور ناموافق آب وہوا کی شکایت کی اور کہا: اس شراب سے ہی ہماری اصلاح ہوسکتی ہے۔فرمایا: شہد پیا کرو! بولے شہد ہمیں موافق نہیں آتا۔پھر ایک صاحب ملک شام کے باشندہ ہی بولے: کیا میں تمہارے لئے ایسی شراب نہ بنادوں جونشہ نہ لائے۔بولے: ہاں، تو انہوں نے خوب پکایا یہاں تک کہ دو تہائی ختم ہوگیا اور اک تہائی باقی رہا۔پھر سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لیکر حاضر ہوئے۔آپ نے اس میں انگلی ڈال کر نکالی تو اس میں چپک محسوس کی۔فرمایا: یہ تو ایسی لیسدار چیز ہے جو اونٹوں کے لیپ کی جاتی ہے۔پھر حکم دیا کہ پیو! حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: قسم بخدا! آپ نے اسکو حلال کردیا۔فرمایا: ہرگز نہیں خدا کی قسم، میں نے حلال نہیں کیا، اے اللہ! میں کسی ایسی چیز کو

۱۷۳۵۔ الموطا لامام محمد کتاب الاشربه، ۳۵۸

حلال نہیں کررہاہوں جسکوتو نے حرام کیا۔ اور نہ میں کسی ایسی چیز کوحرام کررہاہوں جسکوتو نے حلال کیا۔ امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے مطابق ہمارافتوی ہے کہ انگور کا وہ رس پینا جائز ہے جسکو پکا کر دو تہائی ختم کر دیا گیا ہواور ایک تہائی باقی ہواوروہ نشہ پیدا نہ کرتا ہو۔ اور رکھا ہوا شیرۂ انگور جس سے نشہ ہواس میں بھلائی نہیں۔

۱۷۳۶۔ **عن** زيد بن علي بن الحسين رضي الله تعالىٰ عنهم انه شرب هو وأصحابه نبيذا شديدا فى وليمة، فقيل له: يابن رسول الله! حدثنابحديث سمعته من آبائك عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى النبيذ فقال: حدثني أبي عن جدي علي بن أبي طالب رضي الله تعالىٰ عنهم عن البني صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه قال: ينزل امتي على منازل بني إسرائيل حذو القذة بالقذة والنعل بالنعل ، ان الله تعالىٰ ابتلى بني اسرائيل بنهر طالوت وأُحل لهم منه الغرفةوحرم منه الري، وان الله ابتلاكم بهذه النبيذ واحل منه الري و حرم منه السكر۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۵۵

حضرت زید بن علی امام زین العابدین بن الحسین امام عالی مقام بن امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اور انکے ساتھیوں نے ایک ولیمہ میں تیز وشدید نبیذ استعمال فرمایا۔ ان سے عرض کیا گیا: اے ابن رسول ! اپنے آباء کرام کی سند سے کوئی حدیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبیذ کے سلسلہ میں بیان فرمائیں۔ فرمایا: مجھ سے میرے والد گرامی حضرت امام زین العابدین نے اورانہوں نے اپنے جدمکرم حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری امت بالکل بنی اسرائیل کے طریقے پر گامزن ہوگی جیسے تنکا تنکے کے مشابہ ہوتا ہےاور جوتا جوتے کی ہم شکل۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے بنو اسرائیل کونہر طالوت سے آزادفرمایا تھاتو انکے لئے ایک چلو حلال وجائز فرمایا۔ اور مکمل طور پر چشمہ سے سیرابی کوحرام کیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمکواس نبیذ سے آزادفرمائیگا کہ تمہارے لئے پینا پلانا تو جائز ہوگا لیکن زیادہ پی کرنشہ کرنا حرام۔۱۲م

۱۷۳۶۔ غاية البيان للاتقانی ،

۱۷۳۷۔ **عن** عبد الله بن زیاد رضی الله تعالیٰ عنه انه افطر عند عبد الله ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فسقاه شرابا له ، فکانه اخذه فیه ، فلما اصبح قال: ماھذا الشراب ؟ماکدت اھتدی الی منزل ، فقال عبد الله :ما زدناك علی عجوة وزبیب ، قال محمد :وبه ناخذو ھو قول ابی حنیفة رضی الله تعالیٰ عنهما ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۵۸

حضرت عبداللہ بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے یہاں افطار کیا۔آپ نے انکو نبیذ پلایا۔انہوں نے پیا تو خمار سا معلوم ہوا۔جب حواس درست ہوئے تو بولے: یہ کیسی نبیذ تھی کہ مجھے صحیح طریقہ سے اپنا راستہ معلوم نہیں ہو پا رہا تھا۔حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: میں نے تو اسکو صرف عجوہ کھجور اور کشمش ہی سے بنایا تھا۔امام محمد فرماتے ہیں: یہ ہی ہمارا مسلک اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان ہے۔۱۲م

۱۷۳۸۔**عن** حماد رضی الله تعالیٰ عنه قال: کنت اتقی النبیذ فدخلت علی إبراھیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه وھو یطعم، فطعمت معه، فاوتی قدحا من نبیذ، فلما رأی ابطای عنه قال: حدثنی علقمة عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه انه کان ربما طعم عنده ثم دعا نبیذا له نبذته سیر بن ام ولد عبد الله فشرب وسقانی۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۵۸

حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبیذ سے پرہیز رکھتا تھا۔ایک مرتبہ میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں گیا تو وہ کھانا کھا رہے تھے۔میں نے بھی آپ کے ساتھ کھایا۔آخر میں انکے لئے ایک پیالہ نبیذ لایا گیا۔جب انہوں نے دیکھا کہ میں اس کی طرف راغب نہیں ہوں تو فرمایا: مجھ سے حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ بسا اوقات مجھے انکے یہاں کھانے کا اتفاق ہوا۔انہوں نے اپنی ام ولد سیرین کا بنایا ہوا نبیذ منگا کر پیا اور مجھے بھی پلایا۔۱۲م

۱۷۳۷۔ کتاب الآثار لمحمد، ۱۸۲

۱۷۳۸۔ کتاب الآثار لمحمد، ۱۸۳

۱۷۳۹۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان المسلمین حزور الطعامھم، وإن العتق لآل عمر، وانہ لا یقطع ھذہ الابل فی بطوننا الا النبیذ الشدید۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مسلمانوں کا کھانا اونٹ کا گوشت ہے۔ اور بیشک میری اولاد کیلئے قدیم دستور چلا آرہا ہے کہ تیز نبیذ کے ذریعہ ہی اونٹ کے گوشت کے مضر اثرات کو ختم کیا جاتا ہے۔ ۱۲م

۱۷۴۰۔ **عن** ابراھیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتی باعرابی قد سکر، فطلب لہ عذر ا، فلما اعیاہ (الا ذھاب عقل) قال: احبسو ہ، فاذا صح جلد وہ، ودعا فضلۃ فضلت فی اداوتہ فذاقھا فاذا نبیذ شدید ممتنع بماء فکسرہ، وکان عمررضی اللہ تعالیٰ عنہ یحب الشراب الشدید فشرب وسقاجلسائہ ثم قال: ھکذا اکسروہ بالماء اذا غلبکم شیطانہ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک اعرابی لایا گیا۔ جسکو نشہ تھا۔ اسکے اس نشہ کی وجہ دریافت فرمائی، جب وہ عقل میں فتور کی وجہ سے نہ بتا سکا تو فرمایا: اس کو قید کردو! جب نشہ اتر جائے تو کوڑے لگاؤ۔ پھر اسکے مشکیزہ میں جو بقیہ نبیذ تھی اسکو منگا کر چکھا تو معلوم ہوا کہ وہ نہایت تیز ہے۔ آپ نے پانی منگا کر اسکی تیزی کو ختم کیا۔ آپ تیز نبیذ کو پسند فرماتے تھے خود بھی پی اور ساتھیوں کو بھی پلائی۔ پھر فرمایا: اس طرح پانی سے اسکی تیزی کو زائل کرلیا کرو جب تم پر شیطان کا حصہ غالب آجایا کرے۔ ۱۲م

۱۷۴۱۔ **عن** إبراھیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان یشرب الطلاء قد ذھب ثلثاہ وبقی ثلثہ، ویجعل لہ نبیذ فیترکہ حتی اذا اشتد شربہ، ولم یر بذلک بأسا، قال محمد وھو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۵۸

۱۷۳۹۔ کتاب الآثار لمحمد، ۱۸۳

۱۷۴۰۔ کتاب الآثار لمحمد، ۱۸۳

۱۷۴۱۔ کتاب الآثار لمحمد، ۱۸۴

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ انگور کا ایسا رس استعمال فرماتے جسکو پکا کر دو حصہ ختم کر دیا جاتا اور ایک تہائی باقی رہ جاتا۔اور آپکے لئے نبیذ بنائی جاتی تو وہ اسکو رکھا چھوڑ دیتے یہاں تک کہ جب تیزی آجاتی تو پی لیتے اور اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔امام محمد فرماتے ہیں: امام اعظم ابو حنیفہ کا یہی فرمان ہے۔رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔۱۲م

۱۷۴۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه أنه كان يشرب الطلاء على النصف ، قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ، ولا ينبغي له أن يشرب من الطلاء الا ماذهب ثلثاه وبقي ثلثه وهو قول أبي حنيفة رضی الله تعالیٰ عنه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۵۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ انگور کا وہ رس استعمال فرماتے جس کو پکا کر آدھا رہ جاتا۔امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم حضرت انس کے اس طریقہ پر عامل نہیں۔انگور کا وہی رس پینا جائز ہے جسکا تہائی حصہ باقی رہ جائے اور دو تہائی جل جائے۔یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے۔

۱۷۴۳۔**عن** إبراهيم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ما اسكر كثيره فقليله حرام خطاء من الناس ، إنما أرادوا السكر حرام من كل شراب ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۵۹

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کا یہ کہنا خطا ہے کہ جس چیز کی کثیر مقدار نشہ لائے اسکی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے صحیح یہ ہے کہ ہر چیز کا نشہ حرام ہے۔۱۲م

۱۷۴۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: حرمت الخمر بعينها، والسكر من كل شراب۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۵۹

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خمر تو بالکلیہ حرام ہے

۱۷۴۲۔ كتاب الآثار لمحمد ، ۱۸٤

۱۷۴۳۔ كتاب الآثار لمحمد ، ۱۸٥

۱۷۴۴۔ شرح معاني الآثار للطحاوی ، ۲/۳۲٤

قلیل ہو کثیر۔ ہاں باقی چیزوں کا نشہ حرام ہے۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خمر کی حرمت بعینہ ہے۔ اور باقی رس شیرۂ انگور وغیرہ اگر نشہ لائیں تو حرام۔ لہذا خمر کے علاوہ باقی کو تھوڑا پینا مباح ہے۔ کہ شراب کی حرمت سے قبل جو اباحت تھی وہ اس پر تاہنوز باقی ہے یہ حرمت تو صرف خمر کے لئے لازم ہے باقی دوسری چیزوں میں علت حرمت نشہ ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۵۹

۱۷۴۵۔ **عن** عمر و بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ أنا أشرب الشراب الشدید لنقطع بہ لحوم الابل فی بطوننا ان توذینا ، فمن رابہ من شرابہ شئ فلیمزجہ بالماء۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم یہ تیز نبیذ اس لئے پیتے ہیں کہ اونٹ کے گوشت کی اصلاح ہو جائے۔ اور مضر اثرات ختم ہو جائیں۔ تو اگر کوئی چیز اسکے پینے میں خدشہ پیدا کرے تو اس میں پانی ملائے ۱۲م

۱۷۴۶۔ **عن** عتبۃ بن فرقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قدمت علی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فدعا لشربہ نبیذا قد کاد أن یصیر خلا ، فقال: اِشرب ! فأخذتہ شربتہ ثم کدت أن أُسیغہ ثم أخذہ فشربہ ثم قال : یاعتبۃ ! اِنا نشرب ھذا النبیذ الشدید لنقطع بہ لحوم الإبل فی بطوننا أن توذینا۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو آپ نے پینے کیلئے نبیذ منگائی جو سرکہ ہو جانے کے قریب تھی فرمایا: پیو، میں نے آپکی بچی ہوئی نبیذ لیکر پینا چاہی لیکن وہ مجھے خوشگوار معلوم نہ ہوئی۔ پھر آپنے وہ مجھ سے لی اور پی کر فرمایا: اے عتبہ! ہم یہ تیز نبیذ اس لئے پیتے ہیں کہ اونٹ کے گوشت کے مضر اثرات زائل ہو جائیں۔ اور ہمیں نقصان نہ دے۔ ۱۲م

۱۷۴۵۔ المصنف لا بن ابی شیبۃ ، ۵/ ۷۸

۱۷۴۶۔ المصنف لا بن ابی شیبۃ ، ۵/ ۷۸

۱۷۴۷۔ **عن** سعید بن ذی خدان أوسعید بن ذی لعوہ رضی اللہ تعالیٰ عنهماقال: جاء رجل قد ظمئ الی خازن عمر فاستسقا ہ فلم یسقه فاتی بسطیحة لعمر فشرب منها فسکر فأُتی به عمر فاعتذر الیه وقال :انما شربت من سطیحتك، فقال عمر : اِنما أضربك علی السکر ، فضربه عمر رضی الله تعالیٰ عنه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت سعید بن ذی خدان یا سعید بن ذی لعوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک پیاسا شخص حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خازن کے پاس آیا اور نبیذ مانگا۔اس نے نہیں دیا لہٰذا اس نے خود حضرت عمر کے توشہ دان سے پی لیا پیتے ہی نشہ ہوگیا۔ اسکو حضرت عمر کے پاس لایا گیا۔اس نے عذر بیان کیا کہ میں نے تو آپ ہی کے توشہ دان سے پیا تھا۔آپ نے فرمایا: میں تجھ پر نشہ کی وجہ سے حد جاری کرونگا۔لہذا حد جاری فرمائی۔۱۲م

۱۷۴۸۔ **عن** سیعد بن ذی لعوہ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان اعرابیا شرب من اداوۃ عمر نبیذ ا فسکر به فضربه الحد ، فقال الاعرابی : انما شربته من اداوتك ، فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه : انما جلدنا ك بالسکر۔　فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت سعید بن ذی لعوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشکیزہ سے نبیذ پیا تو اسکو نشہ ہوگیا آپ نے اس پر حد جاری فرمائی۔اس نے کہا: میں نے تو آپ ہی کے مشکیزہ سے پیا تھا۔فرمایا: میں نے تجھ پر نشہ کی وجہ سے حد جاری کی۔۱۲م

۱۷۴۹۔ **عن** حسان بن مخارق رضی اللہ تعالیٰ عنه قال بلغنی ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه سایر رجلاً فی سفر و کان صائما فلما افطر اهوی الی قربة لعمر معلقة فیها نبیذ فشربه فسکر ، فضربه عمر الحد فقال: انما شربته من قربتك فقال له عمر : انما جلدنا ك لسکرك۔　فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت حسان بن مخارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ روایت پہونچی

۱۷۴۷۔ شرح معانی الآثار ،للطحاوی ،　۲/ ۳۲۶

۱۷۴۸۔ السنن للدارقطنی ،

۱۷۴۹۔ المصنف لا بن ابی شیبة ،　۵/ ٤۹۹

کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک شخص سفر میں تھا اور روزہ دار جب افطار کیا تو آپکے مشکیزہ سے نبیذ بھی پی۔ نبیذ پیتے ہی نشہ طاری ہوگیا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر حد جاری فرمائی وہ بولا میں نے تو آپ ہی کے مشکیزہ سے پی تھی۔ آپنے فرمایا: میں نے نشہ کی بنا پر تجھے حد لگائی۔۱۲م

۱۷۵۰۔ **عن** اسمٰعيل رضى الله تعالىٰ عنه ان رجلا عب فى شراب نبيذ لعمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه بطريقة مدينة فسكر فتركه عمر حتى افاق فحده۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت اسماعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ کے راستہ میں ایک مرد نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نبیذ تمر کو منہ لگا کر پی لیا۔ پیتے ہی نشہ ہوگیا۔ حضرت فاروق اعظم نے اس کو یونہی چھوڑے رکھا جب نشہ جاتا رہا تو حد جاری فرمائی۔۱۲م

۱۷۵۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: اتى (يعنى امير المومنين) بنبيذ قد احلف واشتد فشرب منه ثم قال: ان هذا لشديد، ثم امر بماء فصب عليه ثم شرب هو واصحابه۔　فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے نبیذ، لایا گیا۔ جس میں تیزی پیدا ہوگئی تھی۔ آپ نے پیا اور فرمایا: اس میں کچھ تیزی ہے پھر پانی منگا کر اسمیں ملایا اور آپ نے تمام ساتھیوں کے ساتھ پیا۔۱۲م

۱۷۵۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما ان عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه انتبذ له فى مزادة فيها خمسة عشر او ستة عشر، فاتاه فذاقه فوجده حلوا، فقال: كأنكم أقللتم عكره۔　فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم

۱۷۵۰۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/۲۲٤
۱۷۵۱۔ شرح معانى الآثار، للطحاوى، ۲/۳۲٦
۱۷۵۲۔ شرح معانى الآثار، للطحاوى، ۲/۳۲٦

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے ایک چھوٹے مشکیزہ میں نبیذ بنایا گیا۔ اس میں پندرہ یا سولہ دن رکھا۔ آپ تشریف لائے۔ تو اسے چکھ کر دیکھا کہ میٹھا ہے فرمایا: شاید تم نے اسکی تیزی کم کردی۔

۱۷۵۳۔ **عن** عبد الرحمن بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: صحبت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی مکۃ، فاھدی لہ رکب من ثقیف سطحتین من نبیذ فشرب عمرا حدٰھما ولم یشرب الاخری حتی اشتد مافیہ، فذھب عمر فشرب منہ فوجدہ قد اشتد فقال: اکسروہ بالماء۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ گیا۔ بنو ثقیف کے ایک قافلہ نے نبیذ کے دو توشہ دان آپکی خدمت میں ھدیہ کے طور پر پیش کئے آپ نے ایک کو نوش فرمایا اور دوسرے کو رکھ چھوڑا حتی کہ اس میں تیزی آ گئی، حضرت عمر نے اس میں سے کچھ پیا تو اس میں تیزی پائی، فرمایا: پانی سے اسکی تیزی ختم کردو۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام طحاوی فرماتے ہیں: جب ہماری اس روایت سے ثابت ہوگیا کہا میر المؤمنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نبیذ شدید اگر قلیل ہو تو مباح ہے۔ اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ نے حدیث بھی سنی تھی کہ کل مسکر حرام، ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ تو واضح ہوگیا کہ حضور نے نبیذ شدید کے صرف نشہ کو حرام فرمایا: نیز اس سے قطع نظر اگر آپ نے اپنی رائے سے ہی نبیذ شدید کو مباح فرمایا تو وہ بھی ہمارے یہاں حجت ہے اور بالخصوص اس وقت جبکہ انکا یہ فعل صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی موجودگی میں تھا لیکن کسی نے انکار نہیں کیا بلکہ انکی متابعت کی۔

دیکھئے! یہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں جنہوں نے کل مسکر حرام، کی روایت خود حضور سے کی۔

۱۷۵۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: شھدت رسول اللہ

۱۷۵۳۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۲۲۶

۱۷۵۴۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۲۲۷

صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اتى بشراب فدناه الى فيه فقطب فرده ، فقال رجل : يارسول الله ! أ حرام هو ؟ فرد الشراب ثم دعا بماء فصبه عليه ذكر مرتين او ثلثا ثم قال: اذا اغتلمت هذه الاسقية عليكم فاكسروا متونها بالماء۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ نبیذ پیش ہوا آپنے اسکو منہ کے قریب کیا تو ناگواری ظاہر فرمائی اور اسے واپس فرمادیا۔ ایک صاحب بولے یا رسول اللہ ! کیا حرام ہے کہ واپس فرمادی؟ حضور نے اسکو واپس منگایا اور اس میں دوبارہ پانی ملایا۔ یہ عمل دومرتبہ یا تین مرتبہ کیا۔ پھر فرمایا: جب مشکیزوں کی نبیذ میں جوش پیدا ہو تو پانی سے زائل کرلو۔۱۲م

۱۷۵۵۔ **عن** أبى مسعود الأنصارى رضى الله تعالىٰ عنه قال: عطش النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حول الكعبة فاستسقى فاتى نبيذ من نبيذ السقاية فشمه فقطب فصب عليه من ماء زمزم ثم شرب فقال رجل : احرام هو ؟ قال: لا ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۱۷

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کعبہ مقدسہ کے پاس پیاس محسوس ہوئی تو پانی طلب فرمایا۔ آپکی خدمت میں نبیذ پیش کی گئی۔ حضور نے اسکو سونگھ کر ناگواری ظاہر فرمائی پھر اس میں زمزم شریف کا پانی ملاکر پیا۔ ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا خالص نبیذ حرام ہے؟ فرمایا: نہیں۔۱۲م

۱۷۵۶۔ **عن** مجاهد رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا قال: عمد النبى صلى الله تعالىٰ وعليه وسلم الى السقاية سقاية زمزم فشرب من النبيذ فشد وجهه ثم امر به الثالثة فكسر بالماء ثم شرب ۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۲

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمزم کے مشکیزوں سے نبیذ استعمال فرمایا۔ تو آپکے روئے انور پر گرانی کے آثار ظاہر ہوئے، دوسری مرتبہ نبیذ منگا کر پانی سے اسکی تیزی کم کی۔ اسکے بعد آپنے تھوڑی سی نوش

۱۷۵۵۔ شرح معانی الآثار ، للطحاوی ، ۲/ ۳۲۷

۱۷۵۶۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/ ۲۲۶

فرمائی تب بھی آپکے روئے انور سے ناگواری ظاہر ہوئی، پھر تیسری مرتبہ اسکو منگا کر آپ نے اسکی تیزی کو ختم کیا اور نوش فرمایا۔۱۲م

۱۷۵۷۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: بعثنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انا ومعاذا الی الیمن فقلنا: یا رسول اللہ ! ان بها شرابین یصنعان من البر والشعیر ، احدهما یقال له المزر ، والآخر یقال له البتع فمانشرب؟فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اِشرِبَا وَلَا تَسکُرَا۔

فتاوی رضویہ ۶۲/۱۰

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور نے یمن بھیجا۔ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہاں دو قسم کی شرابیں ہیں۔جنکو گندم اور جو سے بنایا جاتا ہے۔ایک مزر، دوسری تبع، تو ہم کونسی استعمال کریں؟ فرمایا: دونوں پیو لیکن خیال رکھنا نشہ آور نہ ہوں۔۱۲م

۱۷۵۸۔ **عن** شماس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه : اِن القوم یجلسون علی الشراب وهو یحل لهم، فما یزالون حتی یحرمعلیهم۔

فتاوی رضویہ ۶۳/۱۰

حضرت شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں کیلئے کچھ مشروبات جائز ہونگے لیکن وہ انہی حالات پر باقی رہیں گے کہ ان پر انکو حرام کردیا جائیگا۔۱۲م

۱۷۵۹۔ **عن** علقمة بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنه انه اکل مع عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه خبزا ولحما، قال: فاتینا نبیذ نبذته سیرین فی جرةخضراء فشربوا منه۔

فتاوی رضویہ ۶۳/۱۰

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ

۱۷۵۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۳۲۷/۲

۱۷۵۸۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۳۲۸/۲

۱۷۵۹۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۳۲۸/۲

بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ روٹی گوشت کھایا۔ کہتے ہیں: پھر ہمارے پاس نبیذ شدید لایا گیا جسکو انکی باندی سیرین نے ہرے مٹکے میں بنایا تھا۔ آپ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسکو پیا۔۱۲م

۱۷۶۰۔ **عن** علقمة رضی الله تعالیٰ عنه قال: سألت عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه عن قول رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی المسکر، قال: الشربة له الاخیرۃ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نشہ آور چیز کے بارے میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان پوچھا۔ فرمایا: یہ حکم اس آخری گھونٹ کے بارے میں ہے جس سے نشہ پیدا ہو۔۱۲م

۱۷۶۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور خمر کے حکم میں ہے۔۱۲م

۱۷۶۲۔ **عن** قیس بن حبتر رضی الله تعالیٰ عنه قال: سألت عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما عن الجر الاخضر والجر الاحمر فقال: ان اول من سأل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن ذلك وفد عبد القیس فقال: لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَفِي الْمُزَفَّتِ وَفِي النَّقِيرِ، وَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ، فقالوا: یا رسول الله! فان اشتد فی الاسقیة، قال: صُبُّوا عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وقال بهم فی الثالثة او الرابعة: فَاهْرِيقُوهُ۔ فتاویٰ رضویہ ۱۰/۶۳

حضرت قیس بن حبتر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہرے اور سرخ مٹکوں کے نبیذ کے بارے میں پوچھا، فرمایا: سب سے پہلے یہ سوال وفد عبد القیس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا تھا۔ تو حضور نے

۱۷۶۰۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲۸ ☆
۱۷۶۱۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/۲۲۱ ☆ السنن للنسائی، ۲/۲۸٤
۱۷۶۲۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲۸ ☆

فرمایا: ہرے مٹکوں، تونبوں اور لکڑی کے شراب والے برتنوں میں نبیذ استعمال نہ کرو، ہاں مشکیزوں میں نبیذ بنا کر پی سکتے ہو۔ تو انہوں نے کہا تھا: یارسول اللہ! اگر مشکیزوں میں رکھے رہنے کیوجہ سے نبیذ میں تیزی آجائے تو کیا کریں؟ فرمایا: اس میں پانی شامل کرلو۔ تیسری یا چوتھی مرتبہ میں ان سے فرمایا: کہ اسکو بہادو۔ ۱۲م

۱۷۶۳۔ **عن** أبی القموص زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنه عن احدوفد عبد القیس او قیس بن النعمان رضی اللہ تعالیٰ عنهما انهم سالوه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن الاشربة فقال: لَا تَشْرِبُوا فِی الدُّبَّآءِ وَلَا فِی النَّقِیْرِ ، وَاشْرَبُوا فِی السَّقَآءِ الْحَلَالِ الْمُوکَا عَلَیْهَا ، فَاِنِ اشْتَدَّ مِنْهُ فَاکْسِرُوْهُ بِالْمَآءِ ، فَاِنَّ اَعْیَاکُمْ فَاهْرِ یْقُوْهُ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۳

حضرت ابوقموص زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفد عبد القیس کے صاحب یا قیس بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وفد عبد القیس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نبیذ وغیرہ رقیق اشیاء کے پینے کے سلسلے میں پوچھا تو فرمایا: تونبے اور لکڑی کے برتن میں مت پیو۔ اور صاف ستھرے مشکیزہ سے پیو جسکا منہ باندھ کر رکھا جاتا ہے۔ اگر اس میں رکھنے کی وجہ سے تیزی پیدا ہو جائے تو پانی کے اس کے ذریعہ اس کے جوش کو ختم کرو پھر اگر پانی کے ذریعہ بھی تیزی ختم نہ ہو تو اسکو بہادو۔ ۱۲م

۱۷۶۴۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : اذا خشیتم من نبیذ شدته فاکسروه بالماء۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب تمہیں نبیذ کی تیزی سے خطرہ ہو تو پانی سے اسکی تیزی ختم کرلو۔ ۱۲م

۱۷۶۵۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنه یقول : تلقّت ثقیف عمر بن

۱۷۶۳۔ شرح معانی الآثار ، للطحاوی ، ۲/۳۲۸

۱۷۶۴۔ السنن للنسائی ، باب ذکر الاخبار التی اعتل بها من اباح شراب ، ۲/۲۸۵

۱۷۶۵۔ السنن للنسائی ، باب ذکر الاخبار التی اعتل بها من اباح شراب ، ۲/۲۸۵

الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شرابا فدعابہ فلما قربہ الی فیہ کرھہ فدعا بہ فکسرہ بالماء فقال: ھکذا فافعلوا۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۱۷

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلۂ بنو ثقیف کے لوگوں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں نبیذ پیش کی آپ نے اسکو طلب فرمایا جب پیالہ منہ کے قریب کیا تو آپکو ناگوار محسوس ہوئی۔ لہذا آپنے پانی منگا کر اسکی تیزی کو ختم کیا۔ اور فرمایا اسی طرح کیا کرو۔ ۱۲م

۱۷۶۶۔ **عن** ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بعہ عصیرا ممن یتخذہ طلاء ولا یتخذہ خمرا۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۶۵

حضرت سعید بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: رس اسکے ہاتھ فروخت کر سکتے ہو جو طلاء بنائے لیکن اسکے ہاتھ نہ بیچو جو شراب بنائے۔ ۱۲م

۱۷۶۷۔ **عن** سوید بن غفلۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کتب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی بعض عمالہ ان رزق المسلمین من طلاء ما ذھب ثلثاہ وبقی ثلثہ۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۶۵

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بعض عاملوں کو لکھا مسلمانوں کو ایسا طلاء پینے دو جسکا دو تہائی پکا کر ختم کردیا جائے اور ایک حصہ باقی رہے۔ ۱۲م

۱۷۶۸۔ **عن** عامر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قرأت کتاب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اما بعد! فانھا قدمت علی عیر من الشام تحمل شرابا غلیظا أسود کالطلاء الابل، وانی سألتھم علی کم یطبخونہ فأخبرونی أنھم یطبخونہ علی الثلثین، ذھب ثلثاہ الاخبثان، ثلثہ ببغیہ وثلث بریحہ ذکر الأخبار التی اعتل بھا من أباح شراب فمر من قبلک یشربونہ۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۶۵

۱۷۶۶۔ السنن للنسائی، باب الکراھیۃ فی بیع العصیر، ۲/۲۸۵
۱۷۶۷۔ السنن للنسائی، باب ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء، ۲/۲۸۵
۱۷۶۸۔ السنن للنسائی، باب ذکر مایجوز شربہ الخ ۲/۲۸۵

حضرت عامر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پڑھا۔ اس میں حمد و صلاۃ کے بعد لکھا تھا کہ میرے پاس ملک شام سے ایک قافلہ آیا جسکے ساتھ نہایت سیاہ اور گاڑھا مشروب تھا۔ جیسے اونٹ کے لیپ کرنے کا طلاء، میں نے ان سے پوچھا کتنا پکاتے ہو؟ بولے: دو تہائی پکا کر جلا دیتے ہیں۔ یعنی دو ثلث ناپاک حصے ختم ہو جاتے ہیں۔ ایک ثلث ناپاکی کا اور دوسرا اسکی بدبو کا۔ لہذا تم اپنے ملک کے باشندوں کو اسکے پینے کی اجازت دو۔ ۱۲م

۱۷۶۹۔ **عن** عبد الله بن يزيد الخطمي رضي الله تعالىٰ عنه قال: كتب الينا عمر بن الخطاب رضي الله تعالىٰ عنه ، أما بعد ! فأطبخوا شرابكم حتى يذهب منه نصيب الشيطان ، فإن له اثنين ولكم واحد۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت یزید بن خطمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں مکتوب روانہ فرمایا۔ جس میں تحریر تھا۔ تم اپنے شیرۂ انگور کو اتنا پکاؤ کہ اس سے شیطان کا حصہ ختم ہو جائے۔ کہ اسکے لئے دو حصے ہیں اور تمہارے لئے ایک۔ ۱۲م

۱۷۷۰۔ **عن** عامر الشعبي رضي الله تعالىٰ عنه قال: كان علي رضي الله تعالىٰ عنه يرزق الناس الطلاء شعبي يقع فيه الذباب ولا يستطيع ان يخرج منه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم لوگوں کو وہ شیرۂ انگور پلاتے جو پکا کر اتنا گاڑھا کر لیا جاتا کہ اس میں مکھی گر جاتی تو نکل نہ پاتی۔ ۱۲م

۱۷۷۱۔ **عن** داؤد رضي الله تعالىٰ عنه قال: سألت سعيد بن المسيب رضي الله تعالىٰ عنه ما الشراب الذي احله عمر رضي الله تعالىٰ عنه ؟ قال: الذي يطبخ

۱۷۶۹۔ السنن للنسائي ، باب ذكر ما يجوز شربه الخ ۲/ ۲۸۵
۱۷۷۰۔ السنن للنسائي ، باب ذكر ما يجوز شربه الخ ۲/ ۲۸۶
۱۷۷۱۔ السنن للنسائي ، باب ذكر ما يجوز شربه الخ ۲/ ۲۸۶

حتی یذهب ثلثاه ویبقی ثلثه۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کونسی شراب حلال قرار دیا تھا؟ آپ نے فرمایا: وہ مشروب جسکو پکا کر دو حصے جلا دئے جائیں اور ایک حصہ باقی رہ جائے۔۱۲م

۱۷۷۲۔ **عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان ابا الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه کان یشرب ما ذهب ثلثاه وبقی ثلثه۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مشروب کو استعمال فرماتے جسکا دو تہائی پکا کر ختم کر دیا جاتا اور ایک تہائی باقی رہتا۔۱۲م

۱۷۷۳۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه انه کان یشرب من الطلاء ذهب ثلثاه وبقی ثلثه۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ وہ شیرۂ انگور استعمال فرماتے جسکا دو تہائی پکا کر ختم کر دیا جاتا اور ایک تہائی باقی رہتا۔۱۲م

۱۷۷٤۔ **عن** یعلی بن عطاء رضی الله تعالیٰ عنه قال: سمعت سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه وسأله أعرابی عن شراب یطبخ علی النصف قال: لا، حتی یذهب ثلثاه وبقی الثلث۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت یعلی بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ ایک اعرابی نے ان سے اس شیرۂ انگور کے بارے میں پوچھا جو پکانے سے آدھا جل جائے۔ تو فرمایا: نہیں جب تک دو ثلث جل کر ختم نہ ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہے۔۱۲م

۱۷۷۲۔ السنن للنسائی، باب ذکر یا مایجوز شربه الخ ۲/۲۸٦
۱۷۷۳۔ السنن للنسائی، باب ذکر یا مایجوز شربه الخ ۲/۲۸٦
۱۷۷٤۔ السنن للنسائی، باب ذکر مایجوز شربه الخ ۲/۲۸٦

۱۷۷۵۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا طبخ الطلاء علی الثلث فلا بأس بہ۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۶۵

حضرت سعید بن میسب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب شیرۂ انگور اتنا پکایا جائے کہ ثلث باقی رہ جائے تو اسکے استعمال میں حرج نہیں۔۱۲م

۱۷۷۶۔ **عن** بشیر بن المھاجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سألت الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ عما یطبخ من العصیر قال: تطبخہ حتی ذھب الثلثان ویبقی الثلث۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۵

حضرت بشیر بن مہاجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ انگور کا رس کتنا پکایا جائے؟ فرمایا: اتنا پکاؤ کہ دوتہائی ختم ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہے۔۱۲م

۱۷۷۷۔ **عن** أنس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول: ان نوحا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نازعہ الشیطان فی عود الکرم فقال: ھذا لی، وقال: ھذا لی، فاصطلحا علی ان لنوح ثلثھا وللشیطان ثلثیھا۔

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفرماتے سنا کہ حضرت نوح علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام اور شیطان مردود کے درمیان انگور کے درخت کے بارے میں نزاع ہوا۔ حضرت نوح نے فرمایا: میرے لئے ہے اور شیطان بولا میرے لئے۔ آخر کار یہ طے پایا کہ حضرت نوح کا ایک حصہ ہے اور شیطان کے دوحصے۔۱۲م

۱۷۷۸۔ **عن** عبد الملك بن الطفیل الجزری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کتب الینا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لا تشربوا من الطلاء حتی یذھب

۱۷۷۵۔ السنن للنسائی، باب ذکر مایجوز شربہ الخ ۲/۲۸۶
۱۷۷۶۔ السنن للنسائی، باب ذکر مایجوز شربہ الخ ۲/۲۸۶
۱۷۷۷۔ السنن للنسائی، باب ذکر مایجوز شربہ من الطلاء وما لا یجوز، ۲/۲۸۶
۱۷۷۸۔ السنن للنسائی، ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء وما لا یجوز، ۲/۲۸۶

ثلثاه ویبقی ثلثه، و کل مسکر حرام۔

حضرت عبدالملک بن طفیل جزری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں ایک مکتوب ارسال فرمایا: اس میں تحریر تھا۔ جب تک طلاء کے دو حصہ جل نہ جائیں اسے نہ پیو یہاں تک کہ اسکا ایک حصہ باقی رہے۔ اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ ۱۲م

۱۷۷۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: حرمت الخمر بعینها، قلیلها و کثیرها والسکر من کل شراب۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۶

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خمر (شراب انگور) مطلقا حرام ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر اور ہر پینے والی چیز کا نشہ حرام ہے۔

۱۷۸۰۔ **عن** علقمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: رأیت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه وهو یأکل طعاما ثم دعا بنبیذ فشرب، فقلت: رحمك اللہ، تشرب النبیذ والأمة تقتدی بك، فقال ابن مسعود: رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یشرب النبیذ، ولولانی رأیته یشربه ما شربته۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۶

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھانا کھاتے دیکھا۔ پھر آپ نے نبیذ منگایا اور پیا۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ نبیذ استعمال فرماتے ہیں حالانکہ امت آپکی پیروی کریگی۔ فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبیذ استعمال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اگر میں حضور کو استعمال فرماتے نہ دیکھتا تو ہرگز نہ پیتا۔ ۱۲م

۱۷۸۱۔ **عن** إبراهیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قول الناس کل مسکر حرام خطأ من الناس، انما ارادوا ان یقول: السکر حرام من کل شراب۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۶

۱۷۷۹۔ المسند لابی حنیفة، ۲۰۲

۱۷۸۰۔ المسند لابی حنیفة، ۲۰۱

۱۷۸۱۔ المسند لابی حنیفة،

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کا یہ کہنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے غلط ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہر رقیق چیز کا نشہ حرام ہے۔۱۲م

۱۷۸۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه انه كان ينزل على ابی بكر بن ابی موسى الأشعری رضی الله تعالیٰ عنهما بواسط فيبعث برسول الى السوق ليشتری له النبيذ من الخوابی۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابوبکر بن ابی موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس واسط میں مہمان ہوتے تو وہ بازار بھیج کر اپنے قاصد کے ذریعہ نبیذ منگاتے۔ ۱۲م

۱۷۸۳۔ **عن** حماد رضی الله تعالیٰ عنه قال: كنت اتقی النبيذ فدخلت على ابراهيم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه فطعمت معه فناولنی قد حا فيه نبيذ ، فلما رأى اتقائی منه قال حدثنی عامر عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنهما انه كان ربما طعم عنده ثم دعا بنبيذ له تنبذه له سيرين ام ولده فشرب وسقانی۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۷

حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبیذ سے پرہیز رکھتا تھا۔ ایک دن میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں گیا۔ آپ کے ساتھ کھانا کھایا۔ آپ نے مجھے نبیذ کا پیالہ دیا۔ جب مجھے اس سے پرہیز کرتے دیکھا تو فرمایا: مجھ سے حضرت عامر نے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ میں نے اکثر وبیشتر حضرت عبد اللہ کے ساتھ کھانا کھایا۔ پھر آپ نے نبیذ منگا کر پیا اور پلایا جو انکے لئے انکی ام ولد سیرین نے تیار کیا تھا۔ ۱۲م

۱۷۸۴۔ **عن** إبراهيم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه انه قال: كتب عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه الى عمار بن ياسر رضی الله تعالیٰ عنهما وهو عامل له على الكوفة ، اما بعد ! فانه انتهى الی شراب من الشام من عصير العنب وقد طبخ

۱۷۸۲۔ المسند لابی حنیفة ،

۱۷۸۳۔ المسند لابی حنیفة ،

۱۷۸۴۔ المسند لابی حنیفة ،

وهو عصير قبل أن يغلى حتى ذهب ثلثاه وبقى ثلثه ، فذهب شيطانه وبقى حلوه وحلاله فهو شبيه بطلاء الإبل، فمر به من قبلك فيتوسعوا به شرابهم۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ٦٧

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عامل کوفہ کو یہ خط ارسال کیا۔ میرے پاس ملک شام سے شیرۂ انگور کا مشروب پہونچا یہ پہلے شیرہ تھا لیکن اس میں جوش پیدا ہونے سے پہلے اسکو پکالیا گیا اور دو ثلث جلا کر ایک ثلث باقی رکھا گیا ہے۔ لہذا شیطان کا حصہ ختم ہو چکا اور اب یہ میٹھا اور حلال باقی رہ گیا ہے۔ لہذا یہ اونٹ کے طلاء کے مثل ہے۔ لہذا تم اپنی طرف سے یہ حکم جاری کر سکتے ہو کہ لوگوں کو انکے پینے کی چیزوں میں اسکے اضافہ کی بھی گنجائش ہے۔

١٧٨٥۔ **عن** عامر الشعبى رضى الله تعالىٰ عنه قال: كتب عمر ابن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه الى عمار بن ياسر رضى الله تعالىٰ عنهما اما بعد! فانها جاء تنا اشربة من قبل الشام كانها طلاء الابل قد طبخ حتى ذهب ثلثا ها الذى فيه خبث الشيطان او قال: خبيث الشيطان وريح جنونه وبقى ثلثه، فاصطنعه ومر من قبلك ان يصطنعوه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ٦٧

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک مکتوب ارسال کیا۔ حمد وصلوۃ کے بعد۔ ہمارے پاس ملک شام سے کچھ مشروبات آئے ہیں۔ جو طلاء ابل کی طرح ہیں۔ کہ انگور کا رس پکا کر انکا دو تہائی ختم کر دیا گیا ہے۔ جس میں شیطانی خباثت اور برائیاں تھیں۔ اب ایک تہائی باقی ہے۔ تو اس طرح کا طلاء بنانے کی تمہیں اجازت ہے اور دوسروں کو بھی بنانے کی اجازت دے سکتے ہو۔ ۱۲م

١٧٨٦۔ **عن** ابراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه انه قال فى الرجل يشرب النبيذ حتى يسكر ، قال: القدح الاخير الذى سكر منه هو الحرام۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ٦٧

١٧٨٥۔ المصنف لعبد الرزاق، ٩/ ٢٥٥

١٧٨٦۔ المسند لابى حنيفة ،

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جسکو نبیذ پی کر نشہ ہوگیا کہ وہ آخری پیالہ پینا اسکے لئے حرام تھا جس سے اسکو نشہ ہوا۔ ۱۲م

۱۷۸۷۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان ابا عبيدة ومعاذ بن جبل وابا طلحة رضى الله تعالىٰ عنهم كانوا يشربون من الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقى ثلثه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ٦٧

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوعبیدہ، حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وہ شیرۂ انگور استعمال فرماتے تھے جسکے دو حصے پکا کر ختم کردیئے گئے ہوں اور ایک باقی ہو۔ ۱۲م

۱۷۸۸۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: اذا اطعمك اخوك المسلم طعاما فكل! واذا سقاك شرابا فاشرب ولا تسئل فان رابك فاشججه بالماء۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ٦٧

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارا مسلمان بھائی جب تمہیں کچھ کھلائے تو کھالو، اور جب کچھ پلائے تو پی لو اور اسکی کچھ چھان بین نہ کرو۔ اگر تمہیں پینے کی چیز نبیذ وغیرہ میں کچھ شبہ ہو تو پانی سے اسکا اثر زائل کرلو۔ ۱۲م

۱۷۸۹۔ **عن** أم الدرداء رضى الله تعالىٰ عنها قالت: كنت اطبخ لابى الدرداء رضى الله تعالىٰ عنه الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقى ثلثه۔

حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے انگور کا رس پکاتی یہاں تک کہ دو حصہ ختم ہوجاتا اور ایک حصہ باقی رہتا۔ ۱۲م

۱۷۹۰۔ **عن** عبد الرحمن بن ابى ليلى رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان على رضى

۱۷۸۷۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵/ ۸۹
۱۷۸۸۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/ ۲۲۷
۱۷۸۹۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵/ ۸۹
۱۷۹۰۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵/ ۸۹

الله تعالیٰ عنه یرزقناالطلاء، فقلت له : کیف کان؟ قال: کنا ناکله بالخبز ونحتاسه بالماء۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہمیں طلاء کھلاتے۔ میں نے کہا: کس طرح استعمال ہوتا؟ فرمایا: ہم روٹی کے ساتھ کھاتے اور اسکو پانی میں ملالیا کرتے تھے۔

۱۷۹۱۔ **عن** أنس بن سیرین رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان انس ابن مالك رضی الله تعالیٰ عنه سقیم البطن فامر نی ان اطبخ له طلاء حتی ذهب ثلثاه وبقی ثلثه ، فکان یشرب منه الشربة علی اثر الطعام۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۶۸

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیٹ کے مریض تھے۔ مجھے حکم دیا کہ میں انکے لئے انگور کا رس پکاؤں یہاں تک کہ دو تہائی جل جائے۔ اور ایک حصہ باقی رہے۔ تو آپ اسکو کھانے کے بعد استعمال فرماتے۔ ۱۲م

۱۷۹۲۔ **عن** شریح رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان خالد بن الولید کان یشرب الطلاء بالشام۔

حضرت شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیف اللہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام میں قیام کے دوران طلاء نوش فرماتے تھے۔ ۱۲م

۱۷۹۳۔ **عن** أبی عبد الرحمن رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان علی رضی الله تعالیٰ عنه یرزقنا الطلاء ، فقلت له : ما هیأته؟قال: اسود یا خذه احدنا باصبعه ۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہمیں طلاء استعمال کراتے۔ راوی حضرت عطا کہتے ہیں: میں نے پوچھا اسکی ہیئت وشکل کیا ہوتی تھی؟ فرمایا: سیاہ رنگ اور اتنا گاڑھا کہ ہم میں سے ہر ایک انگلی سے استعمال کرتا۔ ۱۲م

۱۷۹۱۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵/ ۸۹
۱۷۹۲۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵/ ۹۰
۱۷۹۳۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵/ ۹۱

١٧٩٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: مر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على قوم بالمدينة، قالوا: يا رسول الله اعندنا شراب لنا، افلا نسقيك منه، قال: بلى؟ فاتى بقعب او قدح غلظ فيه نبيذ ، فلما اخذه النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وقربه الى فيه قطب، قال: فدعا الذى جاء به فقال: خذه فاهرقه، فلماذهب به قالوا : يا رسول الله! هذا شرابنا ان كان حراما لم نشربه ، فدعا به فاخذه ثم دعا بماء فصبه عليه ثم شرب وسقى وقال: اذا كان هكذا فاصنعوا هكذا۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ٦٨

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر مدینہ شریف کی ایک قوم کے پاس سے ہوا۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بیشک ہمارے پاس ایک طرح کا مشروب ہے، کیا ہم آپکو نہ پلائیں؟ فرمایا: کیوں نہیں، تو ایک بڑا پیالہ پیش ہوا جس میں نبیذ تھی۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکو لیا اور منہ کے قریب کیا تو ناگوار گزرا۔ جو صاحب لیکر آئے تھے انکو بلایا اور فرمایا: اسکو لو اور بہا دو۔ جب وہ لیکر چلے گئے تو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ ہم پیتے ہیں۔ اگر حرام ہو تو ہم نہ پئیں۔ حضور نے اسکو منگایا اور اس میں پانی ملایا پھر نوش فرمایا اور دوسروں کو بھی پلایا۔ پھر فرمایا: جب اس میں اس طرح کی تیزی آجائے تو اس طرح پانی ملالیا کرو۔ ١٢م

١٧٩٥۔ **عن** عامر الشعبى رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان رجلا شرب من اداوة على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم بصفين فسكر، فضربه الحد، و فى رواية فضربه ثمانين۔

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مقام صفین میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے مشکیزہ سے نبیذ پی تو اسے نشہ ہو گیا۔ آپ نے اس پر حد جاری فرمائی ایک روایت میں ہے کہ اسی کوڑے لگائے۔ ١٢م

فتاوی رضویہ ۱۰/ ٦٨

١٧٩٤۔ السنن للدارقطنى ، ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ٧/ ٢٠١

١٧٩٥۔ السنن للدارقطنى ، ☆

(۳) نشہ حرام ہے

۱۷۹۶۔ **عن** السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ شَرِبَ مُسْکِرًا مَا کَانَ لَمْ تُقْبَلْ لَہٗ صَلٰوۃُ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکوئی نشہ کی چیز پیئے چالیس دن اسکی نماز قبول نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۳۶

(۴) نشہ باز کے پاس ملائکہ رحمت نہیں آتے

۱۷۹۷۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثَلٰثَۃٌ لَا تَقْرَبُھُمُ الْمَلآئِکَۃُ بِخَیْرٍ، اَلْجُنُبُ، وَالسَّکْرَانُ وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ ۔　　فتاوی رضویہ ۲/۷۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین لوگوں کے پاس رحمت کے فرشتے نہیں جاتے ،جنبی ،شراب وغیرہ کے نشہ میں مدہوش ،خلوق پیلے رنگ کی خوشبو جو عورتوں کیلئے کیلئے خاص تھی اسکو استعمال کرنے والا ۔۱۲م
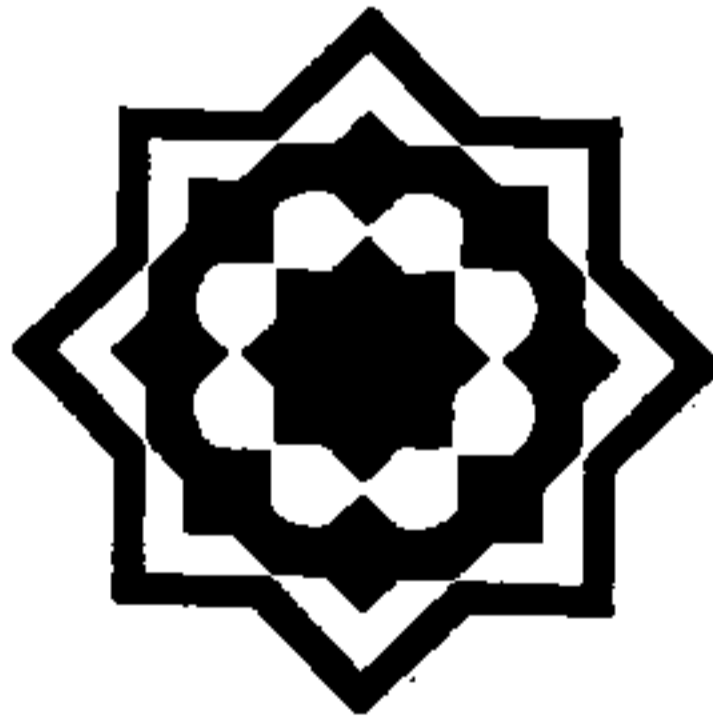
۱۷۹۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۷/ ۱۸۳ ☆ مجمع الزوائد ، للھیثمی ، ۵/ ۱۷۱
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۳۰ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۳۱۵۶، ۵/ ۳۴۵
الکامل لابن عدی ، ۲/ ۲۷ ☆
۱۷۹۷۔ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۵/ ۷۳ ☆ السلسلۃ الصحیحہ للالبانی ، ۱۸۰۴

۳۔حد شرعی

(۱) حدود قائم کرنے میں احتیاط

۱۷۹۸۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِدْرَؤُا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ، فَاِنْ وَجَدْ تُمْ لِمُسْلِمٍ مَخْرَجًا فَخَلُّو ا سَبِيْلَهٗ ،فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُّخْطِئَ فِى الْعَفْوِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يُّخْطِئَ فِى الْعُقُوْبَةِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں سے جہاں تک بن پڑے حدود ٹالو۔اگر کوئی خلاصی کی راہ دیکھو تو چھوڑ دو۔کہ بیشک امام کا معافی میں خطا کرنا عقوبت میں خطا کرنے سے بہتر ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۳

(۲) زنا کی حد میں رعایت

۱۷۹۹۔ **عن** أبى امامة بن سهل بن حنيف رضى الله تعالىٰ عنه أنه أخبره بعض اصحاب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من الأنصار انه اشتكى رجل منهم حتى أضنى فعاد جلدة على عظم فد خلت عليه جارية لبعضهم ،فهش لها فوقع عليها ، فلما دخل عليه رجال قومه يعودونه أخبر هم بذلك فقال : استفتوا الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فانى قد وقعت على جارية دخلت علىّ، فذكروا ذلك لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و قالو ا: ما رأينا با حد من الناس من الضر مثل الذى هو به لو حملنا اليك لتسفخت عظامه ، ما هو الا جلد على عظم فامر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أن يا خذوا له مائة شمراخ فيضربوه بها ضربة واحدة ۔

۱۷۹۸۔ الجامع للترمزى، باب ما جاء فى در الحدود ، ۱۷۱/۲
الجامع الصغير للسيوطى، ۲۵/۱ ☆ المستدرك للحاكم ، ٤۲٦/٤
السنن الكبرى للبيهقى، ۲۳۸/۸ ☆ كنزالعمال للمتقى، ۱۲۹۷۱، ۳۰۹/۵
تاريخ بغداد للخطيب، ۳۳۱/۵ ☆ السنن للدار قطنى، ۸٤/۳
۱۷۹۹۔ السنن لابى داؤد ، باب فى اقامة الحدود على المريض، ٦۱٤/۲

حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکو ایک انصاری صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ ایک انصاری ایسے سخت بیمار ہوئے کہ انکا چمڑا ہڈیوں سے چپک گیا۔اسی درمیان ایک انصاری صحابی کی باندی کا گزر انکے پاس سے ہوا تو یہ اس سے زنا کر بیٹھے، جب کچھ لوگ انکے خاندانی انکی عیادت کے لئے آئے تو انہوں نے خود یہ واقعہ بتایا اور کہا: میرے لئے سرکار سے یہ مسئلہ معلوم کرو۔لہذا سرکار سے تذکرہ کیا گیا اور یہ بھی کہا: اس جیسا کمزور شخص ہم نے نہیں دیکھا کہ آپکی خدمت میں انکولایا جائے تو انکی ہڈیاں ٹوٹ جائیں، وہ تو ایک ہڈی کا ڈھانچہ ہیں۔یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سوشاخوں والی ایک ٹہنی لیکر ایک بار مارو۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۴۶

۱۸۰۰۔ **عن** سعيد بن سعد بن عبادة رضى الله تعالىٰ عنهم قال : كان بين ابياتنا رجل مخدج ضعيف ،فلم يرع الا وهو على امة من آماء الدار يخبث بها ،فرفع شانه سعد بن عبادة الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : اِجْلِدُوْهُ ضَرْبَ مِاَةَ سَوْطٍ! قالوا: يا نبى الله ! هوا ضعف من ذلك ، لو ضربناه مائة سوط مات ، قال : فَخُذُوا لَهٗ عِثْكَالًا فِيهِ مِاَةُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوا ضَرْبَةً وَّاحِدَةً۔

حضرت سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ ہماری بستی میں نہایت کمزور شخص رہتے تھے۔وہ اپنے خاندان کے کسی شخص کی باندی سے زنا کر بیٹھے۔حضرت سعد نے یہ معاملہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا۔سرکار نے فرمایا: سوکوڑے لگاؤ۔صحابہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! وہ نہایت کمزور ہیں۔اگر سوکوڑے مارے گئے تو مر جائیں گے۔فرمایا: اچھا سوشاخوں والی ایک کھجور کی ٹہنی لو اور ایک مرتبہ مارو۔

۱۸۰۱۔ **عن** سهل بن سعد رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان وليدة فى عهد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حملت من الزنا فسئلت من احبلك فقالت : احبلنى المقعد ، فسئل فاعترف ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّهٗ لَضَعِيْفٌ عَنِ الْجِلْدِ ، فأمر بمأة عثكول و ضربه بها ضربة وا حد ۔

۱۸۰۰۔ السنن لابن ماجه ، باب الكبير و المريض يجب عليه الحد ، ۲/۱۸۸

۱۸۰۱۔ كنز العمال للمتقى، ۱۳۵۰۴، ۵/۴۲۶

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک باندی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں زنا سے حاملہ ہوگئی۔ اس سے جب پوچھا گیا تو اس نے مقعد نامی ایک شخص کے بارے میں بتایا۔ اس شخص نے اس فعل کا اعتراف کرلیا۔ تو سرکار نے اسکی کمزور حالت دیکھ کر فرمایا: سو شاخوں والا ایک گچھا لیکر ایک مرتبہ مارو۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۴۶
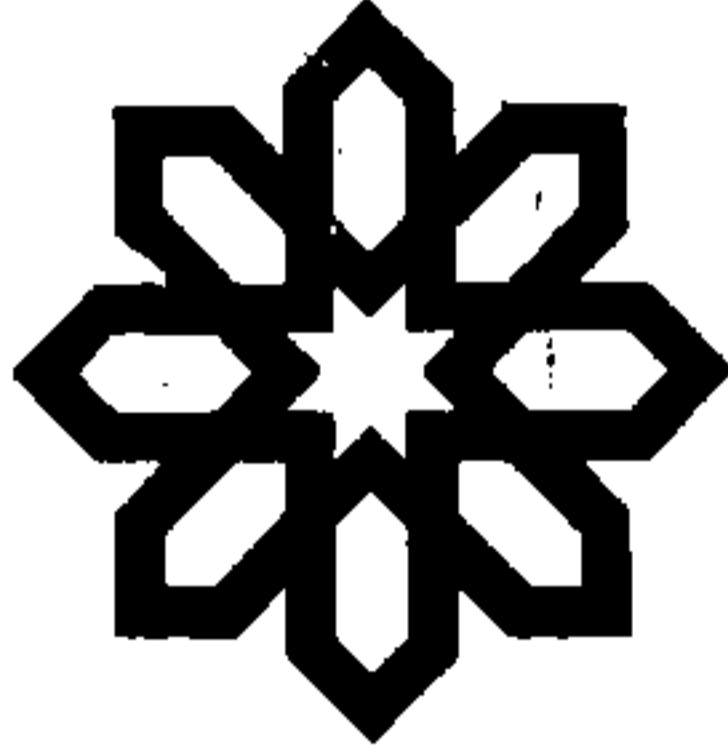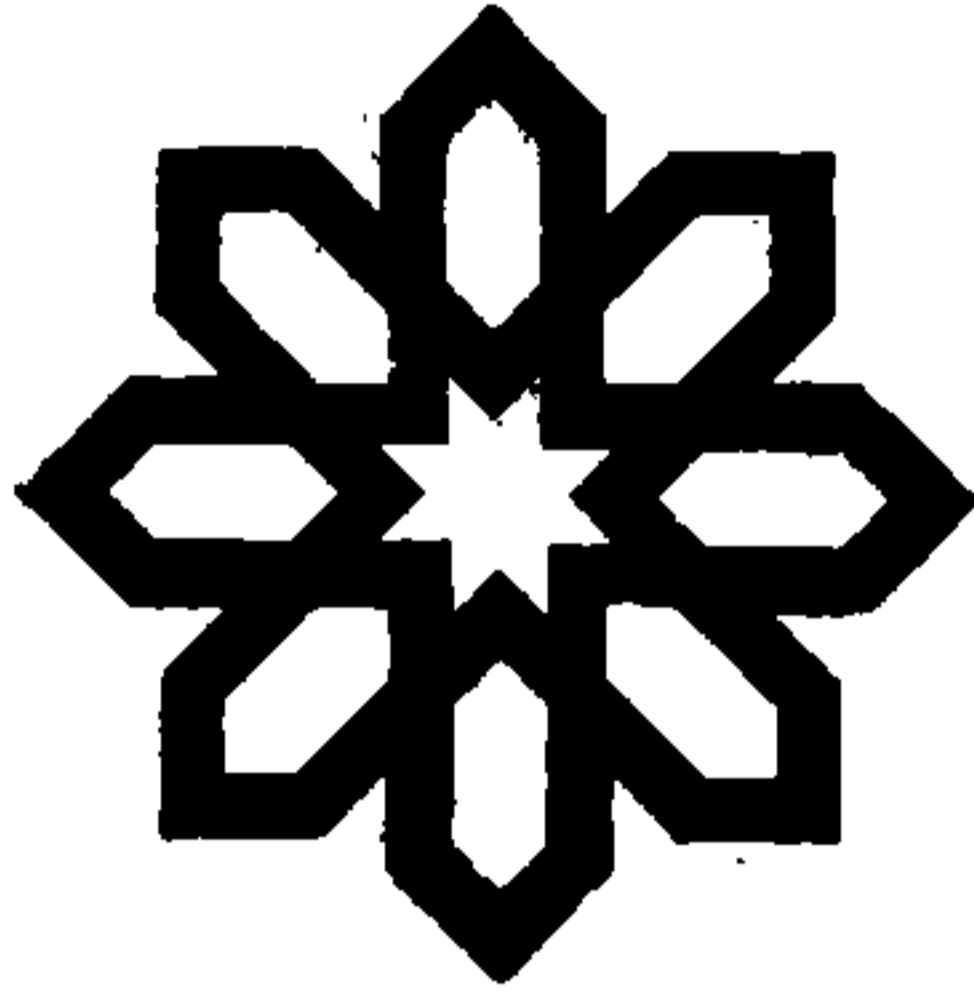
ابواب
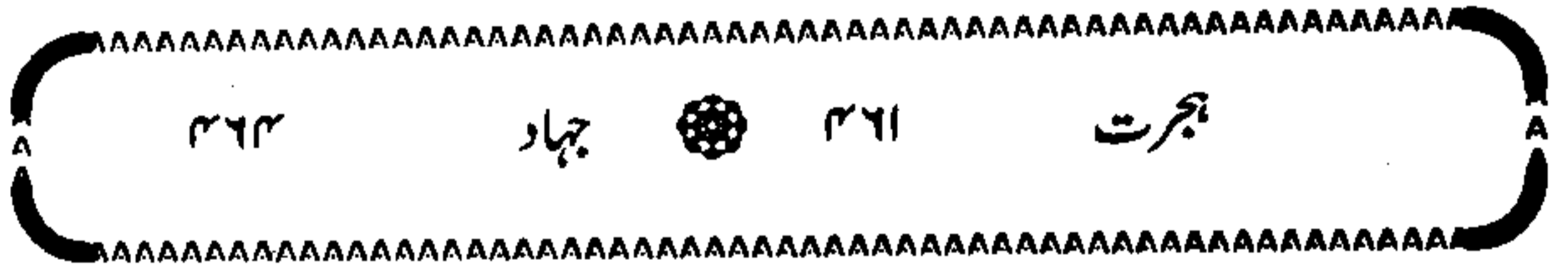
ا۔ ہجرت

(۱) بہتر ہجرت کیا ہے؟

۱۸۰۲۔ عن عمرو بن عبسة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما الهجرة ؟ قال : أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: بہتر ہجرت کیا ہے؟ اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ جو تمہارے رب کو ناپسند ہے اس سے کنارہ کرلو۔

فتاوی افریقہ ص ۳۷

(۲) دار الاسلام سے ہجرت نہ کرے

۱۸۰۳۔ عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ ، وَ لٰكِنْ جِهَادٌ وَ نِيَّةٌ ، وَ اِنِ اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۱۵

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۸۰۲۔ السنن للنسائی، باب هجرة البادی، ۲/۱۶۲
السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/۲۴۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳/۳۷۹
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/۳۸۵ ☆

۱۸۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل الجهاد و السیر ، ۱/۳۹۰
الصحیح لمسلم ، باب المبالغة بعد الفتح ، ۲/۱۳۱
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی الهجرة، ۱/۱۹۲
السنن لابی داؤد ، باب الهجرة هل انقطعت، ۱/۳۳۶
السنن للنسائی، باب ذکر الاختلاف فی انقطاع الهجرة، ۲/۱۶۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۲۲۶ ☆ السنن للدارمی، ۲/۲۳۹
المستدرك للحاکم ، ۲/۲۵۷ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۰/۳۷۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۴۱۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۸۸
اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۴۰۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۲۵۰
کنز العمال للمتقی، ۱۵۰۵۴، ۶/۱۰۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۱۳۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۸۶ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۷/۱۰۹

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں۔لیکن جہاد اور نیک نیتی کے ذریعہ ہجرت کا ثواب کسی جگہ بھی حاصل ہوسکتا ہے۔اور جب تم سے جنگ کیلئے کہا جائے تو جنگ کرو۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دار الاسلام سے ہجرت کا حکم نہیں۔ہاں اگر کسی جگہ کسی عذر خاص کے سبب کوئی شخص اقامت فرائض سے مجبور ہو تو اسے جگہ کا بدلنا واجب ہے۔مکان میں معذوری ہو تو مکان بدلے۔محلّہ میں معذوری ہو تو دوسرے محلّہ میں چلا جائے۔بستی میں معذوری ہو تو دوسری بستی میں جائے۔

فتاوی رضویہ ۱/۲

(۳) ہجرت ونیت کا حکم

۱۸۰۴۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۱۸۰۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کیف کان بدء الوحی، ۲/۱
الصحیح لمسلم، باب انما الاعمال بالنیات، ۱۴۱/۲
السنن لابی داؤد، باب فی ما عنی به الطلاق و النیات، ۳۰۰/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء من یقاتل ربا الناس، ۱۹۸/۱
الجامع للترمذی، باب النیة فی الوضوء ۱۹۸/۱
السنن للنسائی، ۱۱/۱
السنن لابن ماجه، ابواب الزهد، ۳۲۱/۱

المسند لاحمد بن حنبل،	۳۵/۱	☆	السنن الکبری للبیهقی،	۴۱/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری،	۵۶/۱	☆	التفسیر لابن کثیر،	۳۴۵/۲
التمهید لابن عبدالبر،	۱۰۶/۷	☆	روح المعانی للحقی،	۹۶/۳
حلیة الاولیاء لابی نعیم،	۳۴۲/۶	☆	التفسیر للبغوی،	۴۳۱/۱
المسند للحمیدی،	۲۸	☆	فتح الباری للعسقلانی،	۹/۱
شرح السنة للبغوی،	۴۰۱/۱	☆	مشکوة المصابیح للتبریزی،	۱۱/۱
اتحاف السادة للزبیدی،	۳۸۰/۲	☆	تلخیص الحبیر لابن حجر،	۵۵/۱
المغنی للعراقی،	۳۵۱/۴	☆	البدایة و النهایة لابن کثیر،	۱۱۸/۱۰
تاریخ بغداد للخطیب،	۲۴۴/۴	☆	تاریخ اصفهان لابن کثیر،	۱۵/۲
علل الحدیث لابن ابی حاتم،	۳۶۲	☆	الصحیح لابن خزیمة،	۱۴۲
تاریخ دمشق لابن عساکر،	۴۰۳/۱	☆	مسند الشهاب،	۱۱۷۱
الزهد لابن المبارك،	۶۲	☆	امالی الشجری،	۹/۱
جامع بیان العلم لابن عبد البر،	۹۶/۳	☆	منحة المعبود للساعاتی،	۱۹۹۷
السنن للدار قطنی،	۵۱/۱	☆		

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَاتِ ، وَ اِنَّمَا لِامْرَءٍ مَا نَوٰی ، فَمَنْ کَانَتْ ہِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ فَہِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ ،وَ مَنْ کَانَتْ ہِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُہَا اَوْ اِمْرَاَۃٍ یَتَزَوَّجُہَا فَہِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ہَاجَرَ اِلَیْہِ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، اور ہر شخص کو وہی چیز حاصل ہو گی جیسی اسکی نیت ہے۔ چنانچہ ہجرت سے جسکا مقصود اللہ و رسول کی خوشنودی ہے تو اسکو یہ حاصل ہوگی۔ اوور جس کا مطلوب دنیا ہے، وہ اسے ملے گی، یا عورت سے شادی کرنا مقصود ہوگی تو اسکی ہجرت ویسی ہی ہے جیسی اسکی نیت۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۴۳
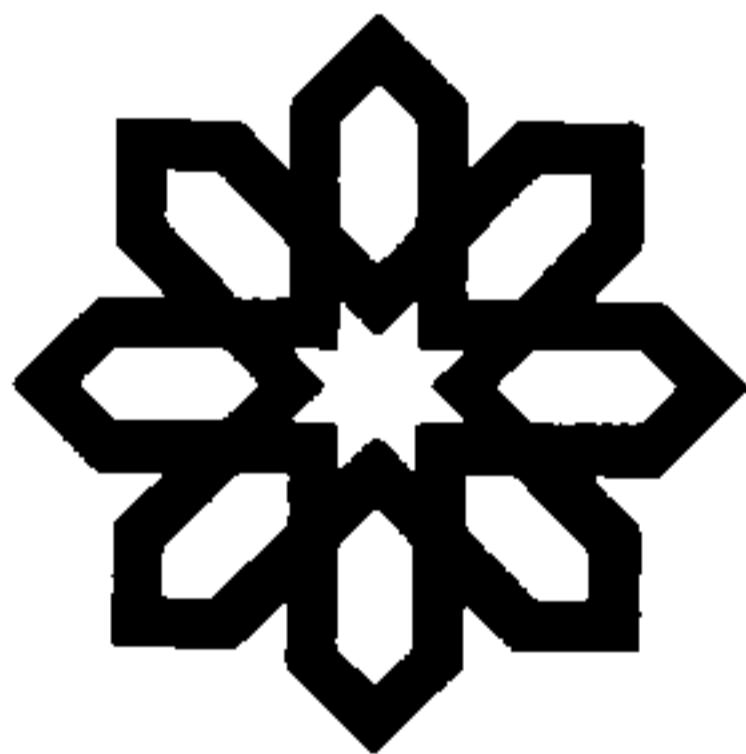
۲۔ جہاد

(۱) جہاد کی فضیلت

۱۸۰۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: اُغْزُوْا تَغْنِمُوْا ، وَ صُوْمُوْا تَصِحُّوا ، وَ سَافِرُوْا تَسْتَغْنُوْا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد کرو غنیمت پاؤ گے، اور روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے، اور سیر کرو غنی ہو جاؤ گے۔ فتاوی رضویہ ۲/۶۶۰

(۲) جہاد کی اہمیت

۱۸۰۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يقول : اِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِيْنَةِ وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَ رَضِيْتُمْ بِالزَّرْعِ وَ تَرَكْتُمُ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ ذَلاًّ لاَ يَنْزِعُهٗ حَتّٰى تَرْجِعُوْا اِلٰى دِيْنِكُمْ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جب تم بطور عینہ خرید وفروخت کرو گے، اور بیلوں کی دموں کے پیچھے چلو گے، نیز جہاد چھوڑ کر کھیتی باڑی میں جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت اتار دیگا جب تک کہ تم اپنے دین کی طرف نہ لوٹ آؤ۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن حجر نے فرمایا: اسکی سند ضعیف ہے۔ اور امام احمد کے یہاں اسکی ایک سند اور

۱۸۰۵۔ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۸۳/۲ ☆ التفسير لابن كثير، ۳۰۱/۶
الجامع الصغير للسيوطی، ۲۸٤/۱ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱۸۲/۱
المسند للعقيلی، ۹۲/۲ ☆

۱۸۰٦۔ السنن لابی داؤد ، باب فی النهی عن العينة ، ٤۹۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤۲/۲ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم ، ۲۰۹/٥
الجامع الصغير للسيوط، ۲۳۷/۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۳۲۹/۲
الدر المنثور للسيوطی، ۲٤۸/۱ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۳۱٦/٥
نصب الراية للزيعلی، ۱۷/٤ ☆ الكامل لابن عدی،

ہے اس سے بہتر۔ ابوداؤد کی اس سند میں ابوعبدالرحمٰن خراسانی، اسحاق بن اسید انصاری ہیں ابن ابی حاتم نے کہا: وہ کچھ ایسے مشہور نہیں۔ اور ابوحاتم نے کہا: وہ جائز الحدیث ہیں۔ پھر کنیتوں میں انہیں دوبارہ ذکر کیا اور اس حدیث کو انکی احادیث منکرہ سے گنا۔ اور تقریب میں فرمایا: ان میں ضعف ہے۔ انتھی۔

بالجملہ یہ حدیث درجہ حسن سے نازل نہیں۔ اور بیشک امام سیوطی نے جامع صغیر میں اسکے حسن ہونے کی رمز لکھی۔ اور یہ حدیث بہت سندوں سے آئی جسکے لئے امام بیہقی نے اپنی سنن میں ایک فصل خاص وضع کی اور انکی علتیں بیان کیں۔

اقول: کلام فتح القدیر سے ظاہر ہے کہ امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس حدیث کو حجت ٹھہرایا ہے۔ تو اس صوت میں وہ ضرور صحیح ہے۔ اس لئے مجتہد جب کسی حدیث سے استدلال کرے تو وہ اس حدیث کی صحت کا حکم ہے جیسا کہ محقق علی الاطلاق نے تحریر اور انکے غیر نے غیر میں افادہ فرمایا۔

بہرحال (اس تمام تفصیل کے باوجود) حدیث میں بیع عینہ کی ممانعت پر کوئی دلالت نہیں۔ کیا اسکے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو نہیں دیکھتے کہ جب تم بیلوں کی دمیں پکڑو یعنی کھیتی کرو، زراعت میں پڑو۔ اور معلوم ہے کہ کھیتی منع نہیں بلکہ وہ جمہور کے نزدیک جہاد کے بعد سب پیشوں سے افضل ہے اور بعض نے کہا: جہاد کے بعد تجارت پھر زراعت پھر حرفت۔ جیسا کہ وجیز کردری میں ہے۔

لہذا جب کہ عنایہ میں اس حدیث سے بیع عینہ کی مذمت پر دلیل لائے تو علامہ سعدی آفندی نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ اگر یہ دلیل صحیح ہو جائے تو زراعت بھی مذموم ہو جائے گی۔

فتاوی رضویہ ۱۷۴/۷

(۳) غزوۂ بدر کا انجام

۱۸۰۷۔ **عن** أبی طلحة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان نبی الله صلی الله تعالیٰ

۱۸۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری،	باب قتل ابی جهل،		۵۶۶/۲
• الصحیح لمسلم،	باب عرض مقعد المیت من الجنة و النار،		۳۸۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۴۵/۳ ☆	فتح الباری للعسقلانی،		۳۰۰/۷

علیه وسلم أمر یوم بدر بأربعة و عشرین رجلا من صنادید قریش فقذفوا فی طَوِیٍ من أطواء بدر خبیث بخبث ، و کان اذا ظهر علی قوم أقام بالعرصة ثلث لیال ، فلما کان ببدر الیوم الثالث أمر براحتله فشد علیها رحلها ثم مشی و اتبعه اصحابه و قالوا: ما نری ینطلق الالبعض حاجته حتی قام علی شقه الرکی فجعل ینادیهم بأسمائهم و أسماء آبائهم ، یَا فُلَانُ بْنُ فُلَان! یَا فُلَانُ بْنُ فُلَان ! اَیَسُرُّکُمْ اَنَّکُمْ اَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؟ فَاِنَّا قَد وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا ، فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّکُمْ حَقًّا ؟ قال : فقال عمر :یا رسول الله! ما تکلم من أجساد لا أرواح لها ؟ فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: وَ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ ! مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ ۔

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے دن چوبیس سرداران کفار قریش کی لاشیں ایک ناپاک گندے کنویں میں پھکوادیں۔اور عادت کریمہ تھی جو مقام فتح فرماتے وہاں تین شب قیام فرماتے۔جب بدر میں تیسرا دن ہوا ناقہ شریف پر کجاوہ کسنے کا حکم دیا۔اور خود مع اصحاب کرام اس کنویں پر تشریف لے گئے۔اور ان کافروں کو نام بنام مع ولدیت پکار کر فرمایا: اے فلاں بن فلاں ! اے فلاں بن فلاں ! کیوں کیا اب تمہیں خوش آتا ہے کہ کاش اللہ ورسول کا حکم مانا ہوتا ؟ ہم نے تو پایا جو ہمارے رب نے ہمیں سچا وعدہ دیا۔کیا تمہیں بھی ملا جو تمہارے رب نے سچا وعدہ تم سے کیا۔راوی کہتے ہیں: کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ایسے جسموں سے گفتگو فرمارہے ہیں جن میں جان نہیں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا: قسم اس ذات جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! تم میرے فرمان کو ان سے زیادہ نہیں سن رہے۔

فتاوی افریقہ ۳۸

(۴) قومی حمیت کیلئے جنگ مذموم ہے

۱۸۰۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۸۰۸۔ الصحیح لمسلم ، باب وجوب ملازمة المسلمین ، ۱۲۷/۲
السنن للنسائی، کتاب لمحاربة، ۱۷۵/۲
السنن لابن ماجه ، ابواب الفتن، ۲۹۱/۲

علیه وسلم: مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عَمِيَّةٍ يَغْضِبُ لَعَصَبَةٍ أَوْ يَدْعُوْ اِلىٰ عَصَبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی اندھے جھنڈے کے نیچے لڑے کہ قومی حمیت شیوہ جاہلیت کیلئے غضب کرے، یا عصبت کی طرف بلائے، یا عصبت کی مدد کرے اور ماراجائے تو ایسا ہے جیسے کوئی جاہلیت وزمانہ کفر غفلت میں قتل کیا جائے۔　　دوام العیش ۸۵

۱۸۰۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عَمِيَّةٍ يَغْضِبُ لِلْعَصَبَةِ وَيُقَاتِلُ لِلْعَصَبَةِ فَلَيْسَ مِنْ أُمَّتِي ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی اندے جھنڈے کے نیچے لڑے اور قومی حمیت کیلئے غضبناک ہوجایا کرے، اور قومی حمیت کیلئے ہی جنگ کرے تو وہ میری امت سے نہیں۔

۱۸۱۰۔ **عن** جبير بن مطعم رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلىٰ عَصَبِيَّةٍ ،وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً،وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلىٰ عَصَبِيَّةٍ ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہمارے گروہ سے نہیں جو قومی حمیت کی طرف بلائے، ہم سے نہیں جو قومی حمیت کیلئے لڑے، اور ہم سے نہیں جو عصبت پر مرے۔　　دوام العیش ۸۵

۱۸۰۹۔ الصحیح لمسلم ، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين ، ۱۲۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۰۶/۲
۱۸۱۰۔ السنن لابی داؤد ، باب فی العصبية ، ۶۹۸/۲
شرح السنة للبغوی، ۱۲۲/۱۳ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۴۹۰۷
الكامل لابن عدی، ☆

(۵) سفر جہاد پنجشنبہ کو بہتر ہے

۱۸۱۱۔ **عن** کعب بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خرج یوم الخمیس فی غزوة تبوك ، وكان یحب ان یخرج یوم الخمیس ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کیلئے جمعرات کو تشریف لے گئے ۔اور جمعرات کو سفر کرنا آپکو پسند تھا۔۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۱۹۴

(۶) جنگ میں مثلہ نہ کرو

۱۸۱۲۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا أُمَثِّلُ بِهٖ فَيُمَثِّلُ اللّٰهُ بِی يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو یہاں مثلہ کریگا روز قیامت اللہ تعالیٰ مثلہ بنائے گا۔

۱۸۱۳۔ **عن** صالح بن کیسان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال ابو بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه لیزید بن سفیان رضی الله تعالیٰ عنهما اذا ارسل لا مارة العسکر : لا تغدر ولا تمثل ولا تجبن ولاتغلل ۔

حضرت صالح بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یزید بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لشکر کی سپہ سالاری کیلئے بھیجتے وقت وصیت فرمائی ۔نہ عہد توڑنا، نہ مثلہ کرنا، نہ بزدلی اور خیانت کرنا۔
فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰/۱۳۲

۱۸۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من احب الخروج یوم الخمسین ، ۱/۴۱۴
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۳۸۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق ، ۹۷۴۴
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۱/۱۰۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۱۶۳، ۷/۱۰۱
۱۸۱۲۔ کنز العمال للمتقی، ۱۳۴۴۷، ۵/۴۰۸ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۳/۳۱۰
۱۸۱۳۔ السنن الکبری للبیهقی،

ابواب
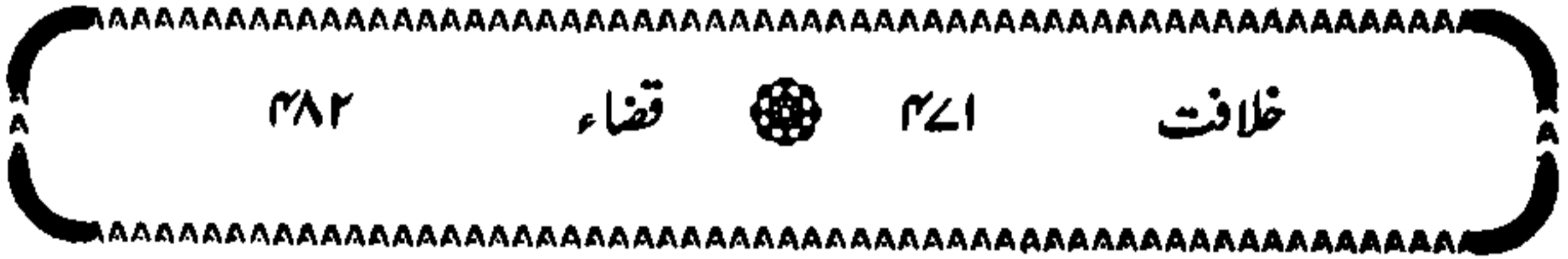
۱۔خلافت

(۱) امامت وخلافت

۱۸۱٤۔عن عبد الله بن سبع رضی الله تعالیٰ عنه قال : قالوا لعلی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم : استخلف علینا، قال : لا، ولکن اترککم الی ما ترککم الیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت عبداللہ بن سبع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے عرض کیا: آپ ہم پر کسی کو خلیفہ بنا دیجئے۔ فرمایا: نہیں، میں کسی کو خلیفہ نہ کرونگا بلکہ یونہی چھوڑ دونگا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چھوڑ گئے تھے۔　　فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۲

۱۸۱۵۔ عن صعصعة بن صوحان رضی الله تعالیٰ عنه قال : خطبنا علی رضی الله تعالیٰ عنه حین ضربه ابن ملجم فقلنا : یا امیر المؤمنین !استخلف علینا فقال : اترککم کما ترکنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،قلنا : یا رسول الله ! استخلف علینا ! فقال : ان یعلم الله فیکم خیرا یول علیکم خیارکم ، قال علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم : فعلم الله فینا خیرا فولی علینا ابا بکر رضی الله تعالیٰ عنه ۔

حضرت صعصعہ بن صوحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ جہہ الکریم نے اپنے آخری وقت جب ابن ملجم نے آپ پر حملہ کیا تھا، خطبہ دیا ۔ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین ! آپ ہم پر کسی کو خلیفہ نامزد فرمادیں۔ فرمایا: میں تم کو اسی طرح چھوڑوں گا جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں چھوڑا تھا۔ ہم نے بھی حضور سے یہی عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ! ہم پر کسی کو خلیفہ نامزد فرمادیں۔ ارشاد فرمایا: نہ، اگر اللہ تعالیٰ تم میں بھلائی جانے گا تو جو تم میں سب سے بہتر ہے اسے تم پر والی فرمائے گا۔ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: رب العزت جل وعلا نے ہم میں

۱۸۱٤۔ المسند لاحمد بن حبل ، ۱/۳۰۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۔۳۱٦٥۰، ۱۱/۳۲۸

۱۸۱۵۔ المستدرك للحاکم ، ۳/۱٥٦ ☆

بھلائی جانی پس ابوبکر کو ہمارا والی فرمایا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

(۲) شیخین کی خلافت حضرت مولیٰ علی کے نزدیک حق تھی

۱۸۱۶۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سأل رجلان عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فی عھدہ ، اعھد عھدہ الیك النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أم رأی رأیتہ ؟ قال : بل رأی رأیتہ ، أما أن یکون عندی عھد من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عھدہ الی فی ذلك فلا و اللہ ! لئن کنت صدقت اول الناس فلا أفتری علیہ کذلك ، و لو کان عندی منہ عھد فی ذلك ما ترکت اخا بنی تمیم بن مرۃ و عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنھما یثوبان علی منبرہ ، و لقاتلتھما ما بیدی و لو لم أجد الا بردتی ھذہ ، و لکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یقتل قتلا و لم یمت فجاءۃ ، مکث فی مرضہ ایاما و لیالی ، یاتیہ المؤذن یؤذنہ بالصلوۃ فیامر أبا بکر فیصلی بالناس و ھو یری مکانی ، ثم یاتیہ المؤذن فیؤذن بالصلوۃ فیا مر أبا بکر فیصلی بالناس و ھو یری مکانی ، و لقد ارادت امرأۃ من نسائہ تصرفہ عن أبی بکر فابی و غضب و قال : انتن صواحب یوسف ، مروا أبا بکر فلیصل بالناس ! فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نظرنا فی أمورنا فاخترنا لدنیانا من رضیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لدیننا ، و کانت الصلوۃ عظم الإسلام و قوام الدین ، فبایعنا ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و کان لذلك أھلا لم یختلف علیہ منا اثنان۔ قال : فادیت الی أبی بکر حقہ و عرفت لہ طاعتہ و غزوت معہ فی جنودہ ، و کنت اخذ اذا أعطانی و أغزو اذا غزانی ، و أضرب بین یدیہ الحدود بسوطی ، ثم قال : لعمر و عثمان ھکذا۔

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے انکے زمانۂ خلافت میں دربارۂ خلافت سوال کیا کہ کیا یہ کوئی عہد و قرار داد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے ہے یا آپ کی رائے ہے۔ فرمایا: بلکہ ہماری رائے ہے۔ رہا یہ کہ اس باب میں میرے لئے حضور پر نور صلی

۱۸۱۶۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ،
الصواعق المحرق لابن حجر مکی،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی عہدو قرارداد فرمایا ہو سوا ایسا نہیں۔ اگر سب سے پہلے میں نے حضور کی تصدیق کی تو میں سب سے پہلے حضور پر افترا کرنے والا نہ ہوں گا۔ اور اگر اس باب میں حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے میرے پاس کوئی عہد ہوتا تو میں ابو بکر و عمر کو منبر اطہر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جست نہ کرنے دیتا۔ اور بیشک اپنے ہاتھ سے ان سے قتال کرتا اگرچہ میں اپنی اس چادر کے سوا کسی کو ساتھی نہ پاتا۔ بات یہ ہوئی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معاذ اللہ قتل نہ ہوئے، نہ یکا یک انتقال فرمایا۔ بلکہ کئی دن رات حضور کو مرض میں گذرے۔ مؤذن آتا اور نماز کی اطلاع دیتا۔ حضور ابو بکر کو امامت کا حکم فرماتے حالانکہ میں حضور کے پیش نظر موجود ہوتا۔ پھر مؤذن آتا اور اطلاع دیتا۔ حضور ابو بکر ہی کو امامت کا حکم دیتے حالانکہ میں کہیں غائب نہ تھا۔ اور خدا کی قسم! ازواج مطہرات میں سے ایک بی بی نے اس معاملہ کو ابو بکر سے پھیرنا چاہا تھا لیکن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکو نہ مانا اور غضب فرمایا۔ کہ تم وہی یوسف والیاں ہو۔ ابو بکر کو حکم دو کہ امامت کریں۔ پس جبکہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا۔ ہم نے اپنے کاموں میں نظر کی تو اپنی دنیا یعنی خلافت کیلئے اسے پسند کرلیا جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے دین یعنی نماز کیلئے پسند فرمایا تھا۔ کہ نماز تو اسلام کی بزرگی اور دین کی درستی تھی۔ لہذا ہم نے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کرلی اور وہ اسکے لائق تھے۔ ہم میں کسی نے اس بارے میں اختلاف نہ کیا۔ یہ سب کچھ ارشاد فرما کر حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: پس میں نے ابو بکر کو انکا حق دیا اور انکی اطاعت لازم جانی۔ اور انکے ساتھ ہو کر انکے لشکروں میں جہاد کیا۔ جب وہ مجھے بیت المال سے کچھ دیتے میں لے لیتا۔ اور جب مجھے لڑائی پر بھیجتے میں جاتا اور انکے سامنے تازیانے سے حد لگاتا۔ پھر بعینہ یہ ہی مضمون امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم اور امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نسبت ارشاد فرمایا۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۳

(۳) خلیفہ قریشی ہی ہوگا

۱۸۱۷۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تمام خلیفہ قریشی ہونگے۔

دوام العیش ،۶۱ اراءۃ الادب ،۷

۱۸۱۸۔ **عن** معاوية بن ابى سفيان رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّ هٰذَا الْاَ مْرَ فِى قُرَيْشٍ ،لَا يُعَادِىْ بِهِمْ اَحَدٌ اِلَّا اَكَبَّهُ اللّٰهُ عَلىٰ وَجْهِهٖ فِى النَّارِ ۔

حضرت امیر معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک خلافت قریش میں ہے۔۔ جو ان سے بیر رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل جہنم میں اوندھا کردے گا۔

۱۸۱۷۔ المسند لاحمد بن حبل ، ۱۸۳/۳ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱۲۱/۳
الجامع الصغير للسيوطى، ۱۸۶/۱ ☆ المستدرك للحاكم ، ۷۶/٤
المعجم الكبير للطبرانى، ۲۲٤/۱ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۳۲/۷
المعجم الصغير للطبرانى، ۱۵۳/۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۹۲/۵
كنز العمال للمتقى، ٤۷۹۲ ، ٤۸/٦ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر ، ٦۲/۱
المغنى للعراقى، ۱۱٤/۱ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ٤۲/٤
ارواء الغليل للالبانى، ۲۹۸/۲ ☆ حلية الاولياء لابى نعيم ، ۸/۵
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱۷۰/۳ ☆ المصنف لابن ابى شيبة ، ۱۷۰/۱۳
منحة المعبود للساعاتى، ۲۵۹٦ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ۱۰۲٦٤
كشف الخفاء للعجلونى، ۳۱۸/۱ ☆ علل الحديث لابن ابى حاتم ، ۲۷۹۹
لسان الميزان لابن حجر، ۱۳۸٦/۵ ☆ الكنى و الاسماء للدولابى ۱۰٦/۱
السنة لابن ابى عاصم ، ۵۳۱/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۳۹۹/٦
الدر المنتثرة للسيوطى، ۵٦ ☆ تاريخ اوسط ، ۷۰

۱۸۱۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الامر ء من قريش، ۱۰۵۷/۲
الصحيح لمسلم ، باب الناس تبع لقيش، ۱۱۹/۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۹۲/۵ ☆

۱۸۱۹۔ **عن** أبی موسی الا شعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ ھٰذَا الْاَ مْرَ فِی قُرَیْشٍ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک خلافت کا معاملہ قریش ہی میں رہے گا۔۱۲م

۱۸۲۰۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ و جھہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلَا اِنَّ الْاُمَرَآءَ مِنْ قُرَیْشٍ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سن لو امراء وحکام اسلام قریشی ہیں۔

۱۸۲۱۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلْاُمَرَآءُ مِنْ قُرَیْشٍ ، اَلْاُمَرَآءُ مِنْ قُرَیْشٍ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: امراء قریشی ہیں، امراء قریشی ہیں۔

۱۸۲۲۔ **عن** أمیرالمؤمنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: قُرَیْشٌ وُلَاۃُ ھٰذَا الْاَمْرِ ۔

اراءۃ الادب ۸

امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اسلامی حکومت کے والی قریشی ہیں۔

۱۸۱۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۹۶/٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱٤/۱۳
السنن الکبری للبیھقی، ۱٤۲/۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۳۸/۱۹
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱۷۱/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۷۹۹، ۲۳/۱۲
۱۸۲۰۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۹۱/٥ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱٤/۱۳
کنز العمال للمتقی، ۳۷۹۸۰، ۷٦/۱٤ ☆ المطالب العالیۃ، ۲۰٥٥
۱۸۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الامراء حسن قریش، ۱۰٥۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤۲۱/٤ ☆
۱۸۲۲۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۹۱/٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۷۹٥، ۲۳/۱۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۸۱/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۱/۷

۱۸۲۳۔ **عن** عبد الله بن خطب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: قَدِّمُوْا قُرَيْشًا وَ لَا تُقَدِّمُوْهَا ۔

حضرت عبداللہ بن خطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قریش کوتقدیم دواور قریش پر تقدیم نہ کرو۔ اراءۃ الادب ص ۸

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اس پر اجماع کیا تو دلیل قطعی ہوگئی جس سے یقین حاصل ہوا کہ خلافت کے لئے قریشی ہونا بیشک شرط ہے۔ فتاوی رضویہ ۸/۲

۱۸۲۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ الْمُلْكَ فِیْ قُرَيْشٍ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک سلطنت قریش میں ہے۔　دوام العیش ،۶۱

۱۸۲۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِی هٰذَا الْاَمْرِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سب لوگ خلافت کے مسئلہ میں قریش کے تابع ہیں۔

۱۸۲۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

۱۸۲۳۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۵/۱۰ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۲۱/۲
کنز العمال للمتقی، ۳۳۷۹۱، ۵۲۱/۵ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۳۶/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۸۰/۲ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۴۰/۲
۱۸۲۴۔ علل الحدیث لابن ابی حاتم ، ۲۶۰۷ ☆
۱۸۲۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۶۱/۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۱۶۹/۱۲
السنة لابن ابی عاصم ، ۵۳۴/۲ ☆
۱۸۲۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۹/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶۰/۱۴
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۳۱/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۴۷۹۴، ۴۹/۶
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۹۷۲ ☆ السنة لابن ابی عاصم ، ۵۳۲/۲
البدایة و النهایة لابن کثیر، ۱۵۳/۱ ☆
یہ حدیث صحیح ہے۔ دوام العیش ، ص ۶۵

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا یَزَالُ ھٰذَا الْاَمْرُ فِی قُرَیْشٍ مَا بَقِیَ اِثْنَانٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خلافت ہمیشہ قریش کے لئے ہے جب تک دنیا میں دو آدمی بھی باقی رہیں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل سنت کے مذہب میں خلافت شرعیہ کے لئے ضرور قرشیت شرط ہے۔اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر حدیثیں ہیں۔اسی پر صحابہ کا اجماع، تابعین کا اجماع، اور اہل سنت کا اجماع ہے۔اس میں مخالف نہیں مگر خارجی یا کچھ معتزلی۔کتب عقائد و کتب حدیث و کتب فقہ اس سے مالا مال ہیں۔بادشاہ غیر قرشی کو سلطان، امام، امیر، والی۔اور ملک کہیں گے مگر شرعاً خلیفہ یا امیر المؤمنین کہ یہ بھی عرفاً اسی کا مرادف ہے ہر بادشاہ قرشی کو نہیں کہ سکتے سوا اسکے جو ساتوں شرائط خلافت اسلام، عقل، بلوغ، حریت، ذکورت، قدرت، اور قرشیت کا جامع ہو کر تمام مسلمانوں کا فرماں روائے اعظم ہو۔ائمہ کرام اس پر صحابہ وتابعین و سلف صالحین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اب تک تمام اہل سنت کا اجماع بتاتے ہیں اور اسی بنا پر کتب عقائد میں اسے مسئلہ قطعیہ یقینیہ فرماتے ہیں۔اسکے مقابل اگر کسی صحابی سے کوئی اثر ملے تو اگر وہ انعقاد اجماع سے پہلے کی گفتگو ہے اس سے نقض اجماع جنون خالص ہے ۔یونہی اگر تاریخ معلوم نہ ہو۔اور اگر بعد کی ہے اور سند صحیح نہیں تو آپ ہی مردود ہے اور صحیح و قابل تاویل ہے تو واجب التاویل۔ورنہ شاذ روایت اجماع کے مقابل قطعاً مضمحل نہ کہ اس سے الٹا اجماع باطل۔

قریش میں حصر خلافت کی احادیث بیشک متواتر ہیں۔بہت متکلمین کی نظر احادیث پر زیادہ وسیع نہ تھی کہ یہ فن دوسرا ہے۔انہوں نے خبر واحد سمجھا تو ساتھ ہی قبول صحابہ سے قطعی یقینی بنا دیا۔مگر مسامرہ میں ہے کہ حافظ الحدیث امام عسقلانی نے ایک حدیث ''الائمة من قریش'' کو چالیس کے قریب صحابۂ کرام سے مروی دکھایا اور اس میں مستقل رسالہ تصنیف فرمایا۔ جسکا نام امام سخاوی نے مقاصد حسنہ میں ''لذة العیش فی طرق حدیث الائمة من قریش'' بتایا۔یہ عدد صحابۂ کرام میں یقیناً تواتر ہے۔یہ ایک حدیث کا حال تھا اسی مدعا پر اور

احادیث علاوہ۔

دوام العیش ص ۷۷

(۴) اسلام میں بارہ خلفاء ہونگے

۱۸۲۷۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَاوَ لِيَهُمْ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کا معاملہ اس وقت تک بحسن وخوبی چلتا رہے گا جب تک بارہ خلفاء کا زمانہ رہے گا اور وہ سب قرشی ہوں گے۔۱۲م

۱۸۲۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : انه سئل کم یملك هذه الا مة من خلیفة ؟ فقال : سألنا عنها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : اِثْنَا عَشَرَ كَعِدَّةِ نُقَبَآءِ بَنِي اِسْرَآئِيلَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ اس امت میں کتنے خلفاء ہونگے۔فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں معلوم کیا تھا تو حضور نے فرمایا: بنو اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے مطابق بارہ خلفاء ہونگے۔۱۲م

۱۸۲۹۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه یقول : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيْزًا اِلٰى اِثْنَى عَشَرَ خَلِيْفَةً ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اسلام بارہ خلفاء تک غالب رہے گا۔۱۲م

۱۸۳۰۔ **عن** أبی جحیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَايَزَالُ أَمْرُ أُمَّتِيْ صَالِحًا حَتّٰى يَمْضِيَ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً ۔

۱۸۲۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۴۶/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۵۷، ۳۳/۱۲

۱۸۲۹۔ الصحیح لمسلم، باب الناس ، تبع لقریش، ۱۸۹/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۹۰/۵ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۹۷۴

کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۵۱، ۳۲/۱۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۱۱/۱۳

۱۸۳۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹۹/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۸۶/۵

دلائل النبوۃ للبیهقی، ۳۲۴/۶ ☆

حضرت ابوحجیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا معاملہ بارہ خلفاء تک اچھا رہے گا۔۱۲م

۱۸۳۱۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَایَزَالُ الدِّیْنُ قَائِمًا حَتّٰی یَکُوْنَ اِثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَةً مِّنْ قُرَیْشٍ ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین اسلام اس وقت تک قائم و دائم رہے گا جب تک بارہ قرشی خلفاء ہونگے ۔۱۲م

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اصل یہ ہے کہ امور غیب میں اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جتنی بات بیان فرمائیں اتنی یقیناً حق ہے۔اور جس قدر ذکر نہ فرمائیں اسکی طرف یقین کی راہ نہیں ۔کہ غیب بے خدا ورسول کے بتائے معلوم نہیں ہوسکتا۔لہذا اس حدیث مسلم کے معنی میں زمانۂ تابعین سے اشتباہ رہا۔ مہلب نے فرمایا:لم الق احدا یقطع فی هذا الحدیث بمعنی ، میں نے کوئی ایسا نہ پایا کہ اس حدیث کی کوئی مراد قطعی بتاتا۔امام قاضی عیاض مالکی نے شرح صحیح مسلم میں بہت احتمالات بتا کر فرمایا:و قد یحتمل وجوها اخر و الله اعلم بمراد نبیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یعنی اسکے سوا حدیث میں اور احتمالات بھی نکل سکتے ہیں ۔اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی مراد خوب جانتا ہے۔جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام ابن الجوزی کشف المشکل میں لکھتے ہیں۔

قد اطلت البحث عن معنی هذا الحدیث ، و طلبت مظانه وسألت عنه فلم اقع علی المقصود به ۔

میں نے مدتوں اس حدیث کے معنی کی تفتیش کی ۔اور جہاں جہاں گمان تھا وہ کتابیں دیکھیں۔اپنے زمانہ کے ائمہ سے سوال کئے۔مگر مراد متعین نہ ہوئی۔

اور ہو کیونکر،کہ جس غیب کی اللہ ورسول تفصیل نہ فرمائیں اسکی تفصیل قطعا کیونکر معلوم

۱۸۳۱۔ المسند للحاکم، ۶۱۸/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۰/۵
کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۴۹، ۳۲/۱۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۱۱/۱۳

ہو۔ ہاں لوگ تکتے لگاتے ہیں جن میں سے کسی پر یقین نہیں البتہ یہ معیار صحیح ہے کہ حدیث میں جونشان ان بارہ خلفاء کے ارشاد ہوئے جس معنی میں وہ نہ پائے جائیں باطل ہے۔اور جس میں پائے جائیں وہ احتمالی طور پر مسلم ہوگا نہ کہ یقینی۔

احادیث باب میں انکے نشان یہ ہیں۔سب قرشی ہوں گے۔وہ سب بادشاہ اور والیان ملک ہوں گے۔ان کے زمانہ میں اسلام قوی ہوگا۔ان کا زمانہ صلاح ہوگا۔ان پر اجماع امت ہوگا، یعنی اہل حل وعقد انہیں والی ملک وخلیفہ اصدق مانیں گے۔وہ سب ہدایت ودین حق پر عمل کریں گے۔ان میں سے دو اہل بیت رسالت سے ہوں گے۔

تکتے لگانے والوں میں جس نے سب طرق حدیث نہ دیکھے ایک آدھ طرق کو دیکھ کر کوئی احتمال نکال دیا۔جیسے ابوالحسین بن مناوی نے یہ معنی لئے کہ ایک وقت میں ۱۲ خلیفہ ہوں گے۔یعنی اس قدر اختلاف یہ فقط اس لفظ مجمل بخاری پر بن سکتا تھا۔اور دیگر الفاظ دیکھئے تو کہاں اس درجہ افتراق اور کہاں اجتماع۔اور ایسی حالت میں اسلام کے قوی وغالب وقائم اور امرامت کے صالح ہونے کے کیا معنی؟

اسی قبیل سے علی قاری کا یہ زعم باتباع ابن حجر شافعی ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آخر ولاۃ بنی امیہ تک ۱۲ ہوئے اوران میں یزید پلید علیہ ماعلیہ کو بھی گنادیا۔

حالانکہ اس خبیث کے زمانہ کو قوت دین وصلاح سے کیا تعلق۔یہ احادیث دیکھ کر اس قول کی گنجائش نہ ہوتی۔مگر صرف ۱۲ سلطنتیں نگاہ میں تھیں۔اور حق یہ کہ اس خبیث پر اجماع اہل حل وعقد کب ہوا۔ریحانۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسکے دست ناپاک پر بیعت نہ کرنے ہی کے باعث شہید ہوئے۔اہل مدینہ نے اس پر خروج کیا۔ عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

واللہ ! ما خرجنا علی یزید حتی خفنا ان نری بالحجارۃ من السماء ، ان رجلا ینکح امہات الاولاد و البنات و الاخوات یشرب الخمر و یدع الصلوۃ ،

خدا کی قسم! ہم نے یزید پر خروج نہ کیا جب تک یہ خوف نہوا کہ آسمان سے پتھر آئیں۔ ایسا شخص کہ بہن بیٹی کی آبروریزی کرے۔شراب پئے اور تارک صلوٰۃ ہو۔

غرض جمیع طرق حدیث سے یہ قول باطل ہے۔حدیث میں کہیں نہیں کہ وہ سب

بلافصل یکے بعد دیگرے ہوں گے۔ان میں سے آٹھ گذر گئے۔صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی، علی مرتضی، حسن مجتبیٰ، امیر معاویہ، عبداللہ بن زبیر، عمر بن عبدالعزیز۔اور ایک یقیناً آنے والے ہیں۔حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔باقی کی تعیین اللہ ورسول کے علم میں ہے۔

عجب عجب ہزار عجب، کہ ان میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہما کو کہ صحابی بن صحابی ہیں، امام عادل ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھتیجے ہیں۔صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسہ ہیں، احد العشرۃ المبشرۃ کے صاحبزادے ہیں شمار نہ کئے جائیں۔اور وہ خبیث ناپاک معدود ہو جسے امیر المؤمنین کہنے پر امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو بیس تازیانے لگوائے۔ نسأل العفو و العافیة ۔عبداللہ بن زبیر بھی درکنار خود امام حسن مجتبیٰ کو نہ گنا کہ انکی خلافت کا زمانہ قلیل تھا۔اور ولید کو گنا جس نے قرآن کریم کو دیوار میں لٹکا کر تیروں سے چھیدا۔ایسے بے سروپا بے معنی اقوال کی سند نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ ایک متاخر عالم کی خطا ہے، رائے ہے۔عصمت انبیاء و ملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام کے سوا کسی کیلئے نہیں۔نسأل العفو و العافیة ۔و اللہ تعالیٰ اعلم ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۵۹
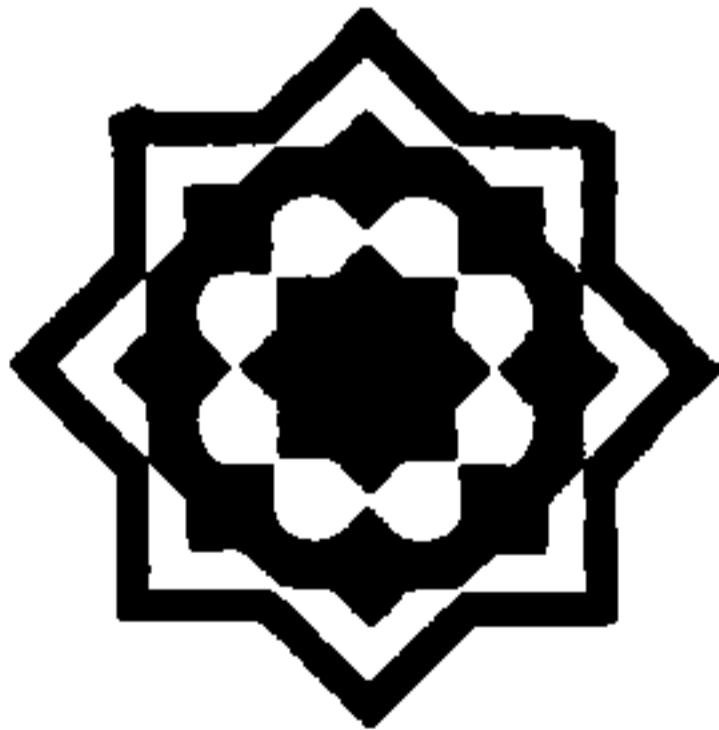
۲۔ قضا

(۱) حاکم افضل شخص کو بنایا جائے

۱۸۳۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنِ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ عِصَابَةٍ وَ فِيهِمْ مَنْ هُوَ أَرْضَى لِلّٰهِ مِنْهُ فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ وَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی گروہ پر ایسے کو افسر بنایا کہ اس گروہ میں اس سے زیادہ اللہ کو پسندیدہ شخص موجود ہے اس نے اللہ ورسول اور مسلمانوں کی خیانت کی۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۹۴

۱۸۳۳۔ **عن** حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَيُّمَا رَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى عَشَرَةِ أَنْفُسٍ وَ عَلِمَ أَنَّ فِي الْعَشَرَةِ أَفْضَلُ مِمَّنِ اسْتَعْمَلَ فَقَدْ غَشَّ اللّٰهَ وَ غَشَّ رَسُوْلَهُ وَ غَشَّ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مسلمانوں کی جماعت کے دس افراد پر بھی کسی ایسے شخص کو حاکم بنایا کہ اسکے علم میں ان میں اس سے افضل بھی موجود تھا تو اس نے اللہ کی خیانت کی، اللہ کے رسول کی خیانت کی، اور تمام مسلمانوں کی خیانت کی۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۵

۱۸۳۲۔ المستدرک للحاکم، ۹۲/٤ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۱۷۹/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۱۲/۲ ☆ المسند للعقیلی، ۲٤۷/۱
نصب الرایۃ للزیلعی، ٦۲/٤ ☆ المطالب العالیۃ لابن حجر، ۲۱۰۳
کنز العمال للمتقی، ۱٤٦۸۷، ٦/۲۵ ☆

۱۸۳۳۔ نصب الرایۃ للزیلعی، ٦۳/٤ ☆ المطالب العالیۃ لابن حجر، ۲۱۰۲
کنز العمال للمتقی، ۱٤٦۵۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹٤٤٤

(۲) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں

١٨٣٤ـعن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :لَا طَاعَةَ لِأَحُدٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی ـ

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۹۳

(۳) مدعی گواہ لائے

١٨٣٥ـ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اَلْبَيِّنَةُ عَلٰی مَنِ ادَّعٰی وَ الْيَمِيْنُ عَلٰی مَنْ أَنْكَرَ ـ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گواہ مدعی پر لازم ہے اور قسم انکار کرنے والے پر۔ ۱۲م

١٨٣٤ـ	المسند لاحمد بن حنبل	٦٦/٥	☆	المستدرك للحاكم،	١٢٣/٣
	المعجم الكبير للطبرانى،	٢٣٣/٣	☆	المصنف لعبد الرزاق،	٢٠٧٠٠
	كنز العمال للمتقى، ١٤٨٧٣،	٦٧/٦	☆	مجمع الزوائد للهيثمى،	٢٢٦/٥
	السلسلة الصحيحة للالبانى،	١٧٩	☆	كشف الخفاء للعجلونى،	٥١٠/٢
	علل الحديث لابن ابى حاتم،	١٢٩٢	☆		
١٨٣٥ـ	الجامع الصحيح للبخارى،	باب اذا اختلف الراهين المرتهن			٣٤٢/١
	الجامع للترمذى،	باب ما جاء فى ان البينة لعى المدعى،			١٦٠/١
	السنن لابن ماجه ،	باب البينة على المدعى ،			١٦٩/٢
	الجامع الصغير للسيوطى،	١٩٣/١	☆	السنن الكبرى للبيهقى،	١٣٣/٨
	التفسير للقرطبى،	٤٥٩/١	☆	السنن للدارقطنى،	٢١٨/٤
	شرح السنة للبغوى،	١٠١/١٠	☆	تلخيص الحبير لابن حجر ،	٢٩/٤
	المطالب العالية لابن حجر،	١٢٣٠	☆	نصب الراية للزيعلى،	٩٥/٥
	فتح البارى للعسقلانى،	٢٨٢/٥	☆	ارواء الغليل للالبانى،	٣٥٧/٦
	مشكوة المصابيح للتبريزى،	٣٧٦٩	☆	تاريخ دمشق لابن عساكر ،	٤٤٧/٢
	كنز العمال للمتقى، ١٥٢٨٢،	١٨٧/٦	☆	جمع الجوامع للسيوطى،	١٠٣٧
	كشف الخفاء للعجلونى،	٣٤٢/١	☆	جامع مسانيد ابى حنيفة ،	١٧٠/٢
	دلائل النبوة للبيهقى،	٤٠٢/٥	☆	الكامل لابن عدى،	

۱۸۳۶۔ عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَوْ یُعْطَی النَّاسُ بِدَعْوٰهُمْ لَاَدَّعَی النَّاسُ دِمَآءَ رِجَالٍ وَ اَمْوَالِهِمْ، وَ لٰکِنَّ الْیَمِیْنَ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ۔

نورعینی فی الانتصار للامام العینی۔ ص ا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگرلوگ اپنے دعوی پردیدئے جائیں تو لوگوں کے خون اور مال کا دعوی کربیٹھیں، ہاں یوں ہے کہ مدعاعلیہ پرقسم ہے۔

فتاوی رضویہ ۷/ ۴۲۷ ☆ فتاوی رضویہ ۷/ ۴۴۳۔ ۸/ ۹۷

(۴) دعوی کوثابت کرنے میں حق گوئی اختیار کرو

۱۸۳۷۔ عن ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنهما قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ ، فَلَعَلَّ بَعْضُکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَلْحَقُّ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِیْ لَهٗ عَلٰی نَحْوِمِمَّا اَسْمَعُ ، فَمَنْ قَضَیْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِیَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ ، فَلْیَاْخُذْهَا اَوْ لِیَتْرُکْهَا۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۸۳۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قوله تعالی ان الذین یشترون الخ، ۶۵۳/۲
الصحیح لمسلم، کتاب الاقضیة، ۷۴/۲
السنن لابن ماجه، باب البینة علی المدعی، ۱۶۹/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۲۵۲/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۵۹/۲
السنن للدارقطنی، ۱۰۷/۴ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲۰۸/۴
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۷۵۸

۱۸۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من اقام البینة یوم الیمین، ۳۶۸/۱
الصحیح لمسلم، باب بیان احکم الحاکمین لا یغیر الباطن، ۷۴/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التشدید علی ومن یقتضی نه، ۱۶۰/۱
السنن لابی داؤد، باب فی قضاء القاضی اذا اخطاء، ۵۰۴/۲
السنن لابن ماجه، باب قضیة الحاکم لا تحل حراما، ۱۶۸/۲
السنن للنسائی، باب ما یقطع القضاء ۲۶۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰۳/۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۴۹/۱۰
شرح السنة للبغوی، ۳۶۴/۲ ☆ التفسیر للبغوی، ۱۴/۶

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے جھگڑے لیکر میرے پاس آتے ہو، تو اگر ایک شخص اپنی چرب زبانی کے باعث حجت میں بازی لیجائے اور ہم اسے ڈگری دیدیں اور واقع میں اسکا حق نہ ہو تو ہمارا ڈگری فرمانا اسے مفید نہ ہوگا، وہ مال نہیں اسکے حق میں، جہنم کی آگ کا گڑھا ہے۔ اب یہ اسکا فعل ہے کہ اسکو ہڑپ کرے یا واپس کردے۔

فتاوی رضویہ ۷/۵۱۱
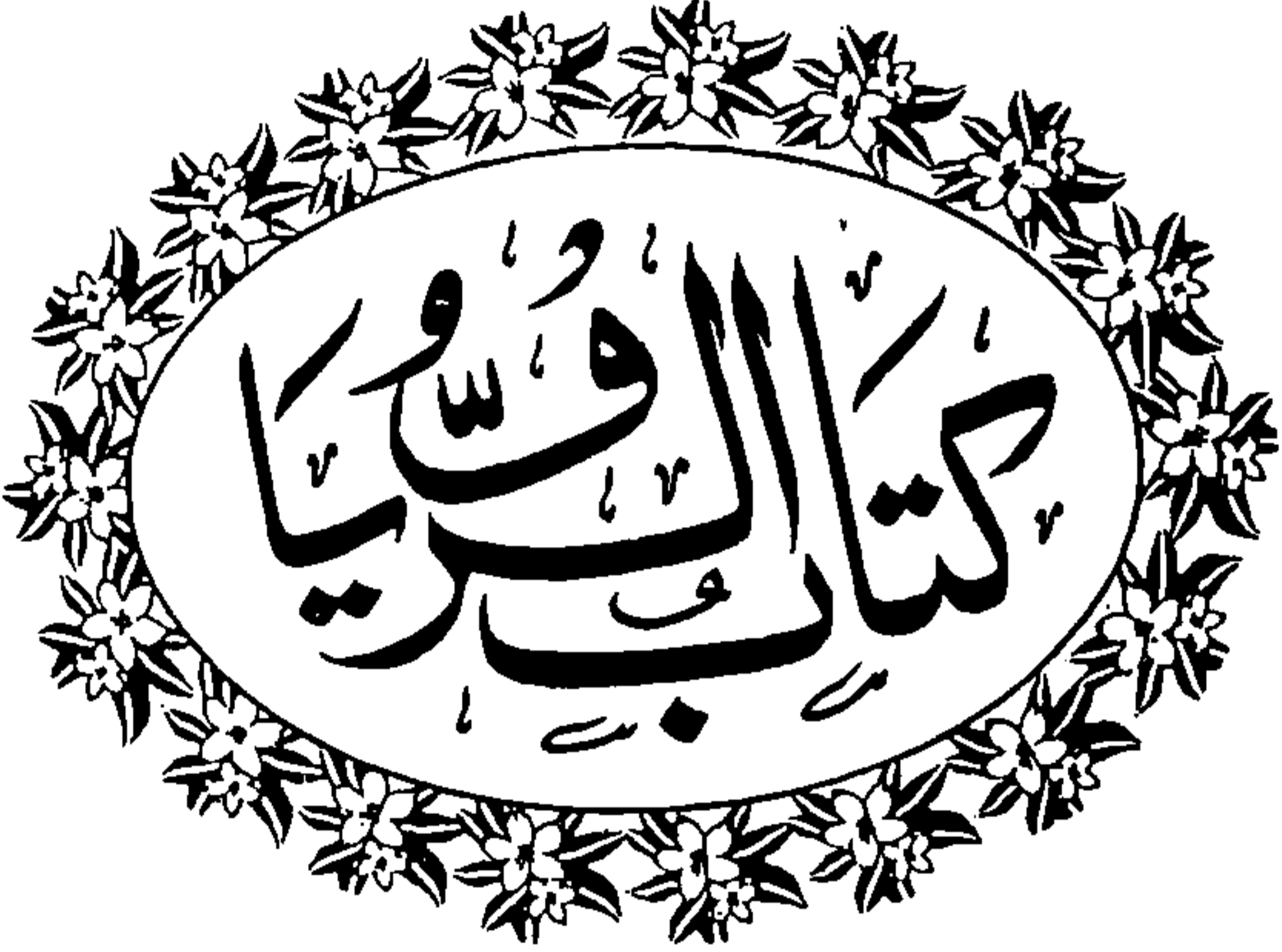
ابواب
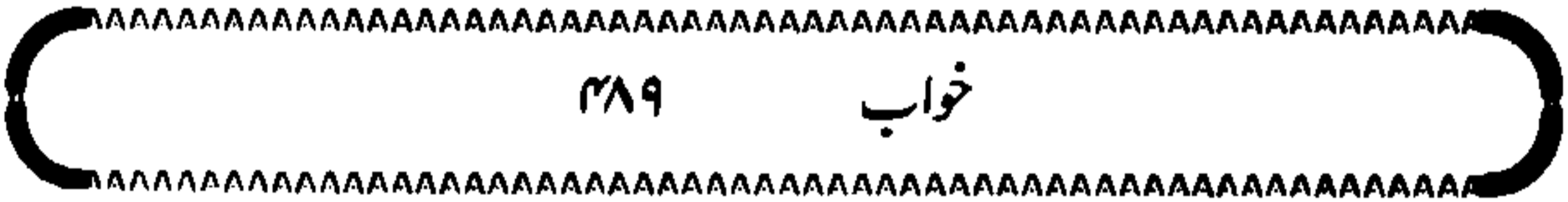
ا۔خواب

(۱)حضور لوگوں سے صبح کو خواب سماعت فرماتے

۱۸۳۸۔ **عن** سمر ةبن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مما یکثر أن یقول لأ صحابه : هل رأی أحد منکم ؟ قال : فیقص علیه من شاء الله أن یقص ۔　　صفائح اللجین ص ۵

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر و بیشتر صبح کو صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے فرماتے: کیا آج تم میں سے کسی نے خواب دیکھا؟ تو جس کے بارے میں خدا چاہتا وہ اپنا خواب بیان کرتا۔۱۲م

۱۸۳۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا انصرف من صلوة الغداة یقول : هَلْ رَأی أحَدٌ مِنْکُمُ اللَّیْلَةَ رُؤیَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو فرماتے: کیا آج رات تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟۱۲م　　صفائح اللجین ص ۵

(۲)اچھے خواب کی فضیلت

۱۸۴۰۔ **عن** عبادة الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله

۱۸۳۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تغیر الرؤیا بعد صلوة الصبح ، ۱۰۴۳/۲
الصحیح لمسلم ، کتاب الرؤیا ، ۲۴۵/۲
۱۸۳۹۔ السنن لابی داؤد ، باب ففی الرؤا، ۶۸۴/۲
المؤطا لمالك ، ۹۵۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۷۵/۵
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸۶/۷ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۸۷/۱
۱۸۴۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تغیر الرؤا بعد صلوة الصبح ، ۱۰۳۵/۲
الصحیح لمسلم ، کتاب الرؤا ، ۲۴۲/۲
السنن لابی داؤد ، باب فی الرؤیا، ۶۸۵/۲
الجامع للترمذی، باب الرؤیا، ۵۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۸/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۹/۲

تعالیٰ علیه وسلم: رُؤيَاالْمُؤمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ أرْبَعِينَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔۱۲م

۱۸۴۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رُؤيَا الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی االلہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نیک مسلمان کا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے۔۱۲م

۱۸۴۲۔ **عن** العباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: رُؤيَا الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ بُشْریٰ مِنَ اللّٰهِ، وَ هِیَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسِينَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نیک مسلمان کا خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے بشارت ہے، اور وہ نبوت کا پچاسواں حصہ ہے۱۲م

۱۸۴۳۔ **عن** أبی رزین العقیلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: رُؤيَا الْمُؤمِنِ جُزْءٌ مِّنْ أرْبَعِينَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ، وَهِیَ عَلیٰ رَجُلٍ طَائِرٍ مَا لَمْ يَحَدِثْ بِهَا، فَإذَا يَحدِثُ بِهَا سَقَطَتْ، وَ لَا تَحدِثْ بِهَا إلَّا لَبِيبًا أوْ حَبِيبًا۔

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے، وہ اس شخص پر مثل پرندہ کے

۱۸۴۱۔ السنن لابن ماجه، باب الرؤیا لصالحة، ۲۸۶/۲
التمهید لابن عبد البر، ۲۸۲/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۷٤/۷
الجامع الصغیر للسیو طی، ۲٦۹/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤١٤٠٣، ١٥/٣٦٧
۱۸٤۲۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲٦۹/۲ ☆ التمهید لابن عبدالبر، ۲۸۱/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۳۹۳/۱۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤١٤٠٥، ١٥/٣٦٧
۱۸۳۳۔ الجامع للترمذی، باب الرؤیا، ٥١/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/١١ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲٦۹/۲

اڑتا رہتا ہے جب تک اسکو بیان نہ کرے، اور جب بیان کردیتا ہے تو گرجاتا ہے۔ لہٰذا تم اپنے خواب کسی ذی ہوش عقلمند ماہر تعبیر سے بیان کرو یا اپنے کسی خاص دوست سے۔۱۲م

۱۸٤٤۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: رُؤیَا الْمُؤمِنَ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَ أَرْبَعِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔۱۲م

۱۸٤٥۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: رُؤیَا الْمُسْلِمِ وَ هِیَ جُزْءٌ مِّنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا خواب نبوت کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔۱۲م

۱۸٤٦۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: رُؤیَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ أَرْبَعِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد صالح کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔۱۲م

۱۸٤٧۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

۱۸٤٤۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من رای النبی فی المنام، ۱۰۳۵/۲
الجامع للترمذی، باب الرؤیا، ٥١/٢
الجامع الصغیر للسیوطی، ٢٦٩/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ١١/٤

۱۸٤٥۔ الجامع للترمذی، باب ذهبت النبوة و بقیت المبشرات، ٥١/٢
الدر المنثور للسیوطی، ٣١٢/٣ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٣٧٥/١٢
ارواء الغلیل للالبانی، ١٢٨/٨ ☆

۱۸٤٦۔ الصحیح لمسلم، کتاب الرؤیا، ٢٤٢/٢
المسند لاحمدبن حنبل، ٣١٤/٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤١٤١٢، ٣٦٨/١٥
فتح الباری للعسقلانی، ٣٧٤/١٢ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ٥٥/١١

۱۸٤٧۔ الصحیح لمسلم، کتاب الرؤیا، ٢٤٢/٢
السنن لابن ماجه، باب الرؤیا الصالحة، ٢٨٦/٢
الجامع الصغیر للسیوطی، ٢٧٥/٢ ☆

الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلرُّؤيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

صفائح اللجین ص ۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اچھا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے۱۲م

۱۸۴۸ ۔ **عن** حذيفة بن اسيد رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ فَلَا نُبُوَّةَ بَعْدِیْ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ الرُّؤيَا الصَّالِحَةِ يَرَاهَا الرَّجُلُ اَوْ تُرٰى لَهٗ ۔

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نبوت گئی، اب میرے بعد نبوت نہ ہوگی مگر بشارتیں۔وہ کیا ہیں؟ نیک خواب کہ آدمی خود دیکھے، یا اسکے لئے دیکھی جائے۔ صفائح اللجین ص ۶

۱۸۴۹ ۔ **عن** عبادة بن الصامت رضى الله تعالىٰ عنه قال : سألت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن قول الله سبحانه : لهم البشرى فى الحياة الدنيا و الآخرة، قال : هِیَ الرُّؤيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر کے بارے میں پوچھا ''مومنین کیلئے دنیاوآخرت میں بشارت ہے'' تو فرمایا: اس سے مراد اچھے خواب ہیں۔جن کو مسلم اپنے لئے دیکھے یا دوسرا شخص اسکے لئے دیکھے۔۱۲م

۱۸۵۰ ۔ **عن** عبدا لله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلرُّؤيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّ عِشْرِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اچھا خواب نبوت کا پچیسواں حصہ ہے۔۱۲م

۱۸۴۸ ۔ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۲۶۵ صحيح

۱۸۴۹ ۔ السنن لابن ماجه ، باب الرؤيا الصالحة ، ۲/۳۸۶

الجامع للترمذى، باب ذهبت النبوة و بقيت المبشرات، ۲/۵۱

۱۸۵۰ ۔ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۲۷۵

۱۸۵۱۔ **عن** أم کرز الکعبیة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَ بَقِیَتُ الْمُبَشِّرَاتُ ۔

حضرت ام کرز کعبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: نبوت کا سلسلہ ختم ہوا اور بشارتیں یعنی اچھے خواب باقی ہیں ۱۲م

۱۸۵۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِنَّ الرِّسَالَةَ وَ النُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَ لَا نَبِیَّ ، قال فشق ذلك علی الناس فقال : لٰکِنَّ الْمُبَشِّرَاتِ ، فقالوا : یا رسول الله ! و ما المبشرات ؟ قال : رُؤْیَا الْمُسْلِمِ وَ هِیَ جُزْءٌ مِّنْ أَجْزَآءِ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رسالت و نبوت تو ختم ہوئی لہذا میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی۔ یہ امر لوگوں پر نہایت شاق گذرا تو فرمایا: لیکن بشارتیں باقی ہیں، صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! بشارتیں کیا ہیں؟ فرمایا: مسلمان کا خواب کہ نبوت کا ایک حصہ ہے۔۱۲م

۱۸۵۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول :لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ ، قالو: و ماالمبشرات؟ قال : اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَةَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۸۵۱۔ السنن لابن ماجه ، باب الرؤیا الصالحة ، ۲۸٦/۲
المسند لاحمد بن حنبل ۵/٤۰٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲٦۵/۲
۱۸۵۲۔ الجامع للترمذی، باب ذهبت النبوه و بقیت المبشرات ، ۵۱/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۲۳/۱
۱۸۵۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المبشرات، ۱۰۳۵/۲
شرح السنة للبغوی، ۲۰۳/۱۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۱۲/۳
کنز العمال للمتقی، ٤۱٤۱۸، ۱۵/۳۷۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۲/۳۷۵
التفسیر للبغوی، ۱۹۸/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/٤۳۸
ارواء الغلیل للالبانی، ۱۲۹/۸ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۲۷/۲

کو میں نے فرماتے سنا، نبوت کے سلسلہ سے صرف بشارتیں باقی ہیں۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا: بشارتیں کیا ہیں؟ فرمایا: اچھے خواب۔۱۲م

١٨٥٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : كشف رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الستارة فى مرضه و الصفوف خلف ابى بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنه فقال : أَيُّهَا النَّاسُ ! إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤيَا الصَّالِحَةَ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرٰى لَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض وصال میں پردۂ اقدس ہٹایا تو ملاحظہ کیا کہ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے صف بستہ کھڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے لوگو! نبوت کی بشارتوں سے صرف اچھے خواب باقی ہیں جن کو مسلمان خود دیکھے یا اس کے لئے دوسرے لوگوں کو نظر آئیں۔۱۲م

١٨٥٥۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه انه سمع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول : إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللّٰهِ، فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَ لْيُحَدِّثْ بِهَا ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے پیارا معلوم ہو وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ لہذا اس پر اللہ کی حمد بجالائے اور لوگوں کے سامنے بیان کرے۔۱۲م
صفائح اللجین ص٦

١٨٥٦۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ

١٨٥٤۔ السنن لابن ماجه ، باب الرؤيا الصالحة ، ٢٨٦/٢
السنن الكبرى للبيهقى، ٨٨/٢ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٤٢٨/١٠
كنز العمال للمتقى، ٤١٤٢٤، ٢٧١/١٥ ☆
١٨٥٥۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب المبشرات ، ١٠٣٤/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٣٥٠/٣ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٤٤/١
١٨٥٦۔ الصحيح لمسلم ، كتاب الرؤيا ، ٢٤١/٢

علیه وسلم رُؤيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَّ أَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا خواب نبوت کا پینتالیسواں حصہ ہے۔۱۲م

(۳) براخواب دیکھنے والا کیا کرے

۱۸۵۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَلٰى يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَ لْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، و لْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ ۔

فتاوی رضویہ ۳/۵۰

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھتکارے۔ اور تین مرتبہ اعوذ بالله من الشيطان الرجيم ۔ پڑھے۔ اور کروٹ بدل کر سو جائے۔۱۲م

۱۸۵۷۔ الصحیح لمسلم، کتاب الرؤیا، ۲/۲٤۱
السنن لابی داؤد، باب فی الرؤیا، ۲/٦۸٥
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/٤٤ ☆ المستدرك للحاکم، ٤/۳۹۲
شرح السنة للبغوی، ۱۲/۲۰۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۲/۳۷۰
کنز العمال للمتقی، ٤۱۳۸٦، ۱٥/۳٦۳ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱/٤۸٤

۱۷

کتاب الاطعمۃ والاشربۃ

ابواب

۱۔ مقدار طعام

(۱) کھانے کی مسنون مقدار

۱۸۵۸۔ **عن** المقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مَلأَ آدَمِیٌّ وِعَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنِہٖ ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ اُکُلَاتٌ یُقِمْنَ صُلْبَہٗ ، فَاِنْ کَانَ لَامُحَالَۃَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِہٖ ، وَ ثُلُثٌ لِشَرَابِہٖ،وَ ثُلُثٌ لِنَفَسِہٖ۔

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آدمی نے کوئی برتن پیٹ سے بدتر نہ بھرا۔آدمی کو بہت ہیں چند لقمے جواسکی پیٹھ سیدھی رکھیں،اوراگر یوں نہ گذرے تو تہائی پیٹ کھانے کیلئے،تہائی پانی کیلئے، اورتہائی سانس کیلئے رکھے۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۱

ہادی الناس ص ۳۵

(۲) زیادہ کھانا مذموم ہے

۱۸۵۹۔**عن** اُم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ کَثْرَۃَ الْاَکْلِ شُؤْمٌ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۸۵۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراھیۃ کثر الاکل ، ۲/۶۰
السنن لابن ماجہ ، باب الاکثار فی الاکل ، و کاھیۃ الشبع ، ۲/۲۴۸
المستدرک للحاکم ، ۴/۲۳۱ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۱۹۲
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳/۱۳۶ ☆ کنز العما ل للمتقی، ۴۰۸۷۰، ۱۵/۲۶۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۹۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۹/۵۲۸
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۳۶۷ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۳/۴۰۳
التفسیر للقرطبی، ۷/۱۹۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴/۴۴۸
المغنی للعراقی، ۲/۴ ☆ ارواء العلیل للالبانی، ۷/۴۱
الطبقات الکبری لابن سعد، ۱/۱۲۰ ☆ الامالی للشجری، ۲/۲۰۹
مناھل الصفا ، ۱۳ ☆ الاحکام النبویۃ للکحال ، ۲/۱۱
۱۸۵۹۔ مشکوۃ المصابیح للبتریزی، ۴۲۳۸ ☆ الکامل لابن عدی،

اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بہت کھانا منحوس ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پیٹ بھر کر قیام لیل کا شوق رکھنا بانجھ سے بچہ مانگنا ہے۔ جو بہت کھائے گا بہت پئے گا۔ جو بہت پئے گا بہت سوئے گا۔ جو بہت سوئے گا آپ ہی خیرات و برکات کھوئے گا۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۳۱

۲۔آداب طعام

(۱) کھانے کے آداب

۱۸۶۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا اَكَلْتُمُ الطَّعَامَ فَاخلَعُوا نِعَالَكُمْ ، فَاِنَّهٗ اَرْوَحُ لِاَقْدَامِكُمْ ، وَ اِنَّهَا سُنَّةٌ جَمِيْلَةٌ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب کھانا کھانے بیٹھوتو جوتے اتارلوکہ اس میں تمہارے پاؤں کیلئے زیادہ راحت ہےاور یہ اچھی سنت ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جوتا پہنے کھانا اگر اس عذر سے ہوکہ زمین پر بیٹھا کھارہا ہےاور فرش نہیں جب تو صرف ایک سنت مستحبہ کا ترک ہے۔اس کیلئے بہتر یہی تھا کہ جوتا اتارے،اور اگر میز پر کھاتا ہےاور یہ کرسی پر جوتا پہنے ہےتو یہ وضع خاص نصاری کی ہے۔اس سے دور بھاگےاور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ ارشاد یاد کرے۔ من تشبه بقوم وهو منهم ،جوکسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے۔ فتاوی افریقہ ۵۳

۱۸۶۱۔ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اتی بطعام وضعه علی الارض ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے جب کھانا حاضر کیا جاتا تو زمین پر رکھ کرتناول فرماتے ۔۱۲م

۱۸۶۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه

۱۸۶۰۔ المستدرك للحاكم، ۱۱۹/٤ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤٠٧٢٦، ۲۳٥/۱٥
مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۳/٥ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ۲۳٦۳
السنن للدارمی، ۲٦٦ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۳٦/۱
المسند لابی يعلی، ۱۸۷/٤ ☆
۱۸٦۱۔ كتاب الزهد لاحمد، ☆
۱۷٦۲۔ اتحاف السادة للزبيدی، ۲۱٤/٥ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤٠٧٠٨، ۲۳۲/۱٥

وسلم يضعها على الحضيض و يقول :اِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ اٰكُلُ كَمَا يَاْكُلُ الْعَبْدُ ، وَ أَشْرَبُ كَمَا يَشْرَبُ الْعَبْدُ ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھانے کوفرش پر رکھتے اور فرماتے: میں اطاعت شعار بندوں کی طرح کھاتا پیتا ہوں۔

١٨٦٣ـ **عن** السائب بن يزيد رضى الله تعالىٰ عنه قال: رأيت النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ياكل ثريدا متكئا على سرير ثم يشرب من فخاره ـ

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوتخت پر ٹیک لگائے ثرید تناول فرماتے دیکھا، پھر کوزہ سے پانی نوش فرمایا۔۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰/ ۱۳۸

(۲) کھانے کے بعد انگلیاں اور برتن چاٹ لینا چاہیئے

١٨٦٤ـ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امر بلعق الاصابع و الصحفة و قال: اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِى اَيَّةِ الْبَرَكَةِ ـ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگلیاں اور پلیٹ چاٹنے کا حکم فرمایا۔ اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا: کہ تمہیں کیا معلوم کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔

١٨٦٥ـ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أمر نا أن نسلت القصعة و قال: فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِى أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةَ ـ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کھانا کھا کر پیالہ خوب صاف کرنے کا حکم فرمایا۔ اور فرمایا: تم کیا جانو کہ تمہارے کون سے

١٨٦٣ـ حلية الاولياء لابى نعيم ، ☆
١٨٦٤ـ الصحيح لمسلم ، باب استحباب لعق الاصابع ، ١٧٥/٢
١٨٦٥ـ الصحيح لمسلم ، باب استحباب لعق الاصابع، ١٧٥/٢
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى لعق الاصابع، ٢/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٩٠/٣ ☆

کھانے میں برکت ہے۔

۱۸۶۶۔ **عن** نبیشة الخیر الهذلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أَکَلَ فِی قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ ۔

حضرت نبیشہ خیر ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پیالہ میں کھانا کھایا پھر اسکو چاٹا تو وہ پیالہ اسکے لئے استغفار کرے گا۔

۱۸۶۷۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أَکَلَ فِی قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ وَصَلَّتْ عَلَیْهِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پیالہ میں کھایا پھر اسکو چاٹا تو وہ پیالہ اسکے لئے استغفار اور دعا کریگا۔

۱۸۶۸۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَکَلَ فِی قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ، فَتَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْهُ مِنَ النَّارِ کَمَا اَعْتَقَنِی مِنَ الشَّیْطَانِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پیالہ میں کھایا پھر اسکو چاٹا تو وہ پیالہ اسکے لئے استغفار کرتے ہوئے کہتا ہے۔ اے اللہ! اس بندہ کو دوزخ سے آزاد کردے جس طرح اس نے مجھے شیطان سے چھٹکارا دلایا۔

۱۸۶۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی االله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا تُرْفَعُ الْقَصْعَةُ حَتّٰی یَلْعَقَهَا ، فَاِنَّ فِی آخِرِ الطَّعَامِ الْبَرَکَةَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۸۶۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اللقمة تقط، ۳/۲
السنن لابن ماجه ، باب تنقیة الصحفة ، ۲۳۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۷۶/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۰۷۸۷، ۲۴۷/۱۵
شرح السنة للبغوی، ۳۱۶/۱۱ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۳۱۸/۲
۱۸۶۷۔ کنز العمال للمتقی، ۲۵۳/۱۵ ☆
۱۸۶۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۳/۱۵ ☆
۱۸۶۹۔ الصحیح لابن حبان، ۳۳۵/۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۹۳/۱

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیالے کو اس وقت تک نہ اٹھایا جائے جب تک اسکو چاٹ نہ لیا جائے۔ کیونکہ کھانے کے آخر میں برکت ہے۔

۱۸۷۰۔ **عن** رائطة عن أبيها رضى الله تعالىٰ عنهما عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اِنَّ لُعُوقَ الْقَصُعَةِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنُ اَنُ اَتَصَدَّقَ بِمِثْلِهَا طَعَامًا ۔

حضرت رائطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نزدیک پیالے کو چاٹنا اسکو بھر کے کھانا صدقہ کرنے سے افضل ہے۔

۱۸۷۱۔ **عن** العرباض بن سارية رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنُ لَعِقَ الصَّحُفَةَ وَ لَعِقَ اَصَابِعَهُ اَشُبَعَهُ اللّٰهُ تَعَالیٰ فِی الدُّنُیَا وَ الْاٰخِرَةِ ۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے پلیٹ کو چاٹا اور انگلیوں کو چاٹا اللہ تعالیٰ اسکو دنیا وآخرت میں شکم سیر فرمائے گا۔ فتاوی رضویہ جدید ۲/ ۵۸

(۳) کھانے میں غیروں سے مشابہت نہ کرو

۱۸۷۲۔ **عن** قبيصة بن هلب عن ابيه رضى الله تعالىٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و سأله رجل فقال: اِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا اَتَحَرَّجُ مِنُهُ فقال : لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِی نَفُسِكَ شَیُءٌ ضَارَعُتَ فِيُهِ النَّصُرَانِيَّةُ۔

حضرت قبیصہ بن ہلب سے وہ اپنے والد ہلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جبکہ کسی شخص نے سرکار سے معلوم کیا تھا۔ کچھ کھانے ایسے ہیں جن سے میں حرج محسوس کرتا ہوں۔تو آپ نے فرمایا: ہرگز اس کھانے کی طرف رغبت نہ کرنا جس میں نصرانیت سے مشابہت ہو۔

۱۸۷۰۔ کنز العمال للمتقی، ۵/۲۷ ☆

۱۸۷۱۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۵/۲۷ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۸/۲۶۱

اتحاف السادة للزبيدی، ۵/۲۲۵ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۰۷۹۰، ۱۵/۲۴۷

۱۸۷۲۔ السنن لابی داؤد، باب كراهية لاتقذر للطعام، ۲/۵۳۱

(۴) غیر مسلموں کے برتنوں کا استعمال

۱۸۷۳ ـ **عن** أبی ثعلبة الخشنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت یا رسول الله ! صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، انا نغزو ارض العدو فتحتاج الی آنیتهم فقال: اِسْتَغْنُوْا عَنْهَامَا اسْتَطَعْتُمْ ، فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَیْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا وَکُلُوْا مِنْهَا وَاشْرَبُوْا ـ

حضرت ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یارسول اللہ! ہم دشمن کے ملک میں جہاد کیلئے جاتے ہیں تو وہاں انکے برتنوں کی بھی حاجت پیش آتی ہے۔سرکار نے فرمایا: جہاں تک بن پڑے ان برتنوں سے دور رہو۔اور اگر دوسرے برتن نہ ملیں تو انہیں دھوکر پاک کرلو اسکے بعد ان میں کھاؤ، پیو۔

۱۸۷٤ ـ **عن** أبی ثعلبة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن قدور المجوس ؟ قال: اِنْقُوْهَا غَسْلًا وَ اطْبَخُوْا فِیْها ، وَنَهٰی عَنْ أکْلِ ذِیْ نَابٍ ـ

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مجوسیوں کے برتنوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ ہم کس طرح استعمال کریں۔فرمایا: خوب دھوکر پاک کرلیا کرو اور پھر اس میں پکاؤ۔نیز سرکار نے ہر درندہ کے کھانے سے منع فرمایا۔　　فتاوی رضویہ جدید ۲/۳۱۶

۱۸۷۵ ـ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنا نغزو مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فنصیب من آنیة المشرکین و اسقیهم و نستمتع بها فلا یعیب ذلك علینا ـ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں شریک ہوئے۔ہمیں مشرکین کے کچھ برتن ہاتھ آئے اور مشکیزے بھی۔ہم ان سے فائدہ اٹھاتے اور حضور ہمارے لئے انکو ممنوع قرار نہیں دیتے۔۱۲م

۱۸۷۳ ـ المصنف لابن ابی شیبة ، ۱/۹۰

۱۸۷٤ ـ الجامع للترمذی، باب الاکل فی آنیة الکفار، ۲/۲

۱۸۷۵ ـ السنن لابی داؤد ، باب فی استعمال آنیة اهل الکتاب، ۲/۵۳٦

۱۸۷۶۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن جمع الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضؤا من مزادۃ امرأۃ مشرکۃ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و دیگر صحابۂ کرام نے ایک مشرکہ عورت کے مشکیزہ سے وضو فرمایا۔

۱۸۷۷۔ **عن** أسلم رضی اللہ تعالی عنہ أن عمر رضی اللہ تعالی عنہ توضأ من ماء فی جرۃ النصرانیہ ۔   فتاوی رضویہ ۲/۱۰۵

حضرت اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نصرانیہ عورت کے مٹکے کے پانی سے وضو فرمایا۔۱۲م

۱۸۷۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان ابا ثعلبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سأل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افتنا فی آنیۃ المجوس اذا اضطررنا الیھا قال : اِذَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَآءِ وَ اطْبُخُوْا فِيْهَا ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حضور ہمیں مجوس کے برتنوں کے استعمال کے بارے میں فرمائیں کہ جب ہم ان کے لئے مجبور ہوں تو کیا کریں؟ فرمایا: جب تمہیں انکی سخت حاجت ہی پیش آجائے تو پانی سے دھولو اور ان میں پکاؤ اور کھاؤ۔۱۲م

۱۸۷۹۔ **عن** أبی ثعلبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قلت : یا رسول اللہ ! انا بارض

۱۸۷۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب علامات النبوۃ فی الاسلام ، ۱/۵۰۴
الصحیح لمسلم ، باب قضاء الصلوۃ الفائتۃ ، ۱/۲۴۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/۴۳۴
۱۸۷۷۔ المصنف لعبد الرزاق، المسند للشافعی،
۱۸۷۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی استعمال آنیۃ اهل الکتاب ، ۲/۵۳۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۸۴
۱۸۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب آنیۃ المجوس و المیتۃ ، ۲/۸۲۶
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی الانتفاع بآنیۃ المشرکین ، ۱/۱۸۹
السنن لابن ماجہ ، باب صید الکلب ، ۲/۲۳۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۱۸۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۳۳

قوم اهل الكتاب، افنأكل فى آنيتهم ؟ قال :اِنْ وَجَدْتُم غَيرَ ها فَلاَ تَأكُلُوا فِيهَا، و اِنْ لَم تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَ كُلُوا فِيهَا ـ

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم کتابی لوگوں کے علاقہ میں ہوتے ہیں تو کیا ہم ان کے برتنوں میں کھا سکتے ہیں؟ فرمایا: اگر انکے علاوہ مل جائیں تو ان میں نہ کھاؤ، ورنہ دھو کر کھاپی سکتے ہو۔۱۲م

۱۸۸۰۔ **عن** أبى ثعلبة رضى الله تعالى عنه انه سأل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقا ل : إنا نجاوز أهل الكتاب وهم يطبخون قدور هم الخنزير و يشربون فى آنيتهم الخمر ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انْ وَجَدْتُم غَيرَهَا فَكُلُوا فِيهَا وَ اشرَبُوا ، وَ اِنْ لَم تَجِدُوا غَيرَهَا فَارحَضُوهَا بِالمَآءِ و كُلُوا وَ اشرَبُوا۔

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا، ہم کتابیوں کی سرزمین سے گذرتے ہیں اور وہ اپنی ہانڈیوں میں خنزیر کا گوشت پکاتے اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں۔تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر انکے برتنوں کے علاوہ تم کو ملیں تو ان میں کھاؤ اور پیو۔اور اگر انکے علاوہ نہ ملیں تو انکے برتنوں کو دھو کر استعمال کر سکتے ہو۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۱۱۳

(۵) کافر کے یہاں کھانا جائز ہے

۱۸۸۱۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان يهوديا دعا النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى خبز شعير و اهالة سخنة فاجابه۔　　فتاوی رضویہ ۲/۱۰۴

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک یہودی نے جو کی روٹی اور گرم گرم روغن کے سالن کی دعوت کی۔حضور نے منظور فرمائی۔۱۲م

۱۸۸۰۔ السنن لابی داؤد ،　　باب فى استعمال آنية اهل الكتاب،　　۲/۵۳۷

۱۸۸۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ،　　۳/۲۱۱

(۶) جمع ہوکر کھانے کی فضیلت

۱۸۸۲۔ **عن** وحشى بن حرب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِجْتَمِعُوْا عَلىٰ طَعَامِكُمْ وَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ ۔

حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جمع ہوکر کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا نام لو، تمہارے لئے اس میں برکت رکھی جائے گی۔ ۱۲م

۱۸۸۳۔ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: كُلُوْا جَمِيْعًا وَ لَا تَفَرَّقُوْا ، فَاِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ملکر کھاؤ اور جدا نہ ہوکہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔

۱۸۸۴۔ **عن** سلمان الفارسى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلْبَرَكَةُ فِي ثَلٰثَةٍ ، فِي الْجَمَاعَةِ وَ الثَّرِيْدِ وَالسُّحُوْرِ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: برکت تین چیزوں میں ہے۔ مسلمانوں کے اجتماع میں، طعام ثرید میں، اور طعام سحری میں۔　　رادالقحط والوباء ص ۱۵

۱۸۸۲۔ السنن لابن ماجه ، باب الاجتماع على الطعام ، ۲۳۶/۲
اتحاف السادة للزبيدى، ۲۱۷/۵ ☆ المستدرك للحاكم ، ۱۰۳/۳
كشف الخفاء للعجلونى، ۴۸/۱ ☆

۱۸۸۳۔ السنن لابن ماجه ، باب اجتماع على الطعام ، ۲۳۶/۲
كنز العمال للمتقى، ۴۰۷۱۳، ۲۳۳/۱۵ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۱/۵
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱۳۳/۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۲۱۷/۵
مشكوة المصابيح للتبريزى، ۴۲۵۷ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۵۱/۲
التفسير لابن كثير ، ۹۴/۶ ☆

۱۸۸۴۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۳۰۸/۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۵۱/۳
فتح البارى للعسقلانى، ۵۵۱/۹ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱۳۷/۲
تاريخ اصفهان لابى نعيم ، ۵۷/۱ ☆

١٨٨٥ـ **عن** سمرة بن جندب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَة ، يَدُ اللّٰهِ عَلىٰ الْجَمَاعَةِ ـ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ایک آدمی کی خوراک دوکو کفایت کرتی ہے، اور دو کی چار کو، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔

١٨٨٦ـ **عن** جابر رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اَحَبَّ الطَّعَامِ اِلَى اللّٰهِ مَا كَثُرَتْ فِيهِ الْاَيْدِىْ ـ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک سب کھانوں میں زیادہ پیارا اللہ عزوجل کو وہ کھانا ہے جس پر ہاتھ بہت سے ہوں۔

﴿٢﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جتنے آدمی زیادہ مل کر کھائیں گے اتنا ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہوگا۔

رادالقحط ص ١٦

١٨٨٥ـ	الصحيح لمسلم ،	باب طعام الثنين يكفى الثلاثة ،			١٨٦/٢
	الجامع للترمذى ،	باب ما جاء فى طعام الواحديكفى الاثنين ،			٤/٢
	السنن لابن ماجه ،	باب طعام الواحديكفى لاثنين			٢٣٤/٢
	المسند لاحمد بن حنبل ،	٤٠٧/٢	☆	السنن للدامى ،	١٠٠/٢
	المعجم الكبير للطبرانى ،	٢٧٨/٧	☆	مجمع لزوائد للهيثمى ،	٢١/٥
	المصنف لابن ابى شيبة ،	١٣٤/٨	☆	المصنف لعبد الرزاق ،	١٩٥٥٧
	شرح السنة للبغوى ،	٣٢٠/١١	☆	تلخيص الحبير لابن حجر ،	٩/٤
	مشكوة المصابيح للتبريزى ،	٤١٧٨	☆	فتح البارى للعسقلانى ،	٥٣٥/٩
	الترغيب والترهيب للمنذرى ،	١٣٣/٢	☆	كنز العمال للمتقى ، ٤٠٧٢١ ،	٢٣٤/١٥
	حلية الاولياء لابى نعيم ،	٢٨/٩	☆	تاريخ دمشق لابن عساكر ،	٣٧٩/٦
	المسند للعقيلى ،	١٨٥/٣	☆	السلسلة لصحيحة للالبانى ،	١٦٨٦
١٨٨٦ـ	مجمع الزوائدللهيثمى ،	٢١/٥	☆	الترغيب و الترهيب للمدرى ،	١٤٠/٣

۲۔ دعوت

(۱) دعوت قبول کرو

۱۸۸۷۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ لَمْ یُجِبِ الدَّعْوَۃَ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ ،ارشاد فرمایا: جو دعوت قبول نہ کرے اس نے اللہ ورسول کی نافرمانی کی۔

احکام شریعت ص ۲۱۱

(۲) بلا دعوت جانا منع ہے

۱۸۸۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ دُعِیَ فَلَمْ یُجِبْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ، وَ مَنْ دَخَلَ عَلٰی غَیْرِ دَعْوَۃٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِیْرًا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو دعوت کی گئی اور اس نے قبول نہ کی تو اللہ ورسول کی نافرمانی کی۔ اور جو بغیر دعوت گیا وہ چور بن کر داخل ہوا اور لٹیرا بن کر نکلا۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خصوصاً جبکہ دعوت عام نہ ہو تو معہود ومعروف سے زائد آدمی لیجانا سخت ناجائز ہے۔ لٰہذا جو لوگ عادی ہیں کہ بے آدمی کے ساتھ لئے ہوئے کہیں نہیں جاتے انکی جو دعوت کریگا آپ جانے گا کہ ساتھ آدمی ہوگا۔ المعروف کالمشروط ، ہاں اگر کسی بے تکلفی والے نے دعوت

۱۸۸۷۔ الصحیح لمسلم ، باب لا تحل المطلقۃ ثلاثا الخ، ۴۶۳/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اجابۃ الداعی، ۱۲۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶۸/۲ ☆

۱۸۸۸۔ السنن لابی داؤد. باب ما جاء فی اجابۃ الدعوۃ ، ۵۲۵/۲
السنن الکبری للبیھقی، ۶۸/۷ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۳۳/۵
المغنی للعراقی، ۱۰/۲ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۶۷
العلل المتناھیۃ لابن الجوزی، ۳۶/۲ ☆

کی اور کچھ حاجت مند ہیں کہ یہ انکو ساتھ لے گیا اور ان کا باران پر نہ پڑے گا خواہ یوں کہ دستر خوان وسیع ہے اور دل فراخ، یا یوں کہ انکی وکفالت یہ خود کرے گا اور اسے ناگوارئہ ہوگا تو حرج نہیں ۔حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ نے غزوۂ خندق میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اورسیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کی ۔اور دو صاحبوں کے قابل کھانا پکایا۔جب یہ دعوت کوعرض کرنے گئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بآواز بلند ارشاد فرمایا: اہل خندق! جابر تمہاری ضیافت کرتا ہے۔وہ ایک ہزار صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم تھے ۔اور حضرت جابر سے فرمایا: جب تک ہم تشریف نہ لائیں کھانا نہ اتارا جائے۔او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھبرائے ہوئے اپنے گھر تشریف لائے ۔اپنی زوجۂ مقدسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حال بیان کیا کہ یہاں دو ہی آدمیوں کے قابل کھانا ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع ایک ہزار صحابہ کے تشریف لاتے ہیں ۔ان بی بی نے عرض کیا: آپ کو اسکی فکر کیا ہے۔جو لاتے ہیں وہی سامان فرمانے والے ہیں ۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے ۔آٹے اور ہانڈی میں لعاب دہن اقدس ڈالا اور ارشاد فرمایا روٹی پکانے والی بلالو اور ہانڈی چولہے پر کھی رہنے دو اس قلیل آٹے اور گوشت سے ایک ہزار صحابہ کو پیٹ بھر کر کھلایا دیا اور ہانڈی ویسا ہی جوش مارتی رہی اور آٹا ذرا کم نہ ہوا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۱۲

۳۔کھلانے پلانے کی فضیلت

(۱) کھانا کھلانا نہایت اجر کا کام ہے

۱۸۸۹۔**عن** الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یُبَاهِیْ مَلَآئِکَتَهٗ بِالَّذِیْنَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ مِنْ عَبِیْدِهٖ ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے ان لوگوں کے بارے میں فخر فرماتا ہے جو اسکے بندوں کو کھانا کھلاتے ہیں ۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر لنگر لٹانا جسے کہتے ہیں کہ لوگ چھتوں پر بیٹھ کر روٹیاں پھینکتے ہیں، کچھ ہاتھوں میں جاتی ہیں، کچھ زمین پر گرتی ہیں، کچھ پاؤں کے نیچے آتی ہیں یہ منع ہے، کہ اس میں رزق الٰہی کی بے تعظیمی ہے ۔ بہت علماء نے روپیوں پیسوں کا لٹانا جس طرح دلہن دولہا کی نچھاور میں معمول ہے منع فرمایا کہ روپے پیسے کو اللہ عزوجل نے خلق کی حاجت روائی کیلئے بنایا ہے تو اسے پھینکنا نہ چاہیئے ۔ پھر روٹی کا پھینکنا سخت بیہودہ ہے۔

اعالی الافادہ ص ۱۵

(۲) پانی پلانے کی فضیلت

۱۸۹۰۔ **عن** سعد بن عبادة رضی الله تعالیٰ عنه انه اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : ای الصدقة اعجب الیك ؟ قال : الماء ۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو کونسا صدقہ پسند ہے؟ فرمایا: پانی پلانا ۔۱۲م

۱۸۸۹۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۶۸/۲

۱۸۹۰۔ السنن لابن داؤد، باب فصل سقی الماء، ۲۳۶/۱

(۳) پانی پلانے سے گناہ جھڑتے ہیں

۱۸۹۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُكَ فَاسْقِ الْمَآءَ عَلَى الْمَآءِ، تَتَنَاثُرُ كَمَا يَتَنَاثَرُ الْوَرَقُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تیرے گناہ زیادہ ہوجائیں تو پانی پر پانی ڈال، تیرے گناہ ایسے جھڑ جائیں گے جس طرح تیز ہوا سے پیڑ کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۲/۲۲

(۴) کھلانے اور پہنانے کی فضیلت

۱۸۹۲۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ إِدْخَالُ السُّرُوْرِ عَلَى الْمُؤْمِنِ، كَسَوْتَ عَوْرَتَهُ ، أَوْ أَشْبَعْتَ جُوْعَتَهُ ، أَوْ قَضَيْتَ لَهُ حَاجَةً ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل کام مسلمان کا جی خوش کرنا کہ تو اسکا بدن ڈھانکے یا بھوک میں پیٹ بھرے، یا اسکا کوئی کام پورا کرے۔

۱۸۹۳۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ وَافَقَ مِنْ أَخِيْهِ شَهْوَةً غُفِرَلَهُ ۔ راد القحط والوباء ص ۱۱

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کا جی کسی کھانے پینے یا کسی قسم کی حلال چیز کو چاہتا ہو اور اتفاق سے دوسرا اس کے لئے وہ شی مہیا کردے اللہ عزوجل اسکے لئے مغفرت فرمادے۔

۱۸۹۱۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۴۰۳/۶ ☆ میزان الاعتدال، ۲۳۶/۱
لسان المیزان لابن حجر، ۶۷۷/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۱۸۳، ۴/۲۵۹
۱۸۹۲۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۹۴/۳
۱۸۹۳۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۸/۵ ☆ المسند للعقیلی، ۳۹۶/۴
تنزیه الشریعه لابن عراق، ۱۳۷/۲ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۶۶/۲
الفوائد المجموعه للشوکانی، ۷۳ ☆ تذکرة الموضوعات للسیوطی، ۶۷
المغنی للعراقی، ۱۲/۲ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۴۶/۳

۱۸۹۴۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ شَهْوَتَهُ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کو اسکی چاہت کی چیز کھلائے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام کردے۔ راد القحط والوباء ص ۱۲

۱۸۹۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مِنْ مُوْجِبَاتِ الرَّحْمَةِ اِطْعَامُ الْمُسْلِمِ السَّغْبَانِ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحمت الٰہی واجب کردینے والی چیزوں میں ہے غریب مسلمان کو کھانا کھلانا ہے۔

۱۸۹۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْدَّرَجَاتُ اِفْشَآءُ السَّلَامِ ، وَ اِطْعَامُ الطَّعَامِ ، وَ الصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے یہاں درجے بلند کرنے والے ہیں سلام کو پھیلانا، ہر طرح کے لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا۔

راد القحط والوباء ص ۱۲

(۵) کھلانا اور سلام کو رواج دینا گناہوں کا کفارہ ہے

۱۸۹۷۔ **عن** أبی هریر ة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْكَفَّارَاتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ ، وَ اِفْشَآءُ السَّلَامِ ، وَ الصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ

۱۸۹۴۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۳۷/۵ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۶۷

۱۸۹۵۔ المستدرك للحاكم، ۵۲۴/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۰۸۳، ۷۸۱/۱۵

۱۸۹۶۔ الجامع للترمذی، ۳۲۳۳، باب ما جاء فی الشام السلام، ۹۳/۲

الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲۶۲/۱ ☆

۱۸۹۷۔ المستدرك للحاكم، ۱۲۹/۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶۳/۲

نِیَامٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ مٹانے والے ہیں کھانا کھلانا، سلام ظاہر کرنا، اور شب کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا۔ رادالقحط والوباء ص ۱۳

(۶) کھلانا، پلانا جہنم سے دوری کا ذریعہ ہیں

۱۸۹۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ حَتّٰی يُشْبِعَهُ، وَ سَقَاهُ مِنَ الْمَآءِ حَتّٰی يُرْوِيَهُ بَاعَدَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ سَبْعَ خَنَادِقَ مَا بَيْنَ كُلِّ خَنْدَقَيْنِ مَسِيْرَةَ خَمْسِ مِاۃِ عَامٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کو پیٹ بھر کھانا کھلائے، پیاس بھر پانی پلائے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے سات کھائیاں دور کرے۔ ہر کھائی سے دوسری تک پانچسو برس کی راہ۔

رادالقحط والوباء ص ۱۳

(۷) دعوت طعام کے ذریعہ گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے

۱۸۹۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِیْ يُؤْكَلُ فِيْهِ مِنَ الشَّفْرَةِ إِلٰی سَنَامِ الْبَعِيْرِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خیر و برکت اس گھر کی طرف جس میں لوگوں کو کھانا کھلایا جائے اس سے بھی زیادہ جلد پہونچتی ہے جتنی جلد چھری کوہان شتر کی طرف، کہ اونٹ ذبح کر کے سب سے پہلے اس کا کوہان ہی تراشتے ہیں۔ رادالقحط والوباء ص ۱۴

۱۸۹۸۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/۶۵ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۲۳۳
مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/۱۳۰ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۶۶
۱۸۹۹۔ السنن لابن ماجہ، ۳۳۵۷، باب الضیافۃ، ۲/۲۴۰
مشکوۃ المصابیح للتبریزی،

(۸)فرشتے کھانا کھلانے والے پر درود بھیجتے ہیں

۱۹۰۰۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلْمَلَآئِكَةُ تُصَلِّي عَلىٰ أحَدِكُمْ مَا دَامَتْ مَائِدَتُهُ مَوْضُوْعَةً ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تک تم میں کسی کا دسترخوان بچھا ہے اتنی دیر فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں۔

(۹) مہمان اپنا رزق ساتھ لاتا ہے

۱۹۰۱۔ **عن** أبى الدرداء رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلضَّيْفُ يَأتِي بِرِزْقِهٖ وَ يَرْتَحِلُ بِذُنُوْبِ الْقَوْمِ يَتَمَحَّصُ عَنْهُمْ ذُنُوْبِهِمْ ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مہمان اپنا رزق لیکر آتا ہے اور کھلانے والوں کے گناہ لیکر جاتا ہے۔ ان کے گناہ مٹادیتا ہے۔

(۱۰) دینی بھائی کو کھلانے کی فضیلت

۱۹۰۲۔ **عن** الحسن بن على المرتضى رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَأنْ أُطْعِمَ أخَا لِيْ فِي اللّٰهِ لُقْمَةً أحَبُّ اِلَيَّ مِنْ أنْ أتَصَدَّقَ عَلىٰ مِسْكِيْنٍ بِدِرْهَمٍ ، وَ لَأنْ أُعْطِيَ أخَا لِيْ فِي اللّٰهِ دِرْهَمًا أحَبُّ اِلَيَّ مِنْ أنْ أتَصَدَّقَ عَلىٰ مِسْكِيْنٍ بِمِاَةِ دِرْهَمٍ ۔

حضرت اما حسن بن علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ

الترغيب والترهيب للمنذرى، ۳۷۲/۳

۱۹۰۱۔ كشف الخفاء للعجلونى، ۴۶/۲

۱۹۰۲۔ الترغيب و الترهيب للمنذرى ۶۸/۲ ☆ تاريخ جرجان، ۳۵۹

السلسلة الصحيحة للالبانى، ۳۰۷ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میرا اپنے کسی دینی بھائی کو ایک نوالہ کھلانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ مسکین کو روپیہ دوں اور اپنی دینی بھائی کو ایک روپیہ دینا مجھے اس سے زیادہ پیارا ہے کہ مسکین پر سو روپے خیرات کروں۔

۱۹۰۳۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ عالیٰ وجھہ الکریم قال : لان اجمع نفرا من اخوانی علی صاع او صاعین من طعا م احب الی من ان ادخل سوقکم فاشتری رقبۃ فاعتقھا۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میں اپنے چند برادران دینی کو تین سیر یا چھ سیر کھانے پر اکٹھا کروں تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارے بازار میں جاؤں اور ایک غلام خرید کر آزاد کروں۔

راد القحط والوباء ص ۱۵

(۱۱) ریاکاری کیلئے کھلانا ممنوع ہے

۱۹۰۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن طعام المتبارئین ان یؤکل۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے کھانوں سے منع فرمایا جو ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کیلئے کھلائے جاتے ہیں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جو کھانے تفاخر و ریا کیلئے پکائے جاتے ہیں۔ مگر بے دلیل واضح کسی مسلمان کے بارے میں یہ سمجھ لینا کہ یہ کام اس نے تفاخر و ریا اور ناموری کیلئے کیا ہے جائز نہیں کہ قلب کا حال خدا تعالیٰ جانتا ہے اور مسلمان پر بدگمانی حرام ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۳۰

۱۹۰۳۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۶۸/۲

۱۹۰۴۔ السنن لابی داؤد، باب فی طعام المتبارئین ۵۲۷/۲

المستدرک للحاکم، ۱۲۹/۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۳۰/۱۱

(۱۲) پرہیز گار ہی کی دعوت کرو

۱۹۰۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا یَاْکُلُ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرا کھانا نہ کھائے گا مگر پرہیز گار۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۲۶

(۱۳) کھاتے وقت وہم سے بچو

۱۹۰۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یفتش التمر عما فیه۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وہم پالنے سے منع فرمایا کہ کھاتے وقت چھوارا توڑ کر اسکی تلاشی لی جائے کہ اس میں کوئی کیڑا تو نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۷۲

۱۹۰۵۔ السنن لابی داؤد، باب من یومر ان یجالس، ۲/۶۶۴
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۱۲۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳۸
المستدرک للحاکم، ۴/۱۲۸ ☆
۱۹۰۶۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۶۸ حسن

۱۸
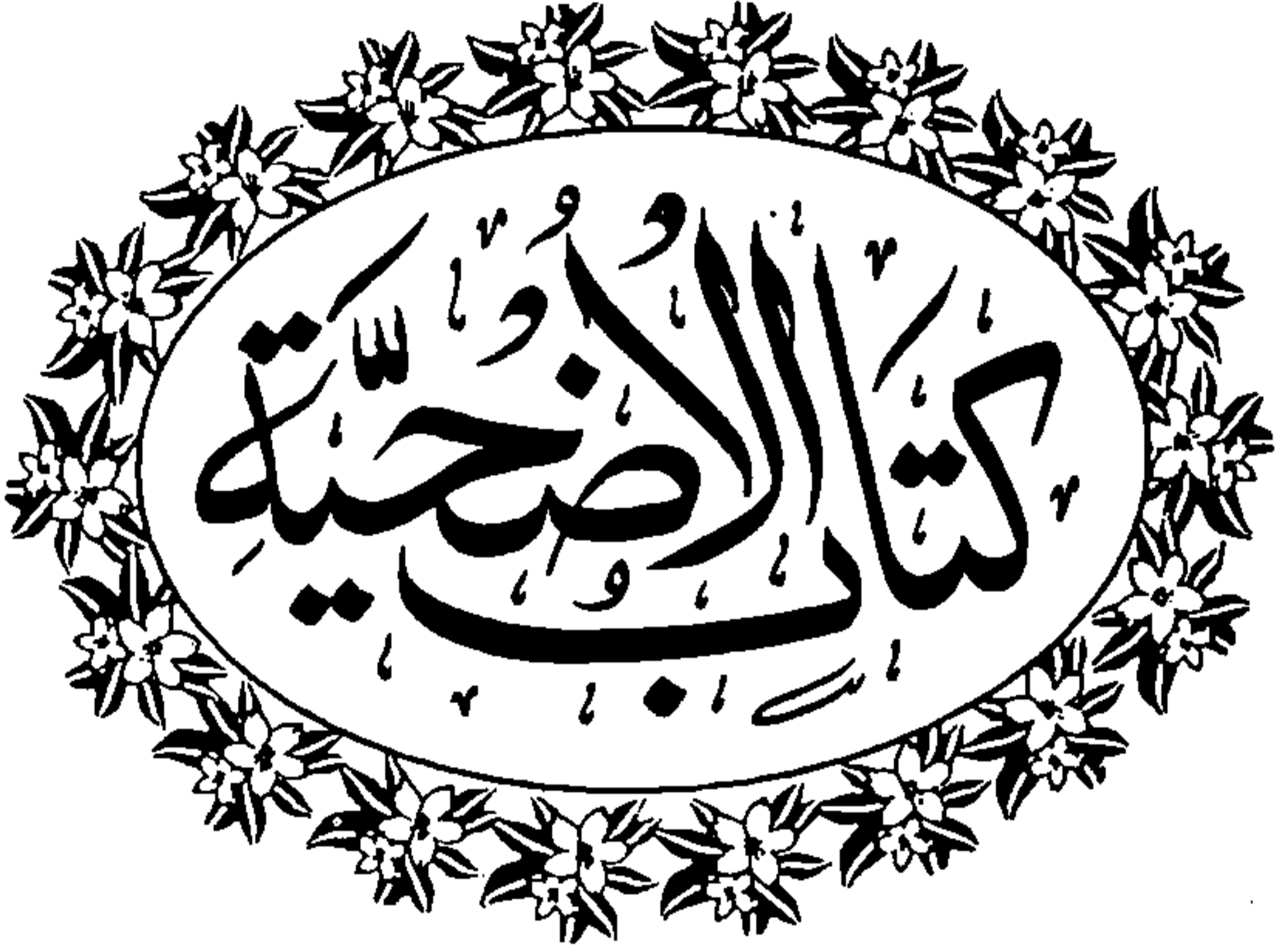
ابواب

ا۔قربانی

(۱)صاحب نصاب

۱۹۰۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ كَانَ لَهٗ سَعَةٌ وَ لَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرُبَنَّ مُصَلَّانَا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کا ہاتھ پہونچتا ہواور قربانی نہ کرے وہ ہرگز ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔

فتاوی رضویہ ۶/۵۲۱

(۲)قربانی کا جانور تندرست ہونا بہتر ہے

۱۹۰۸۔ **عن** رجل من الصحابه رضی الله تعالی عنهم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : إِنَّ أَفْضَلَ الضَّحَايَا أَغْلَاهَا وَأَسْمَنُهَا ۔

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک قربانی کے جانوروں میں افضل وہ جانور ہے جو قیمتی اور تندرست ہو۔۱۲م

(۳)حضور نے مینڈھوں کی قربانی کی

۱۹۰۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ضحی بكبشين املحين ، احدهما عن نفسه و الآخر عن امته ۔

۱۹۰۷۔ السنن لابن ماجه ، باب الاضاحی واجبةهی ام لا ، ۲۳۳/۲
المستدرك للحاكم ، ۲۳۲/٤ ☆ نصب الراية للزيلعی، ۲۰۷/٤
كنز العمال للمتقی، ۱۲۱٦۹، ۸٦/٥ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۲۳۸/۸
الجامع الصغير للسيوطی، ٥٤۰/۲ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۲٦۰/۹

۱۹۰۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٤۲٤/۳ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۲٦۸/۹
الدر المنثور للسيوطی، ۳٦۱/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۱/٤
تاريخ دمشق لابن عساكر ، ۱۹۷/۱۰ ☆
كنز العمال للمتقی، ۱۲۱۷٥، ۸۸/٥ ☆ الطبقات الكبری لابن سعد، ۱٤۰/۷

۱۹۰۹۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب من ذبح الضاحی بيده ، ۸۳٤/۲
الصحيح لمسلم ، باب استحباب الصحيحة ، ۱٥٥/۲
الجامع للترمذی، باب الاضيحة بكشين ، ۱۸۰/۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو فربہ اور سیاہ وسفید مینڈھوں کی قربانی فرمائی۔ایک اپنی جانب سے اور دوسرا اپنی امت کی طرف سے۔۱۲م

۱۹۱۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ضحی بكبشين املحين ، ذبح احدهما عن امته لمن شهد له بالتوحيد و شهد له بالبلاغ ، وذبح الاخر عن محمد و آل محمد صلی الله تعالیٰ عليه وسلم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو فربہ مینڈھوں کی قربانی فرمائی۔ایک اپنی امت اجابت کی طرف سے۔یعنی جس نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور کی رسالت کی تصدیق کی ، اور دوسری قربانی اپنی طرف سے اور اپنی آل کی طرف سے۔۱۲م

(۴) قربانی کی دعا

۱۹۱۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قال عند التضحيه : اَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ اُمَّتِهٖ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے وقت یہ دعا پڑھی۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ اُمَّتِهٖ۔اے اللہ! تیرے لئے اور تیرے حکم سے اپنی امت کی طرف سے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۰۶

(۵) قربانی کس جانور کی ہو

۱۹۱۲۔ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه

۱۹۱۰۔ السنن لابن ماجه ، باب اضاحی رسول الله ﷺ ، ۲/۲۳۲
السنن لابی داؤد ، باب ما يستحب من الضحايا ، ۲/۳۸٦
اتحاف السادة للزبيدی، ۳/٤٠٥ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/۳۷۹
۱۹۱۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ☆ السنن لابی داؤد، ۲/۳۸٦
۱۹۱۲۔ الصحيح لمسلم ، باب سن الضيحة ، ۲/۱۵۵
السنن لابی داؤد ، باب ما يجوز من السنن فی الضحايا، ۲/۳۸٦
السنن لابن ماجه ، باب ما يجزئ من الضاحی، ۲/۲۳٤
السنن للنسائی، باب السنة و لاجزعة ، ۲/۱۸۰

وسلم : لَا تَذْبَحُوْ اِلَّامُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَّعْسِرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذْعَةً مِّنَ الضَّانِ ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پوری عمر والے جانور کی قربانی کرو مگر جب دشوار ہو تو بھیڑ کا چھ ماہ والا بچہ بھی ذبح کر سکتے ہو۱۲م فتاوی رضویہ ۴۰۱/۸

(۶) گائے کی قربانی سنت ہے

۱۹۱۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنهما قالت : ضحى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن نسائه البقر ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

(۷) گائے اور اونٹ میں سات حصہ تک جائز ہے

۱۹۱۴۔ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : امرنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان نشرك فى الابل و البقر كل سبعة منافى بدنة ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اونٹ اور گائے ہر بدنہ میں سات سات آدمی شریک ہو جائیں۔

۱۹۱۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال : اشتركنا مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى الحج و العمرة كل سبعة منا بدنة ، فقال رجل لجابر : ايشترك فى البدنة ما يشترك فى الجزور ؟ قال : ما هى الا من البدن ۔

۱۹۱۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الاضحية للمسافر و النساء ، ۸۳۲/۲

الصحيح لمسلم ، باب جواز الاشتراك فى الهدى، الخ، ۴۲۴/۲

۱۹۱۴۔ الصحيح لمسلم ، باب جواز الاشتراك فى الهدى، ۴۲۴/۱

السنن لابى داؤد ، باب البقر و جزروعن كم يجزى، ۳۸۸/۲

السنن لابن ماجه ، باب عن كم تجزئ البدنة ، ۲۳۳/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۳/۳

۱۹۱۵۔ الصحيح لمسلم ، باب جواز الاشتراك فى الهدى، ۴۲۴/۱

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حج وعمرہ میں ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کے ایک ایک ڈیل دار جانور میں سات سات آدمی شریک ہوئے کسی نے ان سے پوچھا، کیا گائے کی قربانی میں بھی اتنے ہی آدمی شریک ہوسکتے ہیں؟ فرمایا: گائے بھی تو بدنہ ہی میں داخل ہے۔

فتاوی رضویہ ۸/۴۵۱

۱۹۱۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : كنا مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فحضر الاضاحی ، فذبحنا البقرة عن سبعة ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ بقرعید آئی تو ہم نے سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔ فتاوی رضویہ ۸/۴۵۱

(۸) چرم قربانی کے خود مشکیزے بنائے جاسکتے ہیں

۱۹۱۷۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قالوا: یا رسول الله ! إن الناس یتخذون الأسقیه من ضحایا هم و یحملون فیها الودك ، فقال : و ماذاك ؟ قالو ا : نهیت أن تو كل لحوم الأضاحی بعد ثلث ۔ قال : إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ اَجَلِ الدَّافَةِ فَكُلُوْا وَ ادَّخِرُوْا وَ تَصَدَّقُوْا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا؛ یا رسول اللہ! لوگ اپنی قربانی کی کھالوں کے مشکیزے بنالیتے ہیں اور ان میں چربی ڈھوتے ہیں۔ فرمایا: اس میں کیا حرج ہے۔ بولے :ہمیں تو تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا گیا تھا۔ فرمایا: میں نے تمہیں ذخیرہ

۱۹۱۶۔ الجامع للترمذی، باب فی الاشتراك لی الاضیحة ، ۱/۱۸۱
السنن للنسائی، باب ما یجری علیه البقر ، ۲/۱۸۱
۱۹۱۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یو کل من یحوم لانافی ۲/۸۳۵
الصحیح لمسلم ، باب بیان ما کان من النهی عن اکل ، ۲/۱۵۸
السنن الابی داؤد ، باب حبسن لحوم الدصاحی، ۲/۳۸۸
السنن لابن ماجه ، ، باب اذخار لحوم الحوم الضاحی، ۲/۲۳۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۵۱

بنانے کی وجہ سے منع کیا تھا۔ لہذا کھاؤ، ذخیرہ کرو، اور صدقہ کرو اب ہر چیز کی اجازت ہے۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۸/ ۴۷

۱۹۱۸۔ **عن** نبشة الهذلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كُلُوْا وَ ادَّخِرُوْا وَ ائْتَجِرُوْا ۔

حضرت نبشہ ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھاؤ اور اٹھا رکھو اور ہر وہ کام کرو جس سے ثواب حاصل ہو۔

فتاوی رضویہ ۸/ ۴۷۴

(۹) قربانی کی کھال فروخت نہ کرو

۱۹۱۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ بَاعَ جِلْدَ أُضْحِيَّةٍ فَلَا أُضْحِيَّةَ لَهٗ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قربانی کی کھال بیچ دی اسکی قربانی قبول نہیں۔۱۲م

۱۹۲۰۔ **عن** بريدة الأسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كُلُوْا مَا بَدَالَكُمْ وَ أَطْعِمُوْا وَ ادَّخِرُوْا ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کا گوشت جس قدر تم کھا سکتے ہو کھاؤ، باقی کھلاؤ اور جمع رکھو۔۱۲م

۱۹۲۱۔ **عن** سلمة بن الأكوع رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

۱۹۱۸۔ السنن لابی داؤد، باب حبس لحوم الاضاحی، ۲/ ۳۸۹

۱۹۱۹۔ المستدرك للحاكم، ۲/ ۳۹۰ ☆ السنن الكبرى لبيهقى، ۹/ ۲۹٤

الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ۵۲۰ ☆ كنز العمال للتمقى، ۱۳۳۰۵، ۵/ ۳۷۵

نصب الراية لزيلعى، ٤/ ۲۱۸ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۲/ ۱۵٦

۱۹۲۰۔ السنن الكبرى للبيهقى، ۹/ ۲۹۱ ☆

۱۹۲۱۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما يؤكل من لحوم الضاحى، ۲/ ۸۳۵

السنن لابی داؤد، باب حبس لحوم الاضاحی، ۲/ ۳۸۹

الجامع للترمذى، باب فى الرخصه فى كلها بعد ثلاث، ۱/ ۱۸۲

السنن للنسائى، باب ادخار من اضاحى، ۲/ ۱۸٤

السنن لابن ماجه، ۲/ ۲۳۵ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۲۳

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کُلُوا وَ اَطعِمُوا وَ ادَّخِرُوا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کا گوشت کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو۔۱۲م

۱۹۲۲۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ؛ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کُلُوا وَ اَطعِمُوا وَ احبِسُوا وَ ادَّخِرُوا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کا گوشت کھاؤ، کھلاؤ، روک رکھواور ذخیرہ کرلو۔۱۲م

فتاوی رضویہ۸/ ۴۹۷

(۱۱) قربانی کا گوشت اور کھال وغیرہ صدقہ کردو

۱۹۲۳۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : اهدی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مائة بدنة فامرنی بلحومها فقسمتها ، ثم امرنی بجلالها فقسمتها ثم بجلودها فقسمتها۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سو اونٹ قربانی کر کے مجھے گوشت تقسیم کرنے کا حکم دیا تو میں نے اسکو بانٹ دیا۔ پھر مجھے حکم ملا کہ جھولیں خیرات کروں تو وہ بھی میں نے تقسیم کردیں۔ پھر حکم ملا کہ کھالیں بھی بانٹ دو تو میں نے ان سب کو بھی تقسیم کردیا۔۱۲م

۱۹۲۴۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : بعثنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقمت علی البدن فامرنی فقسمتلحومها،

۱۹۲۲۔ الصحیح لمسلم ، باب بیان ما کان النهی عن اکل لحوم الاضاحی، ۲/ ۱۵۹
المستدرك للحاکم، ۴/ ۲۳۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۹/ ۲۹۲
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۲۴ ☆
۱۹۲۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب یتصدق بهاالبدن ۱/ ۲۳۲
الصحیح لمسلم ، باب جواز الاشتراك فی الهدی، ۱/ ۴۲۴
السنن لابن ماجه ، باب جلود الاضحیة ۲/ ۲۳۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۷۹ ☆
۱۹۲۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یعطی الجزار من الهدی، شیئا ، ۱/ ۲۳۲

ثم أمرنی فقسمت جلالها وجلودها ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کے اونٹوں کے پاس بھیجا اور حکم دیا کہ گوشت تقسیم کروں تو میں نے بانٹ دیا۔ پھر مجھے حکم ملا تو میں نے انکی جھولیں اور کھالیں تقسیم کر دیں۔۱۲م

۱۹۲۵۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہه الکریم قال :امرنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان اقوم علی البدن و ان لا اعطی علیها شیئا فی جزارتها ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور ان میں سے اجرت کے طور پر کچھ بھی قصاب کو نہ دو۔۱۲م

۱۹۲۶۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہه الکریم قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم امره ان یقوم علی بدنه و ان یقسم بدنه کلها لحومها و جلودها و جلالها ، و لا یعطی فی جزار تها شیئا۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑے ہونے کا حکم فرمایا اور حکم دیا کہ سارے اونٹوں کا گوشت، جھولیں اور کھالیں سب تقسیم کر دوں۔ اور انکی اجرت میں قصاب وغیرہ کو ان میں سے کچھ نہ دوں۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۵۳۳/۸

۱۹۲۷۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنه ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما کان یجلل بدنه القباطی و الأنماط و الحلل ثم یبعث بها الی الکعبة فیکسوها ایاها۔

۱۹۲۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یعطی الجزار من الهدی شیئا ، ۲۳۲/۱

۱۹۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یعطی الجزار من الهدی شیئا ، ۲۳۲/۱

الصحیح لمسلم، باب الصدقة للجوما الهدایا، ۴۲۳/۱

۱۹۲۷۔ المؤطا لمالک ، العمل فی الهدی حین یساق ۱۴۸

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ہدی کے جانوروں پر بیش قیمت مصری نرم و نازک کپڑوں اونی چادروں اور دوسرے عمدہ کپڑوں کی جھولیں ڈالتے ۔قربانی کے بعد ان کو خانۂ کعبہ کا غلاف بنانے کیلئے بھیج دیتے تھے۔۱۲م

۱۹۲۸۔**عن** مالك رضی الله تعالی عنه انه سأل عبد الله بن دینار رضی الله تعالیٰ عنه ما كان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهمایصنع بجلال بدنه حین كسیت الكعبة عن الكسوة قال : كان یتصدق بها ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا کہ جب کعبۂ مقدسہ پر غلاف چڑھادیا گیا۔تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ہدی کے جانوروں کی جھولوں کا کیا کرتے تھے؟ فرمایا: صدقہ کردیا کرتے تھے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/۵۳۵

۱۹۲۹۔**عن** أسامة بن زید رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما كان یجلل بدنه الأنماط و البرد و الحبر حتی یخرج من المدینة ینزعها فیطویها حتی یكون یوم عرفة فیلبسها ایاها حتی ینحرها ثم یتصدق بها ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی ہدی کے جانوروں پر اونی اور یمنی چادروں کی جھولیں ڈالتے جب وہ جانور مدینہ سے باہر آتے تو انکو اتار لیتے اور طے کر کے رکھ لیتے ۔ پھر جب عرفہ کا دن آتا تو انکو پہناتے اور جب قربانی ہوتی تو ان جھولوں کو خیرات کر دیتے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/۵۳۶

۱۹۲۸۔ الموطا لمالك العمل فی الهدی حین یساق، ۱٤۸

۱۹۲۹۔ ابن المنذر

ابواب
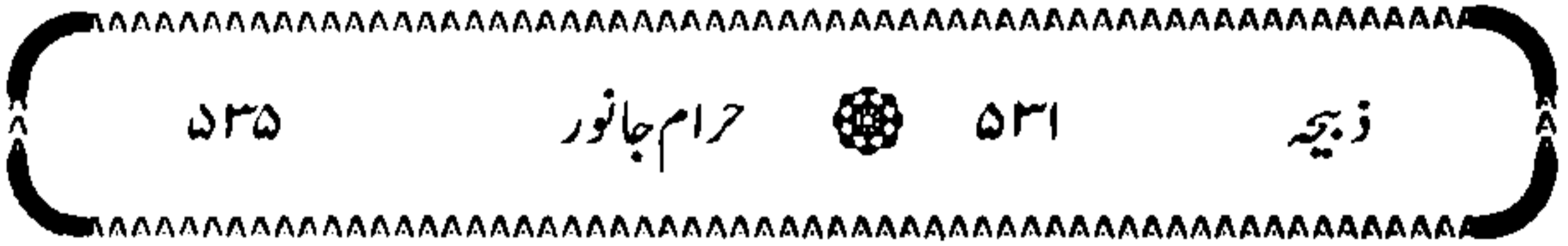
۔ذبیحہ

ا۔اللہ کے نام پر ذبح کرو

۱۹۳۰۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالٰی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم : مَا اُنْھِرَ الدَّمُ وَ ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فَکُلُوْا ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس جانور کا خون بہایا گیا اور اللہ تعالٰی کا نام بھی اسوقت لیا گیا تو اسکو کھاؤ۔۱۲م

۱۹۳۱۔ **عن** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالٰی عنہ قال : قلت : یا رسول اللہ ! ان نصید صیدا فلا نجد سکینا الا الظرارۃ و شقۃ العصا ، قال : أمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! ہم شکار کرتے ہیں تو ہمیں چھری وغیرہ نہیں ملتی۔صرف دھاردار پتھر یا لاٹھی کی ناک، فرمایا: خون بہاؤ، جس سے چاہو اور بسم اللہ پڑھ لو۔۱۲م

۱۹۳۲۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالٰی عنہ قال : سألت رسول اللہ صلی

۱۹۳۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما انہر الدم من العصب ، ۸۲۷/۲
الصحیح لمسلم ، باب جواز الذبح بکل ماانہر ، ۱۵۶/۲
الجامع للترمذی ، ۱۸۰، باب فی الزکاۃ بالقصب ، ۱۸۰/۱
السنن لابی داؤد ، باب فی ذبائح اھل الکتاب ، ۳۸۹/۲
السنن لابن ماجہ ، باب ما یذکی بہ ۲۲۹/۲
السنن للنسائی، باب النہی عند الذبح بالظفر ، ۱۸۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۶۲/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۲۲/۴
نصب الرایۃ للزیعلی، ۱۸۶/۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳۹/۵
۱۹۳۱۔ السنن لابن ماجہ ، باب ما یذکی بہ ، ۲۳۶/۲
السنن لابی داؤد ، باب الذبیحۃ بالمروۃ ، ۳۹۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۴۰/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۶۴/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰۴/۱۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵۸/۴
۱۹۳۲۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ، ۲۵۹/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۹۷/۳

الله تعالیٰ علیه وسلم عن الذبیحة باللیط فقال : کُلُ مَافَرَی الْاَوْدَاجَ اِلَّاسِنٌّ اَوْ ظُفُرٌ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا بانس کی پنچ اور کھوئی وغیرہ سے کسی جانور کو ذبح کر سکتے ہیں؟ فرمایا: دانت اور ناخن کے علاوہ جو بھی دھار دار چیز ہو اور رگیں کاٹ دے اس کے ذریعہ ذبح شدہ جانور جائز ہے۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۸/۳۷۶

(۲) غیر اللہ کے نام پر ذبیحہ حرام ہے

۱۹۳۳۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰهِ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خدا کی لعنت ہے اس پر جو اللہ کے غیر کیلئے ذبح کرے۔

فتاوی رضویہ ۶/۳۱۲　☆　فتاوی رضویہ ۱۲/۹۴

فتاوی رضویہ ۸/۳۴۳

(۳) مہمان کی خوشنودی کیلئے ذبیحہ باعث ثواب ہے

۱۹۳۴۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ ذَبَحَ لِضَیْفِهٖ ذَبِیْحَةً کَانَتْ فِدَآئَهٗ مِنَ النَّارِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مہمان کیلئے جانور ذبح کرے وہ دوزخ سے اسکا فدیہ ہوجائے۔

فتاوی رضویہ ۸/۳۴۳

۱۹۳۳۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الذبح لغیر الله ۲/۱۶۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٤٤٧ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۰۸
السنن الکبری للبیهقی، ۸/۲۳۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۱۰۲
۱۹۳٤۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٥٢٦ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۲/۳٤

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ذبیحہ میں غیر خدا کی نیت اور اس کی طرف نسبت مطلقا کفر کیا حرام بھی نہیں۔ بلکہ موجب ثواب ہے۔تو ایک حکم عام کفر وحرام کیونکر ہوسکتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۲/۹۴

نیز ایک وجہ وہی ہے کہ اکرام مہمان مکارم اخلاق سے تھا اور مکارم اخلاق سے رضائے الٰہی مطلوب ہے۔مہمان کیلئے ذبح کرنا غیر اللہ کیلئے ذبح کرنا نہ ہوا بلکہ عزوجل ہی کیلئے ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/۳۱۲

(۴) مجوس کا ذبیحہ ناجائز ہے

۱۹۳۵۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ غَيْرَ نَاكِحِيْ نِسَآئِهِمْ وَ لَا آكِلِيْ ذَبَآئِحِهِمْ ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجوس کے ساتھ اہل کتاب جیسا معاملہ کرو لیکن ان کی عورتوں سے نہ نکاح کرو اور نہ ان کا ذبیحہ کھاؤ۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۲

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مجوس کے ہاتھ کی ذبح کی ہوئی بکری مثل سور ہے۔اور جہاں مجوس ذابح ہو۔یا مجوس بھی ذابح ہو اور اس کا کاٹا ہوا اور مسلمان کا ذبیحہ دلیل صحیح شرعی سے متمیز نہ ہو وہاں سے کسی حلال جانور کا گوشت خریدنا کھانا کھلانا سب حرام ہے۔یونہی اگر مجوس گوشت بیچتا ہو اور حلفاً کہے کہ جانور مسلمان کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا ہے جب بھی اس کا خرید کرنا حرام ہے مگر یہ کہ مسلمان نے ذبح کیا اور وہ یا اور مسلمان اس وقت سے خریداری کے وقت تک اس جانور کو دیکھتا رہا کسی وقت

۱۹۳۵۔ الموطا لمالک، ۱۲۱ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۶/۴۳۲
الاصابۃ لابن حجر، ۶/۸۸ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۶/۶۹
السنن الکبری للبیہقی، ۹/۱۸۹ ☆

مسلمان کی نگاہ سے غائب نہ ہوا وہ مسلمان کہے کہ یہ میرا یا فلاں مسلمان کا ذبح کیا ہوا ہے اس وقت خریداری جائز ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۰۲/۹

۲۔حرام جانور

(۱)مردار کھانا حرام ہے

۱۹۳۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّمَا یُحَرَّمُ مِنَ الْمَیْتَةِ اَکْلُهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردار کھانا حرام ہے۔۱۲م فتاوی رضویہ ۲/ ۹۷

(۲)زندہ جانور کا عضو کھانا حرام ہے

۱۹۳۷۔ **عن** أبی واقد اللیثی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قدم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المدینة و هم یجبون اسنمة الایل و یقطعون الیات الغنم ، فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا یُقْطَعُ مِنَ الْبَهِیْمَةِ وَ هِیَ حَیَّةٌ فَهُوَ مَیْتَةٌ۔

حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو دیکھا کہ اہل مدینہ زندہ اونٹ کا کوہان کاٹتے ہیں اور دنبہ کی چکیاں کاٹ کر کھاتے ہیں۔آپ نے فرمایا: زندہ جانور کا کوئی حصہ کاٹا جائے تو وہ مردار کی طرح حرام ہے۔۱۲م فتاوی رضویہ ۸/ ۳۳۷

(۳)پالتو گدھے حرام ہیں

۱۹۳۸۔**عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال:نهی رسول الله صلی

۱۹۳۶۔ الصحیح لمسلم ، باب طهارة جلود المیتة ، ۱/ ۱۵۸
الجامع الصحیح للبخاری، باب جلود المیتة ، ۲/ ۸۳۰
السنن لابی داؤد ، باب فی احب المیتة ۲/ ۵٦۹
۱۹۳۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ما قطع من الحیمن المیت ، ۱/ ۱۷۹
السنن لابن ماجه ، باب ما قطع من البهیمة و هی خیة ، ۲/ ۲۳۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/ ۲۱۸ ☆
۱۹۳۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لحوم الحمر الانسیة ، ۲/ ۸۲۹
الصحیح لمسلم ، باب تحریم یاکل لحم الحمر الانسیة ، ۲/ ۱٤۹
السنن لابن ماجه، باب تحریم الحمر الهیته ، ۲/ ۲۳۸
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی لحوم الاهلیته ، ۲/ ۲

الله تعالیٰ علیه وسلم یوم خیبر عن لحوم الحمر الا هلیة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/ ۳۶۵

(۴) کیلے والے درندے اور پنجے والے پرندے ممنوع ہیں

۱۹۳۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن اکل کل ذی ناب من السباع و کل ذی مخلب من الطیر ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر کیلے والے درندے اور پنجے سے کھانے والے ہر پرندہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔۱۲م

(۵) جریث نامی مچھلی کا حال

۱۹٤۰۔ **عن** عمرة بنت ابی طبیخ رضی الله تعالیٰ عنها قالت :خرجت مع ولیدة لنا فاشترینا جریثة بقفیز حنطة فوضعنا ها فی زنبیل فخرج راسها من جانب و ذنبها من جانب ، فمر بنا علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنه فقال : بکم اخذت ؟ قالت : فأخبرته فقال : ما أطیبه و أرخصه و أوسعه للعیال ۔

حضرت عمرہ بنت ابی طبیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنی کنیز کے ساتھ جا کر ایک جریث ایک قفیز گیہوں کو خرید کر لائی جو زنبیل میں نہیں سمائی۔ ایک طرف سر نکلا رہا اور ایک طرف سے دم۔ اتنے میں مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا گزر ہوا۔ فرمایا: کتنے کو لی؟

۱۹۳۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الالبان الابل، ۸٦٠/۲
الصحیح لمسلم ، باب تحریم اکل کل ذی ناب ، ۱٤۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۳۲/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٥١/۳
المصنف لابن ابی شیبة ، ۳۹۸/٥ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٦٥٤/۹
۱۹٤۰۔ المبسوط لمحمد ،

میں نے قیمت عرض کی: فرمایا: کیا پاکیزہ چیز ہے اور کتنی ارزاں اور متعلقین پر کتنی وسعت والی۔

فتاوی رضویہ ۳۷۳/۸

(۶) ماکول اللحم جانور کے سات اعضاء مکروہ ہیں

١٩٤١ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : كان رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم يكره من الشاة سبعا، المرارة و المثانة ، و الحيا ، و الذكر ، و الانثيين ، والغدة و الدم ـ و كان احب الشاة اليه مقدمها ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سات چیزوں کے کھانے کو منع فرماتے۔ پتہ، مثانہ، فرج، ذکر، انثیین، غدہ، خون، اور حضور کو بکری کا دست پسند تھا۔

١٩٤١ ـ السنن الكبرى للبيهقی، ١٠/٧٠ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٨٧٧١
الجامع الصغير للسيوطی، ٤٣٩/٢ ☆ كنز العمال للمتقی، ١١٥/٧
الجامع الصغير للسيوطی، ٤٣٩/٢ ☆ كنز العمال للمتقی، ١٨٢١٥، ١١٥/٧

۲۰

کتاب الطب والرقی
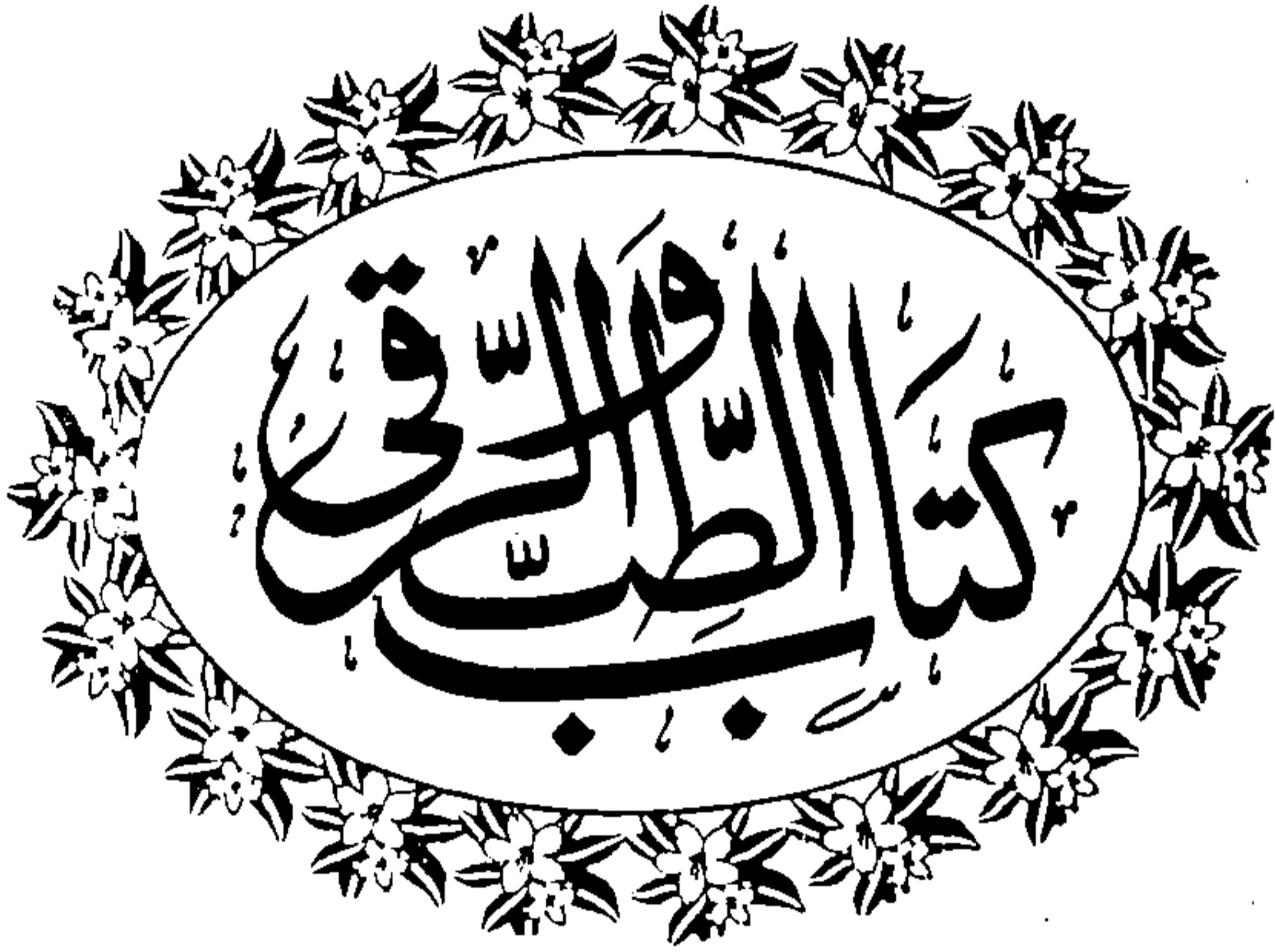
ابواب

۱۔ مرض ودوا

(۱) ہر مرض کی دوا اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے

۱۹۴۲۔ **عن** أسامة بن شريك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : تَدَاوُوا عِبَادَ اللّٰهِ ! فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَآءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ دواءً غير دَآءٍ وَاحِدٍ اَلْهَرِمَ ۔

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کے بندو! دوا کرو، کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہ رکھی جس کی دوا نہ بتائی ہو۔ مگر ایک مرض یعنی بڑھاپا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دوا استعمال فرمانا اور امت مرحومہ کو صدہا امراض کا علاج بتانا بکثرت احادیث میں مذکور۔ اور طب نبوی وسیرو غیرہا فنون حدیثیہ میں مسطور۔
فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۸۷

(۲) بیوی کے مہر سے خریدی گئی دوا میں برکت وشفا ہے

۱۹۴۳۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : اذا اشتكى احدكم فليستوهب من امرأته من صداقها درهما فليشتربه عسلا ثم ياخذ ماء السماء فيجمع هنيا مريئا مباركا۔　　سند حسن

امیر المؤمنین حضرت علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی بیمار ہو تو اسے چاہیئے کہ اپنی عورت سے اس کے مہر سے ایک درہم ہبہ کرائے۔ اس کا شہد مول لے پھر آسمان کا پانی لیکر رچتا پچتا برکت والا جمع کرے۔

۱۹۴۲۔ السنن لابی داؤد، باب الرجل یتداوی، ۲/۵۳۹
السنن لابن ماجه، باب ما انزل الله داء الا الخ، ۲/۲۵۳
كنز العمال للمتقی، ۲۸۰۷۶، ۱۵/۴ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱/۱۹۶
اتحاف السادة للزبيدى، ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۰/۱۴۵
۱۹۴۳۔ المواهب اللدنية ☆

١٩٤٤ـ **عن** عوف بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : اذا اراد احدكم الشفاء فليكتب آية من كتاب الله فى صحفة و ليغسلها بماء السماء و ليا خذ من امراته درهما عن طيب نفسة منها فليشتربه عسلا فليشربه فانه شفاء ـ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی شفا چاہے تو قرآن کریم کی کوئی آیت رکابی میں لکھے اور آب باراں سے دھوئے اور اپنی عورت سے ایک درہم اس کی خوشی سے لے۔ اس کا شہد خرید کر پئے کہ بیشک شفا ہے۔

رادالقحط والوباء ص ۱۹

(۳) حرام چیز میں شفا نہیں

١٩٤٥ـ **عن** أم المؤمنين أُم اسلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ لَمْ يَجْعَلْ شِفَآءَ كُمْ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ ـ

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حرام چیزوں میں شفا نہیں رکھی۔ ۱۲م

جدالممتار ۱/۱۳۴

(۴) کاہن کی تصدیق حرام ہے

١٩٤٦ـ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ أَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ مَا يَقُوْلُ ، أَوْ أَتٰى اِمْرَأَةً حَائِضًا ، أَوْ أَتٰى اِمْرَأَةً فِيْ دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

١٩٤٤ـ المواهب اللدنية ،

١٩٤٥ـ السنن الكبرى للبيهقى، ١٠/٥ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٤٩٦١
مجمع الزوائد للهيثمى، ٥/٨٦ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ١٠/٧٩
كنز العمال للمتقى، ٢٨٣١٩، ١٥/٥٢ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ٤/٧٤
كشف الخفاء للعجلونى، ١/٢٧٦ ☆

١٩٤٦ـ السنن لابن ماجه ، باب النهى عن ايتان الحائض، ١/٤٧
المسند لاحمد بن حنبل ٢/٤٠٨ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٥/١١٧
الجامع الصغير للسيوطى، ٢/٥٠٦ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٤/٣٤
المطالب العالية لابن حجر، ٢٤٦٤ ☆ شرح السنة للبغوى، ١٢/١٨١
كنز العمال للمتقى، ١٧٦٨٥، ٦/٤٨ ٧ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ١٠/٢١٧

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کاہن کے پاس جائے اور اسکی بات سچی سمجھے، یا حالت حیض میں عورت سے قربت کرے۔ یا دوسری طرف دخول کرے۔ وہ بیزار ہوا اس چیز سے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔

۱۹۴۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنْ أتٰی عَرَّافًا أوْ كَاهِنًا فصدَّقهٗ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قیافہ شناس یا کاہن کے پاس جائے اور اس کی بات کو سچ اعتقاد کرے وہ کافر ہوا اس چیز سے جو اتاری گئی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔ فتاوی افریقہ ۱۸۸

(۵) کاہن کی تصدیق کرنے والے کی چالیس دن کی نماز غیر مقبول

۱۹۴۸۔**عن** أم المؤمنين حفصة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنْ أتٰی عَرَّافًا فَسَألَهٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةُ أرْبَعِيْنَ لَيْلَةً۔

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قیافہ شناس یا کے پاس جاکر اس سے کوئی غیب کی بات پوچھے چالیس دن اس کی نماز قبول نہ ہو۔

۱۹۴۹۔ **عن** واثلة بن الأسقع رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

۱۹۴۷۔ السنن الكبری للبيهقی، ۱۲۵/۸ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۳۶/۴
جامع صغير للسيوطی، ۵۰۶/۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۷۴۹/۶،۱۷۶۷۸
۱۹۴۸۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم الكهانة، و اتيان الكهان، ۲۳۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۲۹/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۲۸/۱۲
الجامع الصغير للسيوطی، ۵۰۵/۲ ☆
۱۹۴۹۔ الترغيب والترهيب للمنذری، ۳۵/۴ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۱۸/۵
الجامع الصغير للسيوطی، ۵۰۶/۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۷۴۹/۶،۱۷۶۷۶

الله تعالیٰ علیه وسلم:مَنْ أتٰی کَاھِنًا فَسَألَهٗ عَنْ شَیْءٍ حُجِبَتْ عَنْهُ التَّوْبَةُ أرْبَعِیْنَ لَیْلَةً، فَاِنْ صَدَّقَهٗ بِمَا قَالَ کَفَرَ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو کسی کاہن کے پاس جاکر کچھ پوچھے اسے چالیس دن توبہ نصیب نہ ہو۔اوراگر وہ اس کی بات پر یقین رکھے تو کافر ہو۔

فتاوی افریقہ ۱۸۹

فہرست عنوانات/ جلد دوم

۶۔احترام مقابر ۷۵

۷۔مردوں سے حسن سلوک اور ایصال ثواب ۸۲

۸۔ عالم برزخ کے احوال ۹۱

۹۔ سوگ اور نوحہ

۱۴۔طاعون ۱۲۹

۶۔کتاب الزکوۃ ۱۵۵

ا۔زکوۃ کی اہمیت وفرضیت ۱۵۷

۲۔ بنو ہاشم کیلئے زکوۃ حرام ۱۷۱

۳۔ مصارف زکوۃ وصدقات ۱۷۸

۴۔ فضائل صدقہ ۱۸۱

۵۔ حیلۂ شرعی ۱۹۲

۶۔ صدقہ فطر

۷۔ چندہ اور اسراف

۸۔ احکام سوال

۹۔ مال جمع کرنا

۷۔ کتاب الصوم

۱۔ روزے کی فرضیت واہمیت

۳۔ نفلی روزے

۸۔ کتاب الحج

ا۔ حج کی فرضیت واہمیت

۲۔ مناسک کی فضیلت

۳۔ زیارت روضۂ انور

۴۔ فضائل مدینہ منورہ

۵۔ فضیلت حرم

۹۔ کتاب النکاح

۱۔ فضیلت نکاح اور احکام

۳۰۱

۵۔ نسب ورضاعت

۶۔ اعلان نکاح

۱۱۔ کتاب البیوع

۱۔ کسب حلال وحرام

۲۔ خرید وفروخت

۳۔غبن وغصب وعاریت ۳۹۴

۴۔اجرت ومزارعت ۳۹۶

۵۔قرض وسود ۴۰۱

۱۲۔ کتاب الأیمان والنذور ۴۱۵

۱۔ قسم وکفارہ ۴۱۷

۱۳۔ کتاب الحدود والدیات ۴۳۲

۱۔ شراب ۴۲۵

۲۔ نشہ آور اشیاء ۴۳۰

۳۔ حد شرعی

۱۴۔ کتاب الہجرۃ والجہاد

۱۔ ہجرت

۲۔ جہاد

۱۷۔کتاب الاطعمۃ والاشربۃ ۴۹۷

۱۸۔ کتاب الاضحیۃ

۱۔ قربانی

۱۹۔ کتاب الصید والذبائح

۲۰۔ کتاب الطب والرقی